

# چون ایچ کچین ن و ن ق مین صنا کچ مرکا فضل خلایه و نمان

ایده انساب میرزی و شین وسیله اتصال مناسبات نوادر ان آینه طاهرین



ایکلام عدت انصام آرامد مرثیه گویان باغی ذاکران گرامی بر علی حسا تخلص جانیر گندی

مطبع می مشی نو کشتویه مقبوضه جهان  
 مطبع کچین ن و ن ق مین

اطلاع۔ اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ و سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے۔ یہی نہرست مطول ہر ایک شائق کو چاہے غامد سے مل سکتی ہے جسکے عائد و ملاحظہ شائقان اصل حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل ایچ کے تین خانے جو سادے ہیں ان میں بعض کتب مرثیہ و نظم فقار و وفارسی و عربی و اماسیہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب مرثیہ و نظم فقار و وفارسی ہر باب میں مجموعہ مرثیہ میر عشق جلد اول۔ کہ نام تاریخی اسکا گلزارِ غم ہے۔ یہ مجموعہ نایاب و نون مجلس غرا و سیلہ نوٹہ و نگار احوال شہیدان کربلا علی المرتضیٰ از تصنیفات افصح الفصحی ابلاغ الباغی الملک الشہر جناب سید حسین پیرزا صاحب تخلص بہ مشق اسطی اللہ مقامہ اس مجموعہ کی دو سہلین ہیں جلد اول میں بہت رباعیات و سلام آؤسیا گہ اور نوٹہ و نگار احوال شہیدان کربلا علی المرتضیٰ

دوم میں تیس مرثیہ ہیں۔ مجموعہ مرثیہ میر موسیٰ۔ یہ مجموعہ نادر و گوہر ہے بہارِ رونقِ شعرِ غرا و سیلہ نوٹہ و نگار ذخیرہ شہیون و شہین جامع مصائب ابی عبد اللہ حسین علیہ السلام ہے مضمون جگر خراش جس سے دل انس و جان پاش پاش سوختگان آتش غم کشگان خنجر الم و کمر حالات اصحاب و اولاد امام ہمام ہے سلطان الذکرین ملاذ الشعارین میر نواب صاحب مرحوم المتخلص بہ بنس برادر میر انیس کا یہ کلام بلاغت نظام ہے جکا شہرہ نازک خیالی و موشگافی و مضمون نگاری ازہند ساروم و شام ہے اسکی تین جلدیں ہیں۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تا مال جناب اس علیہ السلام علی الترتیب ہے عجیب خوبی اور عمدگی سے نظم ہوا ہے ہر مرثیہ اسکا ملاحظہ علیحدہ چھپایا گیا ہے۔ مجموعہ مرثیہ میر عشق جلد دوم۔ کہ نام تاریخی برہانِ غم ہے یہ مجموعہ ایک ذخیرہ ایسے نادر مرثیوں کا ہے جسکا نظیر و مثل نہیں ہے۔ بین وہ درد و آقاہ قوم ترکہ جسکے سننے سے دل کو بتیابی اور بقیاری حاصل ہوتی ہے۔ سو گواران ماتم جناب۔ یہ شداد حب اس نادر مجموعہ کو ملاحظہ فرماؤ گئے مرزبان سمجھ کر بہت حب دلی سے ہدیہ لینے۔



# صنایع پینان و فضل خلائی و زین

از بیه اشک دیزی مومنین و سیله استحصالی مناش بهزاد ارکانه طاهرین



از کلامه در معانی افهام که در مرتبه کمالی و ذکران گرامی بر علی حقه متخلص انیس

## طیغ می مستی نوش شوریه طبع برین



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين

ایسا ہے ہر دم نہیں لہرا ابر کا  
حال دس سو پوچھو پوچھو ازل کا

کیا کیا کہوں کیا کیا ہے عنایا  
ہو باعث ایجا و جہان اذات محمد

باطن میں بھی فیض و کائنات میں بھی  
اول بھی سبوں سے وہی خیر ہے

مصابیح و شمس و قمر و کواکب  
و انوار و شمس و قمر و کواکب

پیش و خیل و سلاسل و سلاسل  
و آدم و اوس و قریب و بے شرف

مناجات و دعا و استعاذہ و تضرع  
و تضرع و استعاذہ و تضرع و تضرع

عالم میں وہ آیا متعاقب و ملو  
حق او سکا رضا جو وہ رضا جو

پیغمبر برحق کی ہر کیا نعت کسی  
خالق کو مہمات ہر کیا نعت کسی

جبریل میں کو بھی نہ مان کر کیا  
یا احمد مختار با ذات نہ اسی

بسم الله الرحمن الرحيم  
الحمد لله رب العالمين  
والصلاة والسلام على  
سيدنا محمد وآله الطيبين  
الطاهرين  
و انوار و شمس و قمر و کواکب  
و آدم و اوس و قریب و بے شرف  
مناجات و دعا و استعاذہ و تضرع  
و تضرع و استعاذہ و تضرع و تضرع

[illegible]

۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱

<p>۱۷۱</p> <p>خون کی جگہ نہ ملے گی جیسا کہ میں نے نہاں کیے ہیں غنیمت میں کی کیا باریک نہاں کیے ہیں غنیمت میں کی کیا باریک</p>	<p>۱۷۲</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۷۳</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>
<p>۱۷۴</p> <p>خاصان خدا امتیں جو رہ جائیں ارباب ولا جو ہیں وہ پائے بن جائیں</p>	<p>۱۷۵</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۷۶</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>
<p>۱۷۷</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۷۸</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۷۹</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>
<p>۱۸۰</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۸۱</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۸۲</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>
<p>۱۸۳</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۸۴</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۸۵</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>
<p>۱۸۶</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۸۷</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>	<p>۱۸۸</p> <p>اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا</p>

اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا  
اگر میں نہ ہوں تو کیا کیا کیا



<p>۴۴ خیز ازات خدا کوئی نہ تھا کیا کلام مادر نہ تھی جو چچائی سے لیا گیا کسی نہ بابا کا تو کیا جی نہ تھا اب کوئی نہ رود و تر تھے دادا کے اپنے بچپن</p>	<p>۴۵ خالق کو تو تو تھی شایہ کہ جلالیت میں دیکھو تلوں کے مقصود جب جنت کے کیا دعوت سلا م پور سینچ پھینچاں اب تو کجا مقصود</p>	<p>۴۶ کفار و کفر آئی تھے خدا کی نینا دوبابہ ہوئے سبھوں کے کھینچا گر زمین و آواں کو اس رخ پر جو صدمے سے گھر گھٹا گیا چھپ چکا</p>
<p>۴۷ بیکس پہ عجیباد و فطری میں چلتا تھا اتنہو بھی کوئی پوچھنے والا نہ رہتا تھا</p>	<p>۴۸ راحت نہ ملی باد شہ جہن و بشہ کو ہر اک نے کسا قتل محمد پر کر کو</p>	<p>۴۹ یاں تک تھے عداوت تھی او چہل بعیر کو مجرع کیا سنگ ہو حضرت کی چپکین کو</p>
<p>۴۹ وہ صغیر سے لے کر وہ تنہائی کی آفت خاک دل تارک پہ وفور غم و غمت خفا سے رہتا تھا زبیب فوجیوں کی چھپ چھپ کر کیا کرتے تھے خالق پر</p>	<p>۵۰ جن کو نہ سننے نہ تھے تھے جبر و زبار اوی نہ نہ انسا کہ جبر و زبار تو توتی کو نہیں تھی تو توتی چلین پو تو تو تو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>۵۱ گنگا گنگا اس شاہ کی کعبہ پر تبار تو بھی نہ ملی مانتو سی بلعونے لڑت ارشتاد و سیم بارونو لڑو لڑو لڑو منظور تھا کہ دیکھ جائے شمع سار</p>
<p>۵۲ مظلوم کی طاعت کی شکر کرتے تھے قدسی احمد کی پیتی پہ بگا کرتے تھے قدسی</p>	<p>۵۳ وہ کہتے تھے ساحر ہے جو اب سکا تیرم کذاب ہے کاذب کی نصیحت سنو تم</p>	<p>۵۴ پہدینوں نے کی سخت بدی شام سو توڑا و روڈان بنی سنگ تم سو</p>
<p>۵۴ کر تا تھا فرشتہ نکند خالق کے جوباب اگرچہ ہے بے لے والد و دار آن حفاظت کو کیسے پہنچاں چھپ چھپاوت اور سلام پر مگر</p>	<p>۵۵ تھا خدا کوئی راہینا جس کا چچا اور سنگ لی سے کوئی پوچھا کلام و اما و اما کوئی کوئی کوئی کوئی اوس چاندیہ کو دھتے سے کوئی کلام</p>	<p>۵۶ جس شخص کی جو رہی شہنشاہ کو نہ تو تباہ ہے فروغ او سکاز نامت کو نہ جوان جوان ہو تو پوچھنا و ال کے وہ پور پا گیا کیا تو را شیدہ ہلیا و فرخ</p>
<p>۵۷ حاجت ہو کر کو نہ مادر نہ پدر کی ہوتی ہے پیتی سے فروں قدر گہ کی</p>	<p>۵۸ یہ نون نظر آتا تھا سرور کے بہار بہر جاتے تھے سب گاہین کیسے بہار</p>	<p>۵۹ پانی جو دیا آب و دم تیغ علی نے سر سبز کیا کاشن اس لام نہی نے</p>

<p>۱۲۲</p> <p>بیوقت ہو اکفر ضلالت چلے ایک اور دوسرا کاشن میں شوق روز کی سے جا سیتے ہیں مگر کجیاں چھوڑ دیتے ہیں مگر کسید لوانا</p>	<p>۱۲۳</p> <p>افسوس مرثیہ ستم لگایا بیمات مصیبت میں لپکتا مظلم ہے کہ چھوڑ کر کھاوے لکھ آرام جہان میں نہ لکھ لکھ</p>	<p>۱۲۴</p> <p>جو سنت و واجب پر خلاف و کونیا مردم غفلت غیبت میں پورنا نیشہا تقدم اوصلات میں جہا</p>
<p>۱۲۵</p> <p>الباغض ان ائمی ہستی کو چمن میں طاقت نہ رہی بیٹھے اوٹھنے کی بد میں</p>	<p>۱۲۶</p> <p>ناچار انھیں چھوڑتے ہوں مرثیہ ملو انکے لیے تریبکی مری روح لحد میں</p>	<p>۱۲۷</p> <p>واحد فوائد میں بڑی حق کی ضامین مرد ہے کہ دیکھا جو غل حکم خدا میں</p>
<p>۱۲۸</p> <p>مشت میں بیٹھے ایک کونوئی چلتے کھاتے کھاتے کھاتے چلتے کھاتے کھاتے کھاتے فرار تھے میں تجھ پر فدا ہوئی</p>	<p>۱۲۹</p> <p>چھائی پانچین کون لکھ لکھ کانڈی پانچین کون لکھ لکھ کون لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ رہو بیٹھے میں لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۱۳۰</p> <p>تیرا پس ہوں میں چھوڑتا اغریب قرآن سے اور میں لکھ لکھ ناجی زودہ ان دو میں لکھ لکھ جو کج غلاف اتھو لکھ لکھ</p>
<p>۱۳۱</p> <p>اوتھنا مونیات ترک حق میں ستم ہے دشمن تجھے دکھ دینے جو غم ہے تو یہ غم ہے</p>	<p>۱۳۲</p> <p>مان باب کو تو ہوش ہو گا مگر غم ملو کون انکی خبر لیو گی اس درد و غم میں</p>	<p>۱۳۳</p> <p>انہیں سویرا کہ مصیبت یا نکا ورق ہے تاج رہو انکے یہ رضامندی حق ہے</p>
<p>۱۳۴</p> <p>تیرے کو چھوڑا اور چھوڑا کس نے پوچھا اور کس نے پوچھا پوچھو میں کہ جو دیکھو اسکو چھوڑو کچھ سوچو کہ منہ پوچھو اور اسکو</p>	<p>۱۳۵</p> <p>کہتے تھے اور تھے مغل لکھ لکھ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے فرمایا بولی کہ میں جو صاحب کی شرت نزدیک جانا بے تاب ہوئی</p>	<p>۱۳۶</p> <p>واحد اگر انکی رضامندی ہو کار تیرا نہ ہو مصیبت کہ چھوڑو آسا مجھے دیکھو جو دیکھو اسکو دیکھو میں کہ جو دیکھو اسکو</p>
<p>۱۳۷</p> <p>فرماؤ تھے دو نو پند فدا جان محمد پڑمرد ابھی سے ہیں یہ یکاں محمد</p>	<p>۱۳۸</p> <p>اندیشہ کی جاگہ ہے یہ جوت کا محل ہے جو زندہ ہے اکلن او سو پیش اجل ہے</p>	<p>۱۳۹</p> <p>میں ساتھ مٹھا مریوں جو لکھ لکھ مجھ سے قریب ہو کو شربہ ملو گے</p>

<p>چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان ما شوق چون من اسکا خدا کا جو پیدا و اندر مرید بعد از این که خدای تعالیٰ چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان</p>	<p>چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان ما شوق چون من اسکا خدا کا جو پیدا و اندر مرید بعد از این که خدای تعالیٰ چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان</p>	<p>چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان ما شوق چون من اسکا خدا کا جو پیدا و اندر مرید بعد از این که خدای تعالیٰ چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان</p>
<p>سبچے نہ وہی جو اسے باعث ہو وہ کمال حقاریہ ہے احمد خمار کے گھر کا۔</p>	<p>میں دشمن حیدر پر رعایت نہ کرونگا مخبر میں کبھی اوسکی شفاعت نہ کرونگا</p>	<p>اوس نور نظر پر مروت حق کا یہ کرم ہے با خط جلی عرش پہ نام اوس کا رقم ہے</p>
<p>جانی جی میں یہ ہے وہی جی میں یہ اک نور میں دین اور اسکا کمال کیا جو دین ہے جو پیر اور اسکا کمال کیا</p>	<p>یہ سابق الایمان ہے یہ سابق الایمان پیدا ہے جب خلق میں اسکا نور پائیاد حیدر نہ کیا اور کوہ خفاقی و احد</p>	<p>و اندر ستارہ میانی کا بیونک وہ نور حق اسکی جی میں نور حق وہ نور حق اسکی جی میں نور حق</p>
<p>یہ واقف گنجینہ اسرار سخاں ہے یہ حجت حق ہے یہ امام و جہان ہے</p>	<p>اک عشق ازل سے اس ذات خدا سو بہ نام خدا ہے یہ عنایات خدا سو</p>	<p>جو بعد مرنیک سلوک اسے کر گیا میں قبر میں اوں کا وہ جبر و مر گیا</p>
<p>چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان ما شوق چون من اسکا خدا کا جو پیدا و اندر مرید بعد از این که خدای تعالیٰ چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان</p>	<p>چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان ما شوق چون من اسکا خدا کا جو پیدا و اندر مرید بعد از این که خدای تعالیٰ چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان</p>	<p>چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان ما شوق چون من اسکا خدا کا جو پیدا و اندر مرید بعد از این که خدای تعالیٰ چون کہ خدای تعالیٰ کرمشایان</p>
<p>جسکو کہ یقین اسکی ماسک کا نہیں ہے قائل و محمد کی رسالت کا نہیں ہے</p>	<p>یہ ہم گنہگار و گنہگار کا رب سے ہوگی مری امت کی نجات اسے سب سے</p>	<p>جس شخص سو زہر کا نہ کچھ نہ چلیگا وہ تابہ ابد اتش و دوزخ میں چلیگا</p>





<p>۱۷۱ اوسدن ہی سوچا اوسدن ہی سوچا نہ اچھی مٹی کی مٹی کچھ جی جی کھلے جیل میں نہ یہ کہہ سکتے اکبر خالق نے نصیب بھی جو یا احمد مختار</p>	<p>۱۷۲ عجایب چون ہے تے تے تے تے تے تے تے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے بیان اسکو بلا دینے جو دینے لے لے جیل میں کہنے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۷۳ فنا و فساد میں سوچ سب سب سب سب بند ہی سوچ سب سب سب سب سب سب جان و تن اچھا ہے وہ مالک مختار ہر حال میں خالق کی خوشی ہو</p>
<p>۱۷۴ ہر چیز عیاں اوس پر اک از زمان تم پر مگر الطاف خدا و وہ جہاں ہے</p>	<p>۱۷۵ آنے دواسر صابر و شاکہ ہے محمد خالق نے بلایا یہ تو حاضر ہے محمد</p>	<p>۱۷۶ کر قبض مری روح کہ نہ سوختی نہ مشتاق طاقات جناب احدی ہوں</p>
<p>۱۷۷ چھاپا ہے کہ کس طرح ہے کیا پیکر کیا حال ہے جو سب سب سب سب سب صفت کہ کس طرح ہے کیا پیکر الطاف خدا کو دین بیان کیا پیکر</p>	<p>۱۷۸ پسینے اوسے روح میں کیا پیکر تسلیں کلام اسخون لب پہ لایا خادم نے شرف اکو قدس بھی لایا</p>	<p>۱۷۹ جس پر ہلک الموت سے فخر کیا پیکر زیر کار کیا پیکر لگا یا بعد از موت رو کہ کیا ہی فخر ہے ہم میں کیا پیکر میر کی کو سونو فخر کیا پیکر</p>
<p>۱۸۰ ایذا و مرض سے نہیں گھبراتا جیل براب کو منہ مہبت پاتا ہوں جیل</p>	<p>۱۸۱ یہ ایک اعلیٰ ہے مقام میر شہر والا فرمایا یہ خالق نے سلام میر شہر والا</p>	<p>۱۸۲ نہ کہ کو بھی دیکھتے تھے گاہ علی کو تریش تھی اشکو نہ یہ وقت تھی گہ</p>
<p>۱۸۳ اگر جیل دی ملک الیہ الیہ الیہ دواؤں مجھے آج کیا سب کیا کیم جیل کی عرض میرا دین فہم یہ قافلہ روح جو برا قید عالم</p>	<p>۱۸۴ فنا و فساد میں سوچ سب سب سب راضی نہ ہوئے میرا میرا میرا پورا میرا میرا میرا میرا میرا</p>	<p>۱۸۵ فنا و فساد میں سوچ سب سب سب عازیت میرا میرا میرا میرا میرا نہ کہ کو بھی دیکھتے تھے گاہ علی کو</p>
<p>۱۸۶ اسنے کہی نصرت مومنین مانگی ہوگی ہر اذن طلب حکم جناب احدی سے</p>	<p>۱۸۷ وہ کہی چوکہ رسول مدنی ہو محبوب کی میر سے نہ کہن دل شکنی ہو</p>	<p>۱۸۸ مہمان ہے یہ اس پر الم و غم ہے جہا نہیں واحد حیات اسکی بہت کم ہے جہا نہیں</p>

<p>حکم ابو و خاندان خود کو کھانے کو کھانا دور کو کھانا کھانا کھانا کھانا دور کو کھانا کھانا کھانا کھانا دور کو کھانا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>	<p>حکم یہ وہ ہے کہ جس سے ہر ایک کی یہ وہ ہے کہ جس سے ہر ایک کی یہ وہ ہے کہ جس سے ہر ایک کی یہ وہ ہے کہ جس سے ہر ایک کی</p>
<p>پیارے ہیں مرہو بہت کچھ لوگو جب وہیں تو چھاتی سے لگا لیا لوگو جب وہیں تو چھاتی سے لگا لیا لوگو جب وہیں تو چھاتی سے لگا لیا لوگو</p>	<p>نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>	<p>تاریکی نہ آرام ملا اہل شرم سر پر کی ہندیاں دست کی شکایت بھی ہم سر پر کی ہندیاں دست کی شکایت بھی ہم سر پر کی ہندیاں دست کی شکایت بھی ہم سر</p>
<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>	<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>	<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>
<p>لوگوں میں ہمراہ جہاں جاتے ہوتا نا نہ ساتھ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نہ ساتھ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نہ ساتھ لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>سلطان رسالت کی ہر ایک کوئی دم کو پلوں سے مصداق کرو گلا دارم کو پلوں سے مصداق کرو گلا دارم کو پلوں سے مصداق کرو گلا دارم کو</p>	<p>فریاد گئی عرش تلک شیر خدا کی ہر کوئین میں غل تھا کہ محمد نے قضا کی ہر کوئین میں غل تھا کہ محمد نے قضا کی ہر کوئین میں غل تھا کہ محمد نے قضا کی ہر</p>
<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>	<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>	<p>حکم نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی نزدیک سواری ہے رسول غلی کی</p>
<p>فرزند تلک باب کو کام آئینہ کتا اسن اوہین ہمراہ کوئی جانہین کتا فرزند تلک باب کو کام آئینہ کتا اسن اوہین ہمراہ کوئی جانہین کتا</p>	<p>سنگام تلطف ہر مدارات کا دین ہے معتوق سر عاشق کی ملاقات کا دین ہے سنگام تلطف ہر مدارات کا دین ہے معتوق سر عاشق کی ملاقات کا دین ہے</p>	<p>رواق ہند میں ہر صبا معراج صبا نکلی ہر فریاد و اوہی ہر صبا معراج صبا نکلی ہر رواق ہند میں ہر صبا معراج صبا نکلی ہر فریاد و اوہی ہر صبا معراج صبا نکلی ہر</p>

<p>۴۴۰</p> <p>اب کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے ادھار سے لے کر پورے دنیا کی عبادت کیلئے کیا شہر میں پورے دنیا کی عبادت کیلئے اب کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے</p>	<p>۴۴۱</p> <p>میں چھوٹی تھی جب سے اس کے پاس گیا مادر سے زیادہ مجھے بابا نے کیا پیارا میں سوئی تھی اور آپ رات کو تھوکیدے میرا دل خراب کر کے دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۴۲</p> <p>کون کا کون سے دیکھ کر نہ نہ کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے حضرت مجاہد کے لئے یہ تھی عبادت کیلئے سب آپ اور خالق سے بے لوث دعا</p>
<p>۴۴۳</p> <p>اب دو شہر شہر سے پر جا گیا کون اس پیار سے چھاتی یہ پہلا دیکھا کون</p>	<p>۴۴۴</p> <p>منہ پر بڑبڑاتی سر و پوش پہنا میں رو کر چلائی ہوں خاموش پہنا</p>	<p>۴۴۵</p> <p>کیونکر کھنڈ لو کر کی تیر کر دیکھا کن ہاتھوں سے میں ایک پر قد میں دیکھا</p>
<p>۴۴۶</p> <p>چلائی تھی بھرتی کجی کوٹ کوٹ کر میں لائی تھی جو بھرتی کجی کوٹ کر آرام سے بڑبڑاتی کجی کوٹ کر میں لائی تھی جو بھرتی کجی کوٹ کر</p>	<p>۴۴۷</p> <p>میں چھوٹی تھی جب سے اس کے پاس گیا مادر سے زیادہ مجھے بابا نے کیا پیارا میں سوئی تھی اور آپ رات کو تھوکیدے میرا دل خراب کر کے دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۴۸</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۴۴۹</p> <p>بیتاب میں ہوتی تھی بڑبڑاتی کجی کوٹ کر اب بھرتی کجی کوٹ کر</p>	<p>۴۵۰</p> <p>ان دو کوئی مظلومی و تنہا کی کجی کوٹ کر مادر بھی تو صحت پر فقط پاک دہم ہے</p>	<p>۴۵۱</p> <p>منہ پر بڑبڑاتی کجی کوٹ کر رو کر کجی کوٹ کر</p>
<p>۴۵۲</p> <p>کون اب کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے کون اب کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے کون اب کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے کون اب کیسے کہی دے خدا کی عبادت کیلئے</p>	<p>۴۵۳</p> <p>میں چھوٹی تھی جب سے اس کے پاس گیا مادر سے زیادہ مجھے بابا نے کیا پیارا میں سوئی تھی اور آپ رات کو تھوکیدے میرا دل خراب کر کے دیکھ کر دیکھ کر</p>	<p>۴۵۴</p> <p>ناراض ہو کر کجی کوٹ کر ناراض ہو کر کجی کوٹ کر ناراض ہو کر کجی کوٹ کر ناراض ہو کر کجی کوٹ کر</p>
<p>۴۵۵</p> <p>مظلوم و مظلوم آج مجھے گرو بابا کیا قہر ہے نہ ہر انہ موئی مگر گرو بابا</p>	<p>۴۵۶</p> <p>صابر رہا ایذا سی کو فاقہ کشی کی واہمہ کر ٹوٹ کئی آج عشی کی</p>	<p>۴۵۷</p> <p>کہ تو تھے کجی کوٹ کر آزاد رہیں ایسے کہ نہیں بولتے نا</p>

۱۱۱  
اب بے پروا کرتی تھی  
بے پروا کرتی تھی  
بے پروا کرتی تھی  
بے پروا کرتی تھی

۱۱۲  
کیا غم ہے کہ جی نہیں  
کیا غم ہے کہ جی نہیں  
کیا غم ہے کہ جی نہیں  
کیا غم ہے کہ جی نہیں

۱۱۳  
بیہوش تھی  
بیہوش تھی  
بیہوش تھی  
بیہوش تھی

۱۱۴  
جستے ہو تو دنیا میں تمہیں کیا ملیگا  
جستے ہو تو دنیا میں تمہیں کیا ملیگا  
جستے ہو تو دنیا میں تمہیں کیا ملیگا  
جستے ہو تو دنیا میں تمہیں کیا ملیگا

۱۱۵  
بس و نہر سلطان سالت سی دی کی  
بس و نہر سلطان سالت سی دی کی  
بس و نہر سلطان سالت سی دی کی  
بس و نہر سلطان سالت سی دی کی

۱۱۶  
رسی تو ادھر نہ جی تھی  
رسی تو ادھر نہ جی تھی  
رسی تو ادھر نہ جی تھی  
رسی تو ادھر نہ جی تھی

۱۱۷  
تھانہ دے دو فدا سے  
تھانہ دے دو فدا سے  
تھانہ دے دو فدا سے  
تھانہ دے دو فدا سے

۱۱۸  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے

۱۱۹  
جو افسانہ دے دو فدا سے  
جو افسانہ دے دو فدا سے  
جو افسانہ دے دو فدا سے  
جو افسانہ دے دو فدا سے

۱۲۰  
ماں تھانہ دے دو فدا سے  
ماں تھانہ دے دو فدا سے  
ماں تھانہ دے دو فدا سے  
ماں تھانہ دے دو فدا سے

۱۲۱  
جس خط پر ہو نہ ہر شہر جن ملک کی  
جس خط پر ہو نہ ہر شہر جن ملک کی  
جس خط پر ہو نہ ہر شہر جن ملک کی  
جس خط پر ہو نہ ہر شہر جن ملک کی

۱۲۲  
جب حشر کو یہ دفر جان ہو گئے گا  
جب حشر کو یہ دفر جان ہو گئے گا  
جب حشر کو یہ دفر جان ہو گئے گا  
جب حشر کو یہ دفر جان ہو گئے گا

۱۲۳  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے

۱۲۴  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے

۱۲۵  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے

۱۲۶  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے

۱۲۷  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے

۱۲۸  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے  
پہنچاں تھانہ دے دو فدا سے





<p>۱۱۱ ایا خدا کے گھر میں جو وہ غیبت تھا شورش و زنجیر کا ملک میں غیبت وہم تو جمال سے تانہ باہر دور الک بلیک بلیک بلیک بلیک</p>	<p>۱۱۲ پیدا ہوا آج دو عالم کا پیشوا زیبا ہے جس کے جسم پر شریف آتما دست خدا امیر علم شاہ لافقا باب قوت قوت بازو و مصطفیٰ</p>	<p>۱۱۳ موصوف آیتا تعین و ادب انبیا پکونے کرے شے ملک کی مصفا گلدستہ بجان لعل غلیظ تھا عینی طریق بلاتھکان اجہا</p>
<p>۱۱۴ ضوا سقدر تھی حسن علی کے طہر کی روشن تھا لور کہ بجلی سے نور کی</p>	<p>۱۱۵ جان یقین ہے زبد و درجہ میں جید گنجینہ علوم خدا کی کلید ہے</p>	<p>۱۱۶ موسو اعصالیہ صفت دو بارش تھا نغمہ سے محن کعبہ میں نغمہ زائش تھا</p>
<p>۱۱۷ پیدا ہو جس غلام شریف کھڑا دوزخ میں کھڑا صفت جبر کو سنکون تھی مالک کی صفت کیا دیکھا ہے جانے کہ بعد ہو صفت</p>	<p>۱۱۸ بوز و غمی جو لگی غلیظ چو لے لے لے لے لے لے لے کو شکر کے لب سرائی صد شکر کریم پیدا کیا جہان میں نور کریم</p>	<p>۱۱۹ روح القدس کے پیچھا پیچھا شودہ سر عبید و جاوید گھر میں ہمارا تو تونہ مو علی جہان میں تو جی بھجی بکری بھجی</p>
<p>۱۲۰ حق ہو کہ قبلہ دو جہان وہ ولی ہوا اعلیٰ جو تھا تو اسم مبارک علی ہوا</p>	<p>۱۲۱ پوری تری کریم سو ہو لی آرزو مری اگے سواب دو چند ہو لی آرزو مری</p>	<p>۱۲۲ سرخ ہو تھا اسے ہمنے جلی کیا بھائی تجھے دیا تراباز و قوی کیا</p>
<p>۱۲۳ درد نہ پیکر کیسی ہو لی اویس ہو لی و خدیوہ کیسی ہو لی کعبہ اگر شب بیکھنے کے سہا جہان سچ تازہ حادثہ ہو بالابا جہان</p>	<p>۱۲۴ اوس دوزخ کے جلوس کا ہو لی جنس دوزخ کی خوشی کہ ہو لی افلاک سر کلک ہو لی غزوتے ہو لی</p>	<p>۱۲۵ پیدا کیا ہے اسکو تری خلقت کیسے کافی ہے اسکا زور و طاقت کیسے جہاں میں تری رسالت کیسے</p>
<p>۱۲۶ آئی ندایہ حسن علی کا طور ہے اوسم سے پہلے خلق ہو جو وہ نور ہے</p>	<p>۱۲۷ حب علی کا چشمہ کو تری جوش تھا فرمان حق سے شعلہ دوزخ جوش تھا</p>	<p>۱۲۸ بریا نشان دین ہو علم ذوالفقار ہو مزدیک ہو کہ وحی خدا اسکا کار ہو</p>

مرثیہ میر انیس

مرثیہ



<p>۱۳۱۳ پیشانی جان کنی تو از یاد تو اور کل لی جہانک الموت کی اوسکے سحر و جادو میں شیعہ ایکویں پر زانو پڑنے سے</p>	<p>۱۳۱۴ نیکو نیت سون غلٹ کا پخت بروز و شام صیغہ صیغہ اس ششٹی میں جو کچھ پیشانی میں دین و دہان</p>	<p>۱۳۱۵ اچار صغیر سن میں پورے اشارہ کو چاہیے وقت پر پیشانی شیعہ نام صاحب ہو عینی نفس شیعہ کو کلمہ میں</p>
<p>۱۳۱۶ فرماتے ہیں کہ غم سے تجھے اب فراغ ہو خوش ہو کہ تیری سانسے جنت کا باغ ہو</p>	<p>۱۳۱۷ ہر منکر و نکر خوف ہمیں کچھ نہیں جید رہیں ناخدا تو تیری کاغذ نہیں</p>	<p>۱۳۱۸ کس سو بیان ہو عالم جلیل کے اوستا و فضل حق سے ہو پیریل کے</p>
<p>۱۳۱۹ پیشانی صیغہ میں کاش کاش سخت جی ویاس جی تیری کار کاش چار و ظف و وہ دیکھا جی فرمایا ہو تب و تب جی</p>	<p>۱۳۲۰ بننے پر سال عبادت کے اوزر نقد کو خدا کو جی جی پیادہ پوچھنا اوکھینہ شیعہ جی</p>	<p>۱۳۲۱ جہاد کیرین ملک و وطن کی خوش سول شافع بود السلام دست ملی خدا کے کر جائے سوار المیبت ہو جنت کا باب</p>
<p>۱۳۲۲ یہ بھڑا ہے تو علی بھڑا ہے ایسا نہ ہو اسی بھڑا و ستار ہے</p>	<p>۱۳۲۳ اس طرح اوسکو ملتی ہو لذت مزاجین پھر کو چون سلائی ہو مادر گناہین</p>	<p>۱۳۲۴ دشمن جو ان کو میں دھیندو فردوس شیعہ میں علی کا مقام ہے</p>



<p>مرثیہ کھنکھرتی ہوئی جگر میں سوز و گداز کی آگ وہ کیسی دہشت گردی ان کا لہجہ کس کا ہے</p>	<p>مرثیہ وہ دردناک ہو کر خالق خلقت عالم میں یوں گزرا قربان ہو کر سوز و غم ہر حق شناس کو</p>	<p>مرثیہ مطلع دو دم شاہ خجستہ کی گاہ حسن و جود اس کی و ان کا خیال سرسبز</p>
<p>بہر سوال جبکہ نگیرن آنے ہیں مولہ جواب سب سے تیار و جاوید ہیں</p>	<p>اس بات کو سمجھاؤ جو وہ عقل پر حیدر کی ذات قدرت حق کی ہے</p>	<p>و انکی زمین سے تربلست آسمان کا کہتے ہیں جبکہ عرش و فرش اس مکان پر</p>
<p>مرثیہ کیا کیا اڑتے ہیں شکل و صورت کی خوشنویسی میں اور خوشنویسی</p>	<p>مرثیہ یوں اترتے رسول پر مصلحت سے مصلحت سے مصلحت سے</p>	<p>مرثیہ پہن لنگ و انگوٹھے کپڑے و کھانسی جیب دار کو وضو عاتی کار</p>
<p>شیعوں کے پاس اور چوب اور کراٹھ حضرت تب او کے ماتھے پر اور کراٹھ</p>	<p>اس طرح مصطفیٰ و علی کا دو آنکھیں جہ طرح سے ہیں</p>	<p>رحمت بھری ہو و انکی ہر گاہ پہنچو جو صحن میں ہو و انکی ہر گاہ</p>
<p>مرثیہ کیا غم اور کیا جگر ماں و باپ کی مشتاقان جیاد شاہ و ادبی</p>	<p>مرثیہ شیش شیش جگر جو وہ وہ فرشتہ و شاہ آقا شرف</p>	<p>مرثیہ بھٹک کر جگر گر مل میں</p>
<p>زوج بتول پاک کو جو مانا نہیں حق تو یہ ہے کہ حق کو بھی مانا نہیں</p>	<p>دیکھو حدیث کوسے کو اشتباہ پر اس حدیث افشک افشک گواہ پر</p>	<p>حق ہے کہ کیا جناب پر او کیا مقام پر ولی کیا تو اسکا بھی اعلیٰ مقام پر</p>

مرثیہ میر انیس  
مرثیہ میر انیس  
مرثیہ میر انیس

<p>۴۴۴ اگر دن توں حق کو کس نے پہنچا ارشاد آپ کی ہے کہ چھوڑ دینا فرمایا مصطفیٰ نے کہ میں درویش تھی ایک نورافشاں اور ہر جہاں</p>	<p>۴۴۵ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۴۶ اگر روز و رات کو خدا کا خوف نہ ہو دارقضا دین کی ہے ہر جگہ چلن وہاں میں ہے ہر جگہ چلن وہاں میں ہے ہر جگہ چلن</p>
<p>مانند روح تو ہم کو باہم رہا ہر وہن مجھے جہانہ وہ ہونہ اوس سے چاہتین اوس کے سوا میرے تیرے کچھ کا جہانین ہر آئیہ مبالغہ عید کی شائین</p>	<p>۴۴۷ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۴۸ میں کیا ہوں بندگی پر مری کس شامین عاجز ہونین عبادت پر وہ گامین میں کیا ہوں بندگی پر مری کس شامین عاجز ہونین عبادت پر وہ گامین</p>
<p>۴۴۹ اگر کہہ دینا کہ جہاں رسالت کا شکر تین و تین کی ہے ہر جگہ چلن اگر کہہ دینا کہ جہاں رسالت کا شکر تین و تین کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۵۰ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۵۱ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>
<p>بی بی مجھ کو مالک رو بہنہ اعلیٰ زوجہ علی کو فاطمہ سی پارسا ملی بہ بیت سدا دل کفر کو پتھر گریہ کر کعبہ میں جنت تیرے سب الگ گریہ کر</p>	<p>۴۵۲ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۵۳ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>
<p>۴۵۴ اگر کہہ دینا کہ جہاں رسالت کا شکر تین و تین کی ہے ہر جگہ چلن اگر کہہ دینا کہ جہاں رسالت کا شکر تین و تین کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۵۵ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۵۶ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>
<p>اب تو ہی دیکھ رتبہ کو شیعہ الہ کو ایسے پسے کھان بہن رسالت پناہ کو احوال تنہا یہ ہیں اور خوش حال ہو تا خدا فاطمہ کو گمان اتھال کا</p>	<p>۴۵۷ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>	<p>۴۵۸ میرا جی جابعد سرور کا چلن صبر و سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن نور اور سکون کی ہے ہر جگہ چلن</p>

<p>۵۴۰          ہستی چنی و تری کی جو خوشی          لاشہ فدا کی اس کا خطا اور          اندھونہ اور غصہ میں اظہار کیا ہوں          نماز و خوجہ چاہا مولا کا کیا ہوں</p>	<p>۵۴۱          افتاد کی چنی کہ نہیں کی سبکی          اسبے رقص کی خاطر کیا ہوں          آفتاب کی کمر میں سناں کی          سدا زج کہ کب کب میں چنی</p>	<p>۵۴۲          قریب جلد و کوی کی اس کی          اور دود کا کھڑا اور دود کی          چھپا سبب کی اور دود کی          غصہ کا تجربہ و خاطر کیا ہوں</p>
<p>۵۴۱          کیا پوچھتے ہو عید خدا و قدیر ہوں          جس طرح تم فقیر ہو میں بھی فقیر ہوں</p>	<p>۵۴۱          کون اور اس کی حق سانچے میں          جسے قطار و ٹوٹا کی خوشی اک میں</p>	<p>۵۴۱          ہر خوف اس کا کہ میں ہوں کہ نہیں          محکومہ بختیہ کی کہ میں اس قطار میں</p>
<p>۵۴۲          کہ چوتھا کوئی کہ میرا کیا کیا          فدا و شہادت کا چھپنے کی نشان          کہ چوتھا اس میں اپنا کوئی نشان          کیا کان کہ بنا اور کوئی نہیں</p>	<p>۵۴۲          سال نے عرض کی کہ نہیں کیا          اک روئی کی چھپنے کی کیا          قریب سے کہ نہ کی شاد اور          جو کہ کہ جلد سے کہ نہیں کیا</p>	<p>۵۴۲          بہر خاطر و جہاں میں ہوں          اور دن ہو اتنا و قریب          مولا کی روئی کی چھپنے کی          اس کی کیا اور دود سے کہ نہیں</p>
<p>۵۴۲          پابند کچھ نہیں ہوں کہ میرا          دم بہر حیاں زمین پہ چلی پائی</p>	<p>۵۴۲          عرض و سنہ کی بناب نام کیا میں          ہر رویشان شہر شہر قطار میں</p>	<p>۵۴۲          میں فاقہ کش یتیم ہوں کہ نہیں          حاضر ہو کچھ تو دو کہ نہیں</p>
<p>۵۴۳          کہ جب سے کہ نہیں کیا کیا          لذت اگر کھائے کہ نہیں کیا          اک قصص ان جو زیادہ کہ نہیں          ہوتا کوئی مہر ویر کہ نہیں</p>	<p>۵۴۳          قریب سے کہ نہیں کیا کیا          وہ اور کھائے کہ نہیں کیا          عرض و سنہ کی کہ نہیں کیا          کہ نہیں کیا کہ نہیں کیا</p>	<p>۵۴۳          اور صلح کہ نہیں کیا کیا          وہ روئی کی کہ نہیں کیا          کہ نہیں کیا کہ نہیں کیا          کہ نہیں کیا کہ نہیں کیا</p>
<p>۵۴۳          اس خوف سے کہ نہیں کیا          میں کھاؤں اور ہو کوئی کہ نہیں</p>	<p>۵۴۳          فدا کیا کہ نہیں کیا          وہ سب قطار و ٹوٹا کہ نہیں</p>	<p>۵۴۳          پانی سرور نہ کھولے کہ نہیں          فاقہ میں کالی رات کہ نہیں</p>

<p>۵۶۳ چشم و صورت و سر و تن و لعل افکار و اندیشه و دل و جان سائل و منتظر و خواستگار چو چرخ و یار و دوست و یار</p>	<p>۵۶۴ بہشت و جہنم و دوزخ و آسمان و زمین سائن و کائنات و جہان و عالم چرخ و یار و دوست و یار</p>	<p>۵۶۵ تخت و تہ و تکیہ و تکیہ و تکیہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ سائل و منتظر و خواستگار چو چرخ و یار و دوست و یار</p>
<p>۵۶۶ صد اسکا تاج و تاج و تاج یہ و ہر و تین و تین و تین</p>	<p>۵۶۷ فاق و من و نغم و نغم و نغم بدینا و من و تہ و تہ و تہ</p>	<p>۵۶۸ سخت و زہ و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ سائل و منتظر و خواستگار چو چرخ و یار و دوست و یار</p>
<p>۵۶۹ قرب و فاق و تہ و تہ و تہ مید و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۷۰ سائل و منتظر و خواستگار چو چرخ و یار و دوست و یار فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۷۱ سبب و تہ و تہ و تہ و تہ اد و تہ و تہ و تہ و تہ تخت و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ</p>
<p>۵۷۲ پتہ و تہ و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۷۳ اوسکی و تہ و تہ و تہ و تہ انک و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۷۴ مسک و تہ و تہ و تہ و تہ غش و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>
<p>۵۷۵ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ فاق و من و تہ و تہ و تہ</p>	<p>۵۷۶ اوسکی و تہ و تہ و تہ و تہ انک و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۷۷ سبب و تہ و تہ و تہ و تہ اد و تہ و تہ و تہ و تہ تخت و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ</p>
<p>۵۷۸ اوسکی و تہ و تہ و تہ و تہ انک و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۷۹ اوسکی و تہ و تہ و تہ و تہ انک و تہ و تہ و تہ و تہ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>	<p>۵۸۰ راحت و تہ و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ فاق و من و تہ و تہ و تہ بہر و پا و چرخ و چرخ و چرخ</p>



<p>مرثیہ ایک چاندنی خان چو چاندی میر سے تھی عجاوین کیوں نہ تھی روداد سب علی</p>	<p>مرثیہ جہانگیر سے شہزادہ درگاہ حق میں رکھو زمین پر کمر</p>	<p>مرثیہ ادنیٰ ساسیہ عالم چربت اسلاف مشہور تجاویہ ناصر</p>
<p>مرثیہ غمسہ سی نہ تاب شہر شقیں کو رونگہ لگا کے حسن اوجین کو چو چاندی میر سے تھی</p>	<p>مرثیہ بند میر یہ کیا عنایت پروردگار سے یہ ایک مسشت خاک کا عروہ قار سے جہانگیر سے شہزادہ</p>	<p>مرثیہ جتنے لاوران جہان اور دیر میں شیخ خدا کی ضرب کی دہشت میر میں ادنیٰ ساسیہ</p>
<p>مرثیہ سنا بیوں تیرا حال ہو کر کھانا میل افسوس نہ کر حال میر میر چو چاندی میر سے تھی</p>	<p>مرثیہ جہانگیر سے شہزادہ جہانگیر سے شہزادہ جہانگیر سے شہزادہ</p>	<p>مرثیہ اغراق کچھ نہیں ہے یہ تنہا ظاہر یہ اوس سے خاک خدا لا شریک سے ادنیٰ ساسیہ</p>
<p>مرثیہ آبائے اہل حق کو دیا وہ کلام راخی میر تھی ہے نہ تھی چو چاندی میر سے تھی</p>	<p>مرثیہ لطف و کرم نے محرم راضی کیا اپنی حبیب کا مجھے اوسو ہی کیا جہانگیر سے شہزادہ</p>	<p>مرثیہ بہش بہ ذوالفقار کی قاطع دلیل سے اتیک دو نیم میں سے چو چاندی ادنیٰ ساسیہ</p>

مرثیہ میر انیس  
ادنیٰ ساسیہ  
عالم چربت اسلاف  
مشہور تجاویہ ناصر  
ادنیٰ ساسیہ  
عالم چربت اسلاف  
مشہور تجاویہ ناصر  
ادنیٰ ساسیہ  
عالم چربت اسلاف  
مشہور تجاویہ ناصر



<p>۱۷۱ بارہ بیس کی عین توفیق نیکی کار کو طایلیا اور کیا سپہ دی کے کتب میں اہل ثواب کی خبر جالیبیں میں کج حلقہ تھا بقا و جان</p>	<p>۱۷۲ آج تیرا سب سے سہا سہا فقیر تیری باتوں میں کتنی نیکی ہے وہی ہے جس کی کوئی تیرا جانچوین پتھر کی کوئی تیرا کمال ہے</p>	<p>۱۷۳ آج تیرا سب سے سہا سہا فقیر آج تیرا سب سے سہا سہا فقیر رونا تھا ذوالفقار کا اوس پتھر کی کوئی تیرا کمال ہے</p>
<p>شیر خدا نے زور ولایت دکھا دیا خندق پہیل نہ تھا تو اوپر ناپا دیا</p>	<p>دھمی جو یک بیس کے معجزہ نما ہوا دیرج دہن سے گوہر نڈن جد ہوا</p>	<p>آج نظر نہ وہ جو بدین قصد مصا حلمہ نہ وہ چکا تھا کہ میدان صاف تھا</p>
<p>۱۷۴ اوس پہیل کو توڑ کر چھوڑا جاکر کھینچ کر لایا اس قدر فقار قائم ہو اپنی قسم شہرہ فقار یوں ہی ہے اسے مجھو نہ سہار</p>	<p>۱۷۵ اودھ تو نہیں جس سے ہو چکا کمال ناقد ہر جاکر کیا بقیم طراز اوس نہ نہ تھی کوئی جاکر کھینچی جاکر شہرہ فقار</p>	<p>۱۷۶ خندق میں شہرہ فقار جی ابن عبدود کی شجاعت شہرہ فقار شہرہ فقار وہ کہ شجاعت کمال دو چار سو سنا کر تیرا کمال</p>
<p>خبر کا در پہ دست امام حلیل پر پند قائم میں دونوں پائوں پر چر پند</p>	<p>دہشت سے الامان کی فلک کمال گاؤ زمین زمین کے تیرے تیرے کمال</p>	<p>مستحق تیرا نہ تھا وہ کسی کا راز سے ارہا تھا معرکہ میں اکیلا ہزار سے</p>
<p>۱۷۷ میں نے سب سے سہا سہا فقیر فوج رسول جاکر شہرہ فقار محبوب و الحلال جاکر شہرہ فقار</p>	<p>۱۷۸ اودھ تو نہیں جس سے ہو چکا کمال فوج رسول جاکر شہرہ فقار محبوب و الحلال جاکر شہرہ فقار</p>	<p>۱۷۹ اودھ تو نہیں جس سے ہو چکا کمال فوج رسول جاکر شہرہ فقار محبوب و الحلال جاکر شہرہ فقار</p>
<p>پھر کرا دھرو اور ہر قطر کی عت عزیز علی کسی کو نہ یار کاب میں</p>	<p>نصرت فدا تھی خیرات و ہمت تھی لا اسید و لا فقی کی فلک پر تھی</p>	<p>مشہور خلق سے کہ آرا سے زم تھا محبوب حق کو قتل کا کافر کو عز تھا</p>

<p>۱۹۱ کچھ تو غنا و کمال نہ تھا نہیں نہ زور نہ کھنڈ نہ تھا تو شیش پتھر کی جی کی جی تو شیش پتھر کی جی کی جی</p>	<p>۱۹۲ کی عرض ماں تو غور و فکر محبوب تیری نہ تیرے نزدیک تھا کہ فوج کی سلمان نے عمر کی</p>	<p>۱۹۳ یار سب تیرا بندہ طاعت گزار یار سب تیرا بندہ طاعت گزار عابد تیری جی کی جی پتھر تیری نام کی پتھر</p>
<p>۱۹۴ سب گھوڑوں سے بلند و قوی اک دیو تھا کہ کوہ کو اوپر سوار تھا</p>	<p>۱۹۵ سہرے بہرے ہو گا کوئی جوان کھڑکی ذوالفقار نہ جی بنگلہ</p>	<p>۱۹۶ دنیا بہت ذلیل ہو اسکی نگاہ میں جان اپنی صرف کرتا ہر حق کی</p>
<p>۱۹۷ پتھر تو جو پتھر پتھر اصحاب مصطفیٰ تھے پتھر تخلاف ان رسول کا جو پتھر صفت سر کھل کر اور پتھر</p>	<p>۱۹۸ پتھر تیرا سب دیکھتا ہے پتھر تیرا سب دیکھتا ہے پتھر تیرا سب دیکھتا ہے پتھر تیرا سب دیکھتا ہے</p>	<p>۱۹۹ تو تیرا جی ہی بنا جاتا ہے پتھر تیرا جی ہی بنا جاتا ہے پتھر تیرا جی ہی بنا جاتا ہے پتھر تیرا جی ہی بنا جاتا ہے</p>
<p>۲۰۰ طاری تھا خوف فوج پر اوکے بیان نگاہ نہ کوئی جنگ کو اوس پہلو سنو</p>	<p>۲۰۱ حفظ خدا اعلیٰ ولی کی سپہروی قبضہ میں ذوالفقار کلید نظر ہوئی</p>	<p>۲۰۲ خادم کوئی جلو میں تھا نہ رہا اوسدن پایہ پاشہ دل دل ہو تھا</p>
<p>۲۰۳ اصحاب تیری نے تیری دیکھ کر زبان پہ تیری سب تیری نے تیری تیری نے تیری</p>	<p>۲۰۴ تیرے تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری</p>	<p>۲۰۵ تیرے تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری تیرے تیری تیری تیری</p>
<p>۲۰۶ کی عرض مصطفیٰ تھی کیا انتظار بندہ رضا حرب کا امیدوار ہے</p>	<p>۲۰۷ بیتاب ہوں یہ میری دعا مستجاب غمازین عید و دو علیٰ فتح تیار ہے</p>	<p>۲۰۸ ذوق تیرے سود پہ جنگ جہل نو تا ان نظام دین میں غل غل نو</p>

<p>مرثیہ پسند علی سے بدو لایہ وہ فطرت مین نے کبھی نہیں اس طرح کے کلام واقع بن میر سے زور دعا عت سے خاتم مرثیہ کے کیا لڑوں کہ میر پر کج کا تمام</p>	<p>مرثیہ میں دو کر علی کے کیا اپنا فطرت آجائے شامیانے چھین جوج فرشتہ کے روئے کی غنڈا پانی بار جلی جی بس کی کج کا تمام</p>	<p>مرثیہ ایک دفعہ میر نے مرثیہ علی فونٹے میں آگیاں نکالیں فونٹے میں آگیاں نکالیں</p>
<p>ناحق تو جان میں کو آیا ہے آپ سے بھرجا کہ دوستی پر مجھے میر سے باپ سے</p>	<p>اتنا تو منہ سے فوج کے نکلا غضب ثابت نہ تھا کسی پر کہ دو لڑ کر میر سے</p>	<p>لوگے گا تو جو خانہ میر و دو کار میں مرثیہ کی میری روح میر سے مرثیہ میں</p>
<p>مرثیہ اشفقت میر کے گئے گئے گئے میری نہیں چھوٹن کا زینت تو دشمن خدا تو میر سے شرفی سرد و کجا ایک ملک میں کجا فوجی</p>	<p>مرثیہ کبھی علی نے میر سے کیا جوب میر نے میر سے کیا رج الا میں نے میر سے کیا ضرب علی کی تیرا تو میر سے کیا</p>	<p>مرثیہ اوس میر سے میر سے میر سے کامل میر سے میر سے میر سے دنیا سے میر سے میر سے میر سے آزاد میر سے میر سے میر سے</p>
<p>جیلد ہولن ابن عم رسالت پناہ ہوں لڑکا نہ جانو کہ میں شہر الہ ہوں</p>	<p>کس شمع میں یہ ضرب کس میں گرد و نہر تہدیت کا شہر تو میں</p>	<p>کیا کیا نہ شیر قی پر مصیبت گذر گئی اعدائے ظلم جو رہے زہرا می مر گئی</p>
<p>مرثیہ اگر غضب میں گھر کیے کو دھو دھو پرو کہ اس پر کو پناہت چلاو دو لڑکے ہو تانہ پناہت چلاو جیلد نے میر سے میر سے میر سے</p>	<p>مرثیہ اگر غضب میں گھر کیے کو دھو دھو پرو کہ اس پر کو پناہت چلاو دو لڑکے ہو تانہ پناہت چلاو جیلد نے میر سے میر سے میر سے</p>	<p>مرثیہ اگر غضب میں گھر کیے کو دھو دھو پرو کہ اس پر کو پناہت چلاو دو لڑکے ہو تانہ پناہت چلاو جیلد نے میر سے میر سے میر سے</p>
<p>اوس ضرب سے دو نیم علی کی پر سر پر لگا جو زخم چھین نکلتے تیر پوئی</p>	<p>جس سے خدا خوشی ہو علی کا ہر لڑکے افضل عبادت دو میر سے میر سے</p>	<p>پایا جو مجھ بندگی نے نیاز میں پوئی تلوار روزہ دار کو ماری نماز میں</p>

لے ہوئی پانچ لاکھ ۱۱

<p>مطلع سوم رو کہ روز قتل میری شہید پوچھو کہ روز قتل میری شہید نہم غمزدین کے نہم غمزدین غصے میں حسین کی جانیں</p>	<p>۴۴ پوچھو جی جو کونسی خیر میں رو کہ جاب پوچھو جی خیر میں باوڈا کی پوچھو جی خیر میں کہتا ہے کوئی فتنہ خانہ لاؤ</p>	<p>۴۵ فنا کر کونسی خیر میں زخمی کیا وہی خیر میں کہتے لائے رونو میں غصے کی جگہ میں</p>
<p>پا پا جو بندگی نے نیاز میں لہو ر و زہ دار کو ماری نماز میں</p>	<p>کسے کیا شہید امام حجاز کو بابا بھی تو گھر سے گئے تھے نماز کو</p>	<p>خونہو عباتھی سرخ جہاں میں مانند عطران این پیر کو زہر و تھان</p>
<p>۴۶ اب شہید کی جاو غلامان آگاہی کو شہید سے نصیب اسباب کی سبب تھی اسباب جو تھیں تھے مجھ میں</p>	<p>۴۷ اب شہید کی جاو غلامان آگاہی کو شہید سے نصیب اسباب کی سبب تھی اسباب جو تھیں تھے مجھ میں</p>	<p>۴۸ اب شہید کی جاو غلامان آگاہی کو شہید سے نصیب اسباب کی سبب تھی اسباب جو تھیں تھے مجھ میں</p>
<p>فرست نہ وی نماز کی اوس ذوق کو شہلا دیا ہو میں شہ ذوالفقار کو</p>	<p>غم سے کلجے دونوں کسیدوں میں چلا کے مانے بابا کا اور پٹ گئے</p>	<p>غم میں ہمارے خاک سر و نپاؤ ڈاؤ گئے کل نہیں مصطفیٰ کو نہ دیا میں گئے</p>
<p>۴۹ اب شہید کی جاو غلامان آگاہی کو شہید سے نصیب اسباب کی سبب تھی اسباب جو تھیں تھے مجھ میں</p>	<p>۵۰ اب شہید کی جاو غلامان آگاہی کو شہید سے نصیب اسباب کی سبب تھی اسباب جو تھیں تھے مجھ میں</p>	<p>۵۱ اب شہید کی جاو غلامان آگاہی کو شہید سے نصیب اسباب کی سبب تھی اسباب جو تھیں تھے مجھ میں</p>
<p>گرد و شہید میں کل بکار اغضب ہوا مجددین کی شہید امیر عرب ہوا</p>	<p>بیشو کو قہر سے چھوڑا تو خوب ہو ساتھ اپنے ہنکو کی ہو باؤ تو خوب ہو</p>	<p>خادم اسید عاری اس کے جواب کا اوس کا تہیہ و سوا یا پناہ کا</p>

عبارت کا کمال کوئی نہیں سمجھتا ہے اور اس کا کمال کوئی نہیں سمجھتا ہے

<p>۱۱۱۱ سکر چو چاکر کے شغف نے دیلیج آتا ہے چاکر اپنی شان کو نے سے چلب گندم کے کھانے سے وہ ہو موویلی میں ازخیر نہ کیا اور اس کی جلیج</p>	<p>۱۱۱۲ چو او سے غرض کی کس غلام قد رچی سو ہے اس کو بھی کاف فرمایا اور خوب یہ ہو کر دکھا فرعون پاس کے کہ وہاں</p>	<p>۱۱۱۳ چو کی اور ہو چکا تو نہ لازو مادہ جاو کی حضرت مریم کی جبار و دفع صل افضین کے ان کے غیب کی بار بار</p>
<p>فانہیں شکر حق سے زبان کشاید نان جو برن ہدیہ علی کی غدا بری</p>	<p>کی عرض خون سپہ کی تیانہ و جنین گر حکم ہو تو جہانی کو بھی لیکے پوینا</p>	<p>یاں کوئی امر غر عبادت روا نہیں طاعت کی سبک دہ سے ولا تو کی ہائیں</p>
<p>۱۱۱۴ کی عرض روئے دیکھ لیا رہنمایدہ ایک کاسے کا نہ فوج کا فرمایا جبکہ فوجت کسرش نے کی فوج کی حق میں فوجت فوجی</p>	<p>۱۱۱۵ جسے رسول پاک نے حکم ہی مان جیکہ اب کہ عیدین ہو ہو تھے جمع وان ہست فوج لا یا جابین حکم</p>	<p>۱۱۱۶ مادہ دوسری دعا بلو سے فوجت فوجی ان کے فوجت فوجی</p>
<p>بازہا شکر و ن کے کارایمان سے میں نے دعا بد نہ کہیں کی زبان</p>	<p>سورہ پہلے ابرار کے اس عنوان سے الی تھی حجاب کی صدا آسمان سے</p>	<p>حکیم سے مرتبہ نرا اس دم زیاد ہے تو ہے کہیز خاص علی خانہ زاد ہے</p>
<p>۱۱۱۷ اوندو سے سعید نہ تھاج کافریا سدا نہ ہو فوج جگہ دور میر کو ہر سول کر تین ہائیں یہ فوجت فوجی</p>	<p>۱۱۱۸ سب سے عید ابرار کا موتی کیلے اس سے ہو حکم وہ دیکھ کے شکر نہ ہو یہ فوجت فوجی</p>	<p>۱۱۱۹ چو کی اور ہو چکا تو نہ لازو مادہ جاو کی حضرت مریم کی جبار و دفع صل افضین کے ان کے غیب کی بار بار</p>
<p>سزا الہی حاکمین عالم بقا نامی میں بابا نام بابا نام</p>	<p>حیدر لقب ملا جو غلی کے عہد میں دوا دیکھو نے چاہے اشرار کہ مدین</p>	<p>الہی بن شش شش شش شش جی جی کے دیکھو نے چاہے بابا نام</p>

لکھنا ویقینی سواران و ہرنگان ۱۱۱



<p>۱۳۱۱ روئے بہت دیر ہو کر میں نے بلایا میں نے اپنے لئے ان کے ازار بیٹوں نے تپ کر کے شاد افروختار آؤ سے قریب بہ وقت انتظار</p>	<p>۱۳۱۲ الہم بین سوار علی اسبی وچو چو چو چو چو چو چو چو چو چو شہر شہر شہر شہر شہر شہر شہر شہر اور مار مار مار مار مار مار مار مار</p>	<p>۱۳۱۳ یہ نیکے روئے روئے ملو نیکے روئے بارہ پسر علی کے قدم سے لپٹ گئے</p>
<p>۱۳۱۴ چون کہ میں نے چوچو چوچو چوچو پاپے اسرار حسین سے تو باندھو کہ میں نے چوچو چوچو چوچو چوچو چوچو خوشی کی جو کی نام سے تو باندھو کہ</p>	<p>۱۳۱۵ عجائب کی کوئی گلوں کے گلوں ماٹھو رو کا مٹھو رو کا مٹھو رو کا اسے لال پہلا مٹھو رو کا مٹھو رو کا میں نے چوچو چوچو چوچو چوچو چوچو</p>	<p>۱۳۱۶ پاس لب لباب سے کہہ کر کہہ کر کہہ کر مان او کو دیتی تھی وہ نہ مانگتا تھا</p>
<p>۱۳۱۷ پیش قدم میں بلایا میں نے کی عرض میں علی کی بلایا میں نے عجائب سے غلام سے غلام سے غلام سے فندی ہو میں غلام سے غلام سے غلام سے</p>	<p>۱۳۱۸ کہا کہ میں نے بلایا میں نے عجائب کی کوئی گلوں کے گلوں ماٹھو رو کا مٹھو رو کا مٹھو رو کا اسے لال پہلا مٹھو رو کا مٹھو رو کا</p>	<p>۱۳۱۹ پیش قدم میں بلایا میں نے کی عرض میں علی کی بلایا میں نے عجائب سے غلام سے غلام سے غلام سے فندی ہو میں غلام سے غلام سے غلام سے</p>

[illegible]

مرثیہ فردوسِ حبیبین کی ایک کھلم خدا پرست سے کس طرح نہیں ہو سکتا دیندار کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا	مرثیہ کشتا کشتا کوئی گناہ کا شکار نہیں کشتا کشتا کوئی گناہ کا شکار نہیں وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا	مرثیہ کشتا کشتا کوئی گناہ کا شکار نہیں کشتا کشتا کوئی گناہ کا شکار نہیں وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا
صدمہ سے باپ کو دل کھڑے ہو گیا وہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اس کو نہیں دیکھا	عالم کے سر کا آج زمانے سے اٹھ گیا یاد ہی ہمارا آج زمانے سے اٹھ گیا	عالم کے سر کا آج زمانے سے اٹھ گیا یاد ہی ہمارا آج زمانے سے اٹھ گیا
بازار میں جو کچھ ہو گیا وہ نہیں دیکھا اک شہر میں جو کچھ ہو گیا وہ نہیں دیکھا	ایسے شو میں بنو گئے تھے ان کی یارش نہ تھی کہ وہ نہیں دیکھا	ایسے شو میں بنو گئے تھے ان کی یارش نہ تھی کہ وہ نہیں دیکھا
مولانا رحیل و داد کے مذکور ہو گئے بازار میں بے کاؤنڈہ اٹھ کر گئے	بچو نکو تھا میری جی ان باپوں میں کیسے بلک بلک کرے لال روہن	بچو نکو تھا میری جی ان باپوں میں کیسے بلک بلک کرے لال روہن
فردوسِ حبیبین کی ایک کھلم خدا پرست سے کس طرح نہیں ہو سکتا	عالم کے سر کا آج زمانے سے اٹھ گیا یاد ہی ہمارا آج زمانے سے اٹھ گیا	عالم کے سر کا آج زمانے سے اٹھ گیا یاد ہی ہمارا آج زمانے سے اٹھ گیا
کہتی تھیں رائے میں خلیفہ وار گئے جہان نے تھیں میری کہ باپ آج مر گیا	جاری زبان پر نہ کوئی اور حرف مذرا جی علی بن مرہی عمرت ہو	جاری زبان پر نہ کوئی اور حرف مذرا جی علی بن مرہی عمرت ہو

۱۰۰  
 کجا که در زلفش یک عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است

۱۰۱  
 کجا که در زلفش یک عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است

۱۰۲  
 کجا که در زلفش یک عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است  
 در آن عالمی که در آن عالمی است





۱۰۰  
دو طرفہ تر تو چو گویا زینت  
اس شکر جاو تو تاجا بس پیکر  
لیکن ستارہ سحر کی جیسے ایمان  
سلمان فارسی سب کی جیسا کہ جان

۱۰۱  
بے یون کینہی نہ تھی کینہی  
بے یون کینہی نہ تھی کینہی  
بہت عجب کہ کس کو جو کلمہ  
اس تہنہ صیغہ صیغہ صیغہ

۱۰۲  
چو کس کی مثال دے وہ شکر آید  
جو کس کو دے وہ شکر آید  
بہت عجب کہ کس کو جو کلمہ  
اس تہنہ صیغہ صیغہ صیغہ

لاؤ بنا کتنے ارکان دین کو نہ  
لاؤ علی کو لاؤ دے جانشین کو

خیر جو فتح ہو یہ کسان مجھ جی حال ہو  
یا مصطفیٰ فقط کرم و الجلال ہو

کیتے ہیں وقت رزم کتنی شجاعت  
پیدا ایشاں وس حسام کی فوجی شجاعت

۱۰۳  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
بہت عجب کہ کس کو جو کلمہ  
شکر پاشا کے شکر پاشا  
دراو کا کج فطرت کی جیسے باب

۱۰۴  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
بہت عجب کہ کس کو جو کلمہ  
شکر پاشا کے شکر پاشا  
دراو کا کج فطرت کی جیسے باب

۱۰۵  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
بہت عجب کہ کس کو جو کلمہ  
شکر پاشا کے شکر پاشا  
دراو کا کج فطرت کی جیسے باب

روشن ہو جاو میں یہ امام حسین  
روشن ہو جاو میں یہ امام حسین

کہتی تھی یوں کہ تھن پاک امام حسین  
کہتی تھی یوں کہ تھن پاک امام حسین

پھر فتح یاب کیوں نہ ہو وہ کائنات  
باز نہ ہو رسول جسکی کر اپنے مات

۱۰۶  
خدا تعالیٰ کے شکر پاشا  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
سلمان تاج پاشا کا شکر

۱۰۷  
خدا تعالیٰ کے شکر پاشا  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
سلمان تاج پاشا کا شکر

۱۰۸  
خدا تعالیٰ کے شکر پاشا  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
سلمان تاج پاشا کا شکر  
سلمان تاج پاشا کا شکر

اک انہیں رسد کا غل دور ہو گیا  
پورا نور و دیدہ پُر نور ہو گیا

عکس سپر زمین بد کاسہ زمین  
تھی وہ سپر کہ جو ہم نمایاں تھیں

گھوڑیہ چرب سوار کیا اس جناب کو  
محبوب ذوالجلال نے خدا کا کاب کو

۱۹۱ دل کی تپش کا کی کوئی وہ جانتا تھا مگر کون جانتا تھا اگر اس کا کھینچا کوئی تپش اور تپش اپنے آپ کو بھی	۱۹۲ وان مع ایک تپش سالارین یہاں ان تپش وصل گلاڑیہ تپش عالم کا تپش افلا تپش کے اور تپش	۱۹۳ لکائی پھر کر میں و تیغ اس کو دریا اوتر کے آتا ہر طرح کوہ سے	۱۹۴ تھا زور اس قدر تپش عالی شکوہ میں پائے نشان ڈوگیا لپٹن کوہ میں	۱۹۵ کھوڑا نہ تھا وہ قدرت پروردگار تھا اوس پر سوار مہربوت سنوار تھا	۱۹۶ تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش	۱۹۷ تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش	۱۹۸ تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش	۱۹۹ تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش	۲۰۰ تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش تپش کی کوئی تپش
--	---	---	---	--	--	--	--	--	--

<p>۵۲۸ صاحبِ اقلی ولی چو جلد خشتِ نعلینِ باریک و باریک بجین کی گزری کی گزری کامیاب کو شاہِ ولایت کے ہاتھ پر</p>	<p>۵۲۹ سب شہنشاہ یک یک شہنشاہ تو شہنشاہ شہنشاہ کامیاب کو شاہِ ولایت کے ہاتھ پر</p>	<p>۵۳۰ صاحبِ اقلی ولی چو جلد خشتِ نعلینِ باریک و باریک بجین کی گزری کی گزری کامیاب کو شاہِ ولایت کے ہاتھ پر</p>
<p>اب تک جو زلزلہ سے زمین کا پتھر تڑپا گلاؤ زمین کو ضرب وہی یاد آتی ہے</p>	<p>یاں تیغ جا پکی تھی سر نہا پیر جون ساعۃ تڑپاں کوں نہا پیر</p>	<p>مہربان کہ چو تمام نہ ساری اڑا لی تھی اونکے تو دھیا نہیں دیکھ کر کشتانی تھی</p>
<p>۵۳۱ ابنِ عباسؓ کو فتنہ لگا جلال منہ پر کیا جلال جان فتنہ لگا جلال ابنِ عباسؓ کو فتنہ لگا جلال منہ پر کیا جلال جان فتنہ لگا جلال</p>	<p>۵۳۲ پیشی تو خود پر تو کیا کیا پیشی تو خود پر تو کیا کیا پیشی تو خود پر تو کیا کیا پیشی تو خود پر تو کیا کیا</p>	<p>۵۳۳ سب شہنشاہ یک یک شہنشاہ تو شہنشاہ شہنشاہ کامیاب کو شاہِ ولایت کے ہاتھ پر</p>
<p>افسانہ کیا جنوں کو بڑی بی بی جان کی کونین میں پکار ہوئی الا مان کی</p>	<p>جب تک کہ ذوقِ فقرانے کالے نہیں رہے ہرگز نہ دم لیا پر روح الامیں پیر</p>	<p>جسمِ سپر گری مشیت میں شفا اک رو سیاہ لیکھا یکجا نگاہ سے</p>
<p>۵۳۴ ابنِ عباسؓ کو فتنہ لگا جلال منہ پر کیا جلال جان فتنہ لگا جلال ابنِ عباسؓ کو فتنہ لگا جلال منہ پر کیا جلال جان فتنہ لگا جلال</p>	<p>۵۳۵ پیشی تو خود پر تو کیا کیا پیشی تو خود پر تو کیا کیا پیشی تو خود پر تو کیا کیا پیشی تو خود پر تو کیا کیا</p>	<p>۵۳۶ سب شہنشاہ یک یک شہنشاہ تو شہنشاہ شہنشاہ کامیاب کو شاہِ ولایت کے ہاتھ پر</p>
<p>اب باغبان لودر اچھلے کے مات کو کافی ہے ایک ضرب مری کا نشانہ</p>	<p>عید سی نے یوں کہا کہ اسے کیا گزرتا مجھ کو آفتاب ہر اختر پسند ہے</p>	<p>ہرگز بوشہر کا کام مجھ پر تھنی نہ تھا گو وہ خدا نہ تھا یہ خدا ہے خدا نہ تھا</p>

لکھنؤ میں میر انیس کی تصنیف ہے

<p>۴۳۵ باید و شہداء و شہیدان کیا کیا خدائی رہیں کیا زور بخار پھر ایک بین خلافت کا چارہ نہ ہو کیونکہ خیر کے واسطے جو چاہے</p>	<p>۴۳۶ اٹھارہ کھڑے ہو کر مولے زور دار اوتھنے مار دینے کیلئے شاہ و نقار خلیفہ تار مار عجب کیا و اختصار آتش آبی بین علی علی</p>	<p>۴۳۷ خونخیز و خونخوار ماخوذ کو تو نہیں دیکھا و کھانا اب وقت غنیمت ہے جس کی کہ چو بس مقام میں نین جان بھانا</p>
<p>۴۳۸ سجد میں کس طرح عبادت دکھائی ہو سجد میں روز ابرہہ تلوار دکھائی ہو</p>	<p>۴۳۹ دل سے بے حق تھا اگر سوا سمان بھی تکلی سامنے ادا کرنا امتحان بھی</p>	<p>۴۴۰ دارت تھا اراپ ہیں ستہ جان ہو بس کل کے روز اور علی میسمان ہو</p>
<p>۴۴۱ کیا جیسا کہ انور و شہین کھنڈوں کے جسم میں کیا جیسا کہ دلا دینا ان جو کہ کھنڈوں کے پتی کے سب سے کھنڈوں کے</p>	<p>۴۴۲ تیرہ شہداء و شہیدان جو کہ کھنڈوں کے جسم میں تیار سا خاندان شہید و شہیدان خوار و قرض علی سے کھنڈوں کے</p>	<p>۴۴۳ قصہ خیر و غم و شب بخت نام داسن اما کیا کیا غم و غم و کجا و کجا و کجا و کجا</p>
<p>۴۴۴ کیا چاہتی ہو تم کہ علی پر عتاب ہو خوشتر میں سے واسطے طو اس</p>	<p>۴۴۵ بابوں کے لنگے جو بابا کی ہوتی تھیں بابوں کے میں مال کے بابا کے رونے میں</p>	<p>۴۴۶ دی ہو درشت ہو جانور میں یہ ہر جہ سے جہ آدمے کو جہ گریں یہ</p>
<p>۴۴۷ جس کو کھنڈوں کے جسم میں کیا جیسا کہ انور و شہین کھنڈوں کے جسم میں کیا جیسا کہ دلا دینا ان جو کہ کھنڈوں کے</p>	<p>۴۴۸ کیا جیسا کہ انور و شہین کھنڈوں کے جسم میں کیا جیسا کہ دلا دینا ان جو کہ کھنڈوں کے پتی کے سب سے کھنڈوں کے</p>	<p>۴۴۹ کیا جیسا کہ انور و شہین کھنڈوں کے جسم میں کیا جیسا کہ دلا دینا ان جو کہ کھنڈوں کے پتی کے سب سے کھنڈوں کے</p>
<p>۴۵۰ رو میں جو بیٹیاں کو گماں زبان ہو آرزو سب میں اٹھوں ان جانتا</p>	<p>۴۵۱ ہو زندگی ہماری جو جینے سے آپ کے ہم وہ نون بیٹیاں ہوں خدا کے</p>	<p>۴۵۲ اچھا عالمی خواب نامتے کو اچھا نام بابا کے کہ جاتے ہیں ساتھ اوکے جاوے</p>

<p>۱۳۱ دو نون علی لاکھ دوڑا ہوش پوچھو علی تک تو علی نے زودین افندہ نہ نہ تو سے سے مانع قضا پھر جاؤ گا ورو تم روح مصطفیٰ</p>	<p>۱۳۲ کیونچہ جگہ جو دوسرے جگہ اوسوقت اوس عین کی اونی کار نہ خفی تھنہ غیب کو وعدہ دوسرے نہ خجارت شان ہی</p>	<p>۱۳۳ ہر شیار کردیا اوفین حکم آہ سے پوچھو حسن حسین کو اشنلے راہ سے</p>
<p>۱۳۴ انکھوئے اشک دو لون کیہ پیہم کشتہ چہر سپر خون با پکالے لے کے طے میں</p>	<p>۱۳۵ خون مرکا تاہ ریش مبارک وان ہوا ابر و ملک نگاہ بین کا چہان ہوا</p>	<p>۱۳۶ مسجدین بکری لڑانے لڑان قضا مسیحی غرضل واز زمان اونے بکریا پیہ کو یکم مسلمان مسجدین کے لٹا وادانہ ظلمان</p>
<p>۱۳۷ کھو کو روانہ وان سے برنج وخن سے پر حیف ہویم ہمیں وحش ہوئے</p>	<p>۱۳۸ شیر خدانے فرق پہ تلوار کھائی اوستا د میر اقل ہوا ہر دو مائی</p>	<p>۱۳۹ فرصت اذان سے جب ہوئی شاہ تبار محراب میں او لگے کرنے نماز کو</p>
<p>۱۴۰ زہرا کی پٹیاں ہی قریب در آئی ہیں سر کو علی کی پٹیاں کھوئے سر آئی ہیں</p>	<p>۱۴۱ گل کردیا چرخ زمین زمان کو سجائی کنسی نے قتل کیا یا جان کو</p>	<p>۱۴۲ پرو کیہ خدات علی کے نیاز کو ہرگز نہ روزہ وارے توڑا نماز کو</p>



۵۵  
 بابو لادین مرثیہ چو کھنڈ  
 اوجا بجا کے لائے جو جگر کو بیا  
 نمان لے کے یکو زخم شاہ لاف

۵۶  
 بولا وہ سہ پہنیک ہمارے دوائی ہو  
 ہر جو یہ تیغ زہر کے اندر بچھائی ہو

۵۷  
 واٹھ سیر صیبت میں کہ کچھ ہو  
 اوس زخم سے مونا تھا مورا سقدار و  
 پیر و کچی گھنڈ کھانڈا نڈ زخفان  
 دن جبر کی نہ لکھو جو اپنے تالون

۵۸  
 تھا زخم میں جو درد شہر دین بنا کہ  
 کالی تمام رات علی گئے کراہ کے

۵۹  
 اگر بیکریا شب بیکریا کمال  
 اوجیکریا صبحی کھنڈے کمال  
 اندوہ اوسیت کجی کہ ہو کمال  
 اب گئے اوس انیس

۶۰  
 یارب و حامی بہ اجابت قبول ہو  
 شاہ بخت کی جبار دیا ت حصول ہو

۶۱  
 سلام  
 نشان میں جو حاصل کمال ہے  
 گھنا گھنا کے فک کے یکا بال ہے

۶۲  
 حال شوق زیارت ہو کمال ہے  
 کہ میر کی خلعت سے اب کمال ہے

۶۳  
 بیک سوز لکچا زناغہ میر شہ  
 ترے عجب کہ مرے نکال ہے

۶۴  
 کچھ کچھ دینا ہوئے طلب دیدے  
 فتح میں بن پندین عادت سوال ہے

۶۵  
 گناہ نامہ اعمال چو کی پیچ  
 گناہ کا نظر کیا بال ہے

۶۶  
 جو فخر فخرت ہے کہ بلا میں ہو چا پے  
 ہر نے خواب میں بھی نہ کمال ہے

۶۷  
 پرفتن میں جی ہرین دنیا میں کمال ہے  
 مرثیہ چو کھنڈ لائے و مرثیہ چو کھنڈ

۶۸  
 ملک میں سب سے لکچا زناغہ میر شہ  
 یکا بیکش اس جو بیکریا کمال ہے

۶۹  
 کہ جو شوق سے جو زناغہ کچھ گدا  
 وہ صد سس کے معنی ہو کمال ہے

۷۰  
 کہتا ہوں کہ میں کہتا ہوں کہ میں  
 ہو کچھ کچھ کہتا ہوں کہ میں

۷۱  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

۷۲  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

۷۳  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں  
 کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں

۱۴  
جلالتین دن قدا کر کے سلطان  
چین میں و کھڑے تواری خاں  
نوبدان کا عرق ہو کر کیا سارا  
ہوا یہ اپنے گنہوں کا افضال ہے

۱۵  
تری مدد کا قضا علی جو سار  
کسی کی آس نہیں وقت انتظار  
کسی کی بادشاہی دنیا کی  
غلام سمجھیں اگر تو بربال ہے

۱۶  
اہل فریب پر جلدی نہ پہنچا  
بس و فریب نگاہ برس پائے  
مستحق پروردگار گریہ گواہ  
کہ قتل کرے حق یہ فیض ہے

۱۷  
قدا قطع  
جب زمین پر کی الشیں  
کہ چو کی مرنے کا نطق میں مال ہے  
قدا کر دن کی نور ہے بہت نہ بڑا ہو  
یہ یہ شے حق ہے اس لیے یہ لال ہے

۱۸  
و غامین پو کی چیل کھانے چلے  
نہال کر کے یہ میرا نہو نہال ہے  
او بھنا رات کو چوب دل کو مٹی پائی  
دکھاتا اس علی صغر خندہ ریا ہے

۱۹  
کتنے تھے اک ذوالفقار کی  
نبرد میں نہ زبرد چاہیے نہ حال ہے  
پور دھاری کی جو بنیے پر شاہ کے قاتل  
کے گالچ بہت سامنے مال ہے

۲۰  
چراغ خیزان کہ انبیاء شمع  
نہ کہ جی کے نہ اس کے ختمے لال ہے  
جدا جو کر شے احد انرا راضی ہے  
تو باکو مٹی میں اتنا دود مال ہے

۲۱  
صلے اس لیے متل میں کجا ہے  
کہ شب کو چو کی گنہوں کا پائے  
مستحق کتنے شیش گنہوں کا پائے  
اس مدد کا وقت پر و کیسی سبک پائے

۲۲  
رباعی  
افضل اگر ایک تو اعلیٰ ہر ایک  
گر غور کر تو جمع دو یا ہر ایک  
مان نور محمد و علیٰ ترین واحد  
ہیں اسم تو دو حکم ہر ایک



<p>۱۷۱ سبیل شریفی شریفی شریفی مجلس کا وقت آئے گا کہ وہ جیسے آکر کیا تو وہ سپاہی کے کلمہ پاک کے کہ وہی شاہ جہاں</p>	<p>۱۷۲ واحد کہ جو علی غفرلہ مقدس اس پر شہنشاہ و شرف سلطان محمد رسول نبیہ حاجات ہرست کیے گئے ہیں</p>	<p>۱۷۳ افلاک پر آواز ملا کہ ہر نام انسان کو تکمل میں نام ہر اسم پر کجا ہو وظیفہ شہنشاہ اس کی برکت سے ہو خدائی</p>
<p>۱۷۴ اگرچہ گناہوں کے پاس اب ہے پر غم نہ کہ محروم رہ لاعت رہے</p>	<p>۱۷۵ معالج میں دیکھا تھا جو رہے وہی کا بجوبہ خدا اور ہندوستان کے علی کا</p>	<p>۱۷۶ اس نام سے دل جانو رو کہ جو تو نہیں مرغان پر وہ کہہ رہا وہ علی ہیں</p>
<p>۱۷۷ سبیل شریفی شریفی شریفی مجلس کا وقت آئے گا کہ وہ جیسے آکر کیا تو وہ سپاہی کے کلمہ پاک کے کہ وہی شاہ جہاں</p>	<p>۱۷۸ کیا امقدس حسین شریفی پیام تو خداوندی شرف کہیں ہی مصیبت میں فتنہ جہان علی کا یہ کلمہ</p>	<p>۱۷۹ کھتا ہوتا ہے ہر نام کہہ دے ملک آئے ہیں حلقہ و جنت کا نام آئی ہو صد اس علی</p>
<p>۱۸۰ لازم ہو کہ وہ جب جو علی ہو وہ منظور ہو کہ نہ خدا کی تھا ہو</p>	<p>۱۸۱ صحت میں تو ان کی خفالت کو وہ بیماری میں فائدہ دے تو یہ شفا ہو</p>	<p>۱۸۲ خالی کوئی ہے الفت شریفی نہیں اس نام کے سب خلق خدا زینگیں</p>
<p>۱۸۳ سبیل شریفی شریفی شریفی مجلس کا وقت آئے گا کہ وہ جیسے آکر کیا تو وہ سپاہی کے کلمہ پاک کے کہ وہی شاہ جہاں</p>	<p>۱۸۴ پیام ساخت آدم کا مدگار اس نام میں ہے فتنہ کا آتش میں آگے کیلے ملک افکار شہانہ میں سب چو آتش ہو</p>	<p>۱۸۵ انسان کے نام کے شرف قرآن میں ہے شرف عجاوب کا وہ شرف عزل ہو جو روح امین</p>

۱۸۶

۱۸۷  
ناتوان کو یہ نام کسی مخلوق کی کہتی  
ہر نام جو نماز اور مصلحت سے تو شرف

۱۸۸  
یوسف کو کمال آئے علی جاہل  
یونس کو رہا کہ وہی نام کے شرف

۱۸۹  
اک باز وہی تو نام شہنشاہ مہتمما  
اور دو سے ہر نام علی ہر نام

<p>۱۰۰ سلطان سے فراتے تھے سلطان کی ایک کون شہزادہ ولایت ہو ذات علی ہو شہی شمع لیت و غنہ کھلا جو بد و دار و جنت</p>	<p>۱۰۱ نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>	<p>۱۰۲ چو شمع طلوع شمع لاک کا جوت و اندر و جیلد و جوت و جوت وہ قاتل غنہ شہی شمع لیت و غنہ کھلا جو بد و دار و جنت</p>
<p>۱۰۳ اس میں جو بد و دار و جنت باہر جو اس سے اور ہر اور ہر</p>	<p>۱۰۴ فا توین بھی احسان الہی کا بیان ہر ایک مہینا اور مہینا ماہ رمضان</p>	<p>۱۰۵ حائل کہی ہوئے نہ ہو یہ بیان اکدم میں کہ راجانی وہ طبع سے نہ ہو</p>
<p>۱۰۶ اور دست و پا جو بد و دار و جنت شیعہ ہیں کہ وہ ہیں کہ وہ ہیں</p>	<p>۱۰۷ نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>	<p>۱۰۸ تھی نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>
<p>۱۰۹ و شمع علی کے ہیں ہر دین کے حد میں جو دست میں آہ سے ہوئے کہ میں</p>	<p>۱۱۰ مے آنا کھلا آنا یہ کام آہ سے نہ ہوئے راہ دین کے تو وارث تھے تو یہ نہ ہوئے</p>	<p>۱۱۱ چال دین گروا سطح کر اور وہ جا کے جس طرح سے بنا اور سے جو نکات ہو گئے</p>
<p>۱۱۲ فاس میں دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>	<p>۱۱۳ نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>	<p>۱۱۴ نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>
<p>۱۱۵ شہر کا جو نو شہزادہ سوا نہ نہ ہوئے سایہ میں کہ ہر دین کے وہ عرش</p>	<p>۱۱۶ عشرت میں نہ نہ دین بن مہی بہت عالم نہ نہ دین بن مہی بہت عالم</p>	<p>۱۱۷ شہر کا جو نو شہزادہ سوا نہ نہ ہوئے سایہ میں کہ ہر دین کے وہ عرش</p>





<p>۳۳۴ وہ کبھی غم نہ کھائی جب غم نہ ہو تو چھوڑ کر کیون لائے نہ تھکے کیا نہت ہو یہ بے بین</p>	<p>۳۳۵ بہشت اور آتش سے ہر حال میں پہنچی تھی کراں چل رہی تھی</p>	<p>۳۳۶ فدا کے بناؤ یہ چور اور نہ تھکے چھوڑ کر چنیا ہو جو نہیں</p>
<p>۳۳۷ یار بے خبر ایدو نہیں رسول یار بے خبر چل کر پتول عذرا سے</p>	<p>۳۳۸ جان آگئی گویا تین بھانین علی جلد لے کر دوزخ کے قدم نہ پھینکی</p>	<p>۳۳۹ یاں نکلتے تھے بنگ لاور کو کوئی ناقدہ پر قضا آپ ہو اور آگ علی ہو</p>
<p>۳۴۰ یارب تو اوستے کچھ نہیں یارب تو اوستے دل سے محبوب تیرا یہ دیکھا تانا لے لے لے لے</p>	<p>۳۴۱ دل سے نکلتے تھے اور دوسرے اور دوسرے اور دوسرے</p>	<p>۳۴۲ خفا ظن نہ تھی خفا ظن نہ تھی خفا ظن نہ تھی خفا ظن نہ تھی</p>
<p>۳۴۳ تانا کے جوہر نے کی خبر یاں لگے و لون جینے کے نہیں ہو کرے مر یاں لگے و لون</p>	<p>۳۴۴ دیکھا مری ہوا ہی سے کھار کے زعفران سے</p>	<p>۳۴۵ پھل تینوں کے ہون برق خوشیاں چنگار یوں نے نیرون کے پیکان</p>
<p>۳۴۶ سے اچھے تھے پین خلق میں تیرا کب ہو تیرا کب ہو</p>	<p>۳۴۷ اس حال کا جو نیا ہو نیا ہو</p>	<p>۳۴۸ نیا ہو نیا ہو نیا ہو نیا ہو</p>
<p>۳۴۹ بیتا ہوں فروغ رسول مانی کی ارباب تھیں طاقت نہیں شیرازی کی</p>	<p>۳۵۰ آنا تھا کئی بار خوشی پر مر رہی بوجھ تری الفت کوئی روح امیر</p>	<p>۳۵۱ ٹاپو سے قدم کا پتہ تھی گاؤں میں غل معر کا جانا تھا پھر چلے بریں</p>





[illegible]



۱۷۴

کیا فتنہ کیا جھگڑا تھا میری  
جی تو میری غمزدی دوجا لہر  
بندگی شوق کے دوتار سے صفت  
میرا قہر و فاقہ شوق سے

۱۷۵

ہیں جب کہ ہمارے صنیع  
ہو دینے کے ہر گز نہیں  
میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۷۶

زخم آگ تانے میں نہ آتا  
اے جہاد آپ کی تیرے  
میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۷۷

سب جان و مال میری  
دوران میری  
میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۷۸

میں کیا کہوں تو میری  
جس طرح ہے میری  
میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۷۹

پس کیجئے میری  
میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۸۰

میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۸۱

میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۸۲

میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۸۳

میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۸۴

میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

۱۸۵

میرا جھگڑا تھا میری  
بندگی شوق کے دوتار سے

<p>۴۸۰</p> <p>آدم کی جا پڑی نہ ہوا صیبت سین کی پے سے کھینچ کر کھینچ کر انسان سے زما ہوئی کر نہان کی زون پس نے پور کو جا پڑا قانون قیادت</p>	<p>۴۸۱</p> <p>جو تیرے خدائے پنج کرد کر کب ہو چو چو میری مرضی جو ہی خواہش ہو ہو نامن پس ارش عالم سب ہو عالم میں ہر صاحب کمال شہر ہو</p>	<p>۴۸۲</p> <p>ہو فیض و عارفین رسول شہر کیون عشق نہیں کرتے دنیا کی ہر جو پوچھے نہایت کجا پس فاقہ شہر اور دور ہو غلام کس کفر شہر ہے</p>
<p>۴۸۳</p> <p>حق راضی ہو خوش بنت رسول عیسیٰ جو ہے مجھ کے سوا کفایت شکنی ہو</p>	<p>۴۸۴</p> <p>مختار ہوں جو چاہوں دکان خدا میں مقبول عاہری درگاہ خدا میں</p>	<p>۴۸۵</p> <p>ہو جس کا لقب شیر خدا کون دکان میں محتاج ہو وہ مال شہین کو بیان میں</p>
<p>۴۸۶</p> <p>کھل دی ہو موندی نہ دیا جو کمال داس میں دین و خیر کے چلے چلے کے کچھ تھے سوا کچھ تھے پنج شہر کسی پکارا وہ ان خوش تھے شہر</p>	<p>۴۸۷</p> <p>مقدور ہو گیا ہو چھوٹے کھلے پانے افسوس میں آج ایک کھلے فاقے پانے ہوں جس کے غلاموں کے پیچھے کھلے پونہ پیچھے لگدین عالم میں آج</p>	<p>۴۸۸</p> <p>پانے کے کھلے کھلے شہر عارف کھلے سب غمزدین ہی میں تھے پنج شہر کے کچھ کھلے کھلے کھلے کھلے چاہتیں آج کھلے کھلے کھلے کھلے</p>
<p>۴۸۹</p> <p>مصدق تو ہو گی پادشاہی تشریف سن چھپے کہ عرض تو پائیے تشریف</p>	<p>۴۹۰</p> <p>محبوب خدا بادشاہ روئے زمین ہو کھانے کو میسر تھیں نال جو میں ہو</p>	<p>۴۹۱</p> <p>رتبہ نہ میری فاقے کے کمال نبی کا دانشگر فقر تو ہو فقر غالی کا</p>
<p>۴۹۲</p> <p>پس تیرے پوری کسے شہر پیر کا اوتے دیا شاہ فوج کس تیر کا فدا کیا جو میں اس سلطان مختار خوشی اور غم سے نیکو در آیتا</p>	<p>۴۹۳</p> <p>سنتا ہوں کہ جو حق تیرا جو حال جراک بردا پس جو ہو در زوال کچھ ہی انھیں کچھ ہی نظر راہی حال سیدین کچھ ہی نظر راہی حال</p>	<p>۴۹۴</p> <p>پانے کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ نیکیا جو میں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ ہو کمال غیبی میں کچھ کچھ کچھ پانے کے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۹۵</p> <p>میں خاصہ خالق ہوں میں مجبور خدا میں رہتے میں رسولان سلطان سے میں ہوں</p>	<p>۴۹۶</p> <p>کر کے کبھی ثابت نہیں دیکھے بدو نہیں وہ چاند سے چہرے ہیں پچھتے نہیں</p>	<p>۴۹۷</p> <p>اک دن بغل گور میں محتاج و غنی نہیں یہ صورتیں سب خاکیں کسے کوئی نہیں</p>

۱۴۱  
پست و نامین کی کجی بڑا  
ان کی کجی بڑا  
بائیں

۱۴۲  
نہایت بڑا  
کی کجی بڑا  
نہایت بڑا

۱۴۳  
نہایت بڑا  
کی کجی بڑا  
نہایت بڑا

۱۴۴  
خالق کی عبادت کے سزاوار ہیں  
جنت کے بھی کو شکر بھی مختار ہیں

۱۴۵  
شہر کے گداہر پست کا مالک وہی رہا ہو  
یہ چاروں زمین کی زیادت کا سبب ہو

۱۴۶  
ہو زیر کیا جسے نبرد ستون کو در کے  
طاقت تھی کہ بیانیے اوستہ کھرت پکڑ کے

۱۴۷  
کس کی جلیں صفت کی جلیں  
بجٹا جو زمین صوبہ کی جلیں  
معبود نہ ہو بلکہ طاقت و حکمرانی  
گر جا پین تو ہو بلکہ دیوار طلا کی

۱۴۸  
عزت میں تھی خافض کی آواز کا جباری  
ہر امن میں خفید کی آواز کا جباری  
فاتوین میں تھی مصلحت خفید کی  
کا قزوین سلطان کی جباری

۱۴۹  
اعلیٰ جو خفید کی آواز کا جباری  
کچھ مرتبہ خفید کی آواز کا جباری  
خفید کی آواز کا جباری  
افسوس کہ خفید کی آواز کا جباری

۱۵۰  
دڑھ پہ کرین مہر تو تو رشید میں ہو  
قطرے کو جو کہ میں تو ابھی در شین ہو

۱۵۱  
کس مرتبہ خفاظ و کرم رب غنی کا  
تخا نہ پیر اور زور تھا خیر شکنی کا

۱۵۲  
کیا قہر و ادا دینی پر یہ ستم ہو  
ممکن نہ کہ تربت میں مچی گو نہ غم ہو

۱۵۳  
مولائی انجمن خفید کی آواز کا جباری  
جو کجی بڑا  
اور آئی صدا کی کجی بڑا  
خفید کی آواز کا جباری

۱۵۴  
خفید کی آواز کا جباری  
آفاق میں خفید کی آواز کا جباری  
جو کجی بڑا  
خفید کی آواز کا جباری

۱۵۵  
خفید کی آواز کا جباری  
خفید کی آواز کا جباری  
خفید کی آواز کا جباری  
خفید کی آواز کا جباری

۱۵۶  
فرمایا کہ چہ قدر لطیف خدا ہے  
میں آپ غنی ہوں مجھ پر وہ اتنی کیا ہے

۱۵۷  
شیر ونگ جگر آب میں جو صام علی ہے  
تھڑا ہی مرق فلک نام علی ہے

۱۵۸  
پھر لڑنے کے لئے وہ اڑتے باگلی زمین  
جس نے زمین میں شمشیر کی زمین



۱۱۱  
 ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا

۱۱۲  
 ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا

۱۱۳  
 ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا

اس سن میں بیٹی کا جین لایا گیا  
 روز و نین ناخیزی کو ترست قتل کیا  
 روز و نین ناخیزی کو ترست قتل کیا

یہ چاہتا رہی بندے رسی کے رہا ہوں  
 تم کو لد و ماتھے اسکے کہ میں عقدہ شہوان  
 تم کو لد و ماتھے اسکے کہ میں عقدہ شہوان

قابل ہے یہ احسان تجا جس حق کو ملی  
 پانی سے ترست رہا فرزند اوسی کا  
 پانی سے ترست رہا فرزند اوسی کا

۱۱۴  
 فانی کو جان علی کے لئے  
 ملکین تین تین ہی سر پہ لگا کر  
 جس سر پر ہی اور ترست قتل کیا  
 فانی سے یہ فانی کے لئے

۱۱۵  
 بازو میں بندھے اسکے چوڑے  
 جم و زمین کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 فانی سے یہ فانی کے لئے  
 بازو میں بندھے اسکے چوڑے

۱۱۶  
 کھڑے ہو چلا جانی جب شہوان  
 جی پائیں کھڑے جانی جب شہوان  
 کھڑے ہو چلا جانی جب شہوان  
 جی پائیں کھڑے جانی جب شہوان

کیا میری خطا تھی جو سنا یا مجھے نہ تے  
 کس جرم پہ یہ وار لگا یا مجھے نہ تے  
 کس جرم پہ یہ وار لگا یا مجھے نہ تے

کی اسے ہڑائی تو ضر کیا ہو ہمارا  
 دشمن پہ کرین رحم یہ شیدا ہو ہمارا  
 دشمن پہ کرین رحم یہ شیدا ہو ہمارا

رحم کیا نہ دل میں یہ شقوت تھی شوق  
 پیاسا ہی کیا فوج جو ناسا ہی کے  
 پیاسا ہی کیا فوج جو ناسا ہی کے

۱۱۷  
 ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا

۱۱۸  
 ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا

۱۱۹  
 ہرگز نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا  
 اسی طرح نہ ہو کہ میں نے کسی کو دیکھا

بیکس کیا پیار و نگہ سوال دوسرے  
 مارا مجھے کیوں لگے سچ میں خدا کے  
 مارا مجھے کیوں لگے سچ میں خدا کے

جو کھا لو میں کھانا وہی ہو گیا ہوا  
 پیاسا ہو تو پانی سے نہ ترسا ہو  
 پیاسا ہو تو پانی سے نہ ترسا ہو

طالم ہیں ہر بار میں جب کے طے تھے  
 اکیسی تھی اور بار دہرے طے تھے  
 اکیسی تھی اور بار دہرے طے تھے



<p>۱۱۱۱ دودن ما دوس تپا کا کمال نہ تو تھانہ تپا کا کمال نہ تو تھانہ تپا کا کمال نہ تو تھانہ تپا کا کمال</p>	<p>۱۱۱۱ نانا موتا اور مینے موت دانی امان کسے مینے مینے چالی اب اور اک آفت مینے مینے دیشیں بری مینے مینے</p>	<p>۱۱۱۱ افقہ قوت قوت قوت قوت موت کے بابا باس و شہزادے پت پاکار و حیدر و شہزادے پت پاکار و حیدر و شہزادے پت</p>
<p>۱۱۱۱ آئی نہ بابت ویکم گئے حیدر غل ہو گیا وینا سے سفر کر گئے حیدر</p>	<p>۱۱۱۱ کس سے کہوں جو پیہر ہو گئی لوگو فریاد پر تقدیر مری سو گئی لوگو</p>	<p>۱۱۱۱ جان نہینت و کلثوم کی ہو گیا مین مسیح سے اوٹھا کر مین اب چلا کر مین</p>
<p>۱۱۱۱ مان ابل غل و کوفت کجا پوچھو کہ کجا و قتل ہوا ہو یادی جو تھا دوس و دناست اوٹھا من لاج ما ہو پوچھا ہے</p>	<p>۱۱۱۱ نکستہ بیان ہو چکی تھی کجا ایک ایک کو بچا چلی کجا سوزیدہ کھیلنے کو بچا چلی کجا اس صدمے سے بچا چلی کجا</p>	<p>۱۱۱۱ موت سے سبیلین تھی کجا موت سے سبیلین تھی کجا موت سے سبیلین تھی کجا موت سے سبیلین تھی کجا</p>
<p>۱۱۱۱ اک شہر ہو نام کا کیا گھر مین تھی کے بیٹے یہ جاتے ہیں جنازے کو علی کے</p>	<p>۱۱۱۱ ہوش آتا کہتے سنیں مرے کلام ان روز و نئے خود مرے یہ ہم ہر ہم</p>	<p>۱۱۱۱ برادر ہو مین بیاں بھی بیٹے بھی گوی بن مانکی تو تھی جو چلا مے پد بھی</p>
<p>۱۱۱۱ نہ تو تھانہ تپا کا کمال نہ تو تھانہ تپا کا کمال نہ تو تھانہ تپا کا کمال نہ تو تھانہ تپا کا کمال</p>	<p>۱۱۱۱ نانا موتا اور مینے موت دانی امان کسے مینے مینے چالی اب اور اک آفت مینے مینے دیشیں بری مینے مینے</p>	<p>۱۱۱۱ افقہ قوت قوت قوت قوت موت کے بابا باس و شہزادے پت پاکار و حیدر و شہزادے پت پاکار و حیدر و شہزادے پت</p>
<p>۱۱۱۱ دعا می حیدر رو کر مینے فر کیا ہو امداد محمد ہو مینے حیدر</p>	<p>۱۱۱۱ میں میں بغیر جو ہو ونگے نازی شہر سے پت کر ہو ونگے نازی</p>	<p>۱۱۱۱ دن و رات تھانہ تپا کا کمال نام کے لیے خلق ہوئی مین جہان مین</p>



مختار و متن و تفسیر و تخریج  
مقام و مرتب و مرتب و مرتب  
مختار و متن و تفسیر و تخریج  
مقام و مرتب و مرتب و مرتب  
مختار و متن و تفسیر و تخریج  
مقام و مرتب و مرتب و مرتب

۱۰۰  
بویکایک کجی شفا علی پیر  
میت تیر کی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر

۱۰۱  
ابن ندیمه فخری کجی شفا علی پیر  
فانے پور کجی شفا علی پیر  
ناتے پور کجی شفا علی پیر  
تیب بویکایک کجی شفا علی پیر

۱۰۲  
بویکایک کجی شفا علی پیر  
میت تیر کی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر

کس دہلے سے مٹی مٹی کی آتی ہو  
سرو ساری شافع مٹوئی آتی ہو

دوست کے غرض تھی شفیق کا کام  
آنکھوں پر خدا کی عبادت سے کام تھا

محنت کشی کا رنج ہوا جس خوشنما پر  
اک ماتھے پر حسین پر اک ماتھے اس پر

۱۰۳  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر

۱۰۴  
ابن ندیمه فخری کجی شفا علی پیر  
فانے پور کجی شفا علی پیر  
ناتے پور کجی شفا علی پیر  
تیب بویکایک کجی شفا علی پیر

۱۰۵  
بویکایک کجی شفا علی پیر  
میت تیر کی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر

کیا دیکھتی ہو فاطمہ کیا انتظار ہو  
بخشت میں ان سب کوئی تجھے اختیار

دنیا میں جیسے جی کہی است نہیں ملی  
قانون میں اسی ہی توانا جوین ملی

فرمانی ہیں نہ روکے اس میں بھی از ہو  
واری خدا کریم ہے بندہ نواز ہو

۱۰۶  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر

۱۰۷  
ابن ندیمه فخری کجی شفا علی پیر  
فانے پور کجی شفا علی پیر  
ناتے پور کجی شفا علی پیر  
تیب بویکایک کجی شفا علی پیر

۱۰۸  
بویکایک کجی شفا علی پیر  
میت تیر کی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر  
کجی شفا علی پیر

تندان پر کسے سایہ لطف رحیم میں  
جنات عدن میں کبھی مانغیم میں

کر لے جا کچھ بھی آمار و اس میں  
بنت رسول پاک کے سر پر پائیں میں

جو پستی میں دودھ کسے ملائی میں  
فخہ کے ہوتے آپ پر ایذا اور تلافی میں



لشکرِ پیغمبرِ انیس

۵۱  
پہلوں پہنچنے لگے تیرا نام  
سیاہی کی کوئی پہچان نہ تھی  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا  
تیرا پہچان نہ تھی کیا

۵۲  
چہ بون آئی تھی تیرا جواب  
یو یو جی نیو نیو گارہ گارہ  
چہ بون آئی تھی تیرا جواب  
یو یو جی نیو نیو گارہ گارہ

۵۳  
لیکھ دو کہ وقت سلمان جوان  
پہلوں پہنچنے لگے تیرا نام  
سیاہی کی کوئی پہچان نہ تھی  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

کوشش میں امیر کی جانا ثواب ہو  
بھوکے کو کھانا لاکھ کھانا ثواب ہو

اب تک تو رسول کسی کا نہیں  
اس در پہ سائل لگے خالی پھر نہیں

کھڑے ہو کر نہ دینے کو پایا رسول نے  
چادر گرہ کو بچھتی دینت رسول نے

۵۴  
سلمان کو لکھ دو کہ وقت سلمان جوان  
پہلوں پہنچنے لگے تیرا نام  
سیاہی کی کوئی پہچان نہ تھی  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

۵۵  
مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ مٹ  
تیرا پہچان نہ تھی کیا  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

۵۶  
پہنچنے ہی وہ وقت سلمان جوان  
پہلوں پہنچنے لگے تیرا نام  
سیاہی کی کوئی پہچان نہ تھی  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

فرزند میرے بھوکے کی شدت سے نہیں  
چھوڑ دینے روزے فاقے گذرے نہیں

اک نان جو رسول نے بھوکا نہ کی  
حاجت رواں خلق نے حاجت لڑکی

ناطق کلام حق پر شائے رسول کا  
توریت میں ہو کر دوائے رسول کا

۵۷  
وقت تیرا وہ تھا کہ میں نہ تھا  
تیرا پہچان نہ تھی کیا  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

۵۸  
اڑا تار کر سیر نہ نور سے دا  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

۵۹  
تیرا پہچان نہ تھی کیا  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا  
سلمان نے ماتحتی نہ تھی کیا

دراقت میں میری کراہت کبھی نہیں  
سب دینے چاہتے ہیں گریہ نہیں

خالق نے کی جو جلا رحمت علی تجھے  
کافی ہے سب دینے لطف خدا تجھے

مے دین کو دم میں صاحب ایمان نہ آیا  
کافر کو اس روانے سلمان نہ آیا



[illegible]



<p>۵۵</p> <p>فانی ہوئی جی سب کی جانوں کا سب کی جانوں کا فانی ہو گیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۵۶</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۵۷</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>
<p>وہ نیک کہ دروغ سے چھڑا رہے تھے پاس اپنے بابا جان بلاتے تھے</p>	<p>یا شاہ غبط ملک مری آج ہو گئی بیٹی تھامی قوت کو محتاج ہو گئی</p>	<p>رفت ہوئی تہ خطہ جو اوڑھ لگا کر کلے بنی کے دست مبارک مرا رہے</p>
<p>۵۸</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۵۹</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۶۰</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>
<p>دو فرشتے غرض بنی ہستے کام نر کام تھا تو ذکر میرے کام</p>	<p>دو درمی کر کے لائے سو وہ چھڑ گئی زہر اتمھارے مرے ہر طرح لٹ گئی</p>	<p>دو ونہرے کے لئے شوروں شور کو نزدیک تھا کہ چونکے سرفیل صورت کو</p>
<p>۶۱</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۶۲</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۶۳</p> <p>میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا میں نے سب کو چھوڑ دیا</p>
<p>بس چل سکا نہ زوہر شیر اکہ کا پہرے کے کیا نوشتہ رسالت پہنا کا</p>	<p>کس سے کہوں جو کچھ مری توقیر ہوئی شیر خدا کے قتل کی تہمید ہوئی</p>	<p>لازم ہو گیا کہ رحمت کا باب ایسا نہ ہو کہ خلق پر نازل اعلیٰ</p>

<p>۴۱۳ ایک ایک حضرت لائے جناب رسول نشان آفاؤں حضرت نبی رسول اوسے پہنچی پہنچی تو وہ رسول نہیں دیا یہ جیسا کہ وہ رسول</p>	<p>۴۱۴ اوس سے پہنچی پہنچی نشان آفاؤں حضرت نبی رسول اوسے پہنچی پہنچی تو وہ رسول نہیں دیا یہ جیسا کہ وہ رسول</p>	<p>۴۱۵ ایک ایک حضرت لائے جناب رسول نشان آفاؤں حضرت نبی رسول اوسے پہنچی پہنچی تو وہ رسول نہیں دیا یہ جیسا کہ وہ رسول</p>
<p>پاس ادب رسول کے گھر کا اوٹھا دیا دروازہ آگے آگ سے اوس کا جلا دیا</p>	<p>کرتی مروت قطع سخن اشتیاق ایام وصل گزرتے دن آتے فراق</p>	<p>بن مانگی تھی چہا نہیں پید کوئی ہو چکی مدت تمام عمر کی نہ سیر کے ہو جس کی</p>
<p>۴۱۶ دوسرے لگی کہ تھی تھی رسول یوں کہ مر اچھا ہوئے رسول اک شخص نے تھی کہ رسول دروازہ لائے مارے دے پورا دیا</p>	<p>۴۱۷ نصرت پر تھے اور نصرت پر تھے بچوں سے رہے رہے رسول بچوں سے رہے رہے رسول بچوں سے رہے رہے رسول</p>	<p>۴۱۸ شب کی تھی تھی تھی رسول بچوں سے رہے رہے رسول بچوں سے رہے رہے رسول بچوں سے رہے رہے رسول</p>
<p>پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شہید شہیدین رسول کے</p>	<p>مجاؤں جب اوچھاتی یہ انکو سلائیو دونوں کو پیار کیو گلے سے لگائیو</p>	<p>محسن کے تو تھی داوہر بہت تک میں پاکی پیش خدمت امین عرش کھایا یہ ہلاؤ تکی</p>
<p>۴۱۹ صوفیہ مگر کسی کو نہ تھی تھی بازو بھی تھی تھی تھی رسول رستی گلے میں دال کے شان گلے کھینچنے کے دوست پہ تھی تھی</p>	<p>۴۲۰ پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شہید شہیدین رسول کے پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شہید شہیدین رسول کے</p>	<p>۴۲۱ پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شہید شہیدین رسول کے پہلو پہ آئی ضرب جو بت رسول کے محسن ہوا شہید شہیدین رسول کے</p>
<p>غل تھا کہ کل تو احمد مختار مر گئے ور آج فاطمہ یہ یہ صدمے گزر گئے</p>	<p>مجاؤں جب اوچھاتی یہ انکو سلائیو دونوں کو پیار کیو گلے سے لگائیو</p>	<p>مہمان کوئی گھڑی کی تھی کی پہاڑی ہر بہلاؤ تم انہیں کہ مجھے دم شہاڑی ہر</p>

<p>۴۴          جیسے علیؑ کو چھوٹی لگا لگا          چھوٹی چھوٹی دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے</p>	<p>۴۵          یکے یکے چھوٹی چھوٹی دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے</p>	<p>۴۶          چھوٹی چھوٹی دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے          دھندلے دھندلے دھندلے دھندلے</p>
<p>بھیا اوٹھیں او دھرو جی رہیں          چھوٹے کے دھرو بند کیا یاں تبول نے</p>	<p>چھوٹا جہان غامی کو بہت رسول نے          صف مائی بچھا و قضا کی تبول نے</p>	<p>مسجد میں جا کے کہنے لگے بیا جان          گھر میں چلو کہ اوٹھ گھبراہٹ میں جان جہاں</p>
<p>۴۷          مسجید میں آئے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ</p>	<p>۴۸          مسجید میں آئے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ</p>	<p>۴۹          مسجید میں آئے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ</p>
<p>مقبول یہ دعا میری اس آن کیجیو          مشکل فشار قبر کی اس کیجیو</p>	<p>شہزادی میری ماتہ جہانے گذر گئی          فضا نہ فاطمہ کی بلا لیکے مر گئی</p>	<p>مارا تھو بیگانہ جسے تازہ پائے ہو          وہ خاکے کرنے والی سدھاری تھو</p>
<p>۵۰          مسجید میں آئے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ</p>	<p>۵۱          مسجید میں آئے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ</p>	<p>۵۲          مسجید میں آئے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ          پناہ فاطمہ نے تبول نے پناہ</p>
<p>محشر میں اوٹھ کے قبر سے جہاں فاطمہ          چاہے جسے بہشت میں ایجا فاطمہ</p>	<p>زمین پر پکاری قہر موائے سر کو          بابا کو مان کے مرنے کی جا کر خبر کو</p>	<p>س درو سے نواسے پھر کے فرماں          دونوں کی بیسی پہ جگر گڑے ہو پڑ</p>



۴۱۳  
 اکھٹے ہوئے ہیں اسے چھوڑ  
 دیکھو چھوڑیں اسے چھوڑ  
 روئے ہیں ڈاڑھیں اسے چھوڑ  
 غل جو کہ ہے دفتر سہارا نبیا

۴۱۴  
 اب کیوں لگیا سپر پوچھو  
 چھوڑے میں لگے کیوں لگے  
 کیا کہنے دیوے ماتے تاج اوچھیں  
 افسوس کہ وہ کیا دیوان کا کلچ

۴۱۵  
 ماترین گزند چینی کی توجہ  
 مینہ کو دیکھو اس وقت  
 گھر سے جنانہ لچا لچا ہو گیا  
 مینہ کی توجہ سے کیا دینا

۴۱۶  
 پھیلائے ماتھے دیکھو اس شورشیں کہ  
 روئے گئے لگا لگے حسن اور حسین کو

۴۱۷  
 جیتے ہیں کب جو جگر کے صدے اوٹھیں  
 ہم بھی تمہارے پاس کوئی دینا نہیں

۴۱۸  
 کیا ہو کہ ہندیوں نے بھی تمہوڑے جانی ہو  
 اماں اکیسے گھر میں چھیناڑ جانی ہو

۴۱۹  
 بیٹو نکو سادھو کی اماں کا خطاب  
 آئے خرم سر میں جو بادیدہ پرب  
 رہا آکر مردہ دیکھنے دل کو کیا باب  
 جینے سے رہا اوٹھنے یہ دیکھو کیا خطاب

۴۲۰  
 غفلت کے شے پور درمیاں  
 بہا چھا خضر خضر کے آگے رہا  
 منہ پھینکی ہو چھینیاں پادارو تھان  
 تھاجا حال دیر ان غفلتی کیا لڑا مان

۴۲۱  
 اب انکے دفن ہو گئے کیا سنا جان  
 کاغذ پر سیدہ رشید عالم بنان ہلال  
 گردیل میں تیرا ہے لکھا چھوڑا  
 سیدہ کاغذ پر سیدہ رشید کاغذ پر لکھا

۴۲۲  
 ملی ملی جلتی کو چھوڑ کے دیر خراب میں  
 آخر گھین رسول خدا کی جناب میں

۴۲۳  
 دیسے ملک دو لون سپر پٹہ جلتے تھے  
 حیدر رہا ہنسنا اوچھیں چھائی لگا تھے

۴۲۴  
 دہن سیدہ اپنے کرم سے عطا کرو  
 یا مرقضی جلتی مری حاجت رو کرو

۴۲۵  
 باجی  
 اگر دن وہ دن کہ انبیاء روئے ہیں  
 دنیا سے تمہارے جی اوٹھیں  
 دن کی سبیل میں جی ہوئے ہیں

<p>۴۰ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>	<p>۴۱ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>	<p>۴۲ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>
<p>ایسی علمی کے لال سے تفسیر کیا کی کیا خبرم کیا گناہ ہو کیا خطائی</p>	<p>سب جانتے ہیں جیت فاسق مراد اوسکی طلب چین یہ اہل کیا مہر</p>	<p>کہتا تھا سلطنت کا تو سامان ہر دست سستی نہ اونہ ہر تو ریاست یہ سست ہر</p>
<p>۴۳ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>	<p>۴۴ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>	<p>۴۵ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>
<p>حقوق یہ ظلم حق سے نہیں دورے لایا جنگ اوس سے جس نے قیامت اور تہیز</p>	<p>کسک یہ بات صورت شہر اور کھڑے حاکم کے گھر نہ جانے کہ ہر ملے اوتے ہوتے</p>	<p>بیعت کریں تو جلد اور ہر ہر ہر راضی نہ ہوں تو کاٹ کے ہر ہر ہر</p>
<p>۴۶ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>	<p>۴۷ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>	<p>۴۸ جس کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک کے ہر ایک عضو میں ایک ایک</p>
<p>گریبان بند کا چین نہ تر سہ کی جانی کو جنگل میں جا بھگتی ہر سہ کی جانی کو</p>	<p>اگر دیکھی گرتو خون کے دریا بہا ہنگی کام آج بھی نہ تے تو کس کام لنگی</p>	<p>وہو اس سلطنت بھی نہیں چھوڑی ایسے کنارہ کشن سہ کی ہر ہر</p>

<p>ساز جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان کیا بات جو جلال و کبریا تھا جان و دل کے لیے جو کون سا جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان</p>	<p>ساز اوسم کمال حضرت مہدی علیہ السلام بیٹا انشرف سے جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان عجیب سے بلانے کے لیے اوسم کمال جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان</p>	<p>ساز پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان بے شک یہ بات جو کبریا دل و غلام کے لیے اوسم کمال پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان</p>
<p>شاید وہ غلام ہو جائے گا سامان کی چلین حاکم کے گھر میں ساتھ چھٹی یہ چلین</p>	<p>حاکم سے ہم سخن جو شہر خوش حال ہو جان تم اک طرف ہو ایک طرف میرا لال ہو جان</p>	<p>شاید نہ پہنچے یاں تک و از دور کی کفشین یہ بے گناہ و مہم جو کی</p>
<p>ساز مہدی علیہ السلام کی شان نہ چھوڑے گا وہ کیوں نہ ہو جان فدا کی شہرہ کیوں نہ ہو جان حاکم کے گھر میں ساتھ چھٹی یہ چلین</p>	<p>ساز پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان عجیب سے بلانے کے لیے اوسم کمال جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان</p>	<p>ساز پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان بے شک یہ بات جو کبریا دل و غلام کے لیے اوسم کمال پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان</p>
<p>و او رہ جگہ تھیں بیک خیال ہو یاں بچہ ہاتھ وٹھائے کوئی کیا حال ہو</p>	<p>رستے میں شب کو حسن بنی کلک پتیا افلاک تک زمین کھتا روکھا نو پتیا</p>	<p>فرمایا سر کہے تو سنئے کچھ اہم نہیں وامنتہ دیوین ہاتھ سے عمر نہ ہم نہیں</p>
<p>ساز پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان عجیب سے بلانے کے لیے اوسم کمال جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان</p>	<p>ساز پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان عجیب سے بلانے کے لیے اوسم کمال جانی پوچھا کہ کیوں نہ ہو جان</p>	<p>ساز پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان بے شک یہ بات جو کبریا دل و غلام کے لیے اوسم کمال پس جب کہ کہنے لگا کہ کیوں نہ ہو جان</p>
<p>یوں ساتھ تھے عزیز شہر کہ سپاہ کے جیسے ستارے چہرہ پہ ہوں گرد ماہ کے</p>	<p>گجراتی اتنا کیوں ہو کہ میں نے چھوڑا نہ تم ہو مجھے دور زمین سے دو بدول</p>	<p>گردش سے گوزمان کی مظلوم آج ہیں فضل خدا سے عرش محل کتاج ہیں</p>

۱۰۰

۵۲۱ تاکے تک اس تو سب کا خلافت کا اوصاف سب کو دلا کر کے روانہ ہو کر وہیں سے کہ سب کو توفیق حاصل ہو وہیں سے کہ سب کو توفیق حاصل ہو	۵۲۲ مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی	۵۲۳ بہتر ہو موت آئے اگر اس جہالت سے گور و کفن تو پاؤنگی بھالی کے بات سے
--	---	---

تھا قصہ ج حبیب خدا کے حبیب کو و ان بھی ملا پچھن حسین غریب کو	مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی اور کہ قتل سیدہ والکے واسطے	بہتر ہو موت آئے اگر اس جہالت سے گور و کفن تو پاؤنگی بھالی کے بات سے
---	---	--

۵۲۴ حاکم کریم الدین کو توفیق حاصل ہو اور اس سے توفیق حاصل ہو منظور تھا کہ وہ توفیق حاصل ہو	۵۲۵ مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی	۵۲۶ سید ایتھو تو قطع امید حیات تھی وہ دشت ہوا نک تھا او کالی رات تھی
---	---	--

دربار تھا کروموج زن افواج شام تھا جون جبابہ میں خیر امام کا	مل نیکو کہ کتنی ہی زمین ہوں برویدین حسین بھالی سے چلتی ہوں	سید ایتھو تو قطع امید حیات تھی وہ دشت ہوا نک تھا او کالی رات تھی
--	---	---

۵۲۷ کہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو	۵۲۸ مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی مہلت طے ہوئی کہ اس کی نیکوئی	۵۲۹ کہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو
---	---	---

توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو	توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو	توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو وہ توفیق حاصل ہو
---	---	---



<p>۱۰۰</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۰۱</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۰۲</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>
<p>۱۰۳</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۰۴</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۰۷</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۰۸</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>
<p>۱۰۹</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۰</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>
<p>۱۱۲</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۳</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۴</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>
<p>۱۱۵</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>
<p>۱۱۸</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>	<p>۱۱۹</p> <p>خاطر میں ہے کہ میں نے تمہیں کبھی نہیں دیا ہے</p>	<p>۱۲۰</p> <p>میں نے اپنے دل سے جو کچھ لکھا ہے وہ سب تمہیں دیا ہے</p>

<p>۴۵ اوسوقت میں جب کہ میری بیوی اشدین تھیں اور میری بیوی ماتو تھیں اور میری بیوی ماتو تھیں اور میری بیوی</p>	<p>۴۶ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>	<p>۴۷ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>
<p>۴۸ اے خدا او دھرتی و زمین پر نہ لگاتے تھے خیمہ سے اہلیت او دھرتی کے آنے تھے</p>	<p>۴۹ وارش ہوں ذوالفقار جناب میر کا رگ رنگ میں میری زور و زور میر کا</p>	<p>۵۰ تھے پاپو شیر جناب بتول کا امت پر رحم کی حد قدر رسول کا</p>
<p>۵۱ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>	<p>۵۲ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>	<p>۵۳ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>
<p>۵۴ کہے جو فوج کو زونکی باگین و شاہیگی حضرت سے ذوالفقار بھی پہنچے بیجاہیگی</p>	<p>۵۵ بھائی کا غم سنا علی اکبر کو روچکا کس کس جو ان کو نصین باغیوں کو چکا</p>	<p>۵۶ بیو چھو تو اوس سے خاک میں لے جا کر ہاں پھر تھے یہ ماتم جو میرا پرلے</p>
<p>۵۷ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>	<p>۵۸ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>	<p>۵۹ میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی میرا دل تھا کہ میں میری بیوی</p>
<p>۶۰ تو جانتا ہوں میری علی کو ہر اس ہر محبوبہ رسول کی امت کا پاس ہر</p>	<p>۶۱ تا بندگی برق نگاہوں نہ گھر گئی نکل اجل عینونکی آنکھوں میں پھر گئی</p>	<p>۶۲ جب تک کہ سر نہا کہ نہ جنت میں آؤ گے عباس سے ملو گے نہ اکبر کو پاؤ گے</p>

مع  
 اینست بی نیل خنجر کاشیده زار و زلف  
 را که کیم از کیم پیکر است پیرین شاد  
 اسب زلف جسدین را با کمال انتظار  
 از وی صدمه بپوشد کما حق الله

مع  
 آنکه از زمین برتر از کائناتین  
 عشق را که پیکر پیکر از زمین  
 آنکه بیجا چو پاهای پیرین  
 زانو تو که چو چالی پیرین

مع  
 ای چرخ ز دولت پیکر زمانه  
 ده که در او جگر عاقبت ده که فاطمه  
 کیمین از نرسد کان طوق کا فاطمه  
 زمین او کانی کی منتظر فاطمه

مین بیتی تخی بر چرخ پیکر کمالی  
 اماں تو دیرست تمجید کمالی

ند سرخارین پیر فاطمه  
 سجده نه چو کاکه بس فاطمه

مع  
 یا انقلاب خنجر کاشیده زار و زلف  
 که در جبین خنجر جانان از رخا  
 صفت کیم چو شکوه کیمین  
 کلامی اچو کیمین تو دوستانه

مع  
 این کمال کیمین کمالی  
 از خنجر کاشیده زار و زلف  
 از خنجر کاشیده زار و زلف  
 از خنجر کاشیده زار و زلف

مع  
 برب کرانین کمالی  
 لطف خنجر کاشیده زار و زلف  
 و کمال کمال کمالی  
 کمال کمال کمالی

راحت مین فاطمه کیمین کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی

اول غوغ و جنت و سر کار از زمین  
 کیمین دل و دین کیمین کمالی

مع  
 کیمین کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی

مع  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی

مع  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی

کمالی کمالی کمالی کمالی  
 کمالی کمالی کمالی کمالی



۴۱  
 کیا کوئی فتنہ نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 کیا کوئی کیمیا نہ کرے نہ کیمیا ساز  
 کیا کوئی شمع نہ کرے نہ شمع ساز  
 کیا کوئی مہر نہ کرے نہ مہر ساز

۴۲  
 نہ تو فتنہ ساز نہ تو فتنہ ساز  
 نہ تو کیمیا ساز نہ تو کیمیا ساز  
 نہ تو شمع ساز نہ تو شمع ساز  
 نہ تو مہر ساز نہ تو مہر ساز

۴۳  
 اعلیٰ درجہ کی فتنہ ساز  
 اس کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کا صوبہ نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 مقرر فعل نہ کرے نہ فتنہ ساز

پانی نہ دو مگر دیا تشنہ دہن کو  
 کس ظلم سے غارت کیا آوارہ وطن کو

آلودہ تھی سب پیش مبارک جہاوت  
 چھاتی پر پھٹتا تھا دوسرے سرسوت

نیریز پیر گیا شام کی جانب ہر مسلم  
 تاج رما لور کو بھی ہیکر مسکرم

۴۴  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

۴۵  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

۴۶  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

اسپر بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 کوئی نہ کرے نہ فتنہ ساز

سو نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 مارا گیا مسلم بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

یہ شوق شہادت کا تھا اوس عاشق کو  
 یہ حقوب نہ بھانپتے تھے یوسف علی جان کو

۴۷  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

۴۸  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

۴۹  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز  
 سب کو بھی نہ کرے نہ فتنہ ساز

جب وار نہ چل سکتا تھا اس سر زبان پر  
 اٹھارتے لعین بھیکتے تھے سو خستہ جان پر

خندق کے بھی رہنے نہ دیا غار میں  
 رستی سے پھر کھینچے سبانا ریدان میں

لیا صبر کروں صبر کا ہر کام نہیں ہر  
 بن سر کے کٹاتے مجھے آرام نہیں ہر



<p>۱۰ میں نے تجھے شہنشاہ ایوانی بنا دیا گھبراہٹ سے تیرا حال جو حال ہے میرا بھی یہی حال ہے کہ میں بھی جہان کی ملاقات کو میں بھی</p>	<p>۱۱ پایا غلامی سے تیرا جانی باری جسم کہ میں نے اپنے تیرے تیری پر دستاورد و شمع سلیم غلامی حضرت سے کہ تیری جی چاہا جان باری</p>	<p>۱۲ میں نے تجھے شہنشاہ ایوانی بنا دیا گھبراہٹ سے تیرا حال جو حال ہے میرا بھی یہی حال ہے کہ میں بھی جہان کی ملاقات کو میں بھی</p>
<p>۱۳ میں ساتھ میں بیاہ کے بھی ملے کھینچو صغیر کو تو دیکھو کہ کوئی پاس نہیں ہے</p>	<p>۱۴ کب چاند سی صورت میں دلکشا نیکے پا کون سے میں نے کہ کیا نیکے با پا</p>	<p>۱۵ بجائی کی جدائی کا بڑا رنج و تعب ہو میں سے ملاقات نہ ہو تو غم نہ ہو</p>
<p>۱۶ تو بیاہ کے وہاں تک کہ تیرے منظر دو بجائی تو جو وہاں اور ساتھ ہو</p>	<p>۱۷ بیاہ کی ملاقات کو اب تک کہ تیرا کتنی جی میں نے کہ کیا تیرا</p>	<p>۱۸ اوس شمع میں تیرے تیرے تیرے اوس شمع میں تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۹ اوس کے تو بھی چاہنے والے میں سفر میں کیا حال ہو ابرو دیکھا او جڑ سے ہو کہ میں</p>	<p>۲۰ مشتاق ہو دل شمع بھی دیدار طلب ہو قسمت میں ملاقات خدا جانے کب ہو</p>	<p>۲۱ پیش کا نہیں کیا ہی گریہ پر پیگا کون سے میں اکیلا وہ ہزاروں سے لڑیگا</p>
<p>۲۲ حضرت نے جبکہ فرستے تھے حلقہ کے یہ دے دے تھے جی پر</p>	<p>۲۳ کون سے میں تیرے تیرے تیرے میں نے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۴ میں نے تیرے تیرے تیرے تیرے میں نے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۲۵ زمین پر کھارو کے میں قربان صغیر پچی ترا اندک نہ بیان مری صغیر</p>	<p>۲۶ میں کیا کہوں جو درد غم و رنج بابا سے جدائی نہ ہو دنیا میں کسی کو</p>	<p>۲۷ میں نے تیرے تیرے تیرے تیرے میں نے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>

<p>۷۱</p> <p>روشنی سے احوال آتی ہو کیا ایسی ہوئے سوئے ہوئے ہوئے ہوئے موتی مئی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے سایہ کی چھائی ہوئے ہوئے ہوئے</p>	<p>۷۲</p> <p>افعال کی گئی کہ سب جیتی ہوئی موتی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے جو گاتا تھا پانی پانی پانی پانی کریں ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے</p>	<p>۷۳</p> <p>یہ کیا ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے موتی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے موتی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے موتی ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے</p>
<p>۷۴</p> <p>سبز شک تھے گئی تھی ہر اک غمزدار رجائے تھے چول تھے چمن سے</p>	<p>۷۵</p> <p>جو چوتھا زمانے یہ رونے کا سبب ہو پانی نہ دیتے ہو کسی دن تو غضب ہو</p>	<p>۷۶</p> <p>اور پہلو و بزمین نہ تھی ہر اک پرست دو مہر او وہ کو تھے تو دو ماہ او دھرتی</p>
<p>۷۷</p> <p>دوست و دشمن سب کے سب تھے ہر اک کو جو تھے ہر اک کو تھے</p>	<p>۷۸</p> <p>کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے وان اور تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے</p>	<p>۷۹</p> <p>تھا جس نے نہ تھے نہ تھے نہ تھے افعال تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے</p>
<p>۸۰</p> <p>ہو سوتا تھا آفریں تہ بول عذرا میں چمکا وہ چلا جاتا تھا اوس گرم ہوا میں</p>	<p>۸۱</p> <p>آرام کیوں نہ تھے جانی نہ ملے گا چو بیٹیل ہو چو نکو پانی نہ ملے گا</p>	<p>۸۲</p> <p>عائے سرو نہ تھے عازمی نہ ہوں تھے پیشانی نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>
<p>۸۳</p> <p>کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے</p>	<p>۸۴</p> <p>کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے</p>	<p>۸۵</p> <p>کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے کہتے تھے کہ یہ تھے کہ یہ تھے</p>
<p>۸۶</p> <p>تھے شاہ سفر میں ستر و شتر تھے اول روز زمین چہ ہوا و اکال تھے</p>	<p>۸۷</p> <p>شہر نے کہا اب دیکھو جو اکو جی جگر بیشے سرہ کر سی ہو چہ جگر</p>	<p>۸۸</p> <p>رخسار و نہا گھونٹے کہی اشک و آن لب پر کہی و نیکی و نیت کے میل</p>

<p>مرثیہ روید کہ کہ گنگا گنگا مستک کا جی کہ گنگا گنگا او پاکیزہ جی کہ گنگا گنگا بنا بیا جی کہ گنگا گنگا</p>	<p>مرثیہ کہ کہ گنگا گنگا اکا گنگا گنگا تھا بیا بیا رہ گنگا گنگا</p>	<p>مرثیہ قاصد کہ کہ گنگا گنگا تھا بیا بیا رہ گنگا گنگا تھا بیا بیا</p>
<p>دو نوں سرو منی شلم من جانے کی خبری لاشو نگو سرو وار چھ جانے کی خبری</p>	<p>ان من من من من من من من من من من نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>مستک کی اوس شخص نے جبکہ کہ من من کو فعلین مہارک پہ گنگا گنگا من من کو</p>
<p>مرثیہ ما اریا جی جی جی جی جی جی جی جی نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>مرثیہ نہ</p>	<p>مرثیہ نہ</p>
<p>دیریا پہ او نہیں ماکے جب آیا تھا دربار میں دو جوئے سے سر لایا تھا</p>	<p>دھڑکا کہ او اسی گا کہ وہ اسی گا تہہ را جی کہ گنگا گنگا گنگا گنگا</p>	<p>نہ نہ</p>
<p>مرثیہ نہ</p>	<p>مرثیہ نہ</p>	<p>مرثیہ نہ</p>
<p>نہ نہ</p>	<p>نہ نہ</p>	<p>نہ نہ</p>



<p>۴۴</p> <p>یاد آتا ہے کہ تنگ ہو یا رخ سفر یا اس لیے رونے ہو کہ چہوے ہو پیر سے</p>	<p>۴۵</p> <p>چلا کے کہا جگہ نہ تو رہا نہ بھائی بہر میں نکلتی ہوں نہیں اچھائی</p>	<p>۴۶</p> <p>یوں کہیں بیان ہوگی کہ وہ ان ہوگی وہ بھی وہیں ہو وہی وہاں ہوگی</p>
<p>۴۷</p> <p>یاد آتا ہے کہ تنگ ہو یا رخ سفر یا اس لیے رونے ہو کہ چہوے ہو پیر سے</p>	<p>۴۸</p> <p>چلا کے کہا جگہ نہ تو رہا نہ بھائی بہر میں نکلتی ہوں نہیں اچھائی</p>	<p>۴۹</p> <p>یوں کہیں بیان ہوگی کہ وہ ان ہوگی وہ بھی وہیں ہو وہی وہاں ہوگی</p>
<p>۵۰</p> <p>یاد آتا ہے کہ تنگ ہو یا رخ سفر یا اس لیے رونے ہو کہ چہوے ہو پیر سے</p>	<p>۵۱</p> <p>چلا کے کہا جگہ نہ تو رہا نہ بھائی بہر میں نکلتی ہوں نہیں اچھائی</p>	<p>۵۲</p> <p>یوں کہیں بیان ہوگی کہ وہ ان ہوگی وہ بھی وہیں ہو وہی وہاں ہوگی</p>
<p>۵۳</p> <p>یاد آتا ہے کہ تنگ ہو یا رخ سفر یا اس لیے رونے ہو کہ چہوے ہو پیر سے</p>	<p>۵۴</p> <p>چلا کے کہا جگہ نہ تو رہا نہ بھائی بہر میں نکلتی ہوں نہیں اچھائی</p>	<p>۵۵</p> <p>یوں کہیں بیان ہوگی کہ وہ ان ہوگی وہ بھی وہیں ہو وہی وہاں ہوگی</p>





<p>۷۶۴          داشت چو لاله پیر چو لاله          او شد پیر چو لاله پیر          عتباتی کاو و مستقیم          عتباتی کاو و مستقیم</p>	<p>۷۶۵          اب تک و پیر چو لاله          پیر چو لاله پیر          مانتی گشتی و لاله          مانتی گشتی و لاله</p>	<p>۷۶۶          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>
<p>۷۶۷          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>	<p>۷۶۸          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>	<p>۷۶۹          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>
<p>۷۷۰          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>	<p>۷۷۱          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>	<p>۷۷۲          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>
<p>۷۷۳          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>	<p>۷۷۴          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>	<p>۷۷۵          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله          کس نمی گشتی و لاله</p>

<p>۴۸</p> <p>ایران اسے شست و دین تو چو چو استاد کو چو چو او شورا و حرم نزدیک بین سچو و بدیدار گھر کی پکی پکی بن کے اعدا کوئی</p>	<p>۴۹</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>	<p>۵۰</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>
<p>چیتو کو ہر آئین کی ملاقات غنیمت فرصت جو ملے اونسے تو ہر آن غنیمت</p>	<p>کس کو کہ میں تو ام و وارث الٰہی انا تو ہر بار ہر ماں کو کہ جلی ہر</p>	<p>باقی بھی رضائے لے کے جانے لے رہیں سب تابہ دوم طہر چکانے لے رہیں</p>
<p>۵۱</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>	<p>۵۲</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>	<p>۵۳</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>
<p>دیکھو تو بہت دور ہو دیکھو قہرین ہر بچے مے سب پیاسے بین اور بانی بین</p>	<p>کل آسکو گاکا ہے کوچہ کے تلے سے آج اور گاکا لوغین سیکڑے کو گلے سے</p>	<p>منظور اگر یہ ہو کہ جوں نہ وطن کو تو اور کہیں جانے دو مجھ شمشادہ کو</p>
<p>۵۴</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>	<p>۵۵</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>	<p>۵۶</p> <p>پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو پیشانی پر شست و دین تو چو چو</p>
<p>خالی ہی رہے سکو نکو دریائے چہرے پینے کو بھی پانی نہ ملا پیاسے چہرے</p>	<p>جاتے ہی لڑائی ہوئی شمشادہ نوٹے سرکٹ کے گرسہر کے رفیعہ تھوٹے</p>	<p>پہنچون کیا عامرہ فرزند علی کو کھڑے کیا تلوار دینے ملبوس نبی کو</p>







<p>۱۰۰ کتابت کوئی کیوں نہیں کرتا کیا جاننے کوئی نہیں دانتا روشنی میں نہیں دانتا کتابت کوئی کیوں نہیں کرتا</p>	<p>۱۰۱ اعمال میں نہیں کرتا بکس کوئی نہیں دانتا بلکہ اپنے بچے کو دانتا افسوس ہے عجب تارک کو دانتا</p>	<p>۱۰۲ کتابت کوئی کیوں نہیں کرتا کیا جاننے کوئی نہیں دانتا روشنی میں نہیں دانتا کتابت کوئی کیوں نہیں کرتا</p>
<p>عزت ہو اطاعت میں امام دوسری پھر آئینہ گزشتہ نے اس سال وفا کی</p>	<p>اس گونہ نشین برہم خدی نہ روئی کیا برہم خدی کے تجاوری خطا تھی</p>	<p>کوئی میں نہ مروت نہ جہاں خطا کر کے لکھ میں بالائی میں دعا کی</p>
<p>۱۰۳ در بار کوئی روئی کوئی گزشتہ تاریک ہوئی کوئی گزشتہ</p>	<p>۱۰۴ کتابت میں جو تارک کوئی گزشتہ روئی کوئی گزشتہ</p>	<p>۱۰۵ کتابت میں جو تارک کوئی گزشتہ روئی کوئی گزشتہ</p>
<p>سب ملکہ بکار کرتے ہیں جب آتا ہو کوئی یوں روئے میں جہاں کہ جہاں ہو کوئی</p>	<p>مر مر تہ اشک آنکھوں میں جہاں ہو کوئی چھاتی سے ہر اک وہ کوئی گزشتہ</p>	<p>ہر فرد بہ الطاف و کرم کرتے ہیں ہر فرد بہ الطاف و کرم کرتے ہیں</p>
<p>۱۰۶ کتابت میں جو تارک کوئی گزشتہ روئی کوئی گزشتہ</p>	<p>۱۰۷ کتابت میں جو تارک کوئی گزشتہ روئی کوئی گزشتہ</p>	<p>۱۰۸ کتابت میں جو تارک کوئی گزشتہ روئی کوئی گزشتہ</p>
<p>کیا سب کوئی گزشتہ اس فضل میں کیا سب کوئی گزشتہ اس فضل میں</p>	<p>جب انکے بان مالہ و قیاد کرتے سب روئے میں جو تارک کوئی گزشتہ</p>	<p>اندھیر ہو کر نہ والا نہ ہے گا اب شہر کی ملکیت میں اوجا لا نہ ہے گا</p>

<p>۵۴</p> <p>جلد او کے فریب کے کہیں گے پتھر کو اچھا کھنے کی قسمیں بن جائیں اس صفحہ کی تصویر بدو ابھی کی گئی سیوں رات کو بے بسی جا رہی</p>	<p>۵۵</p> <p>جہلتے ہوئی احوال جا رہی دم بھر کمر مان جانے رحمت نہیں ملتی مان باب چھپتے ہیں صہبت و درجانی نہا چھوچھوچ کر سے بچا جان کچھ</p>	<p>۵۶</p> <p>سنتے ہیں یہ سوار و سوار کا تالی جھیلو نہیں کچی خر و خنیں بھی شعلے مانی اس فصل میں ہوتی ہیں سنت و سنت مانی سکھ جھیلے اسرار اسرار کے جانی</p>
<p>۵۷</p> <p>بے بین جو کراہی بخین تو گوارے کچھ بہوش بخین تم شب کو بھی ہم آگے</p>	<p>۵۸</p> <p>راہ کسی رات کو سو نہیں پیر دن کو کنا ایسا نکالہ رو نہیں پیر</p>	<p>۵۹</p> <p>نوں ہو اچھ کبھی جان بربسین ہوا جب خشک ہو اچھال ہو پھر زمین ہوا</p>
<p>۶۰</p> <p>صحت تو بچھن کچی بی باک کا دھار اولاد کو رحمت ہو تو بھینے کا دھار ابا دیہاتی بی نہا دیہاتی کہا جائے بی بی بی بی بی</p>	<p>۶۱</p> <p>قبر کی زیارت سے تھکتا کھل رواں ہے مہر کچھ کو جا کر شہار نہروں نے زیارت کو بیان آئے ہے نہروں نے زیارت کو بیان آئے ہے</p>	<p>۶۲</p> <p>کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ غربت میں جو انوکھے تھکے کچھ کچھ دھم دھم دھم دھم دھم دھم دھم</p>
<p>۶۳</p> <p>دل جلتا ہے جب بت میں نہیں مانا اس رنج سے مین اور کھلا جانا</p>	<p>۶۴</p> <p>نہی کوئی تکلیف حسین ار علی نظوم نواسے کو چھوڑاے بین بی</p>	<p>۶۵</p> <p>اصغر کو جدا دکھ ہو ملق مان کو جدا گرمی کے سبب دو دم جو کھٹ کھٹا</p>
<p>۶۶</p> <p>اب اس وقت صبا و صبح کا سہار دیکھ کر نہ دیکھ کر کبھی نہ دیکھ کر کہا گئی کہ کچھ کچھ کچھ کچھ بند ہو کر آواز جان حرا جان</p>	<p>۶۷</p> <p>تین بہ اچھی بخین نہ نہ نہ نہ نہ نہ دیکھ جائے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ مان پوچھی تھی صبح کو جو چھ کچھ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ نہ</p>	<p>۶۸</p> <p>نوا کی بخین ترپ نہیں کچھ کچھ فست میں نہا ہی ہو کھلا نہ کچھ گو چھوڑے کچھ کچھ کچھ کچھ موجو رہ مفسر یہ اخذ کا سہار</p>
<p>۶۹</p> <p>چہرہ کسی روز بجالی نہیں پایا سرعت سے کبھی نبض کو خالی نہیں پایا</p>	<p>۷۰</p> <p>بیشی نہہ دیکھا دی عظیم کو اوٹھی بستر سے عہ تمام کے تکیہ اوٹھی</p>	<p>۷۱</p> <p>ابام مصہبت کے ہیں تمنا کی کن ہیں غربت کی نہیں باد یہ بجالی کے دن ہیں</p>

<p>۱۳۵</p> <p>مرد عفتا و زینت او خالی بلی بی تو محل من صحرایا لکھا گھڑن تھیں بانی کی بھرتی ہو کیا ہو کسی دن جو نہ بانی ہو</p>	<p>۱۳۶</p> <p>تو بانی کی انبوت کسم نیپ کی بچی و شرت سین بکھر چکے خود او کے شلتی بانی کی بچی و شرت سین</p>	<p>۱۳۷</p> <p>نہ کہ نام حال سے نہ مجبور رکھنا ہو نین اس آفت کا زلی بی بی نفوف کی پیا ہو کس طرح سے بجا و بچھین</p>
<p>تم جانے کے قابل نہیں میں وہ نہیں شب کے ہر وہ تھوئیں کہ کچھ کہ نہیں</p>	<p>حضرت کی دعا سے مجھے صحت کا عین اب تو کس کا بھی مزا تلخ نہیں</p>	<p>آزار رسیدہ ہوں گرفتار ملا گھر چوڑ کے جلاؤ کی سرحد میں</p>
<p>۱۳۸</p> <p>گھڑن تھیں چھوڑا دیں بجاؤں تو جانا نہیں بناؤں تو نہیں کیا میں نہ کہ نہیں اب</p>	<p>۱۳۹</p> <p>بکھر چکے ہو بانی نہ سب سہل کی بچی و شرت میں خاندان میں نہیں</p>	<p>۱۴۰</p> <p>وہ صحت کا سطرہ ہو دن رات سنا کر ایک ایک قدم ہو ناہین جو کار کوئی</p>
<p>فرقت میں سدا نالہ و فزا کرونگا اترونگا جو منزل پہ تھیں باور کرونگا</p>	<p>اب روح مرے جسم میں کھڑی ہو ان باتوں سے کچھ کو مرقا آئی ہو</p>	<p>آرام کہیں راہ میں جانی نہیں ملتا جنگل میں وہ ہر ہون کہ بانی نہیں</p>
<p>۱۴۱</p> <p>مرد عفتا و زینت او خالی بلی بی تو محل من صحرایا لکھا گھڑن تھیں بانی کی بھرتی ہو کیا ہو کسی دن جو نہ بانی ہو</p>	<p>۱۴۲</p> <p>مرد عفتا و زینت او خالی بلی بی تو محل من صحرایا لکھا گھڑن تھیں بانی کی بھرتی ہو کیا ہو کسی دن جو نہ بانی ہو</p>	<p>۱۴۳</p> <p>مرد عفتا و زینت او خالی بلی بی تو محل من صحرایا لکھا گھڑن تھیں بانی کی بھرتی ہو کیا ہو کسی دن جو نہ بانی ہو</p>
<p>جسے نظر لطف مسج و وسر بر سو کا ہو بجا تو کہہ میں تھا</p>	<p>سب نہیں روئی نہ غم کھاؤ گی بیا لیٹی ہوئی محل میں جلی جاؤ گی بیا</p>	<p>خوش ہو کا نام اب دل اگر ہو کر مراؤ نگاہ میں تو نہ کیا ہو کر</p>

<p>۳۰</p> <p>بناست با صفا کرب و محنت بہر چرخ شادی کی تصویر اک خوش پوش و خوش حال صدمت کے کھل دیکھ لیوں</p>	<p>۳۱</p> <p>پیشانی کی تو چھائی انداز چلائی وہ ناشاد و بے روی زمین نہ کہ گھٹت کھٹا پھل مجانے ہے چوہر کمین</p>	<p>۳۲</p> <p>پیاری ہرین و دھندل کیا افس کہیں کو نہ لے جی بابا بوز امان کو نہ بنو سب جیتے ہیں ضمیر لہجی</p>
<p>شکل اپنی شب بھر جو دکھلا گئی اوسکو کانپا یہ تڑن زار کہ تپ گئی اوسکو</p>	<p>گھر لٹا کر کس طرح قیامت نہ پہاڑو پہلا سویرہ غم کے خدا جانے کیا ہو</p>	<p>بھولے سے نہ اب خاطر ناشاد کرینگے میں قبر میں جب ہو گئی تو سپا کرینگے</p>
<p>۳۳</p> <p>تھی ہوا ناظر کے شوق سے کی غرض کہ حلقہ کی بے تیرائی میں با بارون سب بیاں ہرین کیا نہیں</p>	<p>۳۴</p> <p>افغانہ نفس میں تو یہ تیرے کیا وچھین کے جانے جنگل کی گئی یہ بان</p>	<p>۳۵</p> <p>کیا خلق میں گویا تو نہیں زندہ ہوں پورے میں کیوں جھلنے میں</p>
<p>نے آپکے اس گھر میں نہ یا تھا اچھا میں کینہوں ہی کے براہ رہی</p>	<p>بستی بھی ہو گئی جو کلیہ بنو بھولی کی وہ پوٹھ کے اکیلا جب گھر میں</p>	<p>حیرت میں ہوں باعث مجھے کھٹا نہیں وہ انگڑی الٹا ہر گھٹتی ہوں جبکا</p>
<p>۳۶</p> <p>سکھنے کے عمارتی خلائی سکھنے کے گھر کے ہر کونے پر</p>	<p>۳۷</p> <p>صدقہ کے آگے اپنی بات نہ جان کا پوچھنا پیشی ہو گئی یہ</p>	<p>۳۸</p> <p>تپکیا مجھے آگے پھر چوہر دا مجھے کیا خوب مرے خلق میں</p>
<p>کم سن ہیں ساف مجھے تو نہیں وں پر مہتا و راج کی منزل بھی گئی</p>	<p>کچھ بات بجز گریہ و زاری نہیں امان تو سفارش بھی ہماری نہیں</p>	<p>دل سخت کیا مان نے مجھے سچ کہ زمانے میں نہیں کوئی کسی کا</p>

<p>۴۴ وہ چاہتے تھے کہ اس صلیب پر چڑھ جائیں میں کی جی ہوتی اور کوئی دیر نہ لیا اس لوہے میں ہرگز نہیں تو میں لایا کہنے کی جو بولتے والی ہو رہی ہے</p>	<p>۴۵ تو تائی میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی بیا کا دل سب لگا دھشت لگا تو پوچھی تو وقت میں نام نہ تھی شفقت مجھے یاد تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۶ اور وقت مجھ میں ہی ہو جائیگی جس بارہ میں چاہیے کہ میں نہ تھی مگر کہنے کی جو چاہیے وہی مرا بچہ چاہیے وہاں اب ہو جائیگی</p>
<p>بیاری مزمین میں دو خوب ہوئی ہو تو میرے واسطے کیا خوب ہوئی ہو</p>	<p>وقت میں مری طرح جاکر کس پہنچتا میں کہ میں نہ تھی تو یہ کمر کس پہنچتا</p>	<p>قسمت کھسائی خبر مرگ سفر میں وہ قبر میں سو لی جسے چہ ہوا تھے کھسائی</p>
<p>۴۷ تو تائی میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی بان درد تھی میں مرے ہو گیا تو پوچھی تو جانی تھی غافل تھی تو پوچھی تو کیسی ہو نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۸ سب چاہتے تھے کہ میں نہ تھی نہ تھی بابا کی نظر میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی چوڑا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۹ چوڑا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی سب دے کہ میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی عالم وہ گیا نہ تھی نہ تھی نہ تھی کہ دفع اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۵۰ کہ ہوگی حرارت الم و رخ و رخ میں غم کھانے سے آجائیکے طاقت میں</p>	<p>۵۱ فرقت کا الم یہ کلیر کو چھری ہو سب اچھے ہیں لو کہ مری تقدیر میں</p>	<p>۵۲ پر سے کیلے جج ہوتے لوگ تو کچھ کیا پر دس میں کہنے نے کھا سوگ کچھ کیا</p>
<p>۵۳ تو تائی میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی تو پوچھی تو جانی تھی غافل تھی تو پوچھی تو کیسی ہو نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۴ حاشی شہ سو میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی دو دے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی تو پوچھی تو جانی تھی غافل تھی تو پوچھی تو کیسی ہو نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۵ بان نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی سب دے کہ میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی عالم وہ گیا نہ تھی نہ تھی نہ تھی کہ دفع اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>راحت سے شب و روز غلام تھی ہوگا خاقہ چورنگی تو افاقہ مجھے ہوگا</p>	<p>۵۶ اند تو یہ کہ کوئی غمخوار نہیں ہو مٹی مری کچھ قبر کو شوار نہیں ہو</p>	<p>۵۷ فسرادی بے موت ہیں مری نہ تھی نہ تھی تقدیر میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>



<p>۵۵۵</p> <p>بجائے تہائی تو آنتوں سے بھری ہوئی وہ دن انہوں نے پہنچا کر اس سے پہلے بہتر وقت پر پہنچ کر اس کے پاس پہنچ گئے صاف ہے</p>	<p>۵۵۶</p> <p>پہنچنے کے بعد کہہ کر اس کے پاس پہنچ گئے جلد سے پہلے پہنچ کر اس کے پاس پہنچ گئے پہنچنے کے بعد کہہ کر اس کے پاس پہنچ گئے جان نانی کہہ کر اس کے پاس پہنچ گئے</p>	<p>۵۵۷</p> <p>اس کے پاس پہنچ کر اس کے پاس پہنچ گئے اس کے پاس پہنچ کر اس کے پاس پہنچ گئے اس کے پاس پہنچ کر اس کے پاس پہنچ گئے اس کے پاس پہنچ کر اس کے پاس پہنچ گئے</p>
<p>عورت نہ ہو تو خط لکھ کر طلب کیجیو بجالی اب سیاہ دین مجھ کو نہ بھلا دیکھو بجالی</p>	<p>قربان پد آب و غذا ترک نہ کیجیو برہہ جائیگا اگر دو اترک نہ کیجیو</p>	<p>مانگو یہ دعا نصیب سے وہ وقت بہتر ہو جس روز کہ چاہو گیو نیات سفر فرموا</p>
<p>۵۵۸</p> <p>وہ دن کہ ہو گیا تھی وہی دن علی کی کہیں یہ نصرت باری ہو جائے سب چوں کہ کہنے سے یہ سوار ہو جائے بوجہ ہو یہی کی باری ہو جائے</p>	<p>۵۵۹</p> <p>پیشی سے یہ فرار کے ساتھ نصیب ناموس کے ساتھ چلی رہی ہو جائے صغیر اچھی چلی رہی ہو جائے سب بیاں باندھے ہوئے ہو جائے</p>	<p>۵۶۰</p> <p>یہ کہیں یہ آید ہوا وہ خلق کا یہ کہیں یہ ہوئے سب جسم سید کا یہ کہیں یہ ہوئے سب جسم سید کا یہ کہیں یہ ہوئے سب جسم سید کا</p>
<p>ہمیشہ کہ ترتب میں نہ ترسنا یہ بجالی بجائے کو مری قبر پر لے آئے بجالی</p>	<p>راحت تھی جو سب کو شہر و چاکہ کے دم سے اک پٹی تھی ایک پٹی تھی قدم سے</p>	<p>یوں رہو تھے سب کو شہر و چاکہ کے دم سے جس طرح کہ مانو تھے چاکہ کے دم سے</p>
<p>۵۶۱</p> <p>سوف کا اور وہ غلام فقیر کی چاہیو ناموس و مال کی سواری درواہیہ تو کیا یہ ترتب کی عاری سب بیاں باندھے ہوئے ہو جائے</p>	<p>۵۶۲</p> <p>رشتہ خواہش اور رضا کا قدام رشتہ کے مدد کا خدا کا قدام ان خلق کے سوا رضا کا قدام نہی جانے خواہش اور رضا کا قدام</p>	<p>۵۶۳</p> <p>صغیر کو قدامت سے پہلے قدام اوچھی کی بار اور کی سواری جب ناشائستہ تھی یہ قدام یہ کہیں یہ ہوئے سب جسم سید کا</p>
<p>ہر بار قدامت کے قریب آئے میں عباس اب جلد سواری ہووے فرمائے میں عباس</p>	<p>و کھ فاقونے غربت کے اگر کس کینکا مشکل کوئی اب ہوگی تو ہم کس کینکا</p>	<p>قربان گئی آخری دیدار و کھاد و امان مجھے صغیر کو چاہیو کھاد و</p>

<p>۴۴ مضبوطی کی نکتہ چینی کیا ہوئی تھی پوست سے چھین لیا گیا کہ وہ کیا ہو پتہ پتہ سے کیا دست پیرا تھا مواخری سے کیا جال لائیں</p>	<p>۴۵ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۴۶ منہ زبیدی و زہار و نیر آنسو بھی بہا یہ نر کسی آنکھوں سے تعین نہ کیا اک شہر رخا و روضہ یہ رسول عربی روتے تھے مجاور جو وہ اس کوئی کے</p>
<p>۴۷ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۴۸ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۴۹ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>
<p>۵۰ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۵۱ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۵۲ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>
<p>۵۳ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۵۴ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>	<p>۵۵ مستحق تھی تاقیہ و دولت و عبادت غش گشت کی غری خاک و چھوڑا جا گھبراہٹ سے جو جاگتے تھے غل میں تھیں چٹانوں کے دو عالم</p>

۱۲ سال کی عمر میں

<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>	<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>	<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>
<p>کیون پٹیلے ہو غم میں جسٹیں ان کی اب تم بھی کرو صبر نواسے کو بی کے</p>	<p>رستے کی وہ سختی وہ سفر رخ و بلا کا سج کتے ہیں سودا پر گزارہ خدا کا</p>	<p>فرماتے تھے اسی دوسرے گرفتار ملاحوں میں وہ ہلوں جو آغوش محمد میں ملاحوں</p>
<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>	<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>	<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>
<p>غم آن تو یہ سو کہ بچھڑے ہیں غلن سے او لڑ جائیں گے اک روز یوں ہی ان سے</p>	<p>ماثق کی صداقتی کہ بہت بعد میں گھر دور میں اور منزل مقصد تو یہ ہے</p>	<p>آج او نہی جو گزری وہ ہمارے کل ہے مسلم کی شہادت نہیں ہر جا ہم کل ہے</p>
<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>	<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>	<p>مرثیہ میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری میتے میتے مادی کی غارتگری</p>
<p>کتے نہیں مسافر کہ یہ خاک نہان ہیں قبرین تو ہیں ویرانی میں مٹی میں</p>	<p>لوں بھی کہ شجر جل گئے تھے وشت بلبلین معلوم یہ ہوتا تھا کہ ہواک ہوا میں</p>	<p>سہ پہلے روٹنے کے دم سے دھج جگے فرصت ہوئی مانتے تو کل کوچ کر گئے</p>

<p>۴۷          بی بی خدیجہ زین ابوتیہ شہ عالم          تاج رمالہ شہ کاما          سیدانیاں خدیجہ بن لکارتی خدیجہ بن          مستکم</p>	<p>۴۸          پیر اور کجی تہ تیغ عیاشی و فحش          جو آئے وہاں مشت و خمار کا          سب تھوڑی دیر میں سب لکارتی          کیجا جو اوچھلنے والے سب لکارتی</p>	<p>۴۹          آفت ہو غم نے پدیری دارمجن میں          اب گلو مناسبت کہ کچھ جاوڑوں میں</p>
<p>۵۰          فانی ہو خدیجہ شہ عالم          ارشاد کیا جالی سا عالم          نکلتے ہیں مستکم کی جا          چھینے کے نہیں</p>	<p>۵۱          فرماں تھے یہ راحت جان لخت جگر میں          آگے تو بھیتے تھے یہ اب میر پسر میں</p>	<p>۵۲          پیر سے کہیں خیر میں جایا نہیں جانا          منہ زوہم مستکم کو دکھایا نہیں جانا</p>
<p>۵۳          بدینہ بیکم اور دیناں سب لکارتی          و جانیں کمان اور اس لکارتی          چوہا پوٹن چوہا پوٹن</p>	<p>۵۴          بدینہ بیکم اور دیناں سب لکارتی          و جانیں کمان اور اس لکارتی          چوہا پوٹن چوہا پوٹن</p>	<p>۵۵          بدینہ بیکم اور دیناں سب لکارتی          و جانیں کمان اور اس لکارتی          چوہا پوٹن چوہا پوٹن</p>
<p>۵۶          جانیکہ جدھر آں اوہ جانیکہ مولا          گھر قبر ہر جائیں تو گھر جانیکہ مولا</p>	<p>۵۷          بدینہ بیکم اور دیناں سب لکارتی          و جانیں کمان اور اس لکارتی          چوہا پوٹن چوہا پوٹن</p>	<p>۵۸          بدینہ بیکم اور دیناں سب لکارتی          و جانیں کمان اور اس لکارتی          چوہا پوٹن چوہا پوٹن</p>

<p>۱۹ سوختن آفتاب فانی گشت کار یہ اظہار ہوئے ہیں یوں گیارہ گیارہ فروغِ شمسِ بزمِ شاد و شاد گیارہ آبِ بزمِ شمسِ بزمِ شاد گیارہ</p>	<p>۲۰ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ</p>	<p>۲۱ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ تو جہاں تو میر تقی میر گیارہ</p>
<p>۲۲ مشتاقِ جہان طالبِ فردوسِ جہان چینیہ پر جو مرتے ہیں غلامِ دینِ جہان مشتاقِ جہان طالبِ فردوسِ جہان چینیہ پر جو مرتے ہیں غلامِ دینِ جہان</p>	<p>۲۳ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۲۴ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>
<p>۲۵ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۲۶ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۲۷ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>
<p>۲۸ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۲۹ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۳۰ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>
<p>۳۱ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۳۲ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>	<p>۳۳ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ میر تقی میر گیارہ گیارہ</p>
<p>۳۴ دلِ بین بھی میر تقی میر گیارہ اب بھی او جاکم کو فکرا کا گیارہ دلِ بین بھی میر تقی میر گیارہ اب بھی او جاکم کو فکرا کا گیارہ</p>	<p>۳۵ دو صد تازہ ہو کر جانِ نیک وہ رات بھی اندوہ میں کہ تو میر گیارہ دو صد تازہ ہو کر جانِ نیک وہ رات بھی اندوہ میں کہ تو میر گیارہ</p>	<p>۳۶ کی عرضِ قربِ آگے شہرِ شہر گیارہ وہ محلِ نظر ہے کہ کوئی میر گیارہ کی عرضِ قربِ آگے شہرِ شہر گیارہ وہ محلِ نظر ہے کہ کوئی میر گیارہ</p>



<p>اور دن کے ایک عرصے میں نور کے بیان میں کچھ نہیں لکھا عجائب علمدار نے غیب سے دیکھا کچھ نہیں لکھا</p>	<p>ان کے حضرت کی طرف سے جبکار عجائب نے فرمایا کہ یہ میر انیس جس پر بیان نہیں کیا گیا تین ادب سے نہیں جینا</p>	<p>ان کے حضرت کی طرف سے جبکار عجائب نے فرمایا کہ یہ میر انیس جس پر بیان نہیں کیا گیا تین ادب سے نہیں جینا</p>
<p>کیا جانے اسنوہ پر یا چہ نفس میں انوکین یہ سنا انوکلی بہن یا گوش کچھ عرض ہو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوڑے اور</p>	<p>کچھ عرض ہو کرنی ہو تو کر لیجو سردار جو آنے بھی تو کھوڑے اور</p>	<p>ڈالو گے اگر رنگ ادائی کی بنا کا صحر ابھی بن جا سیکا با دارمنا کا</p>
<p>میر نے فرمایا کہ کچھ نہیں لکھا یہ کچھ ہے کہ کچھ نہیں لکھا ماہرین کی رو سے اس میں نیکی کیا ہو کر ہو اس کی نیکی</p>	<p>یہ کچھ ہے کہ کچھ نہیں لکھا ماہرین کی رو سے اس میں نیکی کیا ہو کر ہو اس کی نیکی</p>	<p>کچھ نہیں لکھا ماہرین کی رو سے اس میں نیکی کیا ہو کر ہو اس کی نیکی</p>
<p>سرکش بہن ارادہ ٹکرنے لے ادلی کا قیمہ کہن بر بار کو ناموس بی کا گرنے ادب آو گے تو جانانہ ملیگا ہدایت ریحی باندھ ہو آٹانہ ملیگا</p>	<p>گرنے ادب آو گے تو جانانہ ملیگا ہدایت ریحی باندھ ہو آٹانہ ملیگا</p>	<p>آٹے میں ملاقات کو یا قصہ و غاہر نچر بھی تو ظاہر ہو کہ اندھا و ندین کا</p>
<p>کچھ نہیں لکھا ماہرین کی رو سے اس میں نیکی کیا ہو کر ہو اس کی نیکی</p>	<p>کچھ نہیں لکھا ماہرین کی رو سے اس میں نیکی کیا ہو کر ہو اس کی نیکی</p>	<p>کچھ نہیں لکھا ماہرین کی رو سے اس میں نیکی کیا ہو کر ہو اس کی نیکی</p>
<p>سردار ہم آہن میں سنگار نہا سب ایک ہزار و تین زندہ پونہ</p>	<p>سردار ہم آہن میں سنگار نہا سب ایک ہزار و تین زندہ پونہ</p>	<p>دعوائے غلامی جو مجھے اک بنی سے اب عفو ہو مجھ پر ہوں اس اش ادلی سے</p>

[illegible]

<p>۱۱۱۱ جلالتِ مطلقہ کی اور فوجی جاکر جو فوج میں پہلے سے ہو وہ پانی کی میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>	<p>۱۱۱۲ پہلے سے جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>	<p>۱۱۱۳ جلالتِ مطلقہ کی اور فوجی جاکر جو فوج میں پہلے سے ہو وہ پانی کی میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>
<p>یہ مشک ہر اک چشمہ شیریں بھر دے کو شکر کا جو مالک ہو سبیل اسنے دھری</p>	<p>نامہ کوئی حاکم کا جو لایا ہو تو کہہ لڑنے کے ارادے پہ جو آیا ہو تو کہہ</p>	<p>رگ رگ میں سر ہو خالق کوئی کا میں اور زمین میں رہا ہو پانی کا</p>
<p>۱۱۱۴ سب کو چھو گیا یہ جو فوج میں جاکر عیاں سے فوج میں جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>	<p>۱۱۱۵ سب کو چھو گیا یہ جو فوج میں جاکر عیاں سے فوج میں جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>	<p>۱۱۱۶ سب کو چھو گیا یہ جو فوج میں جاکر عیاں سے فوج میں جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>
<p>جیو انوکھا ہی قافلہ مغرب نہ رہ جائے یہ کہہ کر سخی کا کوئی محروم نہ رہ جائے</p>	<p>میرب تو کیا سوچنے جانے تو سینا کوئی کے سوا اور طرف جانے نہ دینا</p>	<p>بکس ہوں میں ہر طرف پشیمان کچھ کہہ کر کو فکا گنہگار نہیں ہوں</p>
<p>۱۱۱۷ سب کو چھو گیا یہ جو فوج میں جاکر عیاں سے فوج میں جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>	<p>۱۱۱۸ سب کو چھو گیا یہ جو فوج میں جاکر عیاں سے فوج میں جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>	<p>۱۱۱۹ سب کو چھو گیا یہ جو فوج میں جاکر عیاں سے فوج میں جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر میں کو کیا جاکر اور فوج میں جاکر</p>
<p>جیو انوکھا یہ پاس تھا میں شاہ کو یانی نہ ملا میں دن اوسن بھر کر</p>	<p>کیا ہو تا ہوا دم بھر ڈراؤں تو سیکھ لے ہر بھی جاتے ہیں بھلا روک نہ تھک</p>	<p>کو شے سے گرا کرتن صد پاش کہی پھر باؤ زمین باز دھی سے لاش کہی</p>

<p>۱۲۱</p> <p>کیا ہو جو چاہے چاہے چاہے کسی کو چاہے چاہے چاہے کسی کو چاہے چاہے چاہے کسی کو چاہے چاہے چاہے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں</p>	<p>۱۲۳</p> <p>کیا ہو جو چاہے چاہے چاہے کیا ہو جو چاہے چاہے چاہے کیا ہو جو چاہے چاہے چاہے کیا ہو جو چاہے چاہے چاہے</p>
<p>۱۲۴</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>	<p>۱۲۵</p> <p>دور پر مجھے اس کا کہ نہ تو قتل کہیں دور پر مجھے اس کا کہ نہ تو قتل کہیں دور پر مجھے اس کا کہ نہ تو قتل کہیں دور پر مجھے اس کا کہ نہ تو قتل کہیں</p>	<p>۱۲۶</p> <p>یہ دہلے آزار میں رات تو دیکھی یہ دہلے آزار میں رات تو دیکھی یہ دہلے آزار میں رات تو دیکھی یہ دہلے آزار میں رات تو دیکھی</p>
<p>۱۲۷</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>	<p>۱۲۸</p> <p>جب ماہر کا شوق اللہ کا ہے جب ماہر کا شوق اللہ کا ہے جب ماہر کا شوق اللہ کا ہے جب ماہر کا شوق اللہ کا ہے</p>	<p>۱۲۹</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>
<p>۱۳۰</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>	<p>۱۳۱</p> <p>دین جانا ہو غصہ کو نہ کہ غصہ کو نہیں دین جانا ہو غصہ کو نہ کہ غصہ کو نہیں دین جانا ہو غصہ کو نہ کہ غصہ کو نہیں دین جانا ہو غصہ کو نہ کہ غصہ کو نہیں</p>	<p>۱۳۲</p> <p>یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں</p>
<p>۱۳۳</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>	<p>۱۳۴</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>	<p>۱۳۵</p> <p>کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں کسی کو دل صاف میں ہم جاہل ہیں</p>
<p>۱۳۶</p> <p>کیا شہر وین کو فنی کی باؤن ہیں کیا شہر وین کو فنی کی باؤن ہیں کیا شہر وین کو فنی کی باؤن ہیں کیا شہر وین کو فنی کی باؤن ہیں</p>	<p>۱۳۷</p> <p>خادم ہیں ملک بنت رسول مہر خادم ہیں ملک بنت رسول مہر خادم ہیں ملک بنت رسول مہر خادم ہیں ملک بنت رسول مہر</p>	<p>۱۳۸</p> <p>یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں یہ کہیں نہیں کہیں نہیں</p>





<p>۱۲۱ تو کھینچ کر زور نہ کر کہ موت سے چلا میر غفر غفر نسبت میں نہ کیا زور مارا کی غفلت سے مرے کر کا جو بڑا میرا آواز سے سننا سب کو نہ مارا</p>	<p>۱۲۲ میر غفر غفر ضلالت سے نکالے رہا تو وہاں انور کو لکھتے نکالے دینا کہ انور کی جو بیکار محبوبہ دینا کی جو بیکار نکالے</p>	<p>۱۲۳ روتا ہوا غصہ ہوا شہر سے غور نہ کیا راہی ہوئے غصہ میں دینا نکالے وہ دینا تو انور کی جو بیکار بیکار میں انور کی جو بیکار نکالے</p>
<p>گو فوج نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی میں اس کے کہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>سکھن ہو وہاں غفر میں جو بیکار تو اوڑھیں میں اس علم ایک بیکار ہو</p>	<p>صورت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی معلوم نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۱۲۴ اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر</p>	<p>۱۲۵ اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر</p>	<p>۱۲۶ اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر</p>
<p>کس غفر غفر غفر غفر غفر پر غفر غفر غفر غفر غفر</p>	<p>اس امر کو کیا تو غفر غفر غفر لے غفر غفر غفر غفر غفر</p>	<p>عماں اس بھی آواز غفر غفر غفر امان کہ میں بابا غفر غفر غفر</p>
<p>۱۲۷ روتا ہوا غصہ ہوا شہر سے غور نہ کیا راہی ہوئے غصہ میں دینا نکالے وہ دینا تو انور کی جو بیکار بیکار میں انور کی جو بیکار نکالے</p>	<p>۱۲۸ اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر</p>	<p>۱۲۹ اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر اگرچہ غفر غفر غفر غفر غفر</p>
<p>تو ہم پر تو ہم پر تو ہم پر تو ہم پر پھر تارہ قیامت نہ جدا ہوئے غفر غفر</p>	<p>ہر شخص مجھے دم در گاہ گاہ تا حشر مری قوم میں غفر غفر گاہ</p>	<p>کویاں شہر نہ جہاں نہ جہاں نہ جہاں جس طرح کہ غفر غفر غفر غفر غفر</p>

<p>مرثیہ یونان میں چھوٹے دادا کی قبر جلد کر دینا شہر تار میں تار سے مانتے ہوئے راجی سب کو اپنے سادات نے وہ دو پر آفت میں</p>	<p>مرثیہ یہ تھی میری بیوی اور میری بیوی فرار کر بس کھول دو وہ کوئی نہیں طالب بھائی میں کالجی حشر عبدالرشید دیکھا کہ اور تو کوئی</p>	<p>مرثیہ بہتر کوئی نہیں ہے میری بیوی نوں چاہی تو میری بیوی یا نہ دور تو میری بیوی کوئی نہیں جو کہ نفس کو کہنا اپنے</p>
<p>گروہ میں کئی رات علی ابن ولی کو مقتل پہر کوئی جج حسین ابن علی کو</p>	<p>ہو گیا مقام اب میں ترشہ کے پسکا لو شکر کرو خاتمہ ہر آج سفر کا</p>	<p>پھر ہو کہہ کہ مانع کوئی عذر ارنوئے وہ کیجیے جس امر میں تکرار ہوئے</p>
<p>مرثیہ لکھا ہوس اپنے بے کی کیا اوس وقت سے کہیں چو ایک چو گھر کہہ میں نے عید شاد عمار نور ہوس خاص پر کیا سید اب</p>	<p>مرثیہ کیا وہی چو سب کی کیا ہو نہیں نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو نہیں نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو</p>	<p>مرثیہ اے میری جان جس نے لکھا ہو دونوں میں میری بیوی میں خدا نہ میں نے لکھا ہو پہلے میں نے لکھا ہو</p>
<p>اوڑے اے دیکھا ہو چہ نہیں دیکھا سو کو کس کے دھواوت میں بھی نہیں</p>	<p>دیکھ جو اسے پھر نہ سیر حسین کی ہر چہ چول سے بیان آتی ہو بیاں میں</p>	<p>ایذا رہا تو میں میں بھائی بھائی ہوں میں بھی عمر ہو گئی کہ بھائی</p>
<p>مرثیہ اس بات سے کہ لکھا ہو غیر سے عرف ایک تکرار کیا میں نے لکھا ہو اس وقت میں کی عرض کو تو میں نے نہیں</p>	<p>مرثیہ تو کہنے کہ نہیں نہ تو دیکھ تو دیکھ تو دیکھ تو عبدالرشید کہ نہیں نہ تو</p>	<p>مرثیہ سان بھائی اس وقت میں دشمن کو چاہیے اس کے منکر اوتھ میں شادی میں لکھا ہو خیر بھائی میں نے نہیں</p>
<p>مانا ہو سدا حکم شہنشاہ اسم کو ناچار ہوں سوا کوئی تھکے ہر قدم کو</p>	<p>کیونکہ کچھ کو منی مطلوب ہو بھائی کی عرض تری تو بہت خوب ہو بھائی</p>	<p>ہو پاس میں لکھا نہ تھکے ہر قدم کو امت جو ستا ہے بھی تو ہم صبر کریں گے</p>

عبدالرشید

<p>۱۱۱ عاش کی غرض یہ تھی خادم کو گنجی بھی دیا ہے کنار اس نر کا خفا و غش کا پیار فریاد نہ تھا بلکہ بھی تو ہمارا</p>	<p>۱۱۲ پاک کیلے چھپ چکے تھے آئے حرم پاک کے اونٹ کے برابر محل سے چلائی شہرِ ظلم کی جا کیا جانے اسی وقت میں نے اپنے گلاب</p>	<p>۱۱۳ خوش تھے کہ خبر ہو کہ اوٹنا جا پاک کا زمین ساری زمینوں سے چھوڑ کر اسی ارضِ مقدس کی کھ مسکن ہو جان جگہ کوٹنا کھانا</p>
<p>۱۱۴ تھا ابو مخفی تھی وہ محروم رہیں امت کے ستم سارے بزرگوں سے</p>	<p>۱۱۵ سستی بہن جادو گر یہ دلائی کا تھا بھیا مجھے تیرا تو یہ کونسی جا رہی</p>	<p>۱۱۶ یہ بہن بہن ان خاندان کا دگرین گے ابا دیکھو تم تم اسے آباد کرین گے</p>
<p>۱۱۷ عزت کی جگہ پر سوار گردن چلی دروازہ گر یا میری ماں کے گم پیہ بابا جو گھر سے جاتے تھے سنگم کوٹھڑی سے گھر کے کھل کر تھیں ملنے</p>	<p>۱۱۸ آواز کی گئی آتی ہو آواز ای وقت یہ کہیں تو تلخ سے نہ جان آباد ہو تو دور ہو جی میری ویران</p>	<p>۱۱۹ فرشتوں سے حضرت کی پاپ چھڑا تھا پاک کو قید اسی گنجیل میں ہمارا جہاں نے اونٹوں سے قتل کو دھار میدان کو اچھوڑا و باری نے بدار</p>
<p>۱۲۰ دکھ سکے زمانے سے مسافر ہو میں امان بھگوت میں اوسی بارے کے آخر ہو میں ان</p>	<p>۱۲۱ یہ وہ بچی چوتھے جسکے گلے کو بیچین نہ کیجیو مے ناز و نیکے پلے کو</p>	<p>۱۲۲ منظور نظر تھی جو وہ جاس و دیں کو چکر کاو سے ترک و پاس توں چا میں کو</p>
<p>۱۲۳ کشتیوں اور لاد کی کہانی پہن اوپر کیڑی کین نہ کایا نی کیا وہ میں اور شہر میں پہنچا سکون نہ ہو جو غائب اول کی ہو</p>	<p>۱۲۴ اگر کوئی بی بی نہیں کیا تو بول پہرہ دشت کی طرح نہیں بول صدے کی سبب میں چھپا ہوا بول پہنچ جی ہیں سب کیسی جو نہ بول</p>	<p>۱۲۵ بہ چوچو اخوند نگار کی شہر پہنچا اوس ارض مقدس کی وہ بالابوئی کشتی کا جہاز سے نقل فکس کیا وہ شہر نہ دیکھا اور وہ تو بید</p>
<p>۱۲۶ غربت نہ کسی کو فلک پر دکھائے دیکھیں یہ بیان جو ہمیں افتخار دکھائے</p>	<p>۱۲۷ پہلو سے ذرا ملے جو اونٹنی پر سکینے ایک ایک سے ڈر ڈر کے پتہ کی سکینے</p>	<p>۱۲۸ مثلاً چوچو کاس نور نشان تھا نور شہر سے کہ وہ زمرہ پیمان تھا</p>

<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>
<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>
<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>
<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>	<p>محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ</p> <p>کچھ فرق نہ اوس فارین لوگوں میں رکھا</p>







<p>۴۱          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>	<p>۴۲          اس کو جان و مال و جان و مال          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>	<p>۴۳          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>
<p>چون قبیلہ خاندان قدسہ کے لئے          چہ بچہ کہ سوت کسے فکر کرے          چہ بچہ کہ سوت کسے فکر کرے</p>	<p>اک جامہ و مہ شکنہ دانی نہ ملیگا          ہارنگے کو کون سے ہی تو پانی نہ ملیگا</p>	<p>تو زمین او زمین اگر چہل ہی باہین کی          کاشے ہی زمین جنگل میں تو پانی نہ ملیگا</p>
<p>۴۴          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>	<p>۴۵          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>	<p>۴۶          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>
<p>وہی ہی ہوئی اس کو کہ اب کو یوں          قرمانی پیکر کا کھام قرین ہی</p>	<p>سب محل مرے گرد و غریب سے اٹھنے          گری کے یہ دن جو نہ پختی سے لکھنے</p>	<p>مہلت نہیں انہی کہ میں سایہ میں کھڑا          حضرت سے جدا ہو کے غریب میں پڑا ہوا</p>
<p>۴۷          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>	<p>۴۸          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>	<p>۴۹          فدا کردی دل و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان          و جان و مال و جان و مال و جان</p>
<p>کچھ غم نہیں دل کو ہر کہ بلا آئے بلا پر          راضی ہوں خداوندہ عالم کی رضا پر</p>	<p>مختی ہو سے میں فاجر طمع میں آنکھ          پائین تو مجھے فتح کریں گے سر نہ آنکھ</p>	<p>یہ خاندان خالق ہی وہ حضرت کا مکان ہے          میرے لیے ماسن نہ بیان پر نہ دمان ہے</p>

مرثیہ میر تقی میر  
 فدا کردی دل و جان و مال و جان  
 و جان و مال و جان و مال و جان  
 و جان و مال و جان و مال و جان  
 و جان و مال و جان و مال و جان





ان تفریق اس حالت کو  
کہ میں جو عبودیت  
و شکر اس بنیاد اور فلاس  
افق پر کسی کو کہنے ہیں  
اور خداوند اور جلیل  
عالیٰ سب کو  
مطلقاً مطلقاً مطلقاً

۱۰۱  
ایک ایک کے لئے تفریق  
آئے ہیں جو ایک کے لئے  
بلاؤ کو کس قافے میں آئے ہیں

۱۰۲  
کسی نیند معلوم نہیں  
مؤدب سے کیا ہو خواہ اقدس  
فرست نہ ملی جی کی

۱۰۳  
عالم میں کسی ایک کے لئے  
حق شجرہ کی تفریق  
نہاں قافے میں آئے ہیں

۱۰۴  
پائیں ہو پھرین قلب و کراں  
کو فے میں اچھی بچہ دین

۱۰۵  
تیرے لئے نہ ملتی اور نہیں  
و ادھ مجھے پاس تھا و نہ

۱۰۶  
مجھے وہ اس مرکز چو کی طرف  
ج سے بھی اس میں نہ

۱۰۷  
موج پائیں کی بچہ دین  
و نہ ہو کہ کسی بچہ دین

۱۰۸  
کس کو تیرے لئے بچہ دین  
و نہ ہو کہ کسی بچہ دین

۱۰۹  
سب کو تیرے لئے بچہ دین  
و نہ ہو کہ کسی بچہ دین

۱۱۰  
پہلے جو فساد و دھڑ سے نہ نکلتا  
مگر مچی میں اور کے گھر سے نہ نکلتا

۱۱۱  
قالیض ہو سے میں گھر سے نہ نکلتا  
جائے نہ وہ یا تجو مسئلہ پہ بھی

۱۱۲  
ہم سے سب سے سب کی نگاہوں کے گراوہ  
جو ہم سے پھر اکہ پائے پھر اوہ

۱۱۳  
ایسی تھی کہ اس کے لئے  
جب آئے ہیں وہاں کے

۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶

۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹

۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲

۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵

۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸



[illegible]

لے اور اچھے مرثیہ خزانہ  
اور اس کا اور اعلیٰ ہونے سے مراد ۱۱۰

<p>۵۵۱ چو گنگا اسی سمت نہاں مسافر منزل جو ازل سے ہو تو نہ غافل بہی ہو کہ جگمگ ہی حافظ ہی نام میری جو خوش ہویدیا بھی جو اس</p>	<p>۵۵۲ اوس بن بیدار چلائے تھے لائے تھے برائی ہوئی آن دیکھا گاہ نمودار پوچھتی تھی تو نہیں نہیں کیا کیا پوچھتی تھی تو نہیں نہیں کیا کیا</p>	<p>۵۵۳ عجب اس اشک کیا اپنے دگر منجانبے ہوئے جو کئی ہی منظر اوس نہیں جی عطف اور جلیب جائے کوئی سر باغ و اوجان جلیب</p>
<p>کھلی بیگما ہو تا ہو کیم سبطی پر قصہ مرا خفی نہیں اسنے کسی پر</p>	<p>پیدا تھا غم و درد الم اوسکی حد کچھ کہتی تھی گویا پس شیر خدا سے</p>	<p>سمجھے یہ زبان وہ جو امام دہرسان پر عقدہ یہ وہ کہو کہ جو سلیمان انان پر</p>
<p>۵۵۴ چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران</p>	<p>۵۵۵ چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران</p>	<p>۵۵۶ چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران</p>
<p>سوت آئی تو بریں کسی جگر کے رہینگے جیتے جو پھر ہم تو بریں آگے رہینگے</p>	<p>پایا تھا رئیس عقدہ کشا اہل عبا کو ہو نہوٹنے پکڑ لیتی تھی دامان قبا کو</p>	<p>سب اسن رو دولت پر چمکا کہو بریں دینا میں اگر میں مٹو تو بشر میں</p>
<p>۵۵۷ اون سب بی بی کے لیے اپنی وہیدار روئے ہو کہ تیری سب سے چو کون کون چلیاں اپنے پیران چو کون کون چلیاں اپنے پیران</p>	<p>۵۵۸ نزدیک تھے کچھ کچھ کچھ کچھ ایک ایک کا کچھ کچھ کچھ کچھ نزدیک تھے کچھ کچھ کچھ کچھ ایک ایک کا کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۵۵۹ سورج کا گرگ وائل توں دیکھ سب نے جی جی جی جی جی جی کے جسے عطا دے جی جی جی جی فریاد سی میں جی جی جی جی</p>
<p>کرمی تھی کہ تھے قتل بھی سوئے ہو جن کے مرجائے تھے چول بھی کے جن کے</p>	<p>علم اوسکا کسی اور کو کیونکر جو جانین کچھ کہتے تھے حضرت اوسے ہرئی کی باغین</p>	<p>میں کچھ کے بیان فتح سے جاندار سہارون چھٹ چھٹ کے مرغان گرفتار سہارون</p>



۱۰۰  
بن سیدنا سیدنا  
اک آیت عظمیٰ  
جنگل میں غنیمت  
فریادی ہو جا کر

۱۰۱  
فرمان کی صدا  
برائی جی  
گھسٹ نکال  
اوس

۱۰۲  
شایدین  
لاندر  
کیا جانے

۱۰۳  
صحرے کے کھین  
جا جلد کہ

۱۰۴  
حسرت اسے  
بچہ وہ اسی

۱۰۵  
رب و جهان  
بجائی ترے

۱۰۶  
نذر اور  
اولاد کی  
چو

۱۰۷  
صلیہ  
دل میں  
دور گیا

۱۰۸  
منزل  
یوں اور  
نی سے

۱۰۹  
کچھ دے  
اضطرار

۱۱۰  
میں نے  
پوسو

۱۱۱  
میں اس  
لے

۱۱۲  
میں  
بج

۱۱۳  
جس  
دے

۱۱۴  
کچھ  
سب

۱۱۵  
وہ  
تسکین

۱۱۶  
جس  
بچہ

۱۱۷  
وہ  
وہی

۱۱۸



<p>عجے نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>	<p>عجے عجے از اس حال مرده جانبی صفت و صفت گر شام کو تو صفت و صفت در صفت و صفت و صفت</p>	<p>عجے نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>
<p>ہو لطف و کرم خرم کھرا پیہ علی کے قربان غزال حرم لم یزلی کے</p>	<p>کشتی مری طوفانین و ساحل نظر مشاق بود صبا و منزل نظر</p>	<p>اندازی و تاب سبایان ملاکی پہلو کا عرق کھینا خاک کھی مروکی</p>
<p>عجے کیون ابن اعظم کھرا کھرا چکان پیچی کھرا کھرا مار کھرا کھرا کھرا نار کھرا کھرا کھرا</p>	<p>مطالع عجے نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>	<p>عجے نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>
<p>اکبر توجہ ان تھا و سے شمشیر مارا اصغر شری خطا کھنچی جب تیرے مارا</p>	<p>نستور شمس نہ قافله الکا کھی منور عنوت میں غیب پورٹ زور الکا</p>	<p>پایا پتھر گئی سے وہ دیا کھڑے پتھر نور میں بھی نہ کی تھیں کھڑے پتھر</p>
<p>عجے حضرت نثار کھنچی کھنچی نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>	<p>عجے وہ کس کس کس کس کس نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>	<p>عجے نہی کہ ایسا حق و غلط کہ خلاق تو کسی جزا خلق شدت تو کسی جزا خلق نہی کہ ایسا حق و غلط کہ</p>
<p>بسل ہی تھی ہی وہ قدر میں مجاہد پہ بھی شمشیر ہی گردن تھی</p>	<p>سورنگ کے تھے چاند سے منہ سیرورنگ ثابت تھا کہ خورشید بر ابر سیرورنگ</p>	<p>ہوش تانہ تھا اکبر صبر صبر اود تھے لب لعل سلیم صبر</p>



<p>۱۲۷          غلامی و خدمت عالی و نیکو          باشد و نیکو باشد و حق و سنج          زمین و جان و خلق و نیکو          و خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۲۸          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۲۹          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>
<p>۱۳۰          اک پهلوی از سران چین و ملیکا          کیا بود و پانی کسی بن و ملیکا</p>	<p>۱۳۱          بدین ابر کرم آپ کرم کیجی بابا          سایه کرمین اهل جانی و نوم و بیجی بابا</p>	<p>۱۳۲          جنگل بدین عیش کا خواجہ و کر و کر          چهر و چهر و کر و کر و کر و کر</p>
<p>۱۳۳          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۳۴          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۳۵          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>
<p>۱۳۶          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۳۷          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۳۸          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>
<p>۱۳۹          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۴۰          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۴۱          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>
<p>۱۴۲          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۴۳          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>	<p>۱۴۴          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد          خرد و خرد و خرد و خرد</p>

<p>۱۰۰          حلال فکر کے یہاں کجانی          کہتی تھی کہ اللہ نے یہ کل کجانی          جس نے چاہا کہ میں نہایت          فریاد بہن ہو یہ سونگے کجانی</p>	<p>۱۰۱          وہ کہنا تھا کہ میں غیب علیہ السلام          ہر سمت میں تھے و فساد و فتنہ          دور اور خفا میں جو کہ میں نے          ہر طرف سے کجانی میں</p>	<p>۱۰۲          کچھ خوف سے تھی اگر نہ ہو کجانی          بلکہ اسے بواوہ ایک کجانی          کون سے کھل جانے میں کجانی          کہ میں نے کجانی میں کجانی</p>
<p>کیا بن گئی جنگل میں امام دوسرا          سایہ بھی درختوں کا نہیں ظل خدایہ</p>	<p>وٹا ہوا فلک ہم کا شیوہ کون سے روپ          جب دیکھے دوڑیں جلی آتی میں ہر کو</p>	<p>نہ جرم تانے میں محبت ان علی کو          غل جو کہ چھپائے نہ کوئی کھر میں کسی کو</p>
<p>۱۰۳          حد سے کجانی کجانی ہو چکا ہے          دل کا یہ سار میں کجانی ہو چکا ہے          منہ دھوئیہ میں پتہ کجانی ہو چکا ہے          خون چاہی اور کجانی ہو چکا ہے</p>	<p>۱۰۴          اشرف میں تھے وہ کجانی میں          دور ان سے نہیں کجانی میں          ہر جانی اور جب شام تھی کجانی میں          سب کے میں کجانی میں کجانی میں</p>	<p>۱۰۵          اہل حق میں تھے کجانی میں          نام میں نہیں کجانی میں          ہر جانی میں کجانی میں          نام سے کجانی میں کجانی میں</p>
<p>ناشا و ہرین آپ کی غربت یہ فدا ہو          بچہ کوئی کہ تو مس کے رحاب کو گیا ہو</p>	<p>یہ ظلم یہ سید اوہین اور کسی پر          مولایہ تباہی ہو محبت ان علی پر</p>	<p>مغین بھی جیتی ہرین ستائیں بھی میری          رخ ایک رسالے کا تو دیکھا ہو اوھر بھی</p>
<p>۱۰۶          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں</p>	<p>۱۰۷          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں</p>	<p>۱۰۸          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں          کجانی میں تھے کجانی میں</p>
<p>کھڑا نہیں سکتا کہ سر راہ ہو کجانی          کونے کی خبرت بھی کچھ آگاہ ہو کجانی</p>	<p>کوچہ بھی اوپر جانے نہ رہے کجانی          جو بھاگے تھے اون کے کان بھون بھون</p>	<p>نہ قتل ہوا نہ کونہ آرام ملیگا          مسکرم کا جو سر لاؤ تو انعام ملیگا</p>

کونین منادی صلیب تاجدار  
جاکا چل کر سبکدوشی کے گنگار  
گھر میں کوئی نہ ہو چھپنے کی ضرورت  
وقت و خونین کیا پتہ میں بازار

جون جون بیگ اک تار شاہد سوار  
خاموشی کو دے دے تھے سب پاؤں تار  
میں چھپائی کھانے تھے شہر صلیب و شکار  
وہ عرض یہ کرتے تھے کہ جال بوزار

مستک کا فشانج غریب خصلت  
زندہ ہو جا کر جنت میں جہ جہالت  
ایذا بھی زیادہ ہوئی تھی جی میں  
وہ کام کو کام سے پورا لے جو جہالت

پچھنے کا نہیں در تہجیان نہیں میں  
مسلم کہ میں پوشیدہ ہوں زندگیاں میں

کچھ شبہ نہ اس میں ہونے شکیک ہو مولا  
جو کہتا ہے یہ رووہ خضکیک ہو مولا

لاکھوں سے نام کیا تیغ زنی میں  
داخل ہوتے دربار رسول عترتی میں

کرتو بپوش شہر میں تھی تھی  
جو دین کے ستون و اسکان ہو نام  
کیا کیا شکر فانی شہر میں تھی  
کل قتل ہوا وہ جو قتل ہوا آج

مستک میں بی بیس جو شہر تھی  
خدا دین میں تھی تھی تھی  
ایک وقت میں جاکے تھے تھی

بھگت نفس سب سے شہر تھی  
جنت تھی جاکے تھے تھی تھی  
مستک میں تھی تھی تھی تھی

وہ خوش بین بخت میں ہوا کہ تھی  
پاکش ہو گیا سوئے کس مسلم تھی

یہ سحر کہ دیکھ گیا وہ زندہ جو رہ گیا  
خون تارہ کدرا مارہ میں رہ گیا

منزل پہ بھی کچھ نوش نہ ہوا تھی  
تشویش تھی ایسی کہ جانے تھی تھی

جس کو کہ تھی تھی تھی تھی  
عشرت تھی غضب شہر ز تار تھی  
ایک ایک کا صدمہ تھی تھی تھی

پڑیں میں تھی تھی تھی تھی  
جو تھی تھی تھی تھی تھی

مستک میں تھی تھی تھی تھی  
راجا ہو تھی تھی تھی تھی

ول چک رہے تھی لگی تھی تھی  
خاکہ رما دور و زنی تھی تھی

یاور میں تو گیا پس جو گالی میں گئی  
سب ناصن پائے شہر والا یہ ظالمین

مشتاق تھے جسک خبر آئی کہ مر و اوہ  
جس دوست سے پوچھا یہ مینا قتل ہوا

<p>۱۱۰          مانی کیسے پوئے عورت نے فزون          آنسو بہتا قتل کی افتاد کو سکر          اس طرح کیا تم غیب اندھ نقطہ          جی طرح سے رو تا برادر کو برادر</p>	<p>۱۱۱          جب نہ نزل حاجت طبع سے پیکر          آئی یہ مفضل میرا شہ          دنیا سے گیا آنسو میں تانچہ صف          فزون نہ صیدت میں بچا کلان</p>	<p>۱۱۲          اندر سے اس کی گل بنی گمانی          پوشش آگاہی باغش آگاہی          چلا آئے تھے یو اعلیٰ کی تہ جہاں          کوفتے کی خلد کو دیا کی سواری</p>
<p>ہو تا ہی عزیز پو کا تا سق ع باکو          روتے ہیں یو بہن اہل و فالہ فاکو</p>	<p>ما تم ہو گئی دے مسلمانوں کے گھر میں          خندق میں تو لاش اس کی پھر گھر میں</p>	<p>بھڑکی وہ آتش کہ جلالی ہو جگر کو          دو جہاں یوں گورو میں کہ ظلم بد کو</p>
<p>۱۱۳          جنگ کی مصیبت وہ سوا کی گھنٹہ          پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو          سولہ لے ہوئے وہ خون میں گھنٹہ          افتد کہ جو اوتوں یوں جان بچا</p>	<p>۱۱۴          آگ اور آگ خستہ آگ خستہ          آگ آگ گھونٹے برس کے کبا پیر          آفت کا سفاوریا نام کی خبر          پہا پہا پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>۱۱۵          اس قافلے میں نہ گئے کاکاں نہ پو پو          گھولے ناموس رسول غریب          غل کی پو پو پو پو پو پو پو          وڈی کی سرگھوئے دیو پو پو پو</p>
<p>نان کو منی ایذا جو دے نہیں ہتی          مے خار الم راہ حن اطو نہیں ہتی</p>	<p>لشکر یہ او داسی تھی غریب الفریا کے          سہاروتے تھے رونے پہ امام و سکر</p>	<p>جلالتی تھی کیوں شہر یہ پہا پو پو          کسی خبر آئی ہوا اسے کیا ہوا لوگو</p>
<p>۱۱۶          اس آگ میں کئی تھم تھم تھم تھم          کتنے تھم تھم تھم تھم تھم تھم          سگر پانچہ تھم تھم تھم تھم تھم          سختی کی آریا بہ تھم تھم تھم</p>	<p>۱۱۷          فتنہ تھم تھم تھم تھم تھم تھم          مقول تھم تھم تھم تھم تھم تھم          بر تھم تھم تھم تھم تھم تھم          افتد میں مری گریا تھم تھم تھم</p>	<p>۱۱۸          اصغر تھم تھم تھم تھم تھم تھم          تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم          تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم          تھم تھم تھم تھم تھم تھم تھم</p>
<p>پھر راہ میں کس طرح فکے پاؤں کسی          جب قافلہ سالار نو اس پہونی کا</p>	<p>جب سے گئے آرام بلا شک نہیں پیا          قربان برادر کفن اب تک نہیں پیا</p>	<p>سرو لپہ جو اک عمر کی گشت بھالی ہو          کیا کچھ مری تھی کی خبر آئی ہو</p>

۱۱۵ یعنی حکم کا پورا پورا

<p>۱۱۵          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۱۶          وہ دین ہی زاد دین اور وہ          مقتول کی پودہ خوش تر تھا          پودہ دین اور وہ دین و صیت          ماتم دین اور وہ دین و صیت</p>	<p>۱۱۷          شریہ طوفان سے مراد طلب          امت کو کہ شریہ طوفان سے          غریب دین اور وہ دین و صیت          شریہ طوفان سے مراد طلب</p>
<p>۱۱۸          دو پو کی دنیا سے گزرنے کی خبر          یہ ایلی شہ کے مران کی خبر</p>	<p>۱۱۹          فرصت نہ ملی تالہ و فراد و فغان          بجائی کا سووم کہ کے روانہ ہو گئے</p>	<p>۱۲۰          لازم ہے مدارات گداہو کہ غنی ہو          وہ کیجے کہ دشمن کی خاطر شکنی ہو</p>
<p>۱۲۱          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۲          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۳          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>
<p>۱۲۴          کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۵          کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۶          کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>
<p>۱۲۷          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۸          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>	<p>۱۲۹          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>
<p>۱۳۰          کیا دور کی باتیں حقین غیر کوئی          سر پہ تھے دفتر مسم کے بیان</p>	<p>۱۳۱          کیا غم جو نہ تابع نہ ملازم ہو کسی کا          فوجوں سے وہ ڈرنا ہو جو خبر ہو کسی کا</p>	<p>۱۳۲          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے          چنانچہ کہ دشمن کی طرف سے          ہوا تو اس کی طرف سے</p>





[illegible]

<p>۱۱۹ وہ چاہے تو کس فکر کو دیا چاہی تو خوش ہو جو زبان اوست پیدا چاہی تو دیر کو صدف کے دریا میں اچھی کر جس بات کو چاہی پیر پیر اچھی کر</p>	<p>۱۲۰ حل جا لگا جب لگا جب نہ دانا اسا کہ بھجے ان جھٹکے ناکر جانا رہنا ہو تو شب کو بھی ملاقات کو جو وہ ملک مان جوین بھی پیر جانا</p>	<p>۱۲۱ اوستے کہ ما چاہا لگا میں بادشاہ لک فرمایا چاہا لگا چاہا لگا میں بادشاہ لک یہ رد و بدل جب ہوئی اس میں بادشاہ لک پس آئے کہ پیر جانا</p>
<p>۱۲۲ گر اوج وہ بٹے تو زمین عمر شین ہو دیرت پہ کرے مر تو خوشید میں ہو</p>	<p>۱۲۳ حاضر ہو جو ہو جو دیو خلق کے گھر میں تجس بھی وطن دوری ہم بھی ہن تقیر</p>	<p>۱۲۴ بیدین ہو جو حکم شوخ میں ہن میں ہو بس چپ ہو زبان کیا ستر قابو میں ہو</p>
<p>۱۲۵ فرمانے گریاں جو پیر سید ال فرمانے کہ امولکے رفته کاسیہ فرمایا دل نرم و اولاد بی کا رونا ہوں کہ تم کس کو روٹی کی پانیا</p>	<p>۱۲۶ میں شہر سے خوراکے پیر از کا دین جا کہ کو فخر سے لہو ہون چاہا بہتر کر کہ بکشتہ بن جائے ہم کو میں او طرف جانب میں جا کا</p>	<p>۱۲۷ کسی سخن کا ادب چند کس احمد کس کا گمان جو گا شہر پہ کہ کس کا کاشان کر دو لگا اچھی کوٹنے کا کاشان</p>
<p>۱۲۸ وکر او کامنا سب ہنیں صدمہ ہو چو حال اس مرے رونی کا بھی لگا پیر</p>	<p>۱۲۹ ہر چند غلام پس شہر خدا ہوں مامور ہوں کہ نہ حضرت جد ہوں</p>	<p>۱۳۰ ڈالے گا اگر ماتھ لب ام شہر دین پر سرموگا کہیں جسم کہیں ہو گانہ دین</p>
<p>۱۳۱ واقعہ بینک اس پر اثر نہالی سنی کوین بھی کئی دن تار نہالی ہمیں معین الفت سے پلا پیر پانی ہو جائے اک روز پیر و پانی</p>	<p>۱۳۲ میں نے پیر سننے کا جو پیر فرمایا کہ اس جانب سے چاہا پیر کہہ کر نہیں جانے کا کہ پیر کہ کہہ کر دے جسے سارا پیر</p>	<p>۱۳۳ میں نے پیر سننے کا جو پیر فرمایا کہ اس جانب سے چاہا پیر کہہ کر نہیں جانے کا کہ پیر کہ کہہ کر دے جسے سارا پیر</p>
<p>۱۳۴ ہم نالہ و فریاد بھی ہر چہ کرینگے پانی مرے پیر پیر ہی بن کرینگے</p>	<p>۱۳۵ دیر تہدین نہ تیر دے نہ تیر نہ دے بس ہم وہی کرتے ہیں جو کہ تیر نہ دے</p>	<p>۱۳۶ ہم شہر میں صحر کے وہ نام و نالام ہو ایک شغال ایک سگ زندہ نالام</p>

<p>مرثیہ کرا کے دنیہ میں سب جہاں جہاں کا جو یک تیر جاوے گیال پہنچو تو تیر بن عجب تیر خیال</p>	<p>مرثیہ عزت ہوئی تیرا تیرا جہاں عزت ہوئی تیرا تیرا جہاں عزت ہوئی تیرا تیرا جہاں</p>	<p>مرثیہ کیون جانتا تیرا تیرا جہاں کیون جانتا تیرا تیرا جہاں کیون جانتا تیرا تیرا جہاں</p>
<p>مرثیہ گروں بھی سپہ بونہا ہستے نہیں گروں بھی سپہ بونہا ہستے نہیں گروں بھی سپہ بونہا ہستے نہیں</p>	<p>مرثیہ ایمان بچ اس فاطمہ کے لوت جاکو ایمان بچ اس فاطمہ کے لوت جاکو ایمان بچ اس فاطمہ کے لوت جاکو</p>	<p>مرثیہ دوہو کا اگر شیر کوئی نائل کر گیا دوہو کا اگر شیر کوئی نائل کر گیا دوہو کا اگر شیر کوئی نائل کر گیا</p>
<p>مرثیہ تو تیرا کہ لکھتے تیرا تیرا جہاں تو تیرا کہ لکھتے تیرا تیرا جہاں تو تیرا کہ لکھتے تیرا تیرا جہاں</p>	<p>مرثیہ سین لکھا تو کیا جانے کجاں سین لکھا تو کیا جانے کجاں سین لکھا تو کیا جانے کجاں</p>	<p>مرثیہ پوچھا جہاں تیرا تیرا جہاں پوچھا جہاں تیرا تیرا جہاں پوچھا جہاں تیرا تیرا جہاں</p>
<p>مرثیہ وہ تیرا کہ اب منہ کے کھلاؤ گامو لا وہ تیرا کہ اب منہ کے کھلاؤ گامو لا وہ تیرا کہ اب منہ کے کھلاؤ گامو لا</p>	<p>مرثیہ کنہہ آفت میں گرفتار رہ گیا کنہہ آفت میں گرفتار رہ گیا کنہہ آفت میں گرفتار رہ گیا</p>	<p>مرثیہ مجمع تھا یگانہ کجاں شہنشاہ امیر مجمع تھا یگانہ کجاں شہنشاہ امیر مجمع تھا یگانہ کجاں شہنشاہ امیر</p>
<p>مرثیہ کہتا یہ سخن تیرا تیرا جہاں کہتا یہ سخن تیرا تیرا جہاں کہتا یہ سخن تیرا تیرا جہاں</p>	<p>مرثیہ پوچھو تو تیرا تیرا جہاں پوچھو تو تیرا تیرا جہاں پوچھو تو تیرا تیرا جہاں</p>	<p>مرثیہ وانے تیرے تیرا تیرا جہاں وانے تیرے تیرا تیرا جہاں وانے تیرے تیرا تیرا جہاں</p>
<p>مرثیہ فقتہ کے غلام کو کجاں بھی تیرا نہیں رکھتا فقتہ کے غلام کو کجاں بھی تیرا نہیں رکھتا فقتہ کے غلام کو کجاں بھی تیرا نہیں رکھتا</p>	<p>مرثیہ بہتر ہے اس طور یہ مرحلہ سہرا بہتر ہے اس طور یہ مرحلہ سہرا بہتر ہے اس طور یہ مرحلہ سہرا</p>	<p>مرثیہ عزت میں یہ کوشش تیرا نہیں رکھتی عزت میں یہ کوشش تیرا نہیں رکھتی عزت میں یہ کوشش تیرا نہیں رکھتی</p>

<p>بہشت کا کسی اور طرف حکم نہیں ہے وعدہ تہی جہان کیا ہے وہی پاک زمین ہے</p>	<p>پانی نہ کہ میں شب کو جگر من و اماکی لائی وہیں تقدیر کہ تھی خاک جہان کی</p>	<p>بہ جائیگا لاکھ لاکھ کا لہو شیخ و دودم سے دریا کی ترائی کوئی لے سکتا ہے جس سے</p>
<p>دانت پہنچ کر کہیں آس پاس پھیلے مان یا نصرت سے دور آ کر کہ وہ گمان</p>	<p>اوتر الہ او فخر خبری دان مع قد نہ پورا وہ تو تہی بے شک صفا</p>	<p>اوس شب بیدار تھی کہیں نہ جا فوجیں ہیں جو کہیں نہ جا</p>
<p>کیا نہیں ہے کیا نوز کی جھلک گری ہے نہر و گری وقت نماز سحری ہے</p>	<p>کیا نسل ہے بہن بھائی کیا کیوں نہ ہو کس اکا وہ چین ہے کہ جو اس میں نہیں</p>	<p>نکداری نہ کہ ہو چھ ڈری تو یہ ڈری شب سے پہلے سرحد کے آنے کی خبر ہے</p>
<p>مطالعہ ہو کر ہے کہیں نہ ہو کر صوت غزل کے ہر گز نہ ہو کر</p>	<p>تہی کیلے تھی سید الدنک جانی جو گزرتے ہیں کہیں نہ ہو جانی</p>	<p>میں منع آدن ہیں مری لافٹ نہیں فوجیں ہیں کہیں نہ ہو جانی</p>
<p>حضرت پہ وہ اوس تین پر اچھین گئی تکلیف سکندر پہ جو ظلمات میں گئی</p>	<p>چلائی میں وقف ہوں جو انجام ہو گیا پوچھو اسے لوگو کوئی کیا نام ہو گیا</p>	<p>بانی کی تو غربت میں نہ تکلیف ہو گئی گر مشورہ شیر ابو تو دریا پر رہو گئی</p>
<p>کس پاؤں پر کیا نہ ہو کر ہے وہ تہی تھا نہایت کوئی نہ دیکھ کر ہو کر</p>	<p>بہشت کی غلجی خط و طے نہ ہو کر مجلس جو دیکھ کر اس پر نہ ہو کر</p>	<p>جہان کی وہی فضل تہی نہ ہو کر نہ نہ ہو کر وہی نہ ہو کر</p>



<p>محلہ اوترا اوھلوسن جن شرف شہین دریا پر اوھلوسن گنگا شکر اظہر کھجور چھٹی کھجور چھٹی چراغ چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>محلہ گاما موھلوسن محل موھلوسن جیمہ میں چھٹی کھجور چھٹی تارے بھی وہاں کھجور چھٹی چراغ چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>محلہ خفج کھجور چھٹی کھجور چھٹی دریا پر اوھلوسن گنگا شکر اظہر کھجور چھٹی کھجور چھٹی چراغ چھٹی کھجور چھٹی</p>
<p>لاکھو میں بھی تھا اوھلوسن گنگا شکر اظہر نئے روز محال ہے شمار اسکا کھجور چھٹی</p>	<p>جیسے قمر اوس سرج جہان تاب میں پوس میں نے وہ کو کب بھی خواہ میں</p>	<p>دریا پر اوھلوسن گنگا شکر اظہر کھجور چھٹی کھجور چھٹی چراغ چھٹی کھجور چھٹی</p>
<p>محلہ شہین شمار اسکا کھجور چھٹی کھجور چھٹی کھجور چھٹی چراغ چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>محلہ تھا شرف شہین کھجور چھٹی غل تھا شرف شہین کھجور چھٹی نوشہ کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>محلہ جیمہ میں کھجور چھٹی کھجور چھٹی دریا پر اوھلوسن گنگا شکر اظہر کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>
<p>تھرڑو خال کا اب وہیاں میں ڈرڑو کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>تکلیف میں صلی الی تھی بھجور چھٹی کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>یہ رنگ تھا اوھلوسن گنگا شکر اظہر جیمہ میں کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>
<p>محلہ جیمہ میں کھجور چھٹی کھجور چھٹی دریا پر اوھلوسن گنگا شکر اظہر کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>محلہ تھا شرف شہین کھجور چھٹی غل تھا شرف شہین کھجور چھٹی نوشہ کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>	<p>محلہ جیمہ میں کھجور چھٹی کھجور چھٹی دریا پر اوھلوسن گنگا شکر اظہر کھجور چھٹی کھجور چھٹی</p>
<p>راحت کے گھاڑا کیا زخم کے پست پانی بھی ہوا بند اوھلوسن گنگا شکر اظہر</p>	<p>اب خلق میں کیا کوئی گھراچ میں اس در کا گدا اور کا محتاج نہیں</p>	<p>اوس دن تیر پڑوہ تھایہ شوکت حیات اگدن وہی زسیرت تھی کہ محتاج تھی</p>

مرثیہ میر انیس اور مرثیہ میر انیس

<p>۱۸۱ شب کو صیبت ہوئی تھی کس شخص کا جس نے تیری پوچھو جو پہلے کی حالت تھی اگر نہ ہو جائے تو تھی</p>	<p>۱۸۲ گاہ اذان دینگے اگر تیرے زیر پیرے سب شے کے زیر پیرے صدوی اس کے کیا صحت حسن کر تیرا</p>	<p>۱۸۳ شاہ شہداء خیمہ میں جا کر آمنہ رخ آفریں پیر شہداء کو دیدار دے گا پیر کو چھائی سے لگا کر</p>
<p>۱۸۴ دون بھی کتاب تو مصیبت کی کوئی ہے ہوسے بالونکو شہادت کی</p>	<p>۱۸۵ آواز میں سنے دو کو نہ کل کی بیل بھی گلتا ہے پھر کل کر کل کی</p>	<p>۱۸۶ خون بہتا تھا دیاو سکیا پوچھے کوئی بیٹی کے کچھ نہ کو پد سے</p>
<p>۱۸۷ شب تو رات کی کارکن تو تیرا اور کی جدلی کا دن آیا غل غلام کا دوا کی کا دن آیا زیر کے جھبے کوئی صفائی دیا</p>	<p>۱۸۸ آنا وہ صبح کا وہ رات کا جانا وہ وقت عبادت وہ وقت سنانا وہ چوہنا اچار کا وہ وقت سنانا چوہو کی وہ بوسہ دے دو کا دونا</p>	<p>۱۸۹ پوچھ چلے سے شاہ بیان کا کچھ غم غم غم کے دعا سنیا گھر میں چھوڑے پیر کے دعا سنیا پیر کے پیر کے دعا سنیا</p>
<p>۱۹۰ سید الشہداء صاحب معراج لیوگا محبوب الہی کا چمن آج لیکھا</p>	<p>۱۹۱ نے ذکر نہ غنیمت نہ گل و خار ہے تھے مرغان چمن و جہین چکار ہے تھے</p>	<p>۱۹۲ بوسہ دیا نصرت نے قریب آگے قدم پر اقبال نے سر کھدیا مولا کے قدم پر</p>
<p>۱۹۳ طالع میری روپیہ پید کی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی</p>	<p>۱۹۴ طالع میری روپیہ پید کی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی</p>	<p>۱۹۵ طالع میری روپیہ پید کی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی خوشامد شوق کی طرف آؤ گوی</p>
<p>۱۹۶ تیار جہانت نماز آپ پڑھیں گے اب فرض ادا کر کے رات پڑھیں گے</p>	<p>۱۹۷ آما وہ جو تھی فوج لعین نے ادلی پر تیرے لئے شکر اندوختی پر</p>	<p>۱۹۸ گرد اوڑے نہ پائے فرسوں کی تنگ دوین سر کھوئے ہوئے قاتل تیرے ہر دوین</p>

<p>۱۰۱ ملازمین سیرت و سیرت و سیرت و سیرت کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت ملازمین سیرت و سیرت و سیرت و سیرت</p>	<p>۱۰۲ اس شائے سیرت و سیرت و سیرت و سیرت ملازمین سیرت و سیرت و سیرت و سیرت کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت</p>	<p>۱۰۳ علائے شائے سیرت و سیرت و سیرت و سیرت کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت ملازمین سیرت و سیرت و سیرت و سیرت</p>
<p>مجمع کبھی دیکھا نہیں اس جاہ و مقام کا وینا بھی مرقع و گلستان ارم کا</p>	<p>انجام ہو ایہ کس سفر کر گئے اگر سینہ پرستان کھلے جوان گرا کر</p>	<p>میں جاوین اب یہ کہم جب کی سیرت بچو اگر اگر کس سا کوئی اور پس ہو</p>
<p>۱۰۴ چند کادہ گلشن و چند گلشن و چند گلشن وہ میر عالم شہر گلشن و چند گلشن میں کبھی کبھی گلشن و چند گلشن</p>	<p>۱۰۵ میں کبھی کبھی گلشن و چند گلشن وہ میر عالم شہر گلشن و چند گلشن میں کبھی کبھی گلشن و چند گلشن</p>	<p>۱۰۶ میں کبھی کبھی گلشن و چند گلشن وہ میر عالم شہر گلشن و چند گلشن میں کبھی کبھی گلشن و چند گلشن</p>
<p>انسان یہ نہیں چاند و تر آری زمین محبوب خدا عرش پر سایہ و زمین پر</p>	<p>غل او کھتے تھے فوج سے مبارز طلبی دولا کہ کا نر غم تھا نواس پہ پی کی</p>	<p>نکبہ نہ برادر پہ مجھے تھا نہ پس پر کچھ تم نہیں اندر تو موجود ہے سر پر</p>
<p>۱۰۷ چرخ طواف میں فردن و سیرت و سیرت افضل و محبوب سیرت و سیرت و سیرت کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت</p>	<p>۱۰۸ ان کا تپا تھا صفحہ و تپا و تپا و تپا کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت ملازمین سیرت و سیرت و سیرت و سیرت</p>	<p>۱۰۹ کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت ملازمین سیرت و سیرت و سیرت و سیرت کسی سیرت کی سیرت کی سیرت کی سیرت</p>
<p>یہ جان ہو ہر کاشی و مطلبی کی اسمیں تو ملا سہر و رسول عربی</p>	<p>سوئے تھے وہ تنہا جو نہ رونا نہ دیکھ ریتی یہ ورق اصحن نالوں کے پر تھے</p>	<p>سیدھے جو ہر کاشی و مطلبی کی اسمیں تو ملا سہر و رسول عربی</p>

<p>۱۰۱ روٹی ہوئی آنکھوں میں جو ہنسی تھا خواب تھا کہ آیا غضب حضرت قتار اور جو چاہئے گئی فوجی کیکریاں جو اوجھلین کیا کیجے ہو پار</p>	<p>۱۰۲ سج جلاہت پر عدو اپنے میدان کی سرسبز شاہ پرانے یون تیج کا جھنڈا پتہ چلو پورانے جھپٹے اس قبیلے رو باہو پرانے</p>	<p>۱۰۳ حکایت جس غول پر غم غم نار تو دیا دمنہ گل نامہ علی پائی کیے شہر کی طرح علی خاک پر سیاہی صحن علی</p>
<p>۱۰۴ سہو اس برن شیر زبان لوگ دشمن غل تھا کہ سے سر سے جو ان ہو گئے دشمن پیر</p>	<p>۱۰۵ دل بلکے می خوف سے چوٹا نظر آیا دیکھا تو ہر اک سورجہ ڈٹا نظر آیا</p>	<p>۱۰۶ نہروں جو بھاگے تھے او دھڑلے حد جنگل کی طرف دو گلوں پر تھے لوگ</p>
<p>۱۰۷ حکایت کا طعن بات کو قہر چوٹا چلنے ملک بہ ہوئی دنیا تو بال چمکانے فرس کو بکھا شہر والا سنان لون و را جو دین کرتے والا</p>	<p>۱۰۸ چھوڑا یہ غضب تیج کو چھوڑا چھوڑے دستان تو فوٹے چھوڑا تو لا جوت سیر تو نہ دیکھ چھوڑا او چاچو کیا باختر چھوڑا</p>	<p>۱۰۹ منہن کسی خالق تو نہ دیکھ چھوڑا منہن سلامت کسی خالق تو نہ دیکھ چھوڑا زندہ کسی حرا کو نہ دیکھ چھوڑا تھا کو نہ دیکھ چھوڑا</p>
<p>۱۱۰ لو تیج کو لی دم میں جیتی روح علی کی آگاہ میں کرتا ہوں کہ است ہوئی کی</p>	<p>۱۱۱ تھی صاحب ہو کیوں نہ لو بال نظر آیا اک دومہ تو وان تہ و بال نظر آیا</p>	<p>۱۱۲ مارا جسے دوزخ کو وہ رہی نظر آیا چورنگ سپاہی پس سپاہی نظر آیا</p>
<p>۱۱۳ تھی کوئی بات بدلتی تھی مارا علی کہ سر اسوہ شفا تھی صد سے کہیے کا ہو گیا تھی شفاق اجل بہ ہو گیا تھی</p>	<p>۱۱۴ تھی آئین کج تھی تھی تھی سب کج تھی تھی تھی تھی سب کج تھی تھی تھی تھی سب کج تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۵ تھی</p>
<p>۱۱۶ ہر جہد کہ طاقت نہیں ماتم میں دیکھ جو ہر تو دکھا دون تھیں مشہور</p>	<p>۱۱۷ غل تھا کہ برستی ہوئی آتش نہیں دیکھ یہ کاٹ یکاٹس باج کشا کشا نہیں دیکھ</p>	<p>۱۱۸ زہر و سکار پر ہا جسے وہ سب نظر آیا نولاد کا جو ہر سر قاتل نظر آیا</p>





<p>۴۱۱ کیا وصف کمون شمس و قمر سپردان حال و حال پہلی تھی قیامت کی طر اور تاج پہلی اگر ایسا وصف کو اور تو توجہ</p>	<p>۴۱۲ وہ شک صبا ک کی سیل ہوئے جو ملک سیر و سیر خوش فامش خوش و خوش تھا فغان آتش کین و کین</p>	<p>۴۱۳ تھا نہ کہ نہ فخر و تلو از بندین بغیر غضب اندک و ہر ہر بندین سکین فقیہ تیر و تیر راشکو کا اور دشت کین</p>
<p>حیرت زد و شش رو و گیر تھے آنکو اور نہ تھایہ اور آنکو سے تصور تھے آنکو</p>	<p>وہ تار ہوا الاثر نہ قدم جا ہوا تھو وامان و جرح کی ہوا کھاتا تھا کھو</p>	<p>یون لا کہوئے اک سائے کو اور نہ تھو کھیت ایسا جا ہوا تھو تھو</p>
<p>۴۱۴ کے تھو تھو تھو تھو کے تھو تھو تھو تھو کے تھو تھو تھو تھو کے تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۴۱۵ نعل تھو تھو تھو تھو نعل تھو تھو تھو تھو نعل تھو تھو تھو تھو نعل تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۴۱۶ سب تھو تھو تھو تھو سب تھو تھو تھو تھو سب تھو تھو تھو تھو سب تھو تھو تھو تھو</p>
<p>رنگ و رخ قرطاس بھی فوق ماتہ تھو جھپکی جو پیک سادہ و رخ ماتہ تھو</p>	<p>شش و ہون فلک کین جو ہر کی چکا سم رکھتے ابھی جا کے سر سر فلک</p>	<p>کے جا ہوا تھو تھو تھو سر سر کین کین کین کین</p>
<p>۴۱۷ رہا جو تھو تھو تھو تھا و تھو تھو تھو تھا و تھو تھو تھو تھا و تھو تھو تھو</p>	<p>۴۱۸ وہ تھو تھو تھو تھو وہ تھو تھو تھو تھو وہ تھو تھو تھو تھو وہ تھو تھو تھو تھو</p>	<p>۴۱۹ سکین فلک تھو تھو تھو پیر خوں سے جبریل بھی سر کین تھو</p>

۱۱

<p>مرثیہ بہشتی تھی وہی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کیونکہ تھی اس جان پر تھی نہ تھی جو تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ دیر پہلے تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی اب تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ جہان تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی جہان تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی جہان تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>بہتر کی نامہ کرو کر فوج عدوس بہتر کی نامہ کرو کر فوج عدوس</p>	<p>مشکل ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر پوچھنے خبر دار کہ فوج آئی ہو کر</p>	<p>ملواریوں نے دم لینے کی فرصت نہیں تھی سجہ بھی مجھے کرنے کی مہلت نہیں تھی</p>
<p>مرثیہ وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>صدمہ ہو اہت کے لیے جان حرمین پر وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>گھٹ جائیگا وہ جان کھل جائیگی تھی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>سجہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی یہ ذکر ہے فرض ادا کر کے قضا کی</p>
<p>مرثیہ وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>نہ قصد تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وان فاطمہ لشی ہوئی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>شکر ہے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی خون بہنے لگا نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>خولی نے تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی اک شامی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>











۱۴۰  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

۱۴۱  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

۱۴۲  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

گرمی کے بین دن سو سو بھائی کا  
شیر و نکو تری ہی میں نین آئی واکر

اک دن تو مسکریاں رنگا پیر  
عقدہ مر سس و کا کھنایا کچیر

دریا پہ او تر گاسرا نجام نہ کیے  
جس بات میں نکر ایلو وہ کاثر کیے

۱۴۳  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

۱۴۴  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

۱۴۵  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

دریا جو دے سانس لہرا بھائی  
دل خود کو واسوت بھرا بھائی

کم سن کی مضمون ہزار گروہ  
بر ماہ بولب نہر جو خیمہ تو بجا رہی

فکر اسکی عبث ہو کہ نہ ماتھہ  
افدہ میں ساسہ ہو پونی بگا پانی

۱۴۶  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

۱۴۷  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

۱۴۸  
کبریا کی صفات کو کلامی طور پر  
بیان دے دو سی مستطیل شکل میں  
وہاں سے کلامی طور پر بیان  
کیا دے دو سی مستطیل شکل میں

کجا یا تھانہ کھانا نہ ذرا سوچے بابا  
تا دیر کہہ رہے ہو کہ یہ سوچے بابا

منزل پہ میں رکھو اتنا مشکینہ ونگو  
یابی پہ کہہ پڑتے تھے ناخوشے ونگو

پاس آگے گوشتا پ کو گھر آتے تھے  
ہر زمانہ کی کو محل سے آتے تھے

<p>۴۱</p> <p>جوازہ توفیق و توفیق توفیق کے لئے توفیق توفیق توفیق کے لئے توفیق توفیق توفیق کے لئے توفیق توفیق توفیق</p>	<p>۴۲</p> <p>کے لئے توفیق توفیق توفیق کے لئے توفیق توفیق توفیق کے لئے توفیق توفیق توفیق کے لئے توفیق توفیق توفیق</p>	<p>۴۳</p> <p>توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق</p>
<p>۴۴</p> <p>اک ہاتھ علی اکبر و بیجاہ نے تھا ما اک ہاتھ جگر بندید اندک نے تھا ما</p>	<p>۴۵</p> <p>صورت نظر اندک کے مقبول کی آئی ہنستے گئے جس سمت مکہ پہ لوئی آئی</p>	<p>۴۶</p> <p>معاذ تہ رحمانیہ بیان شکوہ کو فاقہ کے پیام آنے کے لئے وطن کو</p>
<p>۴۷</p> <p>چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق</p>	<p>۴۸</p> <p>دو چیز نگار شاہ شہر والا چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق</p>	<p>۴۹</p> <p>لذات جو وہ دن عالم توفیق میں تھا کے باراد ان مینے کے لئے توفیق</p>
<p>۵۰</p> <p>آگاہ نہ تھی اس سے ہم خبر کس سے کھل جائیگا سر ہاتھ بندھتے ہوئے رہے</p>	<p>۵۱</p> <p>دستار پر رکھو ہاتھ جو دیکھا ہو فلک سے خوشی کا سنم زرد ہوئے کی چپ سے</p>	<p>۵۲</p> <p>جون دانہ تیج برابر وہ جوان تھے صف پیچھے تھے اور آگے امام وہاں تھے</p>
<p>۵۳</p> <p>وہ چیز نگار شاہ شہر والا چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق</p>	<p>۵۴</p> <p>دو چیز نگار شاہ شہر والا چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق</p>	<p>۵۵</p> <p>ماں جو توفیق توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق چھاتی کے لئے توفیق توفیق</p>
<p>۵۶</p> <p>کرونگو بہادرون نے اور اسواروں کے کولا دوکانوں نو لشکر کے دکانداروں کے کولا</p>	<p>۵۷</p> <p>کاتو کے جہان و عہد کے گلشن نظر آیا پھولوں سے بھر اوشن کا دامن نظر آیا</p>	<p>۵۸</p> <p>داخل ہوتے حضرت حرم شاہ خجہ میں اشرہ تورے ماہ کیا برج شرف میں</p>

<p>۱۵</p> <p>کس کس سے ملانے کے لیے میں کہہ رہا تھا بابا تمہیں کب سے اول ٹھونڈ رہا تھا</p>	<p>۱۶</p> <p>فان غالم و رخسار ہونے کے دن اکٹھے صدمہ قہر پر اب چہرے سے سوئی کے دن اکٹھے</p>	<p>۱۷</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>
<p>۱۸</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۱۹</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۰</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>
<p>۲۱</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۲</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۳</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>
<p>۲۴</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۵</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۶</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>
<p>۲۷</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۸</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۲۹</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>
<p>۳۰</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۳۱</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>	<p>۳۲</p> <p>کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا کس کس سے ملنے کے لیے میں کہہ رہا تھا</p>

<p>حکم بہشتی جہنمی و نافرمان و فرمان مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>	<p>حکم مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>	<p>حکم مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>
<p>وہ بین وہ فریاد و بکا یاد ہو محکو وہ مانے حسینا کی صد یاد و محکو</p>	<p>سب چار ہزار و نین زرد پوش بہ زمین پہنچے تو صدین فرج کی سرگراں ہو زمین</p>	<p>کے تھایہ لشکر و سعد شقی کا سرینے کو آئے ہیں حسین ابن علی کا</p>
<p>حکم بہشتی جہنمی و نافرمان و فرمان مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>	<p>حکم مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>	<p>حکم مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>
<p>ماہم میں تیرے کو کہہ رہی چل گئی بیٹیا تو فرج ہو اچھے چھری چل گئی بیٹیا</p>	<p>دھالین و توش میں پہلے پہلے بہ زمین تلوار میں تو جہنم میں پہلے پہلے بہ زمین</p>	<p>سوچے کہ نہ آداس میں تیرے کے ظل آئے غصے سے یہ تھارے کہ آؤ نہ نکل آئے</p>
<p>حکم بہشتی جہنمی و نافرمان و فرمان مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>	<p>حکم مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>	<p>حکم مستحقان و مستحقین و مستحقین مکہانی و جہنمی و جہنمی و جہنمی جہنمی و جہنمی و جہنمی و جہنمی</p>
<p>مان جلد خبر لا کہ یہ لشکر کہ ہے آریا اوس سمت نشا نوٹ کے ہیں رخ یا اویلا</p>	<p>دشمن کو اگر ہوئی حکومت کی خوشی ہو موجود ہیں بہکے بھی شہادت کی خوشی ہو</p>	<p>غصہ کی یہ جاگہ نہیں کیا امین ضرر ہو سرینے کو آئے ہیں تو حاضر و اسیر ہو</p>





<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>	<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>	<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>
<p>اک حشیرا پر شریف ناشاد کر گئی سر کھول کے اندر سے فسر کر گئی</p>	<p>پانی بھی کوئی نہرت پائ نہیں ہو جز تیغ و سنان کہ نظر آتا نہیں ہو</p>	<p>غل تھا کہ نہ مہلت دو فوج میں ویشہ کو سادات کا سر کاٹ کے کھولینگے کر کو</p>
<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>	<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>	<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>
<p>شہید کی کہنے کا بھی کچھ طور نہیں ہے اسکا تو کوئی میرے سوا اور نہیں ہے</p>	<p>امدی ہوئی بادل کی طرح فوج میں مقتل کی زمین گھوڑوں کی پٹائیوں میں</p>	<p>بدلی سپہ نظام کی سپاہیوں نے جھکی تھی شہر میں تھے چار طرف لڑائی تھی</p>
<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>	<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>	<p>عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے وہابیوں کی طرف سے عجبتی کہ جس طرح سے جنگجو فوج کو فتح کر کے</p>
<p>خود آگے اور پیچھے کھاندا روئی صبر ایک ایک کانٹے فوج حیدری کی طرف سے</p>	<p>لکھتے ہیں یہ بعض کہ چو لاکھ اہل جہاد کیا سیکس فظلم امام دوسرا تھے</p>	<p>جنہ ہی شہید ہوئی شہادت کا حاصلا تھا ہر قسم سے ہر رنگ و خنیر پائی نہ لایا تھا</p>





<p>۱۱۱          کیا ہو پکاری جاتی ہو          صدقہ تیری جگہ کے گھر کی یاد          نہ کہ چلے واری اگر کوئی کیا          رہا نہ بزار واری کا جو سامان</p>	<p>۱۱۲          آداب سے بخت کو وہ دیکھو آبا          جاتی کو غم کا دیکھو بھی سو یا          پوچھو پوچھو کی پتھن بھی سو یا</p>	<p>۱۱۳          مین کی تھی کیونکہ نہ بھلا          خطہ کے مکتبے کے گھر کی یاد          مین نہ بھلا وہ مین کی یاد          مین نہ بھلا وہ مین کی یاد</p>
<p>تائیرت وودھی وکھلائیو بیٹا          گر آن بنے باب یہ مرا پو بیٹ</p>	<p>خوش ہو کے رکھنا تھو غازی علی          اور بیٹھ کے غور او یا سر شہر قدم</p>	<p>سلمان تو طالق کے لیے ساری فوٹی          پھولے نہ سماویکے وہ ابار سے فوٹی</p>
<p>۱۱۴          گھر کی یاد کی یاد کی یاد          دامن کو چھی وادان کو چھی          چھوڑا جو سید انور کی یاد</p>	<p>۱۱۵          فغانیہ نہ بھلا کی یاد          عکس بن حلقہ کو یاد          عکس بن حلقہ کو یاد</p>	<p>۱۱۶          کرا کہ مہر کی یاد کی یاد          کرا کہ مہر کی یاد کی یاد          کرا کہ مہر کی یاد کی یاد</p>
<p>دو گھر کی ترست مرست پر بادی بیٹا          صدقہ ہو چھا پر یہ تری شادی ہو چھا</p>	<p>سو پناہ بختین مین دل جان مین          لیو کی بہن تے حیدر لہن علی</p>	<p>بھولے گی مری یاد نہ میدان ستم          مین باہر مین سو کھی ہوئی مین</p>
<p>۱۱۷          خانو شاد کی یاد کی یاد          کافھی کی یاد کی یاد          اس میں کی یاد کی یاد</p>	<p>۱۱۸          جھبک کی یاد کی یاد          جھبک کی یاد کی یاد          جھبک کی یاد کی یاد</p>	<p>۱۱۹          تاعرش خدا تے کو پوچھا تاعرش          تاعرش خدا تے کو پوچھا تاعرش</p>
<p>افسردہ نہو غم امید کھلسکا          کھل جانے کے آنکھیں وہ صبر کھلسکا</p>	<p>چھٹی نہو غم کے قطر کیو جانی          پہلے نہو غم کے قطر کیو جانی</p>	<p>تاعرش خدا تے کو پوچھا تاعرش          تاعرش خدا تے کو پوچھا تاعرش</p>







<p>وہاں پہنچا تو اس کی حالت ایسی تھی کہ اس کی جان بچانے کے لئے اس کو فوراً ہسپتال میں لے جایا گیا۔ وہاں اس کی حالت دیکھ کر ڈاکٹروں نے اس کی جان بچانے کے لئے کوششیں شروع کر دیں۔</p>	<p>یہ سب کچھ دیکھ کر اس کی والدہ نے بہت دکھ بھرا کر کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>
<p>پھر وہیں خاک پا کر اس کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>
<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>
<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>
<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>
<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>	<p>اس کی والدہ نے کہا کہ میری بیٹی کی جان بچانے کے لئے کوششیں کرنا۔</p>

<p>مرثیہ کبھی نہ تھکتا میرا دل خیمہ مان سپرین بادشاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی میں گلے زانو تر</p>	<p>مرثیہ عاقبت تو تو فخر و غرور کی حال تجربہ زیادہ بجائی کی راجہ بجائی دراخت کو بیٹے کی بجائی حال جاری کی طرح کانا آقا کو حال</p>	<p>مرثیہ جوانی میں جس نصیب کی تھی بروز واقف و واقف اس کی تو تو میرا دل ہے تیرا دل تو تو میرا دل ہے تیرا دل</p>
<p>کب سے عمار یونگ ہیں سر کو تیرے گرمی کے مارے دم میں شہوئے تیرے</p>	<p>گوشت طے ہمیں نہ فزا ہو نہ تیرے اب تو ہی بڑی ہی ہو کجا تو کی تیرے</p>	<p>داخل ہو تھو تھو میں کسی کا دل نہ تو بھیتا تھی یہ دھڑک نہ تو ویدیل نہ تو</p>
<p>مرثیہ کبھی نہ تھکتا میرا دل خیمہ مان سپرین بادشاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی میں گلے زانو تر</p>	<p>مرثیہ آرام تو میں سپرین چھاپا کین آفتون میں سپرین چھاپا یہ آندھیاں سپرین چھاپا دن بھر سپرین چھاپا</p>	<p>مرثیہ کبھی نہ تھکتا میرا دل خیمہ مان سپرین بادشاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی میں گلے زانو تر</p>
<p>حاضر ہر جان نثار امام غیور کا برسا کمان ہر خیمہ اقدس حضور کا</p>	<p>گرمی سے کھیت خشک تھی ہر جگہ اجاڑ ایک ایک کوس راہ میل میں سہارا</p>	<p>جو مہر قافلہ میں سپرین یہ وہ فرات ہی گرمی میں قریب نہر کا آب حیات ہی</p>
<p>مرثیہ بولی بولتے دست خانوں اور اس میں بھلا بھلے کی غول میں خفگی ہو بازاری چین ہو کہ سرفراز میر جا بس فخر و کاکا کھانا ہو کہ</p>	<p>مرثیہ تو اس میں سپرین چھاپا اس میں سپرین چھاپا آقا فیض کی دعا کا کھانا ہو کہ بارب سرفراز کاکا کھانا ہو کہ</p>	<p>مرثیہ کبھی نہ تھکتا میرا دل خیمہ مان سپرین بادشاہ کو در انداز جو خط و خیرین بہت اہلیت پر پہنچے ہیں فانی میں گلے زانو تر</p>
<p>خفا کا سات کے تم نور عین ہو اوتر و نال جہان سر بجائی ہو</p>	<p>دشمن بہت ہیں بادشاہ شہنشاہ بجائی ہیں نثار ذرا دیکھ بھال کے</p>	<p>داخل اس میں روم کا یہ نہ سلطان نام کا دنیا کی سب زمین ہیں جو قبضہ امام کا</p>

<p>۴۱۳ حضرت کے حکم کا ترجمہ صحیح ارشاد یہ ہوا کہ دیکھو اختیار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ سب چیزیں جو خدا نے</p>	<p>۴۱۴ میں نے اپنے نبیوں کو حکم کیا کہ ان کے ساتھ نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں</p>	<p>۴۱۵ میں نے اپنے نبیوں کو حکم کیا کہ ان کے ساتھ نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں</p>
<p>۴۱۶ اوترین زمین یہ مرضی آل رسول یہ لا وہ کبر فیض کہ اچھا قبول یہ لا وہ کبر فیض کہ اچھا قبول یہ لا وہ کبر فیض کہ اچھا قبول</p>	<p>۴۱۷ مگر کہ کما حدیث ہے کہ رنگ اور ہی یہ لا کوئی یہ شام کے لشکر کا طور ہی یہ لا کوئی یہ شام کے لشکر کا طور ہی یہ لا کوئی یہ شام کے لشکر کا طور ہی</p>	<p>۴۱۸ سرسبز زمین وہی جو علی کے نشان ہیں خود جبکہ وہ میلنے کہ ہم سب ہیں خود جبکہ وہ میلنے کہ ہم سب ہیں خود جبکہ وہ میلنے کہ ہم سب ہیں</p>
<p>۴۱۹ فلینکے خدا کو پکارو جیہیں وہاں سے علی صلی اللہ علیہ وسلم ماضیوں آپ پاش علی کے زمین پاں ہو گا خدیجہ مہر بادشاہوں</p>	<p>۴۲۰ یہ جا بے بیچ جو ان صفات لکھا اس ولی کی تہا ہے جیہیں آئے ہیں ملک غنیمت ہم پر زمین توسیع کی جو پوری زمین</p>	<p>۴۲۱ یہ جا بے بیچ جو ان صفات لکھا اس ولی کی تہا ہے جیہیں آئے ہیں ملک غنیمت ہم پر زمین توسیع کی جو پوری زمین</p>
<p>۴۲۲ جلد اوٹو کچھ لوگ ہیں جو کاویار کے لے آؤ اشتروں سے قاتلین و مار کے لے آؤ اشتروں سے قاتلین و مار کے لے آؤ اشتروں سے قاتلین و مار کے</p>	<p>۴۲۳ اعدا اے دین کے شر سے قتل ہیں ہم تاتاق کوئی روئے بھی تو نابھ مہینا تاتاق کوئی روئے بھی تو نابھ مہینا تاتاق کوئی روئے بھی تو نابھ مہینا</p>	<p>۴۲۴ ایک ایک پہل زور متین شکوہ تھا ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا ابن رکاب سبز قدم سرگروہ تھا</p>
<p>۴۲۵ میں نے اپنے نبیوں کو حکم کیا کہ ان کے ساتھ نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں</p>	<p>۴۲۶ میں نے اپنے نبیوں کو حکم کیا کہ ان کے ساتھ نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں</p>	<p>۴۲۷ میں نے اپنے نبیوں کو حکم کیا کہ ان کے ساتھ نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں نہ لڑیں</p>
<p>۴۲۸ پیر تو فکرن تھا نور رسالت مآب کا سر پر لگا تھا چتر زری آفتاب کا سر پر لگا تھا چتر زری آفتاب کا سر پر لگا تھا چتر زری آفتاب کا</p>	<p>۴۲۹ گر مرے توروں نے رضوان کی سیڑی دونوں طرح مال تھا نہ اخیر ہی دونوں طرح مال تھا نہ اخیر ہی دونوں طرح مال تھا نہ اخیر ہی</p>	<p>۴۳۰ لازم رسول زاد ہو گا احترام ہی اوترین الگ ہیں یاد ہو گا قاسم ہی اوترین الگ ہیں یاد ہو گا قاسم ہی اوترین الگ ہیں یاد ہو گا قاسم ہی</p>





کجا این سحر و جادو را  
که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
کجا این سحر و جادو را

جگر و دل و دهر و دهر  
که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
جگر و دل و دهر و دهر

بلبل و دهر و دهر  
که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
بلبل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
کجا این سحر و جادو را

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
جگر و دل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
بلبل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
کجا این سحر و جادو را

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
جگر و دل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
بلبل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
کجا این سحر و جادو را

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
جگر و دل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
بلبل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
کجا این سحر و جادو را

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
جگر و دل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
بلبل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
کجا این سحر و جادو را

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
جگر و دل و دهر و دهر

که در این دهر و دهر  
ازین بین که در این دهر  
بلبل و دهر و دهر

[illegible]

<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کتنی غم کیا ہے جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>	<p>مرثیہ دیکھو کوئی کہنے لگا ہے جتنی میں نے تجھ کو غم کیا ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>	<p>مرثیہ کس نے تجھ کو کتنی غم کیا ہے جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>
<p>کیا جانے کس کوک دیا ہو وہ لہر کو سب دشت گوشت ہو یہ غصہ ہو شیر کو</p>	<p>کتابت ہو کسی کو ہماری ولایت پالی بھی اب نہ دین تو میں کچھ لائیں</p>	<p>نہ آج تب دم میں یہ ناری ہلاک ہو گر نہ تھے اسے اکرو تو ابھی حال کھان ہو</p>
<p>مرثیہ نہیں کیا میں نے اپنے دل کو جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>	<p>مرثیہ پہاں کے لئے لگے جو دل کو جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>	<p>مرثیہ کرتا ہے عاجزی وہی جو حق فحاش ہو بکلمہ کی روح مضطر کھایاں ہو</p>
<p>قربان ہو گئی نہ لڑائی کا نام لو میں نا تھم جوڑتی ہوں کہ غصہ کو تمام لو</p>	<p>یکساں ہو تر و بحر ہماری نگاہ میں غیر غم و غصہ کو دخل نہ دو حق کی آئین</p>	<p>کرتا ہے عاجزی وہی جو حق فحاش ہو بکلمہ کی روح مضطر کھایاں ہو</p>
<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کتنی غم کیا ہے جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>	<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کتنی غم کیا ہے جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>	<p>مرثیہ میں نے تجھ کو کتنی غم کیا ہے جو کہنا نہ ہو اور نہ کہنا نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے نہ ہے بوجہ نہ ہے غم نہ ہے</p>
<p>مجاہد کی صف میں جو کچھ ہو گئی بھائی سے جنگل مجھے پسند ہے گزری تری سے</p>	<p>اولی سے بحث تنگ ہو عالی مقام کا میں خامشی جواب ہو لے کلام کا</p>	<p>یہ کیا ہیں تم تو نہ سکند کو توڑو لو کہ چاہتے ہو تو دریا کو چھوڑو</p>

<p>۴۴ آفت دی جانے سے کسی کی فتنہ بس تیرے غم کو کہہ گیا وہ صد جہنم پوچھتی تھی جہنم میں تو تیرا تو فتنہ چپ چپ ہو گئے فتنہ جہنم کے فتنہ</p>	<p>۴۵ نازم سے اپنے پیغمبر امت سے کہنے لگے مصطفیٰ فتنہ کی فتنہ اچھے جیسے کہ کیا جو کہ پسند چھو کر مگر کہ</p>	<p>۴۶ چھوٹا بچہ سے سنا کہ فتنہ ختم ہو گیا فتنہ کی فتنہ پوچھتا تھا عدالت کی فتنہ کی فتنہ پانچ ایک کہ باوجود کہ فتنہ کی فتنہ</p>
<p>گردن جھکا دی تانہ ادب میں غلڑا قطرے لہو کے لہو کی فتنہ کی فتنہ لیکن کھل کر</p>	<p>ہو لو جوان مر جہنم غصہ سے بیٹا وہ ہی قدم ہی قدم ہو جو باپ کے</p>	<p>کیا صد و علم عقدہ کشا نہ تھا گردن جھکی ہوئی تھی کلاس جہنم کی فتنہ</p>
<p>۴۷ پتھر و پتھر کی فتنہ کی فتنہ کہہ جاتے تھے کہ فتنہ کی فتنہ کا خدا ہو کہ فتنہ کی فتنہ اب پتھر کی فتنہ کی فتنہ</p>	<p>۴۸ آؤ فتنہ فتنہ کی فتنہ گیتوں نہ نہ فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ</p>	<p>۴۹ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ</p>
<p>میں ہوں غلام ایک ادنیٰ غلام کا آقا مجھے خیال تھا بابا کے نام کا</p>	<p>کیا دشت کہ ہر صابر و شاکر کے واسطے یہ استقام ایک مسافر کے واسطے</p>	<p>کم و زور دست و بازو نہ فتنہ سب قدر میں ہی فتنہ کی فتنہ</p>
<p>۵۰ اوتھ گئی آنے سے فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ اس دشت میں اس دشت کی فتنہ سب فتنہ کی فتنہ کی فتنہ</p>	<p>۵۱ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ</p>	<p>۵۲ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ پتھر کی فتنہ کی فتنہ</p>
<p>اس فتنہ میں غلام کا دل آب آب ہو یہ عین مصلحت ہی جو کہ فتنہ کی فتنہ</p>	<p>اب وہ کمان ہیں تیرے فتنہ کی فتنہ سب اس میں چھک میں فتنہ کی فتنہ</p>	<p>میں غلام کا دل آب آب ہو یہ عین مصلحت ہی جو کہ فتنہ کی فتنہ</p>

<p>۴۴</p> <p>گدگدین باغ و آل حضرت نے کیا کیونکہ انہیں غنیمت سے بھائی کیا گیا وہاں وہ جلاوطن ہوئے تھے مگر خدا دیکھ کر ان کو قریب لایا اور یہ کہ</p>	<p>۴۵</p> <p>ہو یا کیا نہ کر سب کا نشانہ جنت و عذاب لایا کہ نہ یہ مقام کتے میں اس زمین کا کھانا یا ان کو قریب لایا</p>	<p>۴۶</p> <p>وہ شیر ہو کہ دھاک ہر ساری خدائی میں دیکھو کوئی تنہا رسوا ہر ترائی میں</p>
<p>۴۷</p> <p>بھائی مقام خمیہ آل عباس ہر وہ باہر ہو پیشی سے تربت کی جاہر وہ</p>	<p>۴۸</p> <p>دیندار گرد قبر کے بستی ہا ہنگام شہر و نسے لوگ یا کی زیارت کو آئیں گے</p>	<p>۴۹</p> <p>اس قوم نہ دودھ لایا تھیں عقبتہ بری نہ بدل چاہے تھیں قریب خدا سے غور و جل چاہے تھیں جو کہ زمین اسی پر چل چاہے تھیں</p>
<p>۵۰</p> <p>محبوبت خیال ہر رشتہ کی جانی کا منا کوئی بہن نہ سنے اپنے بھائی کا</p>	<p>۵۱</p> <p>انگڑہو تم بھائی کی کشتی کے اوپر لازم ہر قرب نہ رہتی کے واسطے</p>	<p>۵۲</p> <p>بھائی جگہ ہزاروں کی بچا تباہوں میں جو ہو گا اس زمین پہ وہ سب جاتا ہوں</p>
<p>۵۳</p> <p>محبور ہی ہو کہ بھائی کو ماتحتوں کو عین سو گئے تم نہ ہو کہ بہن ہو گور و عین</p>	<p>۵۴</p> <p>میدان ہو اور لاش میں عین بھائی قریب ہو نہ ترائی قریب ہو</p>	<p>۵۵</p> <p>دولت ہونگی یا اسد گرد کار کی بھیا ہی ہو کہ ہر رستہ فزاک کی</p>



<p>۱۵۱ تو کہہ سکتا ہے تو دوا دے اس غم بجائے کہ بجا کی ہے پہلے لکھ لکھ رہی ہے آگ کا ڈوبا گیا ہے پاؤں سے پیادہ ہے اس کا</p>	<p>۱۵۲ نہیں میر کا جو چہرہ ہے وہ تو میر کا ہے جو چہرہ ہے کسی اور کا نہیں جو چہرہ ہے جہاں یہ ہے جو چہرہ ہے</p>	<p>۱۵۳ تو کہہ سکتا ہے تو دوا دے اس غم بجائے کہ بجا کی ہے پہلے لکھ لکھ رہی ہے آگ کا ڈوبا گیا ہے پاؤں سے پیادہ ہے اس کا</p>
<p>۱۵۴ دُور سے بخوم بن گئے سارے زمین پر اوتر سے خدا کے عرش کے تا کر میں کے</p>	<p>۱۵۵ اڑا اقبال جو بستی کی جہاں رہتا ہے پست کے رول لگی ہو جہاں کے</p>	<p>۱۵۶ اس بیکسی میں دلبر زمر کا کون تھا آئے نہ تم تو پہر سے بابا کا کون تھا کے</p>
<p>۱۵۷ کوئی خاکستری نہیں لکھ کر نہ سہو شمع جو کس کا بجا کی ہے نار شمع شمع کہ طنائیں جہاں میں اور کون ہے تو تینا اور کون</p>	<p>۱۵۸ اگر کوئی نہیں لکھ کر نہ صدقہ و قرضہ کہ بجا کی ہے تھے دس ہزار ستم کی جہاں جہاں میں رہی ہو جہاں</p>	<p>۱۵۹ خفے میں کہتا ہے نہ جہاں زبان میں کہتا ہے نہ جہاں جہاں میں کہتا ہے نہ جہاں جہاں میں کہتا ہے نہ جہاں</p>
<p>۱۶۰ جنگل کا اوج ہو گیا غیمہ کی شانے پلہ زمین کا اوٹھ کے ملا آسمانے کے</p>	<p>۱۶۱ آر زوہ میں کہ ماتھے سے دیا گل گیا دیکھو ابھی تلک نہیں اب رو سے بل گیا کے</p>	<p>۱۶۲ آتا ہو غیظ جب تو نہ کھانے نہ پیتے ہیں یہ تو غصہ نہیں کہ صد تین چہرے ہیں کے</p>
<p>۱۶۳ تھا اسے ارتقا میں کہ کبھی جہاں لنگان عرش کے چہرے شمع جہاں کے</p>	<p>۱۶۴ کیا جہاں میں کہ کبھی جہاں کیا جہاں میں کہ کبھی جہاں کیا جہاں میں کہ کبھی جہاں کیا جہاں میں کہ کبھی جہاں</p>	<p>۱۶۵ فرمانا نہیں بجا کی ہے میں میں کہ کبھی جہاں میں میں کہ کبھی جہاں میں میں کہ کبھی جہاں</p>
<p>۱۶۶ سہرا ملا جو شمع کیوں جہاں کا سونا و تر کی ورق آفتاب کا کے</p>	<p>۱۶۷ پیارا ہے او نہیں جہاں بانی عزیزی بجیا رہیں تنہا رہی جوانی عزیزی کے</p>	<p>۱۶۸ جمع غصہ سپاہ کا دریا کے پاس ہی شہر کے کہا کہ ہوتے جہاں کیا اس ہی کے</p>

<p>۱۰۰ آفتاب و دھند تو بولتا کہ میں ہوں آپ کو خاک کی طرح کرانے میں ہوں اے آفتاب تو اس میں جو ان شام دم آفتاب کا وہ عجب شہر ہے کہ میں ہوں</p>	<p>۱۰۱ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۰۲ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>
<p>۱۰۳ کیسا شہر ہے یہ تھا اتنا نہ تھی وہیکہ جو چھوڑ کر آئیں بستی کی چاہ نہ تھی</p>	<p>۱۰۴ مل اوجہ اب تو اس کی دھند میں سے خالی ہو کر ہو گا زمانہ تھیں</p>	<p>۱۰۵ تو ہی ہوتے تھے جہاں کی شان پر تھے تھے وہاں کے آسمان پر</p>
<p>۱۰۶ آفتاب کی طرح شام کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۰۷ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۰۸ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>
<p>۱۰۹ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۱۰ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۱۱ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>
<p>۱۱۲ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۱۳ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۱۴ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>
<p>۱۱۵ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۱۶ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>	<p>۱۱۷ میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح میں نے دیکھا ہے کہ آفتاب کی طرح آفتاب کی طرح شام کی طرح</p>

۱۵۱  
حضرت کو ملتیت پی پین سے  
قدیم نو دولت کیلین سید شایان  
وہ نور انشراق کا وہ پاس کہ کلام  
بوجھ چھپی حکایت تھے کہ تیرین

۱۵۲  
دیو گایا زندہ سے سید بچا مال  
بس الوداع کے غلہ فاکہ لال  
بیا جوتے رونے پوچھا وہ خوش حال  
دیو گایا فوج سب بوجھ پال

۱۵۳  
دیو کر کیا نہیں دیوین مان چلا  
رکبہ نشان علی کی کا نشان چلا  
واسن جھبہ جو غم و نشان چلا

رو تھے یوں تو لہے ہو سب کچھ  
لیکن کلچے چھٹے تھے مرین کے مرین سے

جھگ کر سلام غازیوں کا با ادب کیا  
گھوڑا سوار دوش پی نے طلب کیا

انتر نشان بکش سبار سول تھے  
ڈرتے تھے زمین پر ہونے کی چھول تھے

۱۵۴  
رو تھے مکت سید پوین بچا مال  
گر نہ مین تھاتے تھے جا کو وہ خوش حال  
سرتھی نہ جا بوجھ انور لال

۱۵۵  
آیا عجب غلو سے شہر پوین کا  
عالمس کین کچھ تھے جلاوڈرام  
واسن قبا کا کچھ مین بیوہ امام  
عیا تیرین کچھ کچھ مین بلام

۱۵۶  
سلوات کے وہ جبر و غلو وہ علم کا  
دہ جھبہ ان سونجے جھبہ شامی جان  
نیزن نہ تھے مکت کچھ کچھ آن بان

قربان جاؤں منہ نہ پھرانا لڑائی سے  
ہشیار رہو بہر ہدایہ سے بھائی سے

چھوٹی قدم سے مین یہ ہوا غم زمین کو  
جبریل جھاڑنے لگے شہر سے زمین کو

وارا کوئے مکر مین ہزار و نہ چل گئے  
قبضے چھٹے نہ ماتحتی اودیم کل گئے

۱۵۷  
اک سو چھ اور کئی تھی اچان  
چھپ چھپ کئی تھی اچان  
اک سو چھ اور کئی تھی اچان

۱۵۸  
حاصل ہوا جو فیض قدم بوجھ بچا مال  
اقدار سے بدست مین سید شایان  
روشن تھے بدست مین سید شایان

۱۵۹  
اقدار سے بدست مین سید شایان  
روشن تھے بدست مین سید شایان

رخصت کو مانسے آئے ہموافین ہوا کے  
چہرہ حجاب ماو پچھ صدقے اوتار کے

اوسان کو کیا مین دیدہ انجم ہی نہیں  
تار شعاع موت ایال سمند مین

افروختہ تھاجوہ اقدس جناب کا  
شوکت تھی عرش کی تو جمال قبا کا



<p>۱۳۱ گزاران چنگل خوشنشانه کجاست لب بگرگین چنگل خوشنشانه کجاست صفت انوشیروان چنگل خوشنشانه کجاست یانی تو خست ای کجاست</p>	<p>۱۳۲ چانی که کوچانی است چانی که بنیاد کجاست اراده جواد و کجاست مستاد کجاست چو کجاست بداد و کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۳۳ یک اسطوخودوس خوشنشانه کجاست رست یاران کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>
<p>۱۳۴ تغ و کوفت کجاست کجاست کجاست دو نو و لا و نو کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۳۵ گذشت برین کجاست کجاست کجاست گزاران کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۳۶ چانی عمر جان او کجاست کجاست دیدار آخری کجاست کجاست</p>
<p>۱۳۷ بهر چنگل کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۳۸ بیک سبک کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۳۹ یک کجاست کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>
<p>۱۴۰ پهل خد او کجاست کجاست کجاست فرل کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۴۱ دشتاق کجاست کجاست کجاست یانی کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۴۲ چنگل کجاست کجاست کجاست سقای کجاست کجاست کجاست</p>
<p>۱۴۳ یک کجاست کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۴۴ یک کجاست کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۴۵ یک کجاست کجاست کجاست کجاست صفت کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>
<p>۱۴۶ کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۴۷ کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>	<p>۱۴۸ کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست کجاست</p>



<p>۱۵۱ کسمت پات گال و حاکم مندی صوت بدیل کا فرس سبند کی چھل بل برن کی تیر پری چندی نیرت بلان کی چندی اور چندی</p>	<p>۱۵۲ کھوت کی جا شکو و شکوت سوت کی نقد و تیر پری تیر پری و فقر کی وہ نودہ چک علم و رگاری نیرت چوک بری چندی پیر کی</p>	<p>۱۵۳ پونچا چوس جال و آفتابین وکیچا سپا کوفت شیر گمین گاد اوجو بندے علم کی چندی برن برن کی چندی پیر کی</p>
<p>۱۵۴ بجلی چکی کچوپ کی پار اتر پ گیا جنگل میں یون اوڑا کچکا اتر پ گیا</p>	<p>۱۵۵ پنجہ نہ تھا نشان شریا باب کا تخافق جیر نسل پر تاج آفتاب کا</p>	<p>۱۵۶ غازی بوضف شکن و جری و دلیر ہستانہ تھا ترائی سے جو وہ یہ شیر و</p>
<p>۱۵۷ کب قدم تیر پری کو تھا نشانے بجلی خوف کی و شیب و فرات جا آلیان کھاتا تھا کچھ چندی اویا تھا چوہا کچھ چندی</p>	<p>۱۵۸ بیکو اوجو دیو تیرا تھا اقبال میں افزون تیرا اقبال و بال اتر نصرت پکارتی چندی چندی چندی کب و قباب و نشان چندی</p>	<p>۱۵۹ کرو کیلے کس کی قسم نہ جانے دیلے اس جری و کچھ چندی گوا کھاتے تھے تیرا کچھ چندی کب کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۶۰ راکب و دھن جو فوق دو عالم کچھ گھوڑا چھ جانتا کہ ناک مزاج کچھ</p>	<p>۱۶۱ مطلب بنا افق کچھ جو میں ملتوی ہوں یار رب تیرے حسین کچھ بار کچھ</p>	<p>۱۶۲ تیکو کی تیر پری کچھ فکر تیرے جنتش جو دھن کی چندی کچھ وار تیرے</p>
<p>۱۶۳ وہ چندی و او کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ وہ چندی و او کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۴ الذکر جال و شکوت کچھ کچھ دیر شمس کچھ کچھ کچھ کچھ بر جال و شکو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۵ خود اتو دی و تیر پری کچھ کچھ دیرا و ایک کچھ کچھ کچھ کچھ سکا جال و تیر پری کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۱۶۶ وہ چندی و او کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ وہ چندی و او کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۷ وہ چندی و او کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ وہ چندی و او کی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۸ اوس معر کچھ کچھ کچھ کچھ وکیچو یہ شیر اب نہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>

<p>۱۵۸          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          و باد یہ جو وہ سب راہ میرزا بیگ          غول میں جگمگاتے ہیں جگمگاتے ہیں          جو بیگ نشان وہ جگمگاتے ہیں</p>	<p>۱۵۹          جان نہ تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>	<p>۱۶۰          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>
<p>۱۵۹          بل جل میں چنگیوں سے جو چلے نکل گئے          اس خلف کے تیرسم کے اوس صف پر چلے گئے</p>	<p>۱۶۰          بڑھ بڑھ کے یوں اڑو کہ تہمتن بھی ہو          گوشت گان بدر کا بد لہو مرد ہو</p>	<p>۱۶۱          گرمی سے رنگی ہر پوش اوٹے خوش طبع کے          شیرا و سرفاوت ترے دریا کو پیر کے</p>
<p>۱۶۱          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>	<p>۱۶۲          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>	<p>۱۶۳          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>
<p>۱۶۲          یہ جنگ بھی کہ شہر کوئی جانتا نہ تھا          بیٹے کو باپ خوف سے ہی ناتواں تھا</p>	<p>۱۶۳          جو جو تھے دشمن وہ سب میرزا بیگ          پھر سب نشان کھل گئے میرزا بیگ</p>	<p>۱۶۴          آیا خدا کا قہر ہر اک روسیہ پر          بجلی مچا دی ہو گئی ساری سپاہ پر</p>
<p>۱۶۳          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>	<p>۱۶۴          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>	<p>۱۶۵          چلے تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          مان غازی اودا کا جگمگاتے ہیں          کرتے ہیں تھکے کھوئے اعدائے میرزا بیگ          پس کو بیگ راہ میرزا بیگ</p>
<p>۱۶۴          سب ملے روئے نہیں اس نقشہ کام کو          کوئی نہ ہو مگر میں بڑوں کے نام کو</p>	<p>۱۶۵          تیرا جو خوش برق گاہ سے گر گئی          اعدا خدا کے شیر کی آنکھوں میں پھر گئی</p>	<p>۱۶۶          دعویٰ خانوں کا شکر ہو سکا کمال          یوں تیرے زور میں یہ شکر کے لال کا</p>

<p>۱۶۲</p> <p>کھا کھا پی صفی کو بار بار آئی میں خوشی نہ لے سکی تھی نہ بھلائی میں غائب ہو گئے تھے قلم و کلام سب کو فوجی کات آئی سرور آئی میں</p>	<p>۱۶۱</p> <p>جٹ اچل گیا سب تین تین میں دستاوہ کے ساتھ کات آئیں میں منظر کا دو دیکھو ہوا چھوٹا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۰</p> <p>پوچھی او دھوئے جٹ او دھو گیا کات تھے سسٹے سسٹے سسٹے چھوٹا چھوٹا چھوٹا چھوٹا خون سسٹے کات آئی سرور آئی میں</p>
<p>دو ٹکڑے ہو کر گرتا تھا جو اسوار سے یہ اوٹھ کر دوا مانگتی تھی ذوالفقار سے</p>	<p>چورنگ تھا فخر تو دو پار اسوار تھا انداز سکھ کے تیغ نے جانا خیار تھا</p>	<p>سیل فنا تھا جنگ میں کات او کی دھار کا وہ غم تھا کات باڑھ میں سب ذوالفقار کا</p>
<p>۱۶۳</p> <p>بیں غول گریں گریں گریں اک مچھی کا تھوڑی سی بھین چھوٹی کھین کھین کھین چھوٹی کھین کھین کھین</p>	<p>۱۶۴</p> <p>آئی صوفیوں میں سرور آئی غالی صوفیوں اور سو ابتری ہوئی بیجاں تھا سب سب سب سب تھی سب سب سب سب سب</p>	<p>۱۶۵</p> <p>کوار دھو دھو دھو دھو تھی صاف تھی صاف تھی بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>
<p>کاتے ہوئے نشان تھے زمین پر سے ہر جاتھے ضرب تیغ کے چھنڈے گور سے</p>	<p>آج اس کی قدر تھی کوئی کیوں لگن جائے چھپتی تھی برق بھی کہ ہوا اس کی لگن جائے</p>	<p>اک شور تھا لگ لگی کائنات میں خفگی میں زلزلہ تھا عالم فرات میں</p>
<p>۱۶۶</p> <p>جٹ اچل گیا سب تین تین میں دستاوہ کے ساتھ کات آئیں میں منظر کا دو دیکھو ہوا چھوٹا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۷</p> <p>جٹ اچل گیا سب تین تین میں دستاوہ کے ساتھ کات آئیں میں منظر کا دو دیکھو ہوا چھوٹا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۱۶۸</p> <p>جٹ اچل گیا سب تین تین میں دستاوہ کے ساتھ کات آئیں میں منظر کا دو دیکھو ہوا چھوٹا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>غل تھا کہ زلزلے میں نہیں آج تک کہتا تھا شیر بان یہ مدد بچتین کی</p>	<p>برہم تھا شور چاروں طرف تھا جاک کا پانی اشر و کھانا تھا لوہے کو آگ کا</p>	<p>تیغ آئی تھی اسکا بھی وار او سپہ چل گیا وہ سرگراں تو یہ لاشہ چل گیا</p>

<p>۱۶۱          ہر ملک جو غلامان کی          منہ بولے کا کونستان کی زبان کی          تار کش کے قلم جو نیست سنان کی          ہر یکے ہر ایک کے کونستان کی</p>	<p>۱۶۲          ہر ملک کا آتش و کس کی دل          جہاں ہر ملک تھا جہاں کی فصل          آتش کی قندھری ہر ملک کی فصل          کس کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۶۳          ہر ملک جو کس کی دل کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۶۴          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>
<p>۱۶۵          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۶۶          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۶۷          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۶۸          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>
<p>۱۶۹          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۷۰          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۷۱          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۷۲          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>
<p>۱۷۳          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۷۴          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۷۵          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>	<p>۱۷۶          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل          ہر ملک کی فصل و کس کی فصل</p>

<p>۱۸۱          کجی گئے تھے طبعی کے سبب          بے عمل تھے تھے تھے تھے تھے          آگ بھلا کوئی توئی توئی توئی          سکتے ہیں کوئی توئی توئی توئی</p>	<p>۱۸۲          اوچی چلی پیدائنی جد ہوتی          پنجہ تھوچی کیا توئی توئی          صفت کی جد ایس کی صفائی صفتی          تیری جاکھین تھوچی توئی توئی</p>	<p>۱۸۳          کجی تھوچی تھوچی تھوچی تھوچی          اس صفت کے باخدا توئی توئی          خطا جاکھ تھوچی توئی توئی          کس کس کے تھوچی تھوچی تھوچی</p>
<p>۱۸۴          وہ تپلیاں بھی ہر تھاشا تلی ہوئیں          سرکٹ کے گرہ پر اگلے آگھیں کھلی ہوں</p>	<p>۱۸۵          وہم توڑے یا کس کوئی پروا ذرا تھی          کجی جو خوندیں سیک کے پھر شانہ تھی</p>	<p>۱۸۶          کس کے لو پھرائی لہو سب اٹھی ہوئی          چلتی ہو یہ تو راہ کو بھی کا تھی ہوئی</p>
<p>۱۸۷          کہنی دھوئے باخدا توئی توئی          پنچل تھوچی توئی توئی توئی          اس باخدا تھوچی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی</p>	<p>۱۸۸          پوچی توئی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی          توئی توئی توئی توئی توئی          توئی توئی توئی توئی توئی</p>	<p>۱۸۹          کجی تھوچی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی</p>
<p>۱۹۰          وہ تھیکا بھی ہوا قیاس کس نہ تھے          کیا انفر قمر پر اٹھا کہ اعدا ہم نہ تھے</p>	<p>۱۹۱          جو ہر میں تھے وہاب تھوچی توئی          کجی کی زرق برق تھی ہم ملال کا</p>	<p>۱۹۲          دن چھپ گیا یہ گرد پڑی اس مہر پر          مٹی کا بل بندھا تھا جیٹا سپر پر</p>
<p>۱۹۳          اسوار کو کر کے سنبھلنے توئی          لاکھ توئی توئی توئی توئی          جو جیت کو کھوئے تھے توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی</p>	<p>۱۹۴          کجی تھوچی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی          کجی تھوچی توئی توئی توئی</p>	<p>۱۹۵          اندر سے زرد کہ زرد تھوچی توئی          جنگل میں تھوچی توئی توئی          جات کا تھوچی توئی توئی          دنیا میں مال دلی توئی توئی</p>
<p>۱۹۶          جیو اسکا کام تھا سو وہ پھر کی کس سا          جسکا قدم بڑھانہ سپر تھی نہ با تھوچی</p>	<p>۱۹۷          کستی تھی تیج گو کہ سرور کا تھوچی          نوید سے دم کے ساتھ توئی توئی</p>	<p>۱۹۸          اندھیر ہوا اوچی برکت اب جہان سے          لومل گیا زمین کا لہجہ اس</p>



<p>۱۹۱ دیکھ کر گھٹا ہے عجب تمام ساحل کے آئے حضرت عجب تمام منوکیا تیری تو شہید کا جو مقام وہ روز و نور کی یہاں اس کا مقام</p>	<p>۱۹۲ جلیقہ نہ نہیں جانے کھلے کے شہر کا آئے حضرت عجب تمام پانی میں جلیقہ نہ نہیں کھلے چوڑا ہو میں جلیقہ نہ نہیں کھلے</p>	<p>۱۹۳ چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے</p>
<p>۱۹۴ تم سب کی کیا سبط ہو دامن کی گرو مان اب میں ہٹاؤ تو جانیں کہ مہر ہو</p>	<p>۱۹۵ مہر رنگ ریزہ نوستہ درخت کی گھا لہر میں جو تھیں کرن تو ہونا آؤں تھیں</p>	<p>۱۹۶ ناموس مرصطہ میں نالاموس درخت اب بے لکھ کر تھیں فرات سے</p>
<p>۱۹۷ دیکھ کر گھٹا ہے عجب تمام ساحل کے آئے حضرت عجب تمام منوکیا تیری تو شہید کا جو مقام وہ روز و نور کی یہاں اس کا مقام</p>	<p>۱۹۸ چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے</p>	<p>۱۹۹ چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے</p>
<p>۲۰۰ افسوس بن سعید تمار تل گیا پر خیر کھنڈ رت و دل کا کھل گیا</p>	<p>۲۰۱ تو پلے اس فرس کہ بہت تشہ کا دم بہر تو نے جس میں یہ پانی حرام ہے</p>	<p>۲۰۲ پرستہ ہی جہان کی مودہ میں گھر گیا سفائی کی آل کا فوج میں گھر گیا</p>
<p>۲۰۳ پہاں کھٹے ڈال دیا نہ سیر خاوس دم اوٹھ کے بنا سپ سیر</p>	<p>۲۰۴ دیکھ کر گھٹا ہے عجب تمام ساحل کے آئے حضرت عجب تمام منوکیا تیری تو شہید کا جو مقام وہ روز و نور کی یہاں اس کا مقام</p>	<p>۲۰۵ چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے چشمہ نہ نہیں جانے کھلے</p>
<p>۲۰۶ دیکھ کر گھٹا ہے عجب تمام ساحل کے آئے حضرت عجب تمام منوکیا تیری تو شہید کا جو مقام وہ روز و نور کی یہاں اس کا مقام</p>	<p>۲۰۷ مطلب یہ ہو کر ذکر و فاجار ہو رہے نہر شک لب نہون تو نہون اب رہے</p>	<p>۲۰۸ بانتا تھا پیر خ غافلہ دار و گیر سے حلقہ کی کما کما خالی تھا تیر سے</p>

<p>۵۰۱ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۰۲ چوچا کر لکھ کر لکھان چوچا کر لکھ کر لکھان چوچا کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۰۳ واستادہ فوج کا بلو و ایک جان واستادہ فوج کا بلو و ایک جان واستادہ فوج کا بلو و ایک جان</p>
<p>۵۰۴ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۰۵ نیزت تھی اور چاندت پہلو دلینے نیزت تھی اور چاندت پہلو دلینے نیزت تھی اور چاندت پہلو دلینے</p>	<p>۵۰۶ چکی سنان تو روح بدینے والی ہوئی چکی سنان تو روح بدینے والی ہوئی چکی سنان تو روح بدینے والی ہوئی</p>
<p>۵۰۷ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۰۸ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۰۹ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>
<p>۵۱۰ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۱۱ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۱۲ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>
<p>۵۱۳ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۱۴ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۱۵ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>
<p>۵۱۶ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۱۷ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>	<p>۵۱۸ کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان کھنڈا نزل کر لکھ کر لکھان</p>

<p>۵۱۴ موت سے پہلے کی باتیں موت کے بعد کی باتیں موت کے وقت کی باتیں موت کے بعد کی باتیں موت کے وقت کی باتیں موت کے بعد کی باتیں</p>	<p>۵۱۵ موت سے پہلے کی باتیں موت کے بعد کی باتیں موت کے وقت کی باتیں موت کے بعد کی باتیں موت کے وقت کی باتیں موت کے بعد کی باتیں</p>	<p>۵۱۶ موت سے پہلے کی باتیں موت کے بعد کی باتیں موت کے وقت کی باتیں موت کے بعد کی باتیں موت کے وقت کی باتیں موت کے بعد کی باتیں</p>
<p>بیت ہو گئی تھی جو اس صدف کی تھی تواری بھی تڑپتی تھی دست جری کے تھی</p>	<p>ترہیلے اوچھے گراہ کے خاموش ہو گئے منہ رکھنے خالی مشک پھوش ہو گئے</p>	<p>ماتم میں نوجوان کے دل اندوہ ناک تھا تواری ماتم میں تھی گریبان چاک تھا</p>
<p>۵۱۷ دینا تھا ناصرخ اویں تھی بیتا تھا بابتین ماتم میں تھی</p>	<p>۵۱۸ دینا تھا ناصرخ اویں تھی بیتا تھا بابتین ماتم میں تھی</p>	<p>۵۱۹ دینا تھا ناصرخ اویں تھی بیتا تھا بابتین ماتم میں تھی</p>
<p>کس سے مٹائیں فوج کو کس سے خاک کریں بتاؤ اب کہ حضرت عیسیٰ کس کی کریں</p>	<p>زیریں کھڑی میں پڑھتی باور دلاؤ بکھڑے بال زو جی عیسیٰ اس سے</p>	<p>بازو بکھڑے دابر زئیر اکو لے چلو بیٹا چلی کی لاش پہ بابا کو لے چلو</p>
<p>۵۲۰ دوست قریب کو تو نہ سکا کوئی باجدار دوست قریب کو تو نہ سکا کوئی باجدار</p>	<p>۵۲۱ دوست قریب کو تو نہ سکا کوئی باجدار دوست قریب کو تو نہ سکا کوئی باجدار</p>	<p>۵۲۲ دوست قریب کو تو نہ سکا کوئی باجدار دوست قریب کو تو نہ سکا کوئی باجدار</p>
<p>بہو سکیں کہ کسے فلک پر نگاہ کی نہرے پر سر چپ کے رہتی تھی آہ کی</p>	<p>خیر اب نہیں رہی کہ انداز اور میں لی لی یہ سب ہمارے زہد کے میں</p>	<p>شری ہر جگہ جو صبر اور دھرم سے عطا ہو یار بکسی سے خلق میں بھالی جو نہ ہو</p>

<p>۲۱۷          چو کربانوں بے نین بے جان چو          شمع تھو تھانتے ہو جگہ جالی کر          سہلہ لو بول بولیاں چاک بولیاں          اگر تیرا شوق تیرا کون کد کد کر</p>	<p>۲۱۸          چلائے گئے لاش تیرے پیچھے          بقیہ تجاری بڑے گریہ پیچھے          اس شمع میں چہ شمع چھوٹ گیا          سوچیں چہ کی دھو تھو تھو</p>	<p>۲۱۹          چھوٹ گئے شمع و شمع          کیوں چھوٹا ہو گیا اور کون          ان کو تھو تھو تھو تھو          چھوٹا کد کد کد کد</p>
<p>لو اتنے بولنے میں بدن سرد ہو گیا          کیا دگر ہو یہ کہ میں ہمہ تن درد ہو گیا</p>	<p>شاید زبان ہو بند جواب کھوئے زمین          روتے ہوئے ہم تے تو اب بے زمین</p>	<p>رخ کیوں ہو زرد کونسی ایند لڑتی ہو          کیوں دمہ دم کر ایت ہو کیا لڑتی ہو</p>
<p>۲۲۰          اس شمع شمع شمع شمع شمع          رکتے شمع شمع شمع شمع شمع          بابا بے جان شمع شمع شمع          گھوڑا کہیں کر تھو تھو تھو</p>	<p>۲۲۱          چھوٹ گئے شمع شمع شمع          اس شمع شمع شمع شمع شمع          اب جان بلب بلب شمع شمع          اب تو شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۲۲۲          کو کھینچ کر شمع شمع شمع          اوں شمع شمع شمع شمع شمع          گدگد شمع شمع شمع شمع          سہیل شمع شمع شمع شمع</p>
<p>رکتے ہوئے شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع</p>	<p>لکھن زبان شمع کو شمع شمع          بھینا شمع شمع شمع شمع شمع</p>	<p>شمع شمع شمع شمع شمع          دیکھیں ہمارے جان شمع شمع</p>
<p>۲۲۳          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۲۲۴          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۲۲۵          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع          شمع شمع شمع شمع شمع</p>
<p>بہی زار ادا شمع شمع شمع          آگ شمع شمع شمع شمع شمع</p>	<p>تو زمرہ آگ شمع شمع شمع          مولہ کو شمع شمع شمع شمع</p>	<p>بھیک کے ساتھ موت کا خبر بھی چل گیا          سر پاؤں پر دھرا مار دھم کل گیا</p>

منہ اوٹھاؤ خاک خفا رو چھوٹے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
منہ اوٹھاؤ خاک خفا رو چھوٹے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

کیا خوب و اگر اس میں نہ ہو  
کیا نفوذ و حکم و کرم و کرم  
کیا خوب و اگر اس میں نہ ہو  
کیا نفوذ و حکم و کرم و کرم

کیا خوب و اگر اس میں نہ ہو  
کیا نفوذ و حکم و کرم و کرم  
کیا خوب و اگر اس میں نہ ہو  
کیا نفوذ و حکم و کرم و کرم

اب کون دیکھو کہ میں مٹی کی کاس تھم  
دم بھر میں تھمے چھوڑ دیا جو میری کاس تھم

روئیں سر جانی بیٹے کی جو گوارہ ہوں  
ہم و ہوں بجائیوں کے برابر ہوں

پوچھیں جو سب کہ سب کچھ کہہ گئے  
کہہ دیجیو کہ بجائی کے لائے بہتر گئے

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

میں غنیمت اب سپہنشین بجائی کی تھم  
بازو کٹائے شیر سے دریائے سہلے تھم

بیٹا بلائیں لاش کی لینے کو آئی ہوں  
پرسا تمھارے بجائی کا دینے کو آئی ہوں

روئے میں اب کیوں آکر تھم کر دھڑکے  
حضرت نے دی صدا کہ نہ جانے کدے گئے

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے

اتنی جگہ کے واسطے کچھ حسد میں  
بہتیا ہوئے سر میں اب ہو چھوٹے

ہم مر گئے فدا کے سے بجائی کی لڑ گیا  
بازو ہمارا تھامنے والا تھم گیا

اگر اس میں چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے  
جو جب کہ چھوٹے شاہ کو چھوٹا کر دے



۱۲۳۳  
 خوشنودن اسان سنان و سنان  
 جکب پور پانہ واکا جکب پور  
 دریا سٹک پچیدگی او فوج گندے  
 لپنی پور نشتر سول کج کر

۱۲۳۴  
 چالی ست سٹخ جانی کا چوڑا جی  
 چوڑا وچیل پچول نہ پانہ جی  
 باز ورا قوی سٹخ سونو تار جی  
 رستہ زبیر یار کج کو لوار جی

۱۲۳۵  
 مان لودو سونو سٹخا کاسٹ م  
 شمع شیک ریح سونو م  
 اب نصرت جنتین علیہ السلام  
 زخمیم کج جکب جی جی افغان م

۱۲۳۶  
 شان کے تھے مشک بھی تیغونے کٹی  
 وہ کیا کرین ہماری ہی قسمت لوٹ گئی

۱۲۳۷  
 فریاد یو ایدون نے ہم سے کیا  
 تیغونے سرو باغ عالمی کو قلم کیا

۱۲۳۸  
 موت آئی تو شریک عمر کون ہو گیا  
 جو سال بھجے گا وہ پھر شرہ کو دینگا

۱۲۳۹  
 گل پر کیا شہسکے علمدارانے مانے  
 اور خوش چمک کر ارانے مانے  
 ای بن قاطع کے دو کارانے مانے  
 اور فوج شہسکے صفیر لارمانے مانے

۱۲۴۰  
 زیر جگر تھانہ جی کاسل جیل  
 ماتا جو تھانہ جی کج جی جیل  
 چالی تھی پچو پچو پچو پچو  
 دریا سٹک کے جی جی جی جیل

۱۲۴۱  
 آگے تھانہ جی کاسل جیل  
 میر سٹخ سٹخ سٹخ سٹخ  
 زخمیم کج جکب جی جی افغان  
 زخمیم کج جکب جی جی افغان

۱۲۴۲  
 چھوٹے ماتھر رکھا دل درد کا  
 دست مارا سر کو ہالی سٹخ کا

۱۲۴۳  
 ہری علی کا نور نظر خجے جھٹ گیا  
 مین رائے ہو گئی مرا اقبال لٹ گیا

۱۲۴۴  
 سمجھو شریک بزم شرہ مشرقین کو  
 دے لو جوان بھائی کا پیرا شمشین کو

۱۲۴۵  
 حضرت لال کا لودیا جی جی جی  
 اور گڑھت مین پور شمشاد اکرم  
 اب جکب کاسٹینہ گجکب جی جی جی  
 ججکب جکب کاسٹینہ گجکب جی جی جی

۱۲۴۶  
 زانو پور شمشاد اکرم  
 زانو پور شمشاد اکرم  
 زانو پور شمشاد اکرم  
 زانو پور شمشاد اکرم

۱۲۴۷  
 یک لکھ لکھ حضرت علیا جی جی  
 یک لکھ لکھ حضرت علیا جی جی  
 یک لکھ لکھ حضرت علیا جی جی  
 یک لکھ لکھ حضرت علیا جی جی

۱۲۴۸  
 پوچھو ہمارے دل سے حبیب الہی کی  
 بھائی ہی جاننا ہجرت کو بھائی کی

۱۲۴۹  
 بھائی کی کہ غم مین لال اور دہندہ  
 اب جکب کر کہ صبر خدا کو پسندہ

۱۲۵۰  
 کل شاگ مین طمانینے اوس شمشاد کام کو  
 رخصت کو جنتین علیہ السلام کو

کلی شمع آگھو نہ ہو کج م کام کو

<p>۱۰۰۰ اوتار داریت سر و سامان انواع ازینت مرصط طبعی که دل جان انواع از و جودت کسب سلطان انواع از و جودت کسب سلطان انواع</p>	<p>۱۰۰۰ و داریت ازین چنین چنین چنین و داریت ازین چنین چنین چنین و داریت ازین چنین چنین چنین و داریت ازین چنین چنین چنین</p>	
<p>آه و بکست هم کسبی خاقل نو شکست جب یک پیشنگا یکی غریب پر و شکست</p>	<p>۱۰۰۰ بست از ان غایت بین با زبان بین و جودت کسب سلطان انواع</p>	
<p>۱۰۰۰ مواضع یک به بلایه شتاب اب و جودت کسب سلطان انواع اب و جودت کسب سلطان انواع اب و جودت کسب سلطان انواع</p>	<p>۱۰۰۰ سکندر که غلطی بود سداب جودت کسب سلطان انواع جودت کسب سلطان انواع جودت کسب سلطان انواع</p>	
<p>۱۰۰۰ اچھی نہیں مرضی کو دوری سے حسرت یہ ہو کہ روناں پرش کر مرضی سے</p>	<p>۱۰۰۰ کسی تر و طریح ساسا انیس عمر و سن کسب سلطان انواع</p>	
<p>۱۰۰۰ مکمل از دل کجا را انیس و داریت ازین چنین چنین و داریت ازین چنین چنین و داریت ازین چنین چنین</p>	<p>۱۰۰۰ نوشته کسب سلطان انواع نوشته کسب سلطان انواع نوشته کسب سلطان انواع نوشته کسب سلطان انواع</p>	



<p>۴۶ وافتد ز جوی کجی چو کجی چند و جیب ملک کجی وافتد ز جوی کجی چو کجی چند و جیب ملک کجی</p>	<p>۴۷ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۴۸ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>
<p>لینے کا اوسکے کچھ نہیں ہو خیال ہو سب بانٹ لیا مجھ کو وہ تھرا رہی مال ہو</p>	<p>میدان میں سرکشی جو ہر کن پین کی ایک ایک پر لہجہ نوازش و چن کی</p>	<p>راکب جو ان کے تیرالم کے نشا تیرین گھوڑے بھی تین روز نے آج پائین</p>
<p>۴۹ دینا کا اوسکے کچھ نہیں ہو خیال ہو سب بانٹ لیا مجھ کو وہ تھرا رہی مال ہو</p>	<p>۵۰ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۱ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>
<p>۵۲ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۳ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۴ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>
<p>۵۵ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۶ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۷ چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی چو کجی کجی کجی کجی</p>
<p>چاؤش دل بوجھانے کے نوجوانوں کے اڑنے کے ہوا سے پھر کشتانوں کے</p>	<p>جو حکوایہ حکم نے اختلاف ہو اوسکا سلاح و اسپاوی کو محاف</p>	<p>دیکھو ہی گے جو فون کے مارے نہ گئے لاکھوں سوار کیا ہو پیدل کہ گھوڑا</p>

۱۷

[illegible]



<p>۴۲ کے غمزدن میں کیسی غمزدگی تو تھی میری ہر آنکھ کی سی اک اک جو آگے بڑھتا ہے تو تھی میری ہر آنکھ کی سی</p>	<p>۴۳ تجارت قدم تھے سادہ دل و دلی آقا پر ہونے شایع ادنیٰ کی یاد ایک ایک تھانویہ سادہ دل و دلی تو تھی میری ہر آنکھ کی سی</p>	<p>۴۴ اک کی برکتیں مدد کا شہر تھی نہایت بیکار ہر تھکان و تھکات اک انہیں خلیں آتش و بجات شہر و بازار کے ہر کوئی کو</p>
<p>یوسف کا اونکے سامنے بازار فرشتا اک اک جوان جڑیدہ عالم میں فرشتا</p>	<p>کیونکہ بکتے باؤہ عرفانے مسرت و ادنا حق یہ کہ وہی حق پرست</p>	<p>کیا یہ سرکشوں نے غمہ با کمال کو یار رب بچالے فاطمہ زہرا کے لال کو</p>
<p>۴۵ کے غمزدن میں کیسی غمزدگی تو تھی میری ہر آنکھ کی سی اک اک جو آگے بڑھتا ہے تو تھی میری ہر آنکھ کی سی</p>	<p>۴۶ جہاد کی زمین اور کھلم کھلو اون پر غم کے ملا کر آسمان و دود ماں پر غم کے ملا کر آسمان و دود تو تھی میری ہر آنکھ کی سی</p>	<p>۴۷ تو تھی میری ہر آنکھ کی سی نہایت بیکار ہر تھکان و تھکات اک انہیں خلیں آتش و بجات شہر و بازار کے ہر کوئی کو</p>
<p>مطلوب اور نکاح تھا کہ ابھی سب کتا ہوں میدان جنگ میں بہتیں پکڑا ہوں</p>	<p>بیمبخت خاک کرت ہزار دہر گئی شان و شکوہ فوج شرم گروہ گئی</p>	<p>انی صد اتوں کی کیوں بقیہ رہو اس شاہ کم سپاہ پہ مادر خار رہو</p>
<p>۴۸ کے غمزدن میں کیسی غمزدگی تو تھی میری ہر آنکھ کی سی اک اک جو آگے بڑھتا ہے تو تھی میری ہر آنکھ کی سی</p>	<p>۴۹ تو تھی میری ہر آنکھ کی سی نہایت بیکار ہر تھکان و تھکات اک انہیں خلیں آتش و بجات شہر و بازار کے ہر کوئی کو</p>	<p>۵۰ تو تھی میری ہر آنکھ کی سی نہایت بیکار ہر تھکان و تھکات اک انہیں خلیں آتش و بجات شہر و بازار کے ہر کوئی کو</p>
<p>غازی تھانویہ غمزدگی کا شہر تھا چہرے سے رعب مرقضوی آٹھکا رہا تھا</p>	<p>خوش و غم سب غازی تھے شیر کا تھ وانا تھے مثل کچھ مطیع امام تھے</p>	<p>پہلے تھے پردہ نین شجاع کی چونک کیا حسن اعتقاد تھے کیا سرفروش تھے</p>

یہ بارہ حضرت  
اسماعیل علیہ السلام  
والدہ کا نام دیوان  
حضرت کے ہر کوئی کو  
بہشت سے دنیہ کا  
حال شو بہرہ  
یہ سب غمزدگی  
نہایت بیکار  
اک انہیں خلیں  
شہر و بازار  
کے ہر کوئی کو



[illegible]

[illegible]





<p>۱۰۰          دلوں جہاں میں مریں کا زیاد ہو          میں اوس سے شاد ہوں مراد شاد          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۰۱          آنے سے تیرا شاد ہوں پر کسے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۰۲          اس صبر کا کہ نہ ہوں پر کسے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>
<p>۱۰۳          دلوں جہاں میں مریں کا زیاد ہو          میں اوس سے شاد ہوں مراد شاد          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۰۴          یہ یکسو نہ رہا خود کا بھی درمیں          مہمان ہیں جسے اونکو ہماری خبر میں          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۰۵          مقبول حق ہو کون تری عرض رکھو          جا بجا تیری خالق عالم مدد کرے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>
<p>۱۰۶          جو تو شاد دوست ہو تو دوست ہو          جو تو شاد دوست ہو تو دوست ہو          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۰۷          اس کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۰۸          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>
<p>۱۰۹          راضی ہوئے علی شہ لو لاک خوش ہو          جس سے خیر او بچن پاک خوش ہو          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۱۰          اس کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۱۱          لاکھوں تھے پر جانہ کسی کے جو اس تھے          آمد کو اوس کی دیکھ کے سب اہر اس تھے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>
<p>۱۱۲          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۱۳          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۱۴          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>
<p>۱۱۵          بجا شریک تو جو ہر اہر سے بجا کی کا          دل تجسے شاد ہو گیا زمر کی بجا کی کا          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۱۶          عاشق ہوں اس کا میں یہ بہت شاد کا          اہر سے شاد ہو گیا زمر کی بجا کی کا          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>	<p>۱۱۷          کیا اس قدر فروغ تھا اوس کے حال کا          یہ تو کوئی عزیز ہی زمر کی بجا کی کا          ہونے کی بات تو ہر کسے کی ہے          مریں کی بات تو ہر کسے کی ہے</p>

۵۸۱  
خود بخود سے جس کی کلام  
نہت چھوٹے سے بڑے کی کلام  
آقا محمد حسین کی کلام  
صورت پر یہی کی کلام

۵۸۲  
واحد گوشت و زعفران  
لاریہ پادشاہ کی کلام  
بیکارہ سیف شہر لافست  
نور و چشم حضرت زین العابدین

۵۸۳  
یک ایک جملہ سے جو چون خوشنویس  
کتب کو بار اوصاف سے کلام  
زنجی ہوونے لگتے ہو کلام  
کتنے جو پیر مارے تھے کلام

۵۸۴  
بہر چہ چہن کا نہیں رخ پر ظہور  
اسی مسکنان شام یہ ایمان کا نور  
کامیاب

۵۸۵  
مختار ہو جو روضہ دار السلام کا  
پاس یزید کر تاکہ پاس لاملام کا  
کامیاب

۵۸۶  
وہ مضطرب تھے خوف سے یاسی جانوں کے  
دہشت سے کچھ نہ کہہ سکتے تھے جانوں کے  
کامیاب

۵۸۷  
اور وہ سب پر جو نور و کلام  
منہ اپنا بیچ شاد سے نور و کلام  
والہ ابن قاسم سے نور و کلام  
بہر چہ کیوں نہ اوستہ کلام

۵۸۸  
کھجور کو بیاض شہر کی کلام  
کھل جائیگا غفور و کلام  
پاس لاملام سے نور و کلام  
کامیاب

۵۸۹  
کھجور کو بیاض شہر کی کلام  
کھل جائیگا غفور و کلام  
پاس لاملام سے نور و کلام  
کامیاب

۵۹۰  
مستور نور حق سے مرا سیدہ ہو گیا  
شاخیر خاک پاس دل آئینہ ہو گیا  
کامیاب

۵۹۱  
اب کیا برو نہ پریش اعمال دیکھو  
میرا بھی رہتا اپنا بھی تو حال دیکھو  
کامیاب

۵۹۲  
تحسین کا آسمان و زمین پر فروش ہو  
مہمان کو میرے آج مشیعت کا جوش ہو  
کامیاب

۵۹۳  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
کامیاب

۵۹۴  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
کامیاب

۵۹۵  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
پیشانی پر کیا ہے نور و کلام  
کامیاب

۵۹۶  
مگر ہوشیاری تو جناب قبول  
فاسق کے بدلے لڑنا ہی سہا رسول  
کامیاب

۵۹۷  
مگر ہوشیاری تو جناب قبول  
فاسق کے بدلے لڑنا ہی سہا رسول  
کامیاب

۵۹۸  
مگر ہوشیاری تو جناب قبول  
فاسق کے بدلے لڑنا ہی سہا رسول  
کامیاب

<p>۱۶۹          کس کس کو خوشی کی خبر پہنچا          غش میں چکا وہو اور کس کی خبر پہنچا          پتہ چلے گا کہ جو مارا افتا سے مار          تیرا چہرہ کس کے گھر کو اترتا مار</p>	<p>۱۷۰          چہرہ میں کیا بیان کروں کرکاش          لاش پہاڑ کے تیرے چہرے پر کرکاش          نوز کے لگنے میں تیرے چہرے پر کرکاش          ہونے کی اس کے لئے تیرے چہرے پر کرکاش</p>	<p>۱۷۱          اس میں ہر دوری پہنچوں چاہے کاش          غفلت وہ چاہے کس کی خبر پہنچا          فتنہ فتنہ لائے اس میں ہر دوری پہنچا          مٹا اس غلام کو کہ ہونے کی خبر پہنچا</p>
<p>۱۷۲          یہ سنے ابر غم دل سو پہ چہا گیا          اک آہ کی کہ عرش خدا اتر کر گیا</p>	<p>۱۷۳          عزت یہ کس شہید کی دنیا میں ہوتی کہ          مان میری فکر کے واسطے تھا میں ہوتی کہ</p>	<p>۱۷۴          لغزش میں تھا قدم راہ کی سنہا گیا          بیڑا ریتابی سے باہر نکل گیا</p>
<p>۱۷۴          ہوا سے اتر کر چلے غلام و فتنہ          رکھا زمین پہ پاؤں کو این پچھلے          آئینہ دو کر کہ کیا ادا میں          جا مانا سب کچا اس فتنہ میں ہیں</p>	<p>۱۷۵          چہرہ لاش کے تیرے چہرے پر          وہ زخمی تو تھا چہرہ راہ کی خبر پہ          اوج پہنچے کے لئے تیرے چہرے پر          زانو پہ اپنے چہرے تیرے چہرے پر</p>	<p>۱۷۶          زخمی ہوں تو تیرے چہرے پر          کھٹے اوج کے لئے تیرے چہرے پر          کھٹے لئے تیرے چہرے پر          واہ واہ تو تو تیرے چہرے پر</p>
<p>۱۷۷          تنہا حضور جاش نہ مگر کی تلاش کو          ہو حکم تو غلام اوٹھالائے لاش کو</p>	<p>۱۷۸          ہر جگہ گئی تھی چہرے پر اوس کے چہرے کی          حضرت نے آستین مبارک سے پاک کی</p>	<p>۱۷۹          کوئی سب سے سب کا سینی سپاہ میں          ہم سب شریک دروہن خالق کی راہ میں</p>
<p>۱۷۸          شہر کے کہ تیرے چہرے کو چہرہ جان          بیچے شہر میں ہوا میں مسلمان          ملتا ہو دوستان خلق میں اس طرح جان          یہ ہے بغیر اور زمین کوئی اور جان</p>	<p>۱۷۹          شہر کے کہ تیرے چہرے کو چہرہ جان          بیچے شہر میں ہوا میں مسلمان          ملتا ہو دوستان خلق میں اس طرح جان          یہ ہے بغیر اور زمین کوئی اور جان</p>	<p>۱۸۰          جہر جہر سے تیرے چہرے پر          تیرے چہرے پر تیرے چہرے پر          جہر جہر سے تیرے چہرے پر          تیرے چہرے پر تیرے چہرے پر</p>
<p>۱۸۱          رخصت کو اوس غریب کی جانا ضرور          مہمان کو گلے سے لگانا ضرور</p>	<p>۱۸۲          انہوش میں یہ ہے حضرت جو کہ زمین          واہ نگاہ سے یہ ہے کہ زمین</p>	<p>۱۸۳          رخصت کو اوس غریب کی جانا ضرور          مہمان کو گلے سے لگانا ضرور</p>



<p>۴۱</p> <p>بجایان عبادت میں کمال پہنچانے عبد مبین و غوث شوق کی سستی نہ ہونے وہ جو سچیدگی کو حکم کی شہادت میں نے نکاح الہیہ نظر کی شہادت میں نے</p>	<p>۴۲</p> <p>بندہ می تو کہ میں صاحبِ حق اک جان کو سوچو جو دیکر سرگرم مستزاد و شہیدِ حق سب کی سب یہ علامہ کوئی بر سنزل آ</p>	<p>۴۳</p> <p>یہ کہنے سے بہت خوش نہ ہو تنگل میں اذان میں گنگا دلبر وہ صوفی کمال کی آواز میں پیش قدمی آواز میں</p>
<p>فرمایا سحر قتل کی خبر ہر مہر کی مدین لو اوٹھ کر اذان دو کہ شبِ نمرہ کی</p>	<p>خلقت میں سر پرش کے ویکہ جی ہا میں اب صبح کوئی نہ کو نہ ہو ٹیگی ہا میں</p>	<p>ہر نخل کو اک وحد تھا اوس ظلم کے بن میں تھا دلیل حق کو کہ نہ تھا چمن میں</p>
<p>۴۴</p> <p>جہان سے غارتی سے نہ ہوتی روئے کی تزلزل کی عبادت کی پہلے سے تشریف و مصیبت کی حکم ماں و مہر و شہادت کی حکم</p>	<p>۴۵</p> <p>یہاں جہان کی محنت میں نہ ہوتی نہیں جہان کی انہوہ میں اویں سرگرم مسک خانی را نہ دیکھتے ہی سرگرم ان را نہ دیکھتے ہی سرگرم</p>	<p>۴۶</p> <p>ان کی صداقت سے نہ ہوتی ماں و مہر و شہادت کی حکم قربان سوڈان کا دیکھتے ہی سرگرم قلم و جہان کی صداقت سے نہ ہوتی</p>
<p>لے کتا ہی کا پریشانی کا و نا ہو اولاد و پیر کی یہ قہر مانی کا دن ہو</p>	<p>غش ہو گی کہی اور کہی اشتہار کی زیر سر کی ہوشام میں سرگرم</p>	<p>ہر شام ہو میں طاعت موجود اد ہو ہر صبح کو اس کی صدا ہو</p>
<p>۴۷</p> <p>وہاں میں نہ ہو شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی دولت و شہادت کی شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی</p>	<p>۴۸</p> <p>آزاد میں علیحدگی سے نہ ہوتی یہ صبح کی شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی</p>	<p>۴۹</p> <p>یہ صبح کی شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی یہ صبح کی شہادت کی</p>
<p>آج احمد حیدر کے کرناں میں اٹھا رہی فاطمہ کے خلق کیشنے</p>	<p>اک مشہور حق میں اور فوق میں بیشی میں قدم ہونے کا طوق میں</p>	<p>دنیا میں یہ سب نہ کہی ہوئے کسی مصرع میں سب سے نہیں آج</p>

لے صوت سے آواز  
ادھ کی کوئی نہ ہو



<p>۴۰ وہ جسے چاہے وہ سپید اور عجبین وہ جسے چاہے وہ بنو نہ اندر دار عابین لے دے وہ جسے وہ خوش اندر وصلین مشتاق حسین جو بین کہ یہ جلیقہ</p>	<p>۴۱ انصت سے اور نہ پوچھو پوچھیں کانٹے پہ علم کچھ بڑھنے چاہیں مولا کے گلے نہ بس بڑھنے چاہیں وہ کون گدگد نہ بڑھنے چاہیں</p>	<p>۴۲ گاہ گاہ کیا کی جا بے جا نہ کہ رنقا ہوئے سب پوچھو پوچھیں گھٹیا کی بڑھنے نہ قدم نہ بڑھنے چاہیں فیما کیا کیا علم کا بڑھنے چاہیں</p>
<p>۴۳ اک جوش محبت اور حسین کھلا تھا کو کیا سب کی ملاقات پہ لہر اتھا کو پر دہو اوٹھا کھل گیا و خلیہ برین کا</p>	<p>۴۴ ڈوبتا تھا بدن علم برین ایک ایک تیر کا پر دہو اوٹھا کھل گیا و خلیہ برین کا</p>	<p>۴۵ دیکھ کر و پاس رسول عزلی کا آخر میں نوا سا ہون تھا سہری می کا</p>
<p>۴۶ شیخ و طاقت سے ہر کی جلیقہ خوش نہ رہے ہر کی جلیقہ سب کو گئی آن ملین تم موج جفت نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>	<p>۴۷ کہو روٹا روٹا کہ پوچھو پوچھو نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>	<p>۴۸ نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>
<p>۴۹ باہر علم فوج خدا لائے ہر جلیقہ سب لوگ مسخ ہوں کہ ہر جلیقہ</p>	<p>۵۰ اس فوج کا مالک پر شاہ جفت کثرت تو او دھر تھی یہ خدا کی طرف</p>	<p>۵۱ روٹکی اگر بنت ہی عرش ملیگا بربادی سادات سے کیا نکلو ملیگا</p>
<p>۵۲ پان لکڑ اسلام سب کو سارا وہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>	<p>۵۳ جانے مالے جھوٹا کہ قدر ناو نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>	<p>۵۴ کیجے جو جان ارجان دینے چاہیں نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>
<p>۵۵ پہلو سے پد کے نہ سر تھی کیجے پہلو سے پد کے نہ سر تھی کیجے</p>	<p>۵۶ پہلو سے پد کے نہ سر تھی کیجے پہلو سے پد کے نہ سر تھی کیجے</p>	<p>۵۷ مہمان کیوں ترک مروت نہیں کرتے نہ کہ یہ یوں نہ لگے نہ یہ جفت</p>

<p>۵۱ کھلے کاغذ امان ہونے کا اعلان کیا جو ہر دم سب سے بڑھ کر حاجی جی ہونے اور قیاسی کا بھونچا</p>	<p>۵۲ گفت کے لئے نہ چوڑی میں چٹاری کے چھوٹے و ترے چھوٹے چٹاری بلان کیلین نے تو ہونے اور قیاسی</p>	<p>۵۳ شہزادہ نوین کے وہ صاحب چیمبر میں نے تیرے تیرے کے چیمبر میں نے تیرے تیرے</p>
<p>۵۴ ماہم پر پال رسول مدنی میں پالی کو ترستا ہوں غریب الوطنی میں</p>	<p>۵۵ اوند نے چاٹو کبھی شاد نہ ہو گے بستی کو مری لوٹ کے آباد ہو گے</p>	<p>۵۶ دو روز سے خاصان خدا انکے مظلوم کی اک جان پر اور لاکھ</p>
<p>۵۷ اس گری میں دیلے کا کیا چین دکھ درد میں کیا پس خار کیا چین</p>	<p>۵۸ اعدات کے کدو چھوڑ کر غیر آئے غلامی حضرت پر جھاجو</p>	<p>۵۹ دو دن ہونے تو بادی حقیقی قتل کے چھوڑ کر تیرے تیرے</p>
<p>۶۰ صاحب ہون نظر جانب دریا نہیں کرتا دور و زکا پیا سا ہون پہ خشک کوئین کرتا</p>	<p>۶۱ سندھ بھالی کا لٹا تھا کبھی گاہ پسر کا بسر کا جو عالم ہو وہ نقشہ تھا جگر کا</p>	<p>۶۲ سب خوش ہیں مری جان پر خوشی مرزا ہون لگا کاک کے یہ دل میں گھنی</p>
<p>۶۳ بہ کچھ بکرا پر سر جھاکا نہ سو دیکھ نہیں تیرے تیرے</p>	<p>۶۴ کانچا چوڑی بارہ سو لاکھ فانی غائب ہو گیا ہے کیا حال بھائی</p>	<p>۶۵ کچھ غم نہیں تیرے تیرے کچھ غم نہیں تیرے تیرے</p>
<p>۶۶ جلاؤ دے خواہ امان قبلہ میں نہ اس جنگ میں نہ ہم نہیں یا اپن میں نہ</p>	<p>۶۷ سید پر جھاموئی ہو طرکی جا ہی یہ خوف ہنسے بدن کا پتا ہی</p>	<p>۶۸ ہوں قول کا صادق جو کہا ہو وہ کرے فرز زیم پسر کی رفاقت میں کرو گے</p>

<p>۴۳۳</p> <p>پہ لکھ کر کیا پس عکس وہ دلدار چو چھڑ کر کیا قصیدہ ای ملک شکر بولا وہ لعین خست خست کیچہ اشقظہ بر تاراجی گونہ اریچہ</p>	<p>۴۳۴</p> <p>سورہ مستمعان و قمر و لیل و ناز سورہ یوسف و زکریا و یونس سورہ صافات و یونس و یونس و یونس و یونس و یونس</p>	<p>۴۳۵</p> <p>بجای ہون ملکین عکس راہ ناز بجای ہون ملکین عکس راہ ناز بجای ہون ملکین عکس راہ ناز بجای ہون ملکین عکس راہ ناز</p>
<p>۴۳۶</p> <p>کہو لو ملکاکم لوٹ کے گھر سبطی کا پچہ بھی نہ چھوڑو ملک حسین ابن علی کا</p>	<p>۴۳۷</p> <p>ہم اسی غدا روید افعال پہ دعوت وین کہو کہ جو ماتحت ہے تو اوس مل لپٹ</p>	<p>۴۳۸</p> <p>سب جیتے ہی جی ملک ہین سو آل نوحی ترتیب میں کوئی نام نہ آئیگا کسی کے</p>
<p>۴۳۹</p> <p>پہن چھ لکھ دعوت فرزند تیرے بجای ہون ملک حسین ابن علی کا</p>	<p>۴۴۰</p> <p>عبد و غازی کے کہ تو شمشیر گر آکر ہون جانبدار تو شمشیر</p>	<p>۴۴۱</p> <p>پہن چھ لکھ دعوت فرزند تیرے بجای ہون ملک حسین ابن علی کا</p>
<p>۴۴۲</p> <p>دوڑ اوٹکا گھوڑے جید شاہ امیر چادر بین سے کی سر اہل حرم پر</p>	<p>۴۴۳</p> <p>حافظ و خداز و رست تلوار کے چلیے اوس فوج میں چلیے تو اسے مار کے چلیے</p>	<p>۴۴۴</p> <p>پان لکھ و ایام کی داود و جلوه گری مہوڑ و ملک پوسد و غامین ہری</p>
<p>۴۴۵</p> <p>توڑ کر کہا جیتے کہ تو قہر خدا بس تیں کین بجلی گونہ تیرے</p>	<p>۴۴۶</p> <p>توڑ کر کہا جیتے کہ تو قہر خدا بس تیں کین بجلی گونہ تیرے</p>	<p>۴۴۷</p> <p>توڑ کر کہا جیتے کہ تو قہر خدا بس تیں کین بجلی گونہ تیرے</p>
<p>۴۴۸</p> <p>شہزادوں نے اپنے کین دیند ارکین سداوت میں یہ انکے حق اہل پرکین</p>	<p>۴۴۹</p> <p>پاک اپنے گنہ گروں جو ہر لیں توڑ پھر آگ بھی ہوگی تو ہم کو دھڑکے</p>	<p>۴۵۰</p> <p>مظلوم سے دور روئے پیسے کرین کیا نوب ہو کر کہ نہ اسے لڑین</p>



<p>۱۷۴ علا باقیو سب کے غلام و غازی عفو و بخشش سے سب کو بخش دیا جو دست میں ہے بس سلطان جاری ان کے لئے جو کچھ ہے وہ سب بخش دیا</p>	<p>۱۷۵ شہر و دہا عالم تری تیرت حال سائل تیرت دست کوئی جا نہ پائی سرسبز گناہوں کی بلایا جس نے دلی توبہ کے لیے آیا ہوں کہ غنیمت دلی</p>	<p>۱۷۶ حضرت سے جو نصرت کئے غلام و غازی فرمایا تھا سوال لے لے لے لے لے لے لے پائی آ کر از نیست تو چھوڑ گئی ایک طرف طوقی فوجی بھول گئی</p>
<p>منگوں کے بدنام کیا قوم عرب کو اس بوم کے سایہ سے نہ زنا ہے یہ کو</p>	<p>الضارین قوم و قبیلہ نہیں رکھتا میں تیرے سرو اور وسیلہ نہیں رکھتا</p>	<p>کیا وجہ ہو خدا دم پہ تھکھن نہیں ہوتا وعدت میں کر پونے تھکھن نہیں ہوتا</p>
<p>۱۷۷ سنا جا جو ان لائقین کے پیشانیہ سنا جا چیکا خنخ و دلے پر مفسر کیا نہ دین لے لے لے لے لے لے سید کے گھر کے کماؤں سے ملے لے لے</p>	<p>۱۷۸ مولا ستم لکھنا ظلم کیا ہے ابو و جد و امم کے ستم کیا ہے آقا غضب خالق عالم کیا ہے ابو الیک فردوس تہنہ کیا ہے</p>	<p>۱۷۹ ارشاد مولا افکار نہ لے کیا ہے چہرہ عیالقات نہ لے کیا ہے حضرت کی دعاؤں نہ لے کیا ہے کر دیکھتے بندے باخوبی عیال کیا ہے</p>
<p>چار دن کے فرس بھر کے طرار کھل آئے بدلی سے جگے ہوئے کھل آئے</p>	<p>یہ اہل جفا دشمن شاہ مدنی ہیں ان سب میں عین پانچ جان چھپی ہیں</p>	<p>ہر چند گنہ ریک بیابان سے سوا ہیں پر آپ حمایت پر جو آجائیں تو کیا ہیں</p>
<p>۱۸۰ اسلام کی ستم دین جو چھوڑا میرا دین چاروں آگے لے لے لے لے میں نے کھلے انھوں کو پکارا یا عقدہ کشا یا شہیدین یا شہداء</p>	<p>۱۸۱ اے خالق کے در و در احسان اے خالق اور در احسان اے سب کے در احسان اے الیک کو فخر احسان</p>	<p>۱۸۲ حضرت نے کھلے کھلے کہا خدا بخوان کو چیل کے چیل آ آ کر سرور و مدد و مدد بجائی میں تیری ہر ایک کھلی</p>
<p>الشی ترے مجرم کی بنی میں چڑی ہو اے نوح غریبان یہ حمایت کی گھڑی ہو</p>	<p>اوسدن پہلے کرم قبیلہ عالم کی تھا میں وہ ہوں کہ پانی جسے حضرت دیتا تھا</p>	<p>استادہ ہو کیوں دور تر دیکھ گیا ہو پہلو میں گھر ہو کہ دین تری جا ہو</p>

مرثیہ میرٹھ



<p>صحنہ صبحِ دل میں جو آکر کھڑا ہو ماتم کہ نہ آں پوچھ کر کاٹا نہ لختِ دل چھوڑ کر جنت میں سے کھڑے ہو کر آکر</p>	<p>صحنہ اگر شاہِ دین کے بڑے فوج کش ہو کر چاہو وہ بی باک قاسم بھی علی سب عبادت نہ کر پوچھو کہ میں کیسے</p>	<p>صحنہ اگر تم نے لیا تھو میں دین تو مجھ سے عجب نہیں ہے جو دین ہے میں نے دین سے بڑا جنت میں نے دین سے بڑا جنت</p>
<p>صحنہ زینہ پر جو عورت چلتی ہے سلیبِ تبرِ طاعت کا ادا کرتی ہے عفو و کرم جو حکم ہے گنہگار بھی سزاوار ہے</p>	<p>صحنہ بچپن کے قدم چوم کے بولا وہ داد نہرواؤ گنگا سر پہ بندہ چھائی سے لگا کر دے بے کھڑا نہ عطا پیش و خطا پیش</p>	<p>صحنہ اگر ام سے توقیر سے تعظیم سے لائے مہمان کو بڑی عزت و تکریم سے لائے خشتِ بجا پر جہنم قدم نہ رکھو مست نہ ہو اور توبہ نہ کیجئے</p>
<p>صحنہ و شمع سے دل صاف دین کی نہ نہیں کتے کچھ جیسوں کہ ورت ہو وہ سیمہ نہیں کتے اگر تیرے اشار آکر کیا مومن کو تیرا عجب نہیں ہے تیرا کیا تیرے کو جاؤ خدا کے نوا سے ہیں تیرے خدا کے نوا سے ہیں تیرے</p>	<p>صحنہ تو اوتنے سے تیرا کیا ہو خدا کا اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا</p>	<p>صحنہ اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا اگر تیرے سے تیرا کیا ہو خدا کا</p>
<p>اس گھر کا مرقع خلق میں مشہور ہے پیار مہمان کے لئے آئے کا دستور ہے پیار</p>	<p>ممكن ہے کہ وہ دوست کو عین کی کٹے وہ بھر میں گناہوں سے تھے پاک کٹے</p>	<p>اوج او سے لے کر جو چھکا جاتا ہے بھائی یہ عجری اندر کو خوش آتا ہے بھائی</p>



<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>
<p>بجین اسے گڑھ عام مدنی ہو بہتر ہو کہ مہمان کی نہ خاطر شکست ہو</p>	<p>محبوب بہن رات کا سرخام نہین ہو پانی نہین کھانا نہین آرام نہین ہو</p>	<p>دوسرے رہن ایک جگہ نہ بھی نہین ہو اک دوست کی ہو قبر کہیں کی کہیں ہو</p>
<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>
<p>دوم بہر نہین گذر کہ ملاقات ہوئی ہو باہین نہ ابھی کیچ نہ مدار ات ہوئی ہو</p>	<p>لیونہ نہ ہو کہ تلوار نہ بیدم نہ کہیں یہ دیکھ لے جی جگہ کہیں نہ کہیں</p>	<p>اولاد بھی فیاض ہو مان پاپ بھی بہن محرم نہ خادم کو کہیں آپ بھی بہن</p>
<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>	<p>سید علی گڑھی کی شہادت سناٹا اور سکون کے ساتھ کی عزت اور فخر کی صورت میں پہلے شرف و فخر کی صورت میں</p>
<p>ہستے جو سپاہ ستم و جور کے آئے آئے بھی جو لب پر سخن آوس طو کے آئے</p>	<p>نہ حسن طلب ہوتے بہن جو اہل نظر بہن خیر راج نہ تم آپ اگر قتار بلا بہن</p>	<p>یہ سب تو ملاؤن وفا بھی مجھے دیے پھینکا ہوں دامن کہ رضا بھی مجھے دیے</p>

۴۱۲  
جسے خلق نے چھوڑ دیا کیسے چاہیوں  
مقبول کیسی دعا کیسے چاہیوں  
سیر کی غلامی کا صلہ کیسے چاہیوں  
کاغذ پر ایک وہ خطا کیسے چاہیوں

۴۱۳  
باجی بڑی آل میں جسے خوش بین  
فردوس میں نظر دار کیسے خوش بین  
حاکم کو سرشار میں افسوس خوش بین  
سولہ کی بجائے وہ محل از خوش بین

۴۱۴  
کافور فضا صاف ہے جو تازی سرور  
میوڑ الباقول کے تخی نے سرور  
اکبر سے اشاعت میں بیو کا یاد رہ  
سمندر کو خوش تیری اسی میں بیو

مغیر از درد بردن  
بال کے تازہ زلال  
ادھر ادھر آفتاب

نام اسکا پر بخشش یہ عنایت یہ مدد ہے  
رضیت میں ازادی و فزع کی سند ہے

وہ کیا ہے جو محتاج کو حاصل نہیں ہے  
اس درگاہد اچھر کبھی سائل نہیں ہے

مداح کو مہا نگو بہادر کو مسلمانو  
اویہ عیا لیکے مری مگر کو اوٹھادو

۴۱۵  
نور اللہ جسے خلق کی جاگیر ملی ہے  
پیشہ کی ملک کو وہ قدر ملی ہے  
اکسم غبار در پیشہ کی ملی ہے  
اس خاک پر سواری تو قیصر ملی ہے

۴۱۶  
مہر کو زرد مال ہو کیا انہیں ملی ہے  
کس شہت میں غنیمت کا بس انہیں ملی ہے  
دینے پرینا سب کو لیا نہیں ملی ہے  
اس شہت سے تیرے ہیں کو بھینج ملی ہے

۴۱۷  
اکبر نے عیا لیکے جو جان کو اوٹھا ہے  
نور کو لے کر فنا کا شکر ہی بیجا ہے  
جس کی جگہ کس نے نہ عقد کھائی  
لے طقت صفت تیری اسید برائی

ہاتھ اُٹھی وہ دولت جو زمانے میں نہیں ہے  
یہ زر کسی خاقان خستہ از زمین نہیں ہے

کدے کو کی میز کبھی اور کی ملی ہے  
اک روٹی کے سائل کو کھانا تو کئی ملی ہے

کوشش کا اقبال و شہم جا نیواسکو  
فردوس کے جہت سے نہ کم جا نیواسکو

۴۱۸  
مگر ایسے وہ کہ جو باگداد کی بیلیا  
موتو کو چھوڑ کر جی حرف میں کانٹا بیلیا  
اقتدر کے خلق میں قاضی سے بیلیا  
فیاض وہ عالم کہ اولاد کا بیلیا

۴۱۹  
ظہر ہی نہیں ادا نہ دیا عبیدی  
یہ عبیدی کیسے کیا عبیدی  
ایسی نہیں دنیا میں نہ عبیدی  
بہرے بھی امرو عبیدی

۴۲۰  
جولہ حبیب بنی ظاہر کہ خوشحال  
نہت کے یہ معنی ہیں کہ تیرے قیال  
وہ مہر میں نہ تیری خوشحال  
سودا ہی جو کھیت کہ خوشحال

کبھی سہی ہو کہ حاکم ہو یہ بہت نہیں ہے  
اس گھڑ کو لی بڑھ کے سخاوت میں ہے

وہ کونسی خوبی ہے پیدا نہیں ہے  
اک مہر نہوت کے سہرا کیا نہیں ہے

سہرے سے بھلا کو کھانا و تہانہ دلیکا  
یہ گہری سچ کا اچھی کر کیا نہ دلیکا

تجلی

<p>نصرت ہو جب سبھی سے ممتاز چو سے قدیم شاد و پیر ازاد تسلی جو کی چھکے کہ نور سے فرمان خدا حافظ و ناصر سے</p>	<p>وہ اوج و رفعت و جل و شان پیشکش تھا گو گلشن جنت قدم منہ کی بخت سے جن ایندھن فل تھا کہ بر بھاد و جب جہاں</p>	<p>لا انکبوا و اوشا لکے جب قیلہ عالم چو چو افسانہ سے شہید و صبا دم جہاں کا بھی اندر وہ خطبے پیر و پادشاہ و کون کون</p>
<p>دینا کے سعید و عین شرا نام ہو بجائی عقبنیٰ میں تجھے راحت و آرام ہو بجائی</p>	<p>تخا صحت ملک ناریوین نور ہو اب تو مرو فوج ستمگار میں تھا و ہو اب تو</p>	<p>چمک کے فرس روئے لگا فوج گران سے مگر بھی نہ دیکھا کہ کیا کون جہاں سے</p>
<p>حافظ الم صدر و آفت سے چائے رب و دیوان کی دولت سے چائے غلام گریہ مول قیامت سے چائے حافظ خطبے آہن کی جوارح سے چائے</p>	<p>اشعار و ربیعہ شہکے وہ جبار یکبار آپا و غلام و سنگ علی کا ہو جویبار آقا و امیر شش معنی کا ستار بان فوج سے جسے ہو ملک کا دیا</p>	<p>اندری مہمان شہر دین کی داری فرقت نہ سنبھلنے کی خطا کار و قیامی کس بن گری تیرے جیکر اور جوتری ریا و کیا چو نک دیا اس لکائی</p>
<p>گم خلد میں ناتھ آئے یہاں سے جو سفر ہو یہ آج کی منزل تجھے راحت سے دیر ہو</p>	<p>بھیجا ہو نواسے نے رسول دوسرے کے اسی قوم ہر اول ہوین لشکر کا خد کے</p>	<p>پالی میں وہ آتش بھی کہ گھلے تھے اہل جلتے ہوئے و وزخ میں چلے جاتے تھے اہل</p>
<p>رو کر جو جان سے تیرے تھے وہ ملک و دولت و شہر و تیرے تھے گھوڑے پیر و پادشاہ و کون کون شاہی سے ہوا اور شہر و تیرے تھے</p>	<p>یہ سنتے ہی سارے تیرے سنگین جہاں و خانہ کا جو ہاتھ لگے تیرے دینی وطن آیا یہ صفت و قیام کس شیر نیر و نیر و نیر و نیر</p>	<p>چلے گئے تیرے تیرے تیرے انہو سے شہر و تیرے تیرے جو ایک کے دو ہاں صفا و کون کون جہاں سے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>اندری انیا افہ طالع کی جبین پر آئیے نور شہید چو کا تھا زین پر</p>	<p>کھار کے سرتن سے گریہ خاک پیکار مار سے گئے لشکر کی صفین نہیں اوجھار</p>	<p>لہو اچھکتی تھی صفین لشکر کین پر گھوڑے کے کہیں پاؤں نہ لگتے تھے</p>



<p>مطلع کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے</p>	<p>مطلع ہر بار تھوڑا سا کھنکھناتا ہے اور جاتا تھا تھوڑا سا کھنکھناتا ہے کھنکھناتا ہے کھنکھناتا ہے کھنکھناتا ہے کھنکھناتا ہے</p>	<p>مطلع کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے کھنکھناتے ہوئے</p>
<p>اڑو رہا کہ تلوار کھنکھاتی رہی وہ تھا کہ ستہ تھا نابین تھیں کہ گھر سے کھنکھاتی تھا کہ ستہ تھا</p>	<p>سریا کون تلے سے تھیں بیدار کونکے کھنکھانے سے بال آگے کا سر میں کھنکھانے سے</p>	<p>ہم جاتے ہیں کون کون کاہ سے کیا ہو جب تیرے کو غنڈے تو رہا وہ سے کیا ہو</p>
<p>مطلع کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے</p>	<p>مطلع کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے</p>	<p>مطلع کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے</p>
<p>اوس تیغ کا پھل کھنکھاتا ہے کھنکھاتا ہے بیس سال سے تیغ آگے سبیل خزان کھنکھاتا ہے</p>	<p>کھنکھاتا ہے کھنکھاتا ہے کھنکھاتا ہے جور آگے مرکب ہو وہ چور کھنکھاتا ہے</p>	<p>جی تو جہان خونیں بنایا نہیں جہان وہاں آگے کھنکھاتا ہے جہان نہیں جہان</p>
<p>مطلع کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے</p>	<p>مطلع کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے</p>	<p>مطلع کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے کھنکھاتے ہوئے</p>
<p>سریا کھنکھاتی وہ جب تک کہ عدلوں کا دم کیا دخل جو بدیم لیے دم کہیں دم</p>	<p>سکتے تھے ہر اک دل یہ عجیب مرثیہ کھنکھاتی بجز زکے کیا او کو بھی زکے لاکھ کھنکھاتی</p>	<p>پھل او سکا نظر بند ہی اعدا سے ملا تھا اسمین کوئی پروہ نہیں مٹھکا تھا</p>

<p>۱۹۰</p> <p>یوں کرتا وہ جان دے لیا جتنا مجاڑوہ سیاہی صدف کا وہ پنا خفتے ہیں وہ بند بیکری بھی جو کا ادبنا کھنچتے ہیں گڑ گڑ کنوئی کا بلبنا</p>	<p>۱۹۱</p> <p>آواز نہ دی حیرت کہ اونا انا انا غیر و تو اس نے تو چوہ کے پورا تجلا انہیں انرا زور کا بھیجے تیار کیوں صورت رو باد کہ جا چکا</p>	<p>۱۹۲</p> <p>کھنچتے ہیں قلب میں لٹکے دریا مٹا دے انکسرت و بالانظر یا یوں از سر تکرار اور آریا دھڑکا لفظ کو کسب ایک نہ ہو جیسا</p>
<p>۱۹۳</p> <p>دل میں سمجھتا جانفشانی کا انا رہو اسے چلا دے حیرت سے مارا وہ بہت دھچیل بل و ڈپ او وہ طرا دل نہ بین نظر شوخ کی اور نہ بین چکارا</p>	<p>۱۹۴</p> <p>بہرہ ہوں میں اونا کا تو چوہ چوہ پتھر پستان دیانے لٹکے کر چوہ لوہ کو وہ مال بن گیا اور جوہ لے لے اسدا دے کی ضرورت ہے چوہ</p>	<p>۱۹۵</p> <p>چوہ چوہ تیرے تیرے تیرے تیرے وہ چوہ ہیں اوروں کی تیرے تیرے سینے پر کہ تو دانی تو تھا چوہ چوہ غش نہ لے لے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۹۶</p> <p>ایسا تو سب کو فرس پر ق سفر ہو پتی پر ہو پتی تو نہ آسکھو نکو خبر ہو جہان کے گھونگھونے جو سپاہ تکرار جہان کے گھونگھونے جو سپاہ تکرار</p>	<p>۱۹۷</p> <p>شیش شیش شیش شیش شیش شیش اوس ضرب کے سکے کا چلن ہی جی جی وہ قلب جو جس قلب میں بھجنا کمال سے باہر ہو تو دوسری</p>	<p>۱۹۸</p> <p>مخ زور و تھا کا تار بھی پر شاگ لہو فوارہ خون چھوٹے تھے ہر رہا سو اوس حال میں چوہ چوہ چوہ چوہ جو آریا زور سے چوہ چوہ چوہ</p>
<p>۱۹۹</p> <p>دولا کہ جو ان ایک کا سر لائیں سکتے مان نیزے لگاؤ جو قرن بائیں سکتے</p>	<p>۲۰۰</p> <p>بازار کے دن کوئی نہ فرماوے گا وہ سامنے مالک کے جہنم میں جئے گا</p>	<p>۲۰۱</p> <p>بہ وقت برابر ہو اچھڑا نہیں سکتا گھوڑے کا اشار تھا کہ اب چل نہیں سکتا</p>

۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱

<p>۱۲۱</p> <p>جسک کہ مری باون کا بخت تھان نہان کے سینے کی چلی کے بجانے خود بچنے کے لئے پوچھوئے کونجیل کسی بے جود افریقہ سے بچھو پھانے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>پسپا تو بانی تھے کہ بچا لایا پوچھا تو فرود سے کیا بچا لایا منشاق ہو کر آکا تو خود کھلایا جوان بچے نے دیو پرودہ کھلایا</p>	<p>۱۲۳</p> <p>کیا نہ نہ درانی جوت افلاطن تار پس آئے سخن کو قوسنوں میں تار رضعی ہوں اگر ناخستہ چوچنی جانے</p>
<p>۱۲۴</p> <p>روتا تھا وفاداری کی پادشاہ جوفت پہنچے تے براگر کران سر حضرت کو بکار دہی خاک اور کار مجان کی خبر لیے باسیل پوچھ کر</p>	<p>۱۲۵</p> <p>احد اودھو فتح کیلئے جو بکالت کھلا سپر سلطان تیرا کھالت یہ دہوئے خروخون تیرے سناے سپہ سالار فاقہ کے تیرے بکالت</p>	<p>۱۲۶</p> <p>میرتب جو ملائے دیو کیا اوت جانے خود کو تو آکھیں کچھ کیسی بکالت آکھیا بڑھوئے صحت رت بد دھارے پیلوئے جھٹکے پیدائندہ ہارے</p>
<p>۱۲۷</p> <p>آواز علی آئی کہ اے مرزا چلیا بڑھو فرود سے کھینچ کر بادین چھوڑ دینا تو چون پوچھ کر سر کر کے کرانودر انضر پوچھ کر</p>	<p>۱۲۸</p> <p>افسوس صد افسوس غیب جان لکھی سید کے کوالتے پہ نہ پیا ہو بچا لکھی تلاشے وہ افسوس دولت جو چو لکھی مخالی بن گویا پوچھ کر لکھی</p>	<p>۱۲۹</p> <p>سب بچے زمانے میں کوئی سو تار تار اک جو کہ بلبل تریاویا کو نہ جانے نشت آکھوئے کیا پوچھیاں کھانا صدے ہو اودھوئے کچھ بچے جانے</p>
<p>میں پاس ہوں پھر کیلئے گھانا بچا لکھی روتا ہوا صاحب بھی ترا آتا بچا لکھی</p>	<p>یہ ماتھے کہین ہندوین عقدہ کشا لکھی صن دھکا دھان نہیں ہم اوسکی لکھی</p>	<p>بڑھتا نہیں یہ خوف و نظار سی بچا لکھی مراہون پہ مردہ بھی مرا بچا لکھی</p>

نہ مائی بیخ مالک  
میں پرودہ بک لکھی  
میں پرودہ اور  
نہ مائی او لکھی  
میں پرودہ اور

میں

<p>۱۳۱۱</p> <p>مرد کو کس طرح کی بے وفائی کرنے          شہزاد کو دم چھین کر تھوڑے ہی وقت میں          شہزاد کو بے دردی سے دھوکا دینا          کیا ہونے کا راز دیکھ کر وہ چاکلیں نہ کھا</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>آدم کو بھائی کی طرح پوچھ کر          لاشے کو بھائی کا رشتہ جاننا          بھائی کو بھائی کا رشتہ جاننا          دیکھ کر بھائی کی بے وفائی سے شہزاد</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>مرد کو کس طرح کی بے وفائی کرنے          شہزاد کو دم چھین کر تھوڑے ہی وقت میں          شہزاد کو بے دردی سے دھوکا دینا          کیا ہونے کا راز دیکھ کر وہ چاکلیں نہ کھا</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>گر کسی خود مر کر سنبھلتے نہیں دیکھا          سودا کو کبھی بچھوٹے نہیں دیکھا          سودا کو کبھی بچھوٹے نہیں دیکھا          سودا کو کبھی بچھوٹے نہیں دیکھا</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>مگر کسی خود مر کر سنبھلتے نہیں دیکھا          سودا کو کبھی بچھوٹے نہیں دیکھا          سودا کو کبھی بچھوٹے نہیں دیکھا          سودا کو کبھی بچھوٹے نہیں دیکھا</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>دیکھ اپنے مشرق انگلیوں کیسے ہو          فروز می ستر گودی میں لے کر          فروز می ستر گودی میں لے کر          فروز می ستر گودی میں لے کر</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>ننگا نہ ہونے کی بجائے ننگا ہونا          دوزخ میں نہ ہونے کی بجائے دوزخ میں ہونا          کیا غم نہ ہونے کی بجائے کیا غم نہ ہونا          زانوئے مبارک پہ غم کی گلی</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>ننگا نہ ہونے کی بجائے ننگا ہونا          دوزخ میں نہ ہونے کی بجائے دوزخ میں ہونا          کیا غم نہ ہونے کی بجائے کیا غم نہ ہونا          زانوئے مبارک پہ غم کی گلی</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>ننگا نہ ہونے کی بجائے ننگا ہونا          دوزخ میں نہ ہونے کی بجائے دوزخ میں ہونا          کیا غم نہ ہونے کی بجائے کیا غم نہ ہونا          زانوئے مبارک پہ غم کی گلی</p>
<p>۱۳۲۰</p> <p>تو قیصر ہر دین مجھے آج ملیگی          جب تیرے ہر ہر گاہ تو میرا ملیگی          تو قیصر ہر دین مجھے آج ملیگی          جب تیرے ہر ہر گاہ تو میرا ملیگی</p>	<p>۱۳۲۱</p> <p>تو قیصر ہر دین مجھے آج ملیگی          جب تیرے ہر ہر گاہ تو میرا ملیگی          تو قیصر ہر دین مجھے آج ملیگی          جب تیرے ہر ہر گاہ تو میرا ملیگی</p>	<p>۱۳۲۲</p> <p>تو قیصر ہر دین مجھے آج ملیگی          جب تیرے ہر ہر گاہ تو میرا ملیگی          تو قیصر ہر دین مجھے آج ملیگی          جب تیرے ہر ہر گاہ تو میرا ملیگی</p>
<p>۱۳۲۳</p> <p>غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے</p>	<p>۱۳۲۴</p> <p>غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے</p>	<p>۱۳۲۵</p> <p>غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے          غش ہو گیا ہے کہ جو غش ہو گیا ہے</p>
<p>۱۳۲۶</p> <p>او چھٹ کی زمین ضرر ہو لی اہل ولی کی          دیکھو کمین بکلی مگر تیغ غلی کی          او چھٹ کی زمین ضرر ہو لی اہل ولی کی          دیکھو کمین بکلی مگر تیغ غلی کی</p>	<p>۱۳۲۷</p> <p>رتبہ ہو تر اسب سے دو بال شہدین          اکدن ترے حق کا ہوا ایم غلامین          رتبہ ہو تر اسب سے دو بال شہدین          اکدن ترے حق کا ہوا ایم غلامین</p>	<p>۱۳۲۸</p> <p>شہدین کا جو دوست وہ پاپا ہی کا          تو آج سے کمان ہو رسول غزنی کا          شہدین کا جو دوست وہ پاپا ہی کا          تو آج سے کمان ہو رسول غزنی کا</p>





<p>۴۱</p> <p>پروگرام آمد فرج شاہ میں برکات جوتی پر حسینی سپاہ میں زیر اثر روح متطہر و راہ میں بریں و حاکم و بی و بیگاہ میں</p>	<p>۴۲</p> <p>پہن جہان حسین و راہ کجاست غلمت کفر کا جو وہ آب جیات ہو بریں میں جاتے وہ لیکر خوش طاعت ہو دینا کو چھوڑ کر دینا کی کائنات ہو</p>	<p>۴۳</p> <p>و جب قبول توفیق آدم کو کجا نام پہن چاہا دین سپہان کے انعام حاجی کجاست تھی اس کی کیا کلام جہان کو دیکھتے وہ دین اسلام</p>
<p>۴۴</p> <p>انداز مرتبہ قفسی شہر شہر کے حور و نالے و ایک ہن و پیکر ہوش کے</p>	<p>۴۵</p> <p>ایسا نہ کہ فوج حد میں ہلاک ہو دریائے جاکے مل کہ گناہوں سے پاک ہو</p>	<p>۴۶</p> <p>انکے عدد کو راحت دینا و دین نہیں حاجی جو یہ نہوں تو ٹھکانا کہیں نہیں</p>
<p>۴۷</p> <p>علی قدس سرہ میں کہ تو شہر شہر کے کیجو کو کس وقت سے آتا ہو کس طرف حاجی میں قلم و قلم و قلم و قلم چوب کباب کی صدا کہ لا لالہ</p>	<p>۴۸</p> <p>ہر جزو کو مل قبیلہ عالم کا اختیار خدا کا رفیع رفیع میں وہ نادار ہر وقتے باقی میں قلم و قلم و قلم بختا میں وہ جو الکلم میں ہے ملک</p>	<p>۴۹</p> <p>بخت کی آئینہ میں مرض کی دوا میں مادی میں ہے امام میں و مقتدر میں خوشید آسمان سے خدا و عطا میں سے خوشی میں کی ہو خوشی میں</p>
<p>۵۰</p> <p>اب نعمتیں ہیں گلشن عین شہر کی دیتے ہیں خیر خیر کو بشارت ہشت کی</p>	<p>۵۱</p> <p>اب نور عین قاطعہ شہر شہر ہو دڑ تار کیوں حسین کا واسن سچ ہو</p>	<p>۵۲</p> <p>رنگ محبت اپنے محب کو بچاتے ہیں ہفتاد و بار قبر میں مومن کی آئے ہیں</p>
<p>۵۳</p> <p>ماضی کی صدا کہ اس کے ہوش جنت بہت قریب ہے دوزخ بہت دور ماضی جو جلد میرے ہیں نظر حضور لے قفس ایک کج کل ہوئے اقصا</p>	<p>۵۴</p> <p>قیاض خلد نام ہر اوس بادشاہ کا جید کا خلق رسالت پناہ کا کیا در اوس جناب میں بیگاہ کا مالک ہو وہ جہانے سفید سیاہ کا</p>	<p>۵۵</p> <p>یہ خانہ کرم میں ہے جنت کے باب میں ماضی خلد ہر راہ ثواب میں خان رسول ہیں خلق و بول میں دین کے کو دین میرے وہ آفتاب میں</p>
<p>۵۶</p> <p>قرب حبیب حضرت و اور نصیب ہو دست علی سے ساحر کو شہر نصیب ہو</p>	<p>۵۷</p> <p>کس روز صبح شام غریبان نہو گئی مشکل پڑی وہ کسپہ جو آسان نہو گئی</p>	<p>۵۸</p> <p>مانند سچہ رشہ ایمان قوی کرے وانا و مہام کی جو پیروی کرے</p>

<p>۱۰ سب کا میں ہوں شہنشاہ و سب کا لایم و لایم و لایم و لایم دیکھتے ہیں حق سے سدا پیش ہے موتیہ و اوصاف رحمت پر پائے</p>	<p>۱۱ فردوسی سے بیان شہنشاہ و سب کا خود چنگاں مہر سے پائی اکبر سے سکے کہ کتے ہیں بار بار موتیہ و لایم و لایم و لایم</p>	<p>۱۲ خدا رکھ کر اس طرح مکتوب چھپے ہیں دوسرے اوصاف و سب کا جہاں کا خیال ہے کہ سب کا جو کچھ نہیں لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۱۳ گر ہو تو متع پرست کے دامن پر ماتھے ہو ساتھ اوس ولی کا دست کہ خدا جسے تعجب</p>	<p>۱۴ ایسے کی پیشوا کی کو چاٹا ثواب ہو لاکھوں ابد و نین یک جو ہو کتاب ہو</p>	<p>۱۵ انجام کا خیال ہوا کیاں کا درد ہو رعشہ تمام جسم میں اور رنگ زد ہو</p>
<p>۱۶ جو ہو میں جہاں میں و جہاں میں وہذا احسان دینے میں یا کمال ہو بوتوں دن سے فوج کا نغزہ امام ہو قربان ہو حسین علیہ السلام ہو</p>	<p>۱۷ کہتا ہوں یہ حق و سب کا موتیہ و لایم و لایم و لایم ناجی و اس کے جہاں میں روپیہ اس جہاں میں</p>	<p>۱۸ کیونکہ لکھ لکھ لکھ لکھ موتیہ و لایم و لایم و لایم نفس کی فانی ہو نفس کی فانی ہو</p>
<p>۱۹ انسان کہو کہ وقت کو پاتا نہیں کبھی جو دم گذر گیا وہ پھر آتا نہیں کبھی</p>	<p>۲۰ کیونکہ کہوں عمر میری اس خوش حال کو جسے حسین کے لیے چھوڑا خیال کو</p>	<p>۲۱ جو ہو ہوں محل ہوں شہنشاہ میں کیا جان تجھ میں کہ لکھ لکھ</p>
<p>۲۲ چھپتے ہیں وقت سے ہنگام چھپان موتیہ و لایم و لایم و لایم سب کا میں ہوں شہنشاہ و سب کا دیکھتے ہیں حق سے سدا پیش ہے</p>	<p>۲۳ کہتا ہوں یہ حق و سب کا موتیہ و لایم و لایم و لایم ناجی و اس کے جہاں میں روپیہ اس جہاں میں</p>	<p>۲۴ کہتا ہوں یہ حق و سب کا موتیہ و لایم و لایم و لایم ناجی و اس کے جہاں میں روپیہ اس جہاں میں</p>
<p>۲۵ وینا میں لایم و لایم و لایم انہیں بعد عصر کسی کو نہ پائیگا</p>	<p>۲۶ وہیں لایم و لایم و لایم پہل بر جو ہوئے جانب فوجی امام ہیں</p>	<p>۲۷ کیا پاس کہ نہیں دل جان ہر سول کا بیدر و چہرہ نہ جاکے کلیر رسول کا</p>

۱۱۱

<p>۱۹۸          کی غرض اس میں یہ ہے کہ جو شخص اس          کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۹۷          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۹۶          جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>
<p>وہ فکر کر کہ فوج کا یہ بندہ دست ہو          آپس میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے</p>	<p>اب بیان اس میں کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>وہ فکر کر کہ فوج کا یہ بندہ دست ہو          آپس میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے</p>
<p>۱۹۵          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۹۴          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۹۳          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>
<p>۱۹۲          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۹۱          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۹۰          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>
<p>۱۸۹          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۸۸          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۸۷          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>
<p>۱۸۶          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۸۵          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>	<p>۱۸۴          اس کے لئے یہ ہے کہ جو شخص اس کی غرض سے اس کی غرض سے اس کی غرض سے</p>



<p>۴۴</p> <p>کوچاگر تو قافل مرثیہ پر شب ہر روزی جو سحر کا طبل بجا رہے شب ہر دم خفا کا یوں تو خفا وار رہے شب شیر کو خفا قافل محنت رہے شب</p>	<p>۴۵</p> <p>ہر دم ہو دلینا کو کوئی یار نہ آوے ایمان کے گھر سے ملائے نہیں خیال تو کہہ کر دیکھ وہ چھانچھال نہن کی تائی کو نہ نہیں بیان کو حال</p>	<p>۴۶</p> <p>لاج کو کھوت کی کاخ سے لے لے کچھ کو تو دخل کو تو با نام رہے اپنا گم اوس شے کی کو تو سلاطین جلد صبا کی طلب بین دولت یگان کو تو</p>
<p>ایمان کا فیض رت عکاسی طرف سے ہے شیر اس طرف سے خیر خدا کی طرف سے ہے</p>	<p>دنیا میں اک عالم کا یہی نور عین ہے جو مصطفیٰ کی جان ہے یہ وہ حسین ہے</p>	<p>دنیا میں کیا خبر کہ رہے یا نہ تو رہے وہ کام کر کے جا کہ سدا آبرو رہے</p>
<p>۴۷</p> <p>کشتہ جی شہر میں تیرا جگہ کتھن نے دل سے ہو گیا وعدہ اس کتھن کی جو خوش کو تو کئی کی شکست کتھن کو کھیت پر تیرے غلہ پرست</p>	<p>۴۸</p> <p>حاکم کو شہر شرفا ہے روح رسول تھی سے جیہا ہے پیچھے پیر دینو پیر و دو فاجا ہے پیچھے اودا دینگان اسدا جیہا ہے پیچھے</p>	<p>۴۹</p> <p>انسا کو پاس حوت اسلام چاہیے عقبتی جیہا ہے مودہ کام چاہیے نہن کی شل بر کرم سے چاہیے گھر کو صبا کی دین چاہیے</p>
<p>احوال مختلف ہو شقی و سعید کا عاشق کوئی حسین کا کوئی یزید کا</p>	<p>جو اپنے گھر میں آئے اوس گھر نہیں مہمان لگے پہ چھری پھیرنے نہیں</p>	<p>فیض محبت شہ نامی انصیب ہو گر ہو تو پنجتن کی غلامی انصیب ہو</p>
<p>۵۰</p> <p>لے لے نیک پہ پہنچ کر گریں فرزند فاطمہ کو پہنچا کر گریں پانی سدا فخر ہے جی اے کوئی بند وافقت قصور ہے وہ شاہ اجنب</p>	<p>۵۱</p> <p>سماں کی کوئی سدا نہ پہنچا کر دشمن کی جان سخت دل شہر چاہا کر نہ ملک جیکے پاس نہ دولت نہ زور مال سید عیال دار سدا فخر نہ کر چاہا کر</p>	<p>۵۲</p> <p>کیا عالم کی فوجت کا اعتسار یہ عود و زلفا و شہر نہ کر چاہا کر نادر دیر میں جہاں ملک نہ کر چاہا کر وہ نیا پہرست و فاسق و بی بی نہ کر چاہا کر</p>
<p>اوسست عقل پاس بھی جگہ کسی کا ہے مجرم بھی ہو اگر تو نواسا ہی کا ہے</p>	<p>کیا جانے یہ ستم مجھ کیونکر پسند ہے سولہ بہرے آب روان اوسہ نہ پسند ہے</p>	<p>وزرات اوسکو مثل شراب و عشا کا ہے شیطان کا طمع یہ عادی زفا کا ہے</p>







<p>مرثیہ پوچھو درد دکنے لگا کر خل علی بنی برکتی لکھو وہ راہ مل گئی تھی جس کی آواز گھونڈنے اب اوتارے چوہے کے</p>	<p>مرثیہ لازم ہے میری زمین گم نہ لے دو برسوں کو کہ وقت غلامین جانا دست کے تمچید میں پکڑا نہ ہوں کس منجھستے نام غم کا لون لے دو</p>	<p>مرثیہ روٹی یہ استفادہ کرنے سے منجھستہ خل تھا عجیب صاحب جان ہو راہ وہ اکبر نے دی صد کوئی کو نہ سکوں اوتارے فرس غم شہنشاہ دی جاوے</p>
<p>مرثیہ محبس لا حشرین سا احسان خدا کا ہو یا حقو نلو بانڈھو سامنا مشکل کا ہو</p>	<p>مرثیہ ڈالا تھا مانتہ کیوں تہہ الا کی زمین میری یہی سزا ہے کہ جاوے گا میں</p>	<p>مرثیہ مشتاق ہو کے دہر زمر اروا ہو قطرے کی پیشوا کی کو دریا روان ہو</p>
<p>مرثیہ میں کی راہ رواں کو تو نہ پوچھو گھوڑے پر سوار کھیلے تیار ہوں باندھے جو ہاتھ کھل دیانے ارسل پوچھو ضروری ہے پکارا پیشہ</p>	<p>مرثیہ دست لگاؤں ہے کہ چاہیے راضی ہوں کہ غم کو چھوڑ دوں چکلا دو منجھستے کے رستے کے پیاں کر دین گن کو لکھو</p>	<p>مرثیہ چھیلے تھے تھیں شہنشاہ فخر قدوسہ فرستے دھڑکے کہ کھانسیاں سر کچھ دو دنوں کا ٹھونچو چھوٹے جاوے جہاں ترسیلے دہلے بین ہو باز</p>
<p>مرثیہ اے صاحبو غلام کو آلی کی راہ دو صدقہ محمد عزلی کا پناہ دو</p>	<p>مرثیہ رستی بندھی ہو پاؤں تہنہ سہنو یہ سب قبول ہو یہ عذاب سہنو</p>	<p>مرثیہ تو سہل گیں ہر کیلے میں شرمسار ہوں اوٹھ کر گلے تو مل کہ بہت برقعہ رہوں</p>
<p>مرثیہ انداز کا مقام میرا رو مدد کرو منظر ہوں اے غارتگر ار مدد کرو شیر خاں شہید کی پناہ لو مدد کرو اعوش کی پناہ لو مدد کرو</p>	<p>مرثیہ میں لوں غم کو گناہ سے بچاؤ راضی ہوں خواہ قتل کرو خواہ بچاؤ جو کہ نہیں سہیجا ہر پید رہی گئے ہیں باہلے دہلے پید</p>	<p>مرثیہ دیکھتے کہ دیکھتے ہیں کہ بچاؤ میدان چھوڑی نہیں ان کی پناہ دڑخا کہ گھیرے تھیں شہنشاہ کی پناہ میری تھیں جان تھی اے پناہ</p>
<p>مرثیہ دین پرور وہ آپ کا ماتھے کا نام عاصی کی ڈھتی ہوئی گشتی کو تمام ہو</p>	<p>مرثیہ ارمان ہے صد سہو کا حسرت نکال دو سہکا کر حسین کے قدم چال دو</p>	<p>مرثیہ موجود رہی کو خیر وقت یاس تھے گودو رہا حسین علی سیر یاس تھے</p>

<p>۳۷۷</p> <p>کیونکہ جو شخص اپنے دل کو خدا کے لئے وقف کرے وہ اپنے دل کو خدا کے لئے وقف کرے</p>	<p>۳۷۸</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۷۹</p> <p>داخل ہو اور اس کے دل میں وہ دعا ہے</p>
<p>کیونکہ جو شخص اپنے دل کو خدا کے لئے وقف کرے وہ اپنے دل کو خدا کے لئے وقف کرے</p>	<p>جاری ہے فیض خانہ رب جلیل میں</p>	<p>بجائی کرمت حضرت عیسیٰ کہتے ہیں</p>
<p>۳۸۰</p> <p>کیونکہ جو شخص اپنے دل کو خدا کے لئے وقف کرے وہ اپنے دل کو خدا کے لئے وقف کرے</p>	<p>۳۸۱</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۸۲</p> <p>داخل ہو اور اس کے دل میں وہ دعا ہے</p>
<p>۳۸۳</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۸۴</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۸۵</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>
<p>۳۸۶</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۸۷</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۸۸</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>
<p>۳۸۹</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۹۰</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>	<p>۳۹۱</p> <p>اور اس کی منفعت کی دعا کا اٹھانے کا</p>

<p>۵۷۷          جی کہ تجھ کو تلو لیا و فاشدار          و نایاب زنگی کا اجلا کیا و اعتبار          لئے بیجا از شوقی تھا و سب دوستدار          ایسا لئے جانے میں تو کو کھو گیا</p>	<p>۵۷۸          دعوت کر گیا آج تری کیر گار          عبد آسمان غنیمت فردین شمار          حاضرین خوان غنیمت فردین شمار          آراستہ تری فقر تراز و فاشدار</p>	<p>۵۷۹          مین کیا کہیوں جو کچھ تری کیر گار          معصوم و محکم بیاس کو کیر گار          توحی زبان و کلام کی کیر گار          مویا کو سوز غم کی کیر گار</p>
<p>پہلے کا ذکر اب نہیں وہ بات اور تھی          یہ صحبت اور ہو وہ ملاقات اور تھی</p>	<p>ہم دین نثار کو طبعی زلیہ ہو          از سر اکھڑی ہیں سافر کو زلیہ ہو</p>	<p>مفطر ہوں گھر بنکے یہ سست روئین          پرستہ شاق ہو تری وفات روئین</p>
<p>۵۸۰          نہیں کہ تپ جو کچھ تری کیر گار          چو چنگ کیا قدم پر وہ جزا کیر گار          کہ عرض جانے کی تھی جو کچھ تری کیر گار          آقا سیما اب تو فراموشی غلام</p>	<p>۵۸۱          قریب شاہ نے ہی مرضی ہو کر تری کیر گار          جو رخ زندگانی کا نواز دست کی تری کیر گار          قانع تھی غصیب سداوس جین کی تری کیر گار          بجا کی حسین کی کج جو تری کیر گار</p>	<p>۵۸۲          پتہ کی تھی جسے شاہ آسمان و قار          رونے کی تھی جسے شاہ آسمان و قار          معان کی تھی جسے شاہ آسمان و قار          بیتاب تھی جسے شاہ آسمان و قار</p>
<p>دل کو یہ آرزو ہو کہ زخموں سے چور ہوں          عزت ہو کہ ہر اول فوج حضور ہوں</p>	<p>یتیمی و مفارقت کا نہایت ملال ہو          اللہ جاننا ہو جو کچھ دل کا حال ہو</p>	<p>باہر جو غل تھا رخصت معان شاہ کا          سیدائین معین شہر تھا فریاد و آہ کا</p>
<p>۵۸۳          حورین بہشت سے تھے تیری زبان کی          ایسی جان کی تھی کہ تیرا تیرا جان          دنیا میں غیر تیرا نہ ہو تیرا جان          و کچھ کہ تیرا تیرا تیرا جان</p>	<p>۵۸۴          اس خدا کے فیض و فضل کا          اور ہم نہ دے تیری تیری جان          اپنے تمام رات تیری تیری جان          اب کبھی کیا کہوں علی تیری جان</p>	<p>۵۸۵          ماسک تیری غلام تیری جان          ماسک تیری غلام تیری جان          ماسک تیری غلام تیری جان          ماسک تیری غلام تیری جان</p>
<p>پانی بہا کا کچھ وہ لذت اور حیا کما          دین کی نعمت کما از اجول جانی کما</p>	<p>طوفان میں ہو صہا جناب امیر کا          لے دو دم کہ تیری تیری جان</p>	<p>معان ہو حسین کی اس رخ و یاس میں          فاقہ کشو کا ساقم دیا جو کس پاس میں</p>



<p>۱۰۰ گاہ گنجی سے فطرت اضطراب چادر قدم کتب اور حج پاک پوچھایا کی غرض نام عام و عالم فکستہ پاپ رہی ہر پاپ کو دور عاقبت پوچھایا</p>	<p>۱۰۱ یہ عرض کر کے شہید گشتی گشتی چو چھتے ہی شکل برق لگا دیا گہر ہر دو نور شجاعت سے لالچ سینے میں لفت شہر میں لالچ</p>	<p>۱۰۲ یوں باتم تخیل فطرت کی اند کے ہو لفظ چوچون فخر جی رہا سینہ کشادہ اور رگ گل جادو کہ یک غزل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۱۰۳ اونکھائی ہو کام چو نوش اعتقاد میں زمرہ کی ہرین بیٹیاں سلپانے شاد میں فکر کیا کہ اور شکر جانی کے شجرہ چوچو کی ہرین بیٹیاں کیون لکھ لکھ</p>	<p>۱۰۴ کیون شہر میں دور شہر میں دور یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>	<p>۱۰۵ یوں شہر میں دور شہر میں دور یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>
<p>۱۰۶ بستی محمد عربی کی اور جی رہی پروسیس حسین سے شہر میں دور فکر کیا کہ اور شکر جانی کے شجرہ چوچو کی ہرین بیٹیاں کیون لکھ لکھ</p>	<p>۱۰۷ جاتا ہوں جہاد کو اہل نفاق سے بیل چہن میں جاتی ہر حیل اشتیاق سے فکر کیا کہ اور شکر جانی کے شجرہ چوچو کی ہرین بیٹیاں کیون لکھ لکھ</p>	<p>۱۰۸ سینے میں رگ کفر جو تھادور ہو گیا نور خدائے آگ ملا نور ہو گیا فکر کیا کہ اور شکر جانی کے شجرہ چوچو کی ہرین بیٹیاں کیون لکھ لکھ</p>
<p>۱۰۹ فکر کیا کہ اور شکر جانی کے شجرہ چوچو کی ہرین بیٹیاں کیون لکھ لکھ فکر کیا کہ اور شکر جانی کے شجرہ چوچو کی ہرین بیٹیاں کیون لکھ لکھ</p>	<p>۱۱۰ یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>	<p>۱۱۱ یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>
<p>۱۱۲ یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>	<p>۱۱۳ یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>	<p>۱۱۴ یہ چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور چوچو کو دور شہر میں دور</p>



<p>۱۱۱۱ ماں جبریل کی برکت سے جگن کیلے جسے سب سے پہلے جگن کیلے جسے سب سے پہلے جگن کیلے جسے سب سے پہلے</p>	<p>۱۱۱۱ سکھن بہت خوشی دکھائی دیتی ہے پہلے ہی نہ قدر اندازے سے سکھن بہت خوشی دکھائی دیتی ہے پہلے ہی نہ قدر اندازے سے</p>	<p>۱۱۱۱ یابی شکست فاش ہوئی کھال کے جھپٹا خنجر سے خون کی گھال کے یابی شکست فاش ہوئی کھال کے جھپٹا خنجر سے خون کی گھال کے</p>
<p>اولیٰ نہ ہو یونین نہ پاکھر نہ زمین وہ خاک پر گر رہے در آئی زمین میں</p>	<p>دیکھیں تو گئے فوج کے سکھ بھگا دیے کتے خندنگا کے تودے لگا دیے</p>	<p>دشمن پہرے رکھی ہوئی اہل کہیں قبضہ کہیں تھا تیغ سنگر کا چل کہیں</p>
<p>۱۱۱۱ وہاں تیغ کی ترش و تار چھوڑا نہ سہ پہر کی تار وہاں تیغ کی ترش و تار چھوڑا نہ سہ پہر کی تار</p>	<p>۱۱۱۱ چالاکانے فوج سے کل پہلوان بھا ماریاں دکھا کر فوج کو بھا چالاکانے فوج سے کل پہلوان بھا ماریاں دکھا کر فوج کو بھا</p>	<p>۱۱۱۱ گر گر ان اٹھ کے پکارا وہ ناچار اس ضرب کو توڑ کے تو اس کو ماریاں گر گر ان اٹھ کے پکارا وہ ناچار اس ضرب کو توڑ کے تو اس کو ماریاں</p>
<p>دستا نو گلو اور اگلی ڈھالوں کی اوٹ میں چار آئینہ کو چار کیا ایک چوٹ میں</p>	<p>غازی نے جنگ کا سہرا سوکھا دیا مانند گل نیزہ خقی اور ادا دیا</p>	<p>میٹھی جو ضرب تیغ دلاور عسود پر نشل خیار کاٹ کے صاف آئی ہو پر</p>
<p>۱۱۱۱ نور محمدان کے لڑنے کی جوت منظور کیا جو ہے لڑنے کی جوت نور محمدان کے لڑنے کی جوت منظور کیا جو ہے لڑنے کی جوت</p>	<p>۱۱۱۱ آواز دی اہل کے لڑنے کی جوت اللہ سے جبر کی لڑنے کی جوت آواز دی اہل کے لڑنے کی جوت اللہ سے جبر کی لڑنے کی جوت</p>	<p>۱۱۱۱ دوڑ کے فوج کا نہ لڑنے کی جوت سے لڑنے کی جوت کا نہ لڑنے کی جوت دوڑ کے فوج کا نہ لڑنے کی جوت سے لڑنے کی جوت کا نہ لڑنے کی جوت</p>
<p>غیرت ہو کسی کو تو پھر کیا اور گنہ یاں گویا ہو موری سید ان جنگ ہو</p>	<p>آگ لگی وہ تیغ عیب رنگ دھندلے چمکے کھانے اور گویا اور پر خند گئے</p>	<p>زمین سے لڑنے کی جوت کا نہ لڑنے کی جوت یوسف دیا زمین سے لڑنے کی جوت</p>



<p>۱۲۱          خون بند ہو گیا تو بے لادہ حامل          اور درخشاں قلمیہ پر استراحت          رو کر صبح بخاں و شربا و قمار          و کچھ جناب قبلہ کے لیے پیار</p>	<p>۱۲۲          شہر کے کما و ہنر میں بے نیاز          جیغے میں بے نیاز و بے نیاز          اور قوت سے مری داد میں بے نیاز          بیچے میں بلبیت کے لیے ناز</p>	<p>۱۲۳          لاشہ اٹھا کے لے چکے عیاں          تھے ساتھ ساتھ بے نیاز          رستہ لے کر تھے بے نیاز          آواز دی کہ ورم بے نیاز</p>
<p>۱۲۴          پہونچا دماغ عرش پہ اک شہنشاہ          رومال ہو یہ فاطمہ کے دست پاک          کا</p>	<p>۱۲۵          الفت ہو جو مجھے وہ آسمان تین          نیچے بھی نام لیکے ترا ابلاتے ہیں</p>	<p>۱۲۶          یا و پس اب ملیگا نہ مر سہیل کو          دو آ کے میمان کا پر سہیل کو</p>
<p>۱۲۷          مرنے کے لیے روئے زار          صدقے کو و غلام کو قاپہ ساز          منہ رکھتے نہ بچنے کے لئے شہنشاہ          اور مصری و علی بن شہنشاہ</p>	<p>۱۲۸          زندہ رہنے کے لیے شاہ کے قدم          کچھ جی بولی چھوڑ دے لادو غم          مولاد مار چھوڑ کر کھانا تو چم          نصرت پر چھوڑ دے چھوڑ دے</p>	<p>۱۲۹          بیکس نے پرست کر کے کیا کیا          اہل و عیال میں بن گیا کیا کیا          روٹا گیا اس کے غم میں جیسا کہ وہ کیا          دیکھا جو اپنے غم سے رہ گیا کیا</p>
<p>۱۳۰          کچھ ہو سکا نہ فاطمہ کے نور عین سے          بھائی مری وفا کوئی پوچھے حسین سے</p>	<p>۱۳۱          یہ کہنے آگے ہیں پھر میں ہنکا بھی تھا گیا          دیکھا جرح حسین کو اور دم کھل گیا</p>	<p>۱۳۲          سر دیکے عزت میں سر مہمان یا لی ہیں          جنت سے فاطمہ سے روٹوا آئی ہیں</p>
<p>۱۳۳          کبھی تیری رو بہ کیا ہو کل          حشر کے مرقبہ پر نہایت حال          محبوب حق ادھر ہیں اور دھڑلے ڈھول          کہ بابا پانی ہو کر ہو کر ہو کر</p>	<p>۱۳۴          شہنشاہ کا پیر میں کھڑے ہو کر          سر پہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ          حجاب کی لاش بچو پوچھتی پتہ پتہ          حجاب کی لاش بچو پوچھتی پتہ پتہ</p>	<p>۱۳۵          واری سے سب سے بڑا عالم          صفی چھی نام عالم عالم          میرا پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ          اور پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ</p>
<p>۱۳۶          یوں رو رہی ہو کہ تیرا پاش پاش          مان جبرح بلکھی ہو پتہ کی لاش</p>	<p>۱۳۷          ماتم کی صف بچھکی بہادر کے واسطے          پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ واسطے</p>	<p>۱۳۸          بہر پاشا حشر کے تن چاک چاک پر          بچے ذرا ذرا سے تڑپتے تھے فاک پر</p>





۴۱ جس آفتاب تاج او جلوه نعلو طغیانی و اماں شب بدین مصوت ذکر حق کون و مکان	۴۲ مخاض و خولان چن بین ماں مہینہ کا کلو گرا کستی تھی سر پہ جاکو اب جاک میں یلکے کلو	۴۳ زخمی کرین یہ سب تن چھاتی پہ چڑھ کے کلیسیاں بلند تھی ان طبل جنگ بنے لگا
۴۴ وہ صفت تھی جس میں زینت کلو پیکر چین تھی طبع میں پیکر تھی سر پہ	۴۵ کستی تھی عند سید ارنی ریاض دین کستی تھی آہ منیر دھرتی تھی خفا و خیم	۴۶ پانی نہیں ملا ہو کسی لوٹے گی اب خزان پیشوا و گلا میں پیا سا کرونگا فوج
۴۷ میرا کارزار میں دیکھ کر بندوبست کھلم کھلا میں میرا کارزار میں	۴۸ میرا کارزار میں دیکھ کر بندوبست کھلم کھلا میں میرا کارزار میں	۴۹ میرا کارزار میں دیکھ کر بندوبست کھلم کھلا میں میرا کارزار میں
۵۰ میرا کارزار میں دیکھ کر بندوبست کھلم کھلا میں میرا کارزار میں	۵۱ میرا کارزار میں دیکھ کر بندوبست کھلم کھلا میں میرا کارزار میں	۵۲ میرا کارزار میں دیکھ کر بندوبست کھلم کھلا میں میرا کارزار میں



<p>۷۱          صلیبی و شیشہ اوٹھائے سرخ و زرد          پہنچوان بھی دلاخ سو ابراہیم          ترشہ نہ تبا کہ سوسر و سلیم باقہدار          درجائیدن پنخین ترون میں جا کھار</p>	<p>۷۲          بچہ بن بڑا نہ مر پیکر کیوں اوٹھتی          غش آکھیا زینت کے ایک بیانی          اوس نور و ظیل کی صلہ نہ سکھائی          اب جعبہ حرمین کی اوٹھائی</p>	<p>۷۳          صہبہ سواری و فوش تہمتی و صہبہ          آئے بچہ جعبہ حرمین ملک سدا با وقار          فوش غلامی نہ لک و دم سو کھائی          سرخان سے چلا کر کھائی کھائی</p>
<p>۷۴          گھر قاطعہ کاسانے انگھوٹے خاک ہو          سب ہرون ہلاک اور تم سر پٹ ہلاک ہو</p>	<p>۷۵          بیٹو نکا کر خیال نہ بجالی کا نام لے          بیڑے کو غاصیو کے تباہی سے ظالم</p>	<p>۷۶          دیکھو سواری بادشاہ مشرقین کی          ہر آج آخری یہ زیارت حسین کی</p>
<p>۷۷          بجا زنجی و قاطعہ تہمتی و شیشہ          حضرت کے سپہ میں جو رہی قاتل بجا          رخصت کا آپ جیسے فوٹے ہیں چین          وارث ہیں کون ہوا سو سردار چین</p>	<p>۷۸          فرزند قاطعہ سے دربار پر گیا          میں نے اسے توات پہ صدقے کیا          مگر میں اسے کھلا سونے تہمت سے          زمین پر غریب کر دیا تہمت بجا</p>	<p>۷۹          بادشاہ سواری سو کھائی کھائی          آئے علم کھائی کھائی کھائی          غزنی کھائی کھائی کھائی کھائی          سرچا کھائی کھائی کھائی کھائی</p>
<p>۸۰          تانا نہیں علی نہیں مان دلجی نہیں          اب آپکے سوا تو میں کا کوئی نہیں</p>	<p>۸۱          دلاخ حسین میں اپنے جگر پر اوٹھا دگا          دوزخ سے غاصیو کو مگر کھشا دگا</p>	<p>۸۲          سو کھی ہوئی زیانو نہ وگر آہ ہمت          ایک ایک ملک جبر و قہر کا شاد تھا</p>
<p>۸۳          تہمتی و شیشہ اوٹھائی کھائی          اعدا چھوڑنے کے بوجھ میں آگے سر          اذوق و دلی لکھائی کھائی کھائی          فطرتی نہ لکھائی کھائی کھائی</p>	<p>۸۴          حضرت سے کہنے کے تہمتی و شیشہ          بوجھ سے چار و پنج سدا دلاخ          بوجھ سے کہنے کے تہمتی و شیشہ          بوجھ سے کہنے کے تہمتی و شیشہ</p>	<p>۸۵          بھی کھائی کھائی کھائی کھائی          اور ایک پست فوج ملک کا تھا پرا          دامن ملک کھائی کھائی کھائی          گھوڑوں کے آگے تھے سرخ</p>
<p>۸۶          سر پتھار سے خالق الرض و سمانو          بجالی اگر نہیں تو سو کھائی کھائی</p>	<p>۸۷          طیارو بیکر شہ گردوں جناب کو          روح الامیں آئے تھامار کاب کو</p>	<p>۸۸          کیا خان شکستہ شہر والا صفات تھی          سوچ جناب قاطعہ بھی سنا تھی</p>

<p>۵۱۷          حضرت کے پاس میں نے کبھی نہیں          دونوں صغیرین شرف کے لئے          اکھین تو گری تھیں بچی بچی          ارضا شدہ کرتے تھے منہ اچھو</p>	<p>۵۱۸          کچھ بچہ جو بس کھولنے نہیں          بچہ بچہ جو بچہ بچہ بچہ          کچھ صاحب حسن عیسیٰ          سر عجب کا بچہ کیا</p>	<p>۵۱۹          اندری سلطان وہ کہ کھڑے          مشتاقی اون درویش کا کھڑا          کیا کہ میں بنان قدم کو کون          سر کے لئے نہ ہے کھا</p>
<p>۵۲۰          ہیں چھوٹے چھوٹے سن پہ قیامت          کیونکہ نہوں کہ شیر الہی کے شیریں</p>	<p>۵۲۱          اک غل ہوا کہ صل علی کیا جوان          یہی علی دلی کا نشان ہو</p>	<p>۵۲۲          پرواہ نہ سران مٹی وہ سیدھے          نہ اہوتھے متقی تھے بری تھے شہید تھے</p>
<p>۵۲۳          تھے تھے پیکر کا دھندلہ شاہ          مادر کو جا بے بین دیکھ آؤ چھوڑا          تھے تھے تھے تھے تھے تھے          تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۵۲۴          سب باتیں ہیں تو کتے کتے          عمارتیں ہیں شام نہ بین          جگہ آواز سنگ و فاضل          کا شاہ و ملکہ اور عیس</p>	<p>۵۲۵          وہ فوج تھی کہ تھکے تھکے          تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے          پیشہ چاہے باغ شہادت کی تھی فضا          خندان بیک گل تھے جوانان ہوا</p>
<p>۵۲۶          حضرت پر اپنی جانیں فدا کر کے جائینگے          اب جائینگے جو گھر میں تو ہم مر کے جائینگے</p>	<p>۵۲۷          حسن حسن کی ہر پکیا خوشیاں تھی          قالب تھا زخم کہ میں ملن باطن تھی</p>	<p>۵۲۸          اوسدین اہل گورنلی جوان کیے باقی          باغ جناب فاطمہ پر کیا بہار تھی</p>
<p>۵۲۹          یہ دو بچہ کہ انہیں تھے کیا تھک          بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          جو بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>۵۳۰          کیا کہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          ذرہ عجب کہ میں نے بچہ بچہ          وہ دلیران تھے بچہ بچہ بچہ          کچھ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>	<p>۵۳۱          یہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ          بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ بچہ</p>
<p>۵۳۲          سبقت مری طرف سے نہ رہنا کیجیو          جب اونکے وار ہو لین تو تم واکہ کیجیو</p>	<p>۵۳۳          ہر ایک کو گمان تھا جلی طور کا          جلوہ گر فقط تھا محمد کے نور کا</p>	<p>۵۳۴          ہوسا منے بہشتن ولیر و برھے جلو          ملو ارین تولے ہو شیر و برھے جلو</p>



<p>۴۱۱</p> <p>چین نے اپنے پاپ سے باریاں دشمن کا حربہ بنائیں کرتے ہیں جبار میں تاج رسولؐ ہوں اور جنت ہمارا میں انہماک تھا اور جفاوں پہ کب جو چھوڑا</p>	<p>۴۱۲</p> <p>فانصفو خیال کرو دشمن کی ہر قسم چاہئے ہیں جو درپردہ آئے اب نہ اس بات سے ہر ایک کو وقفہ لینا رہو زمین کا آب ہر سبیل پر کاغذ</p>	<p>۴۱۳</p> <p>اس غلو نہ نہ انکیلچا اور غینا میں لگے جو اس وقت خدا اہل شر جنت عام کر کے چھوڑے گا جو بزم اپنے پر سے میں کانپ کا چھوڑا</p>
<p>گو میرے دشمنوں کو نہیں کچھ تم سے لیکن فوج تو ناکامی امت عینہ</p>	<p>سو تین دن گھر میں سر قحط آب ہو پڑو کیا انگشتی سے کلیجہ کباب ہو</p>	<p>اے منو بھرائے اٹھ میں بیتاب ہو گیا حضرت کی بیکسی پہ جگر آب ہو گیا</p>
<p>۴۱۴</p> <p>یہ کہنے لے فوج سے اگر شر عالم اعدت اس طرح بوضاحت کیے عالم میرا تو کیوں تھے ہوا سکناں غم واحد و یک آل محبت ہر قسم</p>	<p>۴۱۵</p> <p>اسے سو کسی کا کوئی ہو جو مہمان اوس سے دلچ کپڑے پتھر نیویں مہمان کہ کہہ تھے ملک بلایا مجھے مہمان کھانا تو کب پالے تھے بھی تو نہ مہمان</p>	<p>۴۱۶</p> <p>کہنے تھے دل میں ایسا کانپ چھینکا جو جو قتل کرنے میں سبکدوش اہل شر افسوس نہ کر کہ کیوں لایا دلچ غم جو کب میرے خون میں نہ لگا بھر دہم</p>
<p>سید ہوں بیگیاں ہوں تشہ جگر ہوں تم جسے کہہ گو ہو اوسی کا پسند ہوں</p>	<p>بیکس مسافر نہ سچو ارجم کھائیں جو پنے گھر میں آئے اوسے یوں تھائیں</p>	<p>یہ جرم آہ کس کین اب بخشو او نگا کیونکہ نبیؐ کو مشر میں منہ دکھاو</p>
<p>۴۱۷</p> <p>کجا بوجہ تھی کہ مجھے نہ لگا مہار تھی مجھے نہ لگا نہ لگا کہ باغ لوش کے چھ چین لوش واحد و یک آل محبت ہر قسم</p>	<p>۴۱۸</p> <p>کجا بوجہ تھی کہ غمید الوطن میں نہیں بادی ہوں ہوشیار ہوں نام میں نہیں ہر چند تھلے ملاوٹوں میں نہیں ہر چند لال ہوں اور وطن میں نہیں</p>	<p>۴۱۹</p> <p>کجا بوجہ تھی کہ مجھے نہ لگا مہار تھی مجھے نہ لگا نہ لگا کہ باغ لوش کے چھ چین لوش واحد و یک آل محبت ہر قسم</p>
<p>دو گے جو اب مشر کے دن کب بول کیوں پھر اے کرتے ہو بقر رسولؐ</p>	<p>کچھ نہیں کہہ سکتے تھے تو سب ہلک ہو گر بد دعا کروں تو اچھی جل کے خاک ہو</p>	<p>تو رستم عراق یومرو بزو ہو یہ یحیٰ اس ہو کہ تزارنگ دزد ہو</p>



۱۵۵  
 چنانکه سبب چنانچه در اولیای او و بعد از خود  
 میرزا کاظم و آقا میرزا علی و سید سید علی و سید  
 جانی و سید میرزا و سید علی و سید علی و سید  
 و ان فیض کو و سید علی و سید علی و سید

جنت میں آج کو شہر از تہ جلیس  
 حاضر ہوا جام کو شہر از تہ جلیس  
 جنت میں آج کو شہر از تہ جلیس  
 حاضر ہوا جام کو شہر از تہ جلیس

مکرمہ

آئینہ کھل چڑیگی ختم تشدد کام کے  
وہ جرم بخش ہوئیگی اپنے غلام کے

سیری رکاب میں شہ و لدل سوار  
روح جناب فاطمہ تجہ پرست اسہی

سہرا لیکے بیٹے کو اور اپنے بھائی کو  
وہ پیشوائے خلق چلا پیشوائی کو

۱۵۴۰  
کا داد آغا عالم بادست پر صفا  
ای مہمان اینا تو سنت کا یو گلا  
تجربہ قبول چکا ہو شہادت کا سرب  
باب بہشت صبح سے تیرے لیے ہوا

وہی  
الحاصل حضرت زفر علیہ السلام  
جان محمدیہ اور محمدیہ کے جان محمدیہ  
فریقین کا ہے کہ اور فرقہ دار  
کی نسبت ان کی شریعت

[illegible]

موتو جلد جا کہ سبط نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
جنت میں ہے۔ مصطفیٰ اکو ترا انتظام ہے

میں اپنے ساتھ ساتھ لیے جاؤنگا  
تیری خطا میں حسین خشتِ نواؤنگا

دیکھو تو کیا حیرت پسند رسول ہے  
اب اپنی سمت رحمت حق کا نزول ہے

[illegible]

عاجت رولٹ علقی نے حاجت رول کی  
مولا نے اکو مری مشعلکٹ کی

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰

آراستہ و نگارشات کے لیے  
لاتی مہینہ حوریں طاعتِ جنت کے لیے

توفیق حاصل ہو گا۔

کے لیے گرم فضا میں چھوڑ دیں۔

<p>۱۰۱ تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے</p>	<p>۱۰۲ تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے</p>	<p>۱۰۳ تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے</p>
<p>یان برو قصاص ایو سرور تو خوب ہو دینا سے پاک ہو کہ اوٹھو اگر تو خوب ہو</p>	<p>کو تر کا جام ساقی کو شربت پائیک تو پہلے جسے گلشن جنت میں جاوے گا</p>	<p>الضار شاہ کا تھا جو م اوس جوان پر اصناف و مرجع ہا ہر اک کی زبان پر</p>
<p>۱۰۴ انداز رسم رشتہ لگے شاہ کا عقدہ کتنے نام کیے دو خون استے</p>	<p>۱۰۵ ادنی تو تھا اب ترا علی مقام ہو اب تو تو اور گلشن دار السلام ہو</p>	<p>۱۰۶ قدوم تو کر کے شاہ کے بولا وہ کیا نام میں نے ہی اپنے آپ کو رکھا تھا ایام</p>
<p>وین میں تو نے دولت عظمیٰ حصول کی بجائی کریم نے تری توبہ قبول کی</p>	<p>واند تو مجھ کی آل کا حورہ کو اشتیاق ہو تیرے جمال کا</p>	<p>فقہ ہر دگاہ اچھی ایو جوان نکر خبر مندہ تو حسین کو ایو میجان نکر</p>
<p>۱۰۷ تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے</p>	<p>۱۰۸ تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے</p>	<p>۱۰۹ تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے تو نے جو قبول تو نذرہ سنا ہے</p>
<p>کی عرض کرنے ذکر یہ کیا یا امام ہو وہ آپ کی کینز روح دوم غلام ہو</p>	<p>کیا جانے وہ کون بزرگ ایو امام تھے شہر نے کہا وہ خضر علیہ السلام تھے</p>	<p>پتہ ہر یک پیاس کے ماہے تھو حال ہو فاقہ سے تین دن کے محمد کی آل ہو</p>

۱۰۱

<p>۷۷</p> <p>یہ کہہ کر سو گیا ہے اس کی سیرت خدام سے ہیں کیا پیش سید بن زکریا کے ہونے میں کیا اس میں ہیں کیا بظاہر</p>	<p>۷۸</p> <p>فرمانا نہیں تھکے جو دنیا کا اگر بیچے کو اپنے موتے وطن تو روانہ کر مان پا گیا تو ہم تو دنیا میں ہی رہیں میرا کر نہ دیکھ لے اپنا سارا گھر</p>	<p>۷۹</p> <p>خوش ہے کہ کہہ کر ہی مری ہوئی ہے شک ہے کہ گھر میں جب جو سو اسوار سو آ گیا سسٹہ کو غازی نے کیا جاہل دیوان ہوں چلے کوچکیاں گار</p>
<p>۸۰</p> <p>صدقے آپ کے مجھے عزت نصیب ہو دعوت ہی ہو جس کہ شہادت نصیب ہو</p>	<p>۸۱</p> <p>ہر جھوٹے رخ اس کی جوانی کے واسطے ہر اک پست و فاقہ خوالی کے واسطے</p>	<p>۸۲</p> <p>یہ عرب تھا حسین کے اسوے ہیں فوج ستم سے شور اٹھا آگیاں کا</p>
<p>۸۳</p> <p>تھکے اس کا ہم پر حضرت نے ہو گیا اوس کو قاتل دوش پڑا ہے چوبہ کو اور حال کیا ہے وہ منج سجا دعوت کر کے کیا ہے خلعت نڈے کا</p>	<p>۸۴</p> <p>سید امین تاج قتل ہو گیا نہ خیال مادر کو اس کی ہو گیا منج و قاتل فوج کی کسی کو دکھاتے نہ دیکھا سرسبز پتہ کی دیکھی وہ تو خدائے</p>	<p>۸۵</p> <p>نہا سچ سن دینا ہی کا خاتمہ ہو گیا پھیلایا ہوا تھا چاروں طرف فوج کی بی بی بی بی رکھے غصہ و فخر و فخری جہان پر نہی اگر کو تھا گمان کہ تو قتل ہو گیا</p>
<p>۸۶</p> <p>کا ندھے پر اس کو ڈال لے ہر چہ کیا ہو اگر مگر تیرے آل غم ہو</p>	<p>۸۷</p> <p>بدیشا ہی قتل ہو گیا وارث بھی چھوٹ گیا زہر آئے لال کے لیے کہ مر مر لٹ گیا</p>	<p>۸۸</p> <p>یوں جلوہ گر زہر میں تن سرخ فام تھا گویا بچھا ہوا چھتہ میں دام تھا</p>
<p>۸۹</p> <p>تھکے کہ کہنے لگا تو راجہ اس وقت غم سے ملے تھے ہر لب لب کوئی نہ میں غلام کی عزت ہوئی دیکھ فیض خلق کے کیا خادم کو ہو جیسا</p>	<p>۹۰</p> <p>رو کر گیا یہ چہرہ کراہتا ہے اگر ہے ہی عزت کی کیا دیکھ لے مان اس کی غم سے ہو گیا دیکھ لے نہر کا کھٹے ہو گیا دیکھ لے</p>	<p>۹۱</p> <p>تھکا ہوا تھا نہ پوچھا تھا قربان ہو گیا ہے جس پر کیا گیا قتل باب شہر کی تیغ اوس کی بجا کیا کہ وہ سپہ سالار ہو گیا</p>
<p>۹۲</p> <p>ملبوہ منہ اس اپنا دیا ہر حضور نے دور سے کو آفتاب کیا ہر حضور نے</p>	<p>۹۳</p> <p>ہر چہ کی کوک سینہ اکبر کے پار ہو خبر داد سے پر غلام نہ رہیں منتار ہو</p>	<p>۹۴</p> <p>جو بہت اوس کے جو سر تانبہ ملندھے وہ ایک تو ہلال تھا اور چاند تھے</p>





اور ایک بی بی سلیمان ملک و  
 ایشیہ کی بی بی سلیمان ملک و  
 میں بی بی سلیمان ملک و  
 سلیمان ملک و

ستہ لے گھایو جو ترست غم میں ملول ہیں  
 مادر سری وہ فاطمہ سب رسول ہیں

پندرہ تھیں جو بی بی سلیمان ملک و  
 سب انواریں ابیہ وہ عالم ہیں  
 بیاد و راز ہیں بھجے یا شہر

کیجی بدو کہ رنج و الم ہمیشہ ہمیں  
 میں اک خیف و زار ہوں شمس اپنی

سلام  
 خوشی ہو طوبی خباب انور کا  
 دلچسپا کر جہان میں کی دوزخ کا  
 کہ قیقین اوٹھتے کیوں دل فخر کا  
 فتنہ چڑھا ہوا کہ شرب غم پر کا

واقعہ تھا غم میں دل فخر کا  
 پانز کیش ہوں بادہ غم کی گھاٹی  
 غم میں کیش ہوں بادہ غم کی گھاٹی  
 بیعت کو لٹاؤں اٹھتا صغیر کی گھاٹی

چھوٹے دل تین تین کیوں مہر کا  
 میری ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی

ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی

ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی  
 ہر اک زینت عالم کی گھاٹی

کچھ چھوٹے دل تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا

بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا

بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا

بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا

بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا  
 بلجی بنا ہوا تین تین کیوں مہر کا

۱۰۰۰ بان و آن دو شوق و اشتیاق و اشتیاق  
۱۰۰۱ یکجا قفس جیب از آنجی نه مادر شیرین  
۱۰۰۲ پیل بر عقیل صراطی گذر ایستاده برین  
۱۰۰۳ عبودت لیکه نام حجاب از دین  
۱۰۰۴ ای و غیاث بین پیل گل افروزان  
۱۰۰۵ سوره پر آفتاب و کمر بر صفا  
۱۰۰۶ احباب است به صفت حجاب از آنجی  
۱۰۰۷ کیا شربت و باد و شمع و کبریا  
۱۰۰۸ بیانی کسی نه زبانی نه بر سطر  
۱۰۰۹ یکجا انداخته قریب جویند و زبیر  
۱۰۱۰ چون جهان جهان بدین کی جوهر  
۱۰۱۱ حقیق بر کعبه و در حجاب است  
۱۰۱۲ دو او گل و نیل و کلاه از در کبریا  
۱۰۱۳ حیدر یکمین لقب بر کمر است

۱۰۱۴ حجب برین و شوق و اشتیاق  
۱۰۱۵ ای عین و کبریا و آنجی  
۱۰۱۶ غیاث و شوق و اشتیاق و اشتیاق  
۱۰۱۷ لیکه نام حجاب از دین  
۱۰۱۸ اسرار و شوق و اشتیاق و اشتیاق  
۱۰۱۹ شوق و اشتیاق و اشتیاق و اشتیاق  
۱۰۲۰ غم از شوق و اشتیاق و اشتیاق  
۱۰۲۱ زنجیر و شوق و اشتیاق و اشتیاق  
۱۰۲۲ ای و غیاث بین پیل گل افروزان  
۱۰۲۳ حجاب است به صفت حجاب از آنجی  
۱۰۲۴ کیا شربت و باد و شمع و کبریا  
۱۰۲۵ بیانی کسی نه زبانی نه بر سطر  
۱۰۲۶ یکجا انداخته قریب جویند و زبیر  
۱۰۲۷ چون جهان جهان بدین کی جوهر  
۱۰۲۸ حقیق بر کعبه و در حجاب است  
۱۰۲۹ دو او گل و نیل و کلاه از در کبریا  
۱۰۳۰ حیدر یکمین لقب بر کمر است

۱۰۳۱ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۲ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۳ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۴ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۵ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۶ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۷ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۸ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۳۹ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۰ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۱ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۲ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۳ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۴ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۵ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۶ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۷ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۸ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۴۹ ناز و غزل و شوق و اشتیاق  
۱۰۵۰ ناز و غزل و شوق و اشتیاق

<p>۴۱</p> <p>جس کو ملک و دولت نہ ہو جس کو ملک و دولت نہ ہو جس کو ملک و دولت نہ ہو جس کو ملک و دولت نہ ہو</p>	<p>۴۲</p> <p>کیا خان خاں خاں خاں کیا خان خاں خاں خاں کیا خان خاں خاں خاں کیا خان خاں خاں خاں</p>	<p>۴۳</p> <p>فراخش یہ میر کی حور کی فراخش یہ میر کی حور کی فراخش یہ میر کی حور کی فراخش یہ میر کی حور کی</p>
<p>۴۴</p> <p>یہ سر دے ہرگز یہ ہم سر نہیں ہوتی یہ سر دے ہرگز یہ ہم سر نہیں ہوتی یہ سر دے ہرگز یہ ہم سر نہیں ہوتی یہ سر دے ہرگز یہ ہم سر نہیں ہوتی</p>	<p>۴۵</p> <p>دولت کو نہ حشرت کو نہ آرام کو دیکھ دولت کو نہ حشرت کو نہ آرام کو دیکھ دولت کو نہ حشرت کو نہ آرام کو دیکھ دولت کو نہ حشرت کو نہ آرام کو دیکھ</p>	<p>۴۶</p> <p>مشتاق ملاقات کے سب چہوئے بڑا ہے مشتاق ملاقات کے سب چہوئے بڑا ہے مشتاق ملاقات کے سب چہوئے بڑا ہے مشتاق ملاقات کے سب چہوئے بڑا ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>یہ بزم ہے گلزارِ یوسفینا یہ بزم ہے گلزارِ یوسفینا یہ بزم ہے گلزارِ یوسفینا یہ بزم ہے گلزارِ یوسفینا</p>	<p>۴۸</p> <p>اس کے محبوب کے دربار میں پہنچا اس کے محبوب کے دربار میں پہنچا اس کے محبوب کے دربار میں پہنچا اس کے محبوب کے دربار میں پہنچا</p>	<p>۴۹</p> <p>فراخش یہ میر کی حور کی فراخش یہ میر کی حور کی فراخش یہ میر کی حور کی فراخش یہ میر کی حور کی</p>
<p>۵۰</p> <p>راحت بھی اوٹھالی ہو جب از اطلالیں راحت بھی اوٹھالی ہو جب از اطلالیں راحت بھی اوٹھالی ہو جب از اطلالیں راحت بھی اوٹھالی ہو جب از اطلالیں</p>	<p>۵۱</p> <p>ملک لے لیا او سکواسے شاہ حسین ملک لے لیا او سکواسے شاہ حسین ملک لے لیا او سکواسے شاہ حسین ملک لے لیا او سکواسے شاہ حسین</p>	<p>۵۲</p> <p>پایا نہ کفن وان تو میان شاد و رنگی پایا نہ کفن وان تو میان شاد و رنگی پایا نہ کفن وان تو میان شاد و رنگی پایا نہ کفن وان تو میان شاد و رنگی</p>
<p>۵۳</p> <p>عکس خاک ہے چو چو کی عفت و شکر عکس خاک ہے چو چو کی عفت و شکر عکس خاک ہے چو چو کی عفت و شکر عکس خاک ہے چو چو کی عفت و شکر</p>	<p>۵۴</p> <p>رویات کے لئے اکلے پلے ہر گز نہ رویات کے لئے اکلے پلے ہر گز نہ رویات کے لئے اکلے پلے ہر گز نہ رویات کے لئے اکلے پلے ہر گز نہ</p>	<p>۵۵</p> <p>کوئی نہ کہہ سکے کہ میر کی حور کی کوئی نہ کہہ سکے کہ میر کی حور کی کوئی نہ کہہ سکے کہ میر کی حور کی کوئی نہ کہہ سکے کہ میر کی حور کی</p>

یہ افق ہے گلزارِ یوسفینا  
یہ افق ہے گلزارِ یوسفینا  
یہ افق ہے گلزارِ یوسفینا  
یہ افق ہے گلزارِ یوسفینا

[illegible]



<p>عالم لاکھوں سے لے کر ترقی پانچ نوروزی جان شمع کی لادائی سب خان بدوشوں نے خیر خواہی کی مسکری جویہ فخری خند و خیر پانی</p>	<p>عالم ایک ایک بیوی ملک بجا کاشفہ پیر پیر میں الو اندھ کر آتھند زلف در سر اور دقا کشین آنکھ شیرازی لکھو دیکھنے بجائے بواہ</p>	<p>عالم فرات سے موت کے توجہ طلب باربد اگر ہر شخص جرات مسم بچھڑنے میں جان سے بجا بھونکا ہے سب جانے کا عہد کہیں تیرا دو دم</p>
<p>لاکھوں میں چھرا س شان شاہ دوہان دو طفل جلو میں فقہا در تین جوان تھے</p>	<p>پیدا یہ تہوڑے کہ لاکھوں میں کی ہیں دعوی قہار اک کو کہہ میں شہر میں</p>	<p>ما تھوڑے یہ محبوب گنوائے نہیں جاتے دراغ اب سر بزد سے اوٹھنے نہیں جاتے</p>
<p>عالم دو طفل جو تین فریاد کیا نوبت کی شہر آشوب کے نولے خود اپنی شہادت کے ملک بکا ضلالت بیابا کہیوں رینگے پیچھے شہر عام</p>	<p>عالم کھولے ہوتے اپنی کوئی تیرا شہر بیابا کہیوں رینگے پیچھے شہر خود اپنی شہادت کے ملک بکا ضلالت بیابا کہیوں رینگے پیچھے شہر عام</p>	<p>عالم کھولے ہوتے اپنی کوئی تیرا شہر بیابا کہیوں رینگے پیچھے شہر خود اپنی شہادت کے ملک بکا ضلالت بیابا کہیوں رینگے پیچھے شہر عام</p>
<p>چینی کی ہماری جو ضرب یا بیگی امان لاشے بھی اہلین کہ نہ منگو امان</p>	<p>جز مسجد حق سر کھی اوٹے بھجے تھے یہ قبلہ عالم کا ادب تھا چور کے تھے</p>	<p>جز مسجد حق سر کھی اوٹے بھجے تھے یہ قبلہ عالم کا ادب تھا چور کے تھے</p>
<p>عالم سوز و غم کا شہر نہایت سے غم کا شہر نہایت سے غم کا شہر</p>	<p>عالم سوز و غم کا شہر نہایت سے غم کا شہر نہایت سے غم کا شہر</p>	<p>عالم سوز و غم کا شہر نہایت سے غم کا شہر نہایت سے غم کا شہر</p>
<p>تابان نظر آنا کھلم تر پس قمر کے پا بچوں یہ جبری چاند تھے شہر کے</p>	<p>میرے تھے عہد کہ بیان بھول گئے وہ بھائی کا بیٹا تھا یہ تھے بھائی</p>	<p>میرے تھے عہد کہ بیان بھول گئے وہ بھائی کا بیٹا تھا یہ تھے بھائی</p>

<p>۲۲۷ گورن ہون بہ غنیمت و خوشی نیکو ہو جانے غنیمت و خوشی نہ ہر چہ چھو کہ زمین عاشق ہوں غنیمت جہاں کے جسے جسے جانے سدا و لا دو جانے</p>	<p>۲۲۸ وہ غنیمت کہ ملک ہونے غنیمت و خوشی دادا کی طرح غنیمت و خوشی ماتھے جو کہ غنیمت و خوشی سردار کے شاہد غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۲۹ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>کس کام کے پھر سر جو بصدق نہ کرو گے تہہ دو دہ میں بخشو گے جو غورن کے</p>	<p>ہر جوش و خروش کے پائے ہر جوش ہم صحت سے سر نہ کرو تا تو نہ دیکھو</p>	<p>مالک ہیں خرافہ میں سردار ہیں دہ ہم ان کے بزرگوں کے ملک خوار ہیں دہ</p>
<p>۲۳۰ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۳۱ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۳۲ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>۲۳۳ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۳۴ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۳۵ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>۲۳۶ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۳۷ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۳۸ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>۲۳۹ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۰ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۱ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>۲۴۲ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۳ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۴ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>۲۴۵ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۶ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۷ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>
<p>۲۴۸ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۴۹ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>	<p>۲۵۰ پاکستان ہون و خوشی غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی غورن کی وہ غنیمت و خوشی</p>

<p>۴۳۷ دوونے پہ نہ کر اور دھڑلے سے نہ چلے چپ چپ چلی راشد و مدین و مدھن کا آبرو سزا تو پوچھا کہو یہ اور لب پہ یہ نظر موجو کیا بیٹوں نے کہ ہر سری تقدیر</p>	<p>۴۳۸ فریاد کیا کہ مان جو حقے تقدیر دکھائے جی جاو گی سر پہ وہ سید ان سے ہم کیوں نہ کہتے افسوس سخن بے تاب کیا بلجے کس کو مر رہا ہو وہ کجا</p>	<p>۴۳۹ چپ چپ چلی کی کہ نہیں گشت و قفا نہا کے تیار کہ میں دھن و مدھن سے فوجوں نے نہ گرا نہ فوج ملک سے فوج دوونے نہیں کہیں جی جی ہو چپ چپ</p>
<p>۴۴۰ میں جانتی تھی پہلے اجازت وہی لینے اسکی نہ خبر تھی کہ دغا وقت پہ وینے</p>	<p>۴۴۱ جو چاہیں کریں بیٹوں کے قابل مکیاں ہوں اب وہ کفر زندہ میں دو لونگی مان گن</p>	<p>۴۴۲ یوٹات میں قد بھی نہیں کچھ ایسے بڑھ ہیں گو تو تو تو پہلے پہل آج چٹھے ہیں</p>
<p>۴۴۳ آتا ہوں صبح سے یان لاشے پہ لاش اگلے پہ اور دکانی ڈال لی ہو جاش پانی نہ اجازت یہ سخن غصہ تو لاش باتیں ہیں یہ ساری مجھے بلو رہا جاش</p>	<p>۴۴۴ یہ تو خالص غمخیز ہے یہ آگ فریاد کیا کہی تو مر گشت کی جانی دوبہ خور ادا دل نہ ضعیف کیا پانی اسی بن جلی افسوس میں کیا چپ چلی</p>	<p>۴۴۵ دہ سالہ در سار گشتے مجھے چپ چپ یو دھڑلے کی آگ لگی اگلے پہ جاش چپ چپ کر کہ زور میں خاقانے میں جاش دھڑلے کر کہ چپ چپ تین نہ نہ</p>
<p>۴۴۶ رگتے ہیں دلاور کہ میں روکے کسی کے وہ سب بھی تو پیار سے گشت میں اہل جلی</p>	<p>۴۴۷ مجھے بھی شریک شدا ہوتے ہیں لوگو وہ بھلے ماموں نے جدا ہوتے ہیں لوگو</p>	<p>۴۴۸ محبوب ہوں فدیو نہیں لی ابن علی کے تو انکی مدد کر کہ نواسہ میں علی کے</p>
<p>۴۴۹ کہا تو کہ کراؤ دھڑلے میں کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ کوئی نہ کہہ سکتا میدار کی صلیو نہ ہوتے شہر والا آزاد نہ ہوں اب یہ حقے کا جلی</p>	<p>۴۵۰ نقد سے یہ شفا نکالیں نہ آگے اور خاک پہ جب کہ چلین صفت میں فریاد کیا کہ مر گیا یہ مطلب غیرت میں چپ چپ کی تو ہے غمخیز کیا</p>	<p>۴۵۱ کہا تو کہ کراؤ دھڑلے میں کچھ نہ کہہ سکتے تھے کہ کوئی نہ کہہ سکتا میدار کی صلیو نہ ہوتے شہر والا آزاد نہ ہوں اب یہ حقے کا جلی</p>
<p>۴۵۲ سن لیجے گارنیں جو کچھ کام کر گئے صبر کر کے نواسہ میں بڑا نام کر گئے</p>	<p>۴۵۳ بہتر ہو جو ملے کہ وہ پکار گئے دھن یہ خوشخبری آئے کہ مار گئے دھن</p>	<p>۴۵۴ صدقے کی کیم کام کرمان اسے عار جاتے ہو تو کہیں مجھے دھڑلے سے عار</p>

<p>۴۵۱ ظفر کی خوشبو میں پانی کو خنک کر کے صفات میں لڑنے سے جو دو ماہ قد میں گرتا تھا وہ کھڑکھڑو دیکھ کر پتھر کے گئے گئے گئے گئے گئے</p>	<p>۴۵۲ خوشبو کی کھانسی کا کھانا کھا کر اب دیندین خوب سدا کر دیکھو ہاں چاہتے تھے نہ تو خوشبو نہ چھپو دو تیرے پیچھے دیکھو دیکھو دیکھو</p>	<p>۴۵۳ پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر جو نام پر مٹا دے وہی پتھر سرخ کر کے دیکھ کر کھانا کھا کر سورج کی قدر دیکھ کر کھانا کھا کر</p>
<p>۴۵۴ ماسونہ فدا ہوئے میں تمہارے لو آؤ کہ میں اب تو نہ غصے نہ خفا ہوں</p>	<p>۴۵۵ تو قہر بخاری ہمدردی ناموری ہو سرو و نونکے لاکھ تو میں جانوں کہ حریف</p>	<p>۴۵۶ مگر نہ ہٹے قابل ہست وہی ہو جو کہیں میں سر سبز ہو ساوند ہی ہو</p>
<p>۴۵۷ چھپو نہ کہ جو کہ پتھر کی کھانسی پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر</p>	<p>۴۵۸ وادا کر دو پتھر کی کھانسی پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر</p>	<p>۴۵۹ دیر کی طرف پتھر کی کھانسی پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر</p>
<p>۴۶۰ کس کس میں آقا پوچھ کر رخ طبع تھا لو سو وقت میں نصرت ملی ترک و تبا</p>	<p>۴۶۱ یوں سب میں پہ سناج و لیکر کے تھیں ماں صدقے کی شیر تو نہ دیکر تھیں</p>	<p>۴۶۲ آفت میں حواس و نگہ بجا پہن پیا جبار ونگہ یور بھی جدا ہوئے ہن پیا</p>
<p>۴۶۳ آتش کا آواز چوم الم و بایں جرات نہ پڑی عرض کی کھانسی آزادہ نمونہ آج پتھر کی کھانسی سب پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر</p>	<p>۴۶۴ اس کھانسی میں پتھر کی کھانسی پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر</p>	<p>۴۶۵ پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر پتھر کی کھانسی میں پانی کو خنک کر</p>
<p>۴۶۶ جوڑے ہیں کبھی مقرر کبھی گرد و پتھر راضی ہو کر پتھر اس وقت گرد و پتھر</p>	<p>۴۶۷ بودے کی کہان آنکھ کہان مرگے تیر چھپتے نہیں لاکھ نہیں جہانزد کے تیر</p>	<p>۴۶۸ دھم دھم تو نہ پتھر کے تو کھانسی میں پانی مرنے پہ بھی چہرے کی لاش نہ تھیں جانی</p>







مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

اس جگہ پر چاروں طرف سے  
دو یا تین اگر تم نہ رہے  
نام نہ ہو سیکے

جہاں کسی صورت میں مطلوب نہیں ہو  
اب کیا کہیں خود اپنی شان خوب نہیں ہو

خود حق ہو تو اس لئے نہیں رہا کہ طریق  
تیسرے میں چلے کر تو کھا کاٹ کے دوائیں

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

میں سے نہ تو اس نے نہ ڈھال سے ہوگا  
جو ہوگا وہ سب اپنے اقبال سے ہوگا

ہم جیسے ہم مرے نہیں مگر جو جیسے ہیں  
سینے میں کسو اسے خالق نے دیں ہیں

لوٹا ہر تھیں فوج سے مطلوب ہو گئے  
لور و نہ معلوم ہوا خوب لڑو گئے

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مرثیہ  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی  
میں نے تجھ کو جاننا چاہا  
تو نے میری بات نہ سنی

مر جانیگے دنیا میں سہ اکون رہا ہو  
دو دم آپکا ہم دونوں غلاموں پہا ہو

کیا رست پھر اونکی چھین مال ہو نہیں  
تو رہی جو پید ہو نہ تو درم رہ نہیں

یہ فصل لڑائی کی نہیں کھیل کون ہیں  
میں اسلئے کہتی ہوں کہ چوٹا بھی سن ہیں

<p>۵۴۴          دنیا میں ہر شے جو بنی ہو          اس کی بنیاد پر نہیں ہو          دنیا میں ہر شے جو بنی ہو          اس کی بنیاد پر نہیں ہو</p>	<p>۵۴۵          سب کی زبان آج سے بولے          تیرے کلمے جو بولے          تیرے کلمے جو بولے          تیرے کلمے جو بولے</p>	<p>۵۴۶          ایک ایک کیا بڑا گراں قدر ہے          وہ جنت و جہنم کے دروازے          کہیں کی وہ دنیا میں          تار و نوین دکھائے</p>
<p>۵۴۷          ایک ایک جبری دھماکہ لاشوں کے          اندر تھیں لشکر اعدا          یہ ظفر ہے</p>	<p>۵۴۸          ڈیوڑھی سے جو دونوں دریا کھل گئے          نر و یک بختا یہ ماکھا کیجہ کھل آئے</p>	<p>۵۴۹          اک چاند چھاو وہ جو سرم و سن کا نشان          بالائے زمین عالم بالا کا سامان</p>
<p>۵۴۸          کوئی یاد دہ سہارا دیکھو          بوجھ ہو گئے تو سناور ہو گئے          مینا کی یہ پتھر چاک ادا ہو گئے          دو لکھ تیرا لون گئے ہو گئے</p>	<p>۵۴۹          جس نے سب کو بڑا کر دیا          جس نے سب کو بڑا کر دیا          جس نے سب کو بڑا کر دیا          جس نے سب کو بڑا کر دیا</p>	<p>۵۵۰          قلعہ میں بھی پتھر کی جگہ          دھماکہ ہو گیا تو کس کا خدا          قلعہ کیست قلعہ کیست          گشت میں چلی وہ اور میں چلا</p>
<p>۵۵۰          خوش ہو گئی میں تب کو زور تیرا          شادی ہو جی آج کہ پروان چڑھو گے</p>	<p>۵۵۱          یہ وہ ہیں جو خوش میں نہیں کیے          چٹے بھی تری راہ میں گھر کو چلے ہیں</p>	<p>۵۵۲          شوخی میں یہ آہو تھا اگر طبع          یہ باد یہ پیا تو فلک سے تھا وہ بھی</p>
<p>۵۵۱          قوت کے یہ ہیں اور قوت کے یہ ہیں          اور قوت کے یہ ہیں اور قوت کے یہ ہیں</p>	<p>۵۵۲          کہتے ہیں وہ تو کہتے ہیں          کہتے ہیں وہ تو کہتے ہیں</p>	<p>۵۵۳          کہتے ہیں وہ تو کہتے ہیں          کہتے ہیں وہ تو کہتے ہیں</p>
<p>۵۵۲          زمین یہ برات اپنی دکھائے کو چلے ہیں          دونوں دو لکھین بیاہ کے لائے کو چلے ہیں</p>	<p>۵۵۳          مانت نہوا ایک یہ کیا ہو گئے دونوں          جنگل کہ جو دیکھا تو ہوا ہو گئے دونوں</p>	<p>۵۵۴          ہو گا وہی لاریب تصور ہمیں جو ہے          دعو ہے تو اہلین ہی میدان میں ہو گئے</p>



<p>۱۴۴ مضمون میں جو دست پائی ہوئی ناخن میں تکیا ہو دو گئے ہر غفلت کا نہی ہے اگر یا کھینچنے میں آئے دیر جہ میں لانا نہ ملے ارض و ملک</p>	<p>۱۴۵ گاہ کہ بوجہ کر سب سے بیکار ایسی ہر دلوں میں کسب کیا ہو نکل تلوار میں کسب کیا ہو کسب سے وہ دل خالق نہ کر جائیے دنیا کو سوار</p>	<p>۱۴۶ فلا اسلاف و گار و عس دینا انصود و عباد و عس سلاح و قتل و قتل و عس سلاح و قتل و قتل و عس</p>
<p>۱۴۷ ہر کوئی نہ کر کش جو بیان پست نہیں ہے اٹنے کوئی دینا میں زبردست نہیں ہے</p>	<p>۱۴۸ خورشید میں تلخ سرعش برینا پہلا یہ شرف ہے کہ علوم شہرینا</p>	<p>۱۴۹ سب اسرار عقل کی میرزا نہیں تھے عقدت وہ ہو کل جو کسی سے نکلی تھے</p>
<p>۱۴۹ بہن کچھ چھوڑنے کے لئے یہ ہیں کے نہیں جن کو اگر کچھ چھوڑنے کے لئے جو غصہ غصہ چھوڑنے کے لئے یہ ہیں جو غصہ غصہ چھوڑنے کے لئے یہ ہیں</p>	<p>۱۵۰ اسم چھوڑنے کے لئے یہ ہیں جن کچھ چھوڑنے کے لئے یہ ہیں عزت میں نہ ہونے کے لئے یہ ہیں عزت میں نہ ہونے کے لئے یہ ہیں</p>	<p>۱۵۱ بازوئے بی دست خدا نفس چھوڑنے کے لئے بازوئے بی دست خدا نفس چھوڑنے کے لئے بازوئے بی دست خدا نفس چھوڑنے کے لئے بازوئے بی دست خدا نفس چھوڑنے کے لئے</p>
<p>۱۵۲ پہرہ الہیہ میں شمع حرم لم یزلی بہ قبضہ انھیں لوگوں کا ہر شمع شعلہ</p>	<p>۱۵۳ سعدی شمع ہر نوا علی سے شعلہ ہے ایمان میں اوکے جسے ہر وہ شعلہ ہے</p>	<p>۱۵۴ اصنام سے کیا فائدہ حق پاک کیا ہے گروا سے میں ازور کا دہن پاک کیا ہے</p>
<p>۱۵۴ وہ میں نہیں شمع چھوڑنے کے لئے ماہر کے نوا کے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے</p>	<p>۱۵۵ وہ میں نہیں شمع چھوڑنے کے لئے ماہر کے نوا کے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے</p>	<p>۱۵۶ وہ میں نہیں شمع چھوڑنے کے لئے ماہر کے نوا کے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے</p>
<p>۱۵۷ یہ پاؤں ہر شمع میں جگہ ہر جگہ سرخ کرنے پہنچے گئے ہیں تو کھیت سے ہر جگہ</p>	<p>۱۵۸ ماہر کے نوا کے چھوڑنے کے لئے ماہر کے نوا کے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے چھوڑنے کے لئے</p>	<p>۱۵۹ دیکھتے آگے آگے جو چھوڑنے کے لئے ہر جگہ کی کھیت سے ہر جگہ</p>





<p>فصل چو پہلے انبوه سوار کا چکر کیا شہزادوں نے ان کو دین سے روک دیا کے شہزادوں نے ان کو دین سے روک دیا وہ چو پہلے سے چکر غنیمت آیا</p>	<p>فصل خانی تھی جو بی بی بی بی بی بی بیکل ستم بجا دیتی تھی بی بی بی نگاہ لگے تھے چہرے لکڑی لکڑی توڑنا تھا وہ انہی غنیمت سے دھڑکا</p>	<p>فصل وہ بی بی بی بی بی بی بی بی سب سے بی بی بی بی بی بی بی بی وہ اوگھیلین جنہیں سہ سہ سہ سہ غنیمت سے بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>آفرودہ جبری تخت دل ضیغ دین تھے سر تھے صف اول کے کہیں کہیں تھے</p>	<p>دور سے نہ بڑھاتے تھے جو کسر قدم آتے تین تین تین تین تین تین تین تین</p>	<p>زور لیا جہان کو وہ سب ماتم کے تل سے ضرب ایسی کہ پوچھے کوئی حیرل کس سے</p>
<p>فصل سب چو توڑنے فتح دین تھے توڑنے تھے تھے تھے تھے تھے آہستہ آہستہ تھے تھے تھے تھے وہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>فصل وہ گریہ کر رہا تھا کہ تھے تھے تھے اس تھل تھل تھل تھل تھل تھل تھل گھومتے تھے تھے تھے تھے تھے کھانی کوئی تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>فصل وہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے گر تھے تھے تھے تھے تھے تھے خانی تھے تھے تھے تھے تھے تھے میں تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>مانند براق بنوی عرش سما تھے گھوڑے نہ کہو اوج سعادہ کے تھے</p>	<p>اب تک یہ ہوا غبار زمین زمین دیکھی غل غل غل غل غل غل غل غل غل</p>	<p>ہر دل جو یہ کہو کہو کہو کہو کہو کہو بجائے گا تو کیا صید یہ شیر و شیر</p>
<p>فصل ہزاروں تھے تھے تھے تھے تھے یہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے بہتر تھے تھے تھے تھے تھے تھے کیش تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>فصل توڑنے تھے تھے تھے تھے تھے تھے ضرب ایسی تھی تھے تھے تھے تھے جیت تھی وہ تھے تھے تھے تھے آہستہ آہستہ تھے تھے تھے تھے</p>	<p>فصل کس تھے تھے تھے تھے تھے تھے کس تھے تھے تھے تھے تھے تھے کس تھے تھے تھے تھے تھے تھے کس تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>سے ہوتے تھے تھے تھے تھے تھے پیکان نہ سری پر تھے تھے تھے</p>	<p>ایسا کوئی تھل تھل تھل تھل تھل ماتم ایسا تو تھے تھے تھے تھے</p>	<p>بچا عطاء وہ لوگ بھی جا لگتی تھی بچا عطاء وہ لوگ بھی جا لگتی تھی</p>

وہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے  
وہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے  
وہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے  
وہ تھے تھے تھے تھے تھے تھے

<p>حالا کافی چہ سرفراز چاہیے نہ پھری منہ پر شکر کی سادھیاں دیکھو نہ پھری چار تہذیب عالم بد خو بہ نہ پھری روشن کی نیر کاٹ کے پیلو نہ پھری</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>
<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>
<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>
<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>	<p>حالا ہر شے کی کچھ چھوٹ کر دوئی ہے خفے سے دیکھو بھی ابورہ پیل ہے لشکر کی یاد جا بگدہ بکھر چکا ہے آنا تھا کہ چاروں طرف رخ اچلا ہے</p>

کافی چہ سرفراز چاہیے نہ پھری  
منہ پر شکر کی سادھیاں دیکھو نہ پھری  
چار تہذیب عالم بد خو بہ نہ پھری  
روشن کی نیر کاٹ کے پیلو نہ پھری

<p>۱۲۱          تان شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          سب تان شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر تان شکر کاجی کام کر شکر          شکر تان شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۲۲          وہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          وہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          وہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          وہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۲۳          یہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          یہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          یہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          یہ شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>
<p>۱۲۴          اک شمس لوک برج شرف کا قمر ہو          مان کسی ہو پڑی تو پھر کس کا پسر ہو</p>	<p>۱۲۵          بہتا ہو لہو چھاپتوں سے چور ہو          کس طرح بکاروں کہ بہت دو پڑتوں</p>	<p>۱۲۶          ملواریں علم قاسم و عیالیں          بہ شکل ہی چاک گریبان کیے تھے</p>
<p>۱۲۷          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۲۸          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۲۹          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر          شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>
<p>۱۳۰          سیراب بھی یہ شکر دمان ہوئے نہ پائے          ہر ہر سرگرمین یہ جو ان ہوئے نہ پائے</p>	<p>۱۳۱          دم خون سے سینے میں سما نہیں اتنا          ہر ہر شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۳۲          آلود خون دوسرے کامل نظر آئے          گودی کے پہ خاک پر سب نظر آئے</p>
<p>۱۳۳          سیراب بھی یہ شکر دمان ہوئے نہ پائے          ہر ہر سرگرمین یہ جو ان ہوئے نہ پائے</p>	<p>۱۳۴          دم خون سے سینے میں سما نہیں اتنا          ہر ہر شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۳۵          آلود خون دوسرے کامل نظر آئے          گودی کے پہ خاک پر سب نظر آئے</p>
<p>۱۳۶          سیراب بھی یہ شکر دمان ہوئے نہ پائے          ہر ہر سرگرمین یہ جو ان ہوئے نہ پائے</p>	<p>۱۳۷          دم خون سے سینے میں سما نہیں اتنا          ہر ہر شکر کی شکر کاجی کام کر شکر</p>	<p>۱۳۸          آلود خون دوسرے کامل نظر آئے          گودی کے پہ خاک پر سب نظر آئے</p>



[illegible]



<p>محل کس کو تو سفر و سفر سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے</p>	<p>محل کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو سفر و سفر سے لگے</p>	<p>محل کس کو تو سفر و سفر سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے</p>
<p>پیر بول کر ستم سے تشنیں بڑی ہو قربان ہو مان قبر کی منزل بھی لڑی ہو</p>	<p>صدقے گئی یہ نیند ہی باغش بن پرچم ہو بیٹھے ہیں حسین بن علی اچھوڑ ہو</p>	<p>گوار میں جب انکی مجھ ملو آئی ہیں بھینا دو دو کلیان آگھو نہیں چمک جاتی ہیں بھینا</p>
<p>محل کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو سفر و سفر سے لگے</p>	<p>محل کس کو تو سفر و سفر سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے</p>	<p>محل کس کو تو جان و جان سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو سفر و سفر سے لگے</p>
<p>کس کو ملا نہ ہیں ولی ابن ولی کے ہم آتے ہیں لشکر حسین بن علی کے</p>	<p>پھر کیا ہو چوچس کے یہ انداز نہیں تھا گردن ہو کہیں ہاتھ کہیں پاؤں کاٹا</p>	<p>رن پر چوچو دھا ہو دی جانے کہ کیا تھا دو دیا میں بھائی آج جو ہوتے تو منظر تھا</p>
<p>محل کس کو تو سفر و سفر سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے</p>	<p>محل کس کو تو جان و جان سے لگے کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو سفر و سفر سے لگے</p>	<p>محل کس کو تو گھر و گھر سے لگے کس کو تو دل و دل سے لگے کس کو تو سفر و سفر سے لگے کس کو تو جان و جان سے لگے</p>
<p>ہاند و نہی ظلم ہو یہ دو بھیدہ امین ہو ایو و آٹھ آنے کی بھی امید نہیں ہو</p>	<p>میں ہو گئی تو راحت سے نہیں پاس ہو گئی کیا گھر کی منزل یہ جو مان پاس ہو گئی</p>	<p>آقا مجھے پرہیز آقا ہی اقبال پرانے بکس ہیں ہذا رحم کرے حال پرانے</p>

<p>۱۶۱ چو کشتن برین مانت غصبا و درویشی لا لکجا جیو کون کمان طلسه بر آب بر باد منوین کمانی آبا کمان آب نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید</p>	<p>۱۶۲ میر منوین پانی چو کمان کشتن پایت موت و درویش کمان کشتن نکستون آب کشتن اس غصه پیکر شید و کجا جیو کمان کمان کمان کمان</p>	<p>۱۶۳ کس نادر غصه یہ خوش اقبال پیکر قبر و کس پے مانت مرے لال پے کس نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید</p>
<p>۱۶۴ آب کون کمان کمان کمان کمان نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید</p>	<p>۱۶۵ میر منوین پانی چو کمان کشتن پایت موت و درویش کمان کشتن نکستون آب کشتن اس غصه پیکر شید و کجا جیو کمان کمان کمان کمان</p>	<p>۱۶۶ راحت کسی کرد کسی پہلو نہ ملیگی مرا جیو کس زلف و کس جوش و شبنم ملیگی نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید</p>
<p>۱۶۷ نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید</p>	<p>۱۶۸ میر منوین پانی چو کمان کشتن پایت موت و درویش کمان کشتن نکستون آب کشتن اس غصه پیکر شید و کجا جیو کمان کمان کمان کمان</p>	<p>۱۶۹ اب پیاس میں آب و نم شید کس بجائی ندرے خلق میں ہم ہی شید کس نکستون غصه پیکر شید و پیکر شید</p>

**شعار**  
 چشتی ای لاکو تو کوٹل کے سو  
 راز میں صفت مانو تو نہیں کیوں کہ سو  
 باقیوں کی صفت ہو کہ اور کہیں صفت  
 چنانچہ جگہ شغل و غم کا خواہر

**شعار**  
 یہ وقت میں کل کاوش و تہن  
 قیاس میں تخیل غم و غم کا خواہر  
 ہر دم سے غم و غم کا خواہر  
 ربط و مصلحت جو چاہے ہو خواہر

یہی جو تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر

مہر و اجی کیوں داغ دی جانے ہو لوگو  
 ایڑی کی گزرتی ہو تو کوٹلے جانے ہو لوگو

یہ حسن فصاحت کی یہ غیرین بختی  
 پیر کیسے جو ان کی تو فیر کیسے بختی

**شعار**  
 یاد کیا نہیں جی جی جی جی جی  
 دو کوئی یاد نہیں جی جی جی جی  
 چوہے کو بھی چھوٹاتے تھے یہ دل کا  
 اور تھے تھوڑے دنوں میں یاد نہیں جی

**شعار**  
 یاد کیا نہیں جی جی جی جی  
 دو کوئی یاد نہیں جی جی جی  
 چوہے کو بھی چھوٹاتے تھے یہ دل کا  
 اور تھے تھوڑے دنوں میں یاد نہیں جی

یہی جو تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر

یہ حسن فصاحت کی یہ غیرین بختی  
 پیر کیسے جو ان کی تو فیر کیسے بختی

یہ حسن فصاحت کی یہ غیرین بختی  
 پیر کیسے جو ان کی تو فیر کیسے بختی

**شعار**  
 یاد کیا نہیں جی جی جی جی  
 دو کوئی یاد نہیں جی جی جی  
 چوہے کو بھی چھوٹاتے تھے یہ دل کا  
 اور تھے تھوڑے دنوں میں یاد نہیں جی

**شعار**  
 یاد کیا نہیں جی جی جی جی  
 دو کوئی یاد نہیں جی جی جی  
 چوہے کو بھی چھوٹاتے تھے یہ دل کا  
 اور تھے تھوڑے دنوں میں یاد نہیں جی

یہی جو تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر  
 تہن و تہن کا خواہر

یہ حسن فصاحت کی یہ غیرین بختی  
 پیر کیسے جو ان کی تو فیر کیسے بختی

یہ حسن فصاحت کی یہ غیرین بختی  
 پیر کیسے جو ان کی تو فیر کیسے بختی

<p>چند ہفت عاقبت کشتن شمشاد چک کے کیکیا کیکو جو فضل چور کے تازی پلید کوں پوچھ فوج اعدا چلے پیر کی صورت قائم</p>	<p>ایک بوا کوئی رو بہ جا سکتا ہو کوئی شیدائے جلا آنکہ ماسکتا ہو تا پتلوار کی اوتے کوئی لاسکتا ہو کوئی ضرب اسد اندا و شا سکتا ہو</p>	<p>دکتر کے تکتے اعدا لکھ لکھو دشمن کے چو تکتا دے چکے دل منور چھپو ماکریں انہوہ سواران نامور عاجی تھاکرہ آہو پوچھ سیکل نور</p>
<p>غل پڑا جگ کو فرزند حسن آتا ہو لاکم سے روئے کو اک تشہ وہن آتا ہو</p>	<p>سب پر طالب جو ہوا اسپ بھی یہاں تجگر و جان عالی ابن ابریلاب برین</p>	<p>بچہ تو نوشاہے سہرہ کو اوٹھایا رنیں جلوہ نور آئی نفس آیا رنیں</p>
<p>تو کئی جا پر کعبہ زاد اور بدوہ تو زینب پیر خاں خیر برودہ لوتنال حسین جوت صیدین شیر بری کے سب برودہ</p>	<p>بچہ دو کوئی نہ کچھ پوچھو دو دن تپتے چھوچھو پوچھو نہیہ سوک سکی شے پوچھو چھوچھو سونے پوچھو</p>	<p>سب بکا خدا قدرت نیران پوچھو فلک و شوق کامب تابان پوچھو زینت لکھ ابن شہودان پوچھو مہین طاہرہ کامر و طران پوچھو</p>
<p>اب کوئی آن میں جون ماہ میان ہو گیا آج زور اسد اندا عیب ان ہو گیا</p>	<p>کب شجاعت سے اوخیں رنیں کبھی مارا سچ جو پوچھو تو اوخیں نشہ لہی مارا</p>	<p>راڈ اسد دفتر سلطان زمین ہو گیا سچ پر اغ اب لہ پاک حسن ہو گیا</p>
<p>اوسکے پوئے کتا آتہ جو اوٹھ جکے داو اسے لے عرش اوٹھ منز جیکہ کی جگہ رشتا کی سواہ غیر فرار کا دیند بریتہ</p>	<p>پوچھو اسد اولاد پوچھو بزم رواج شہادت کا شغل آتا ہو مسند سنیہ پوچھو کچھ زمین آئین اب اوتے کا لکھو</p>	<p>کوئی آتہ تھاجب رکتہ چین پوچھو بیت تافرق یہ لغو چین پوچھو پچی دارا شہنشاہ زمین پوچھو پوچھو کوئے پوچھو چین پوچھو</p>
<p>جیتا بچے کا نہیں سامنے جو آئینکا آج اس فوج کا بس خاطرہ چلیکا</p>	<p>وہ نواسے اسد اندا کے تھے یہ پوتا ہو دل مرز تاجیک اب دیکھو کیا ہوتا ہو</p>	<p>غم میں شاوی کی ملاوٹ نہیں جالی تین دن گذرے کہ پایا نہیں پایا</p>





<p>۴۹ اور جی برکولم اوس نے اپنے کسی میکو کا دھڑ پوچھا تو نے رشتہ تین دن لئے افسے اس وقت میں تو میری پانی تو پیو پو کوئی بڑے ادبی</p>	<p>۵۰ جا کے جس غول پر شمشیر علم کرنا تھا شیر زبانی سے بیان کو کرنا تھا لنگر نام کو جملے میں کرنا تھا جینا تھا جانا تھا جو لگے سے کرنا تھا</p>	<p>۵۱ شاہ فرما نہ تھے پایا ہون قاتل کون ابن زعفران سے کوئی شہر میں پایا پایا کا قاتل ہر شہر میں پایا تین دن لئے تین اظہر کو قاتل</p>
<p>وہ تو بین دل کے غنی صبری فرما بین تھے چو کلو گریاں غش آتے بین</p>	<p>عزیز آہن میں جو تھے وہ بھی پارس ایک ضرب سے تودن خود کھالے تھے</p>	<p>سہلو جو رخ ہریان امیر جانی قائم ہا کے کو شری پر اپ پھر پو پانی قائم</p>
<p>۵۲ چرخ کے بن سحر گم گم گم پانی نے بین عالم تو بین ملنے کا کسا قائم کہیں ملنے سے نفع ہو جا جو بد بین تری نفع میں کس کا</p>	<p>۵۳ گر گویا سب سے غازی تھا آگہو اگر خود را و افین سے جینا چھو گین و سیر و الو کی طرح جینا سیا بنوہ و مسکار کو نو را</p>	<p>۵۴ اتنی باتوں میں لحدین جو دست پانی پشت قائم کی طرف فوج میں کرائی گر گیا لحدین میں کس کا وہ شہیدانی مرد ظلم کا اوس مادی پانی</p>
<p>کہو کہ یا سونکی ہزاروں لڑائی میں آج قائم کے بھی ماتھو کی صفائی میں</p>	<p>داد مر و ار پے شاہ دوسرا دیتے بارگ اند کی ہر بار دیتے تھے</p>	<p>حال قیصر جو التمشہ و من دولہا کا ہو گیا تیرو نے غریب بدن دولہا کا</p>
<p>۵۵ کے ملے میں قائم کے کس کا جائے نفع سے کس کا کس کا چکی وہ برق سر پر بغیر قی کا میرے قی سے کس کا کس کا</p>	<p>۵۶ کے نواہ صدارت نقدیہ کا دوڑت کرتے تھے تیرے کس کا اور لنگر کھاتے تھے باوندہ تر اعطش اعطش اور مالک فوف</p>	<p>۵۷ کے چو پھر کس کا کس کا خونین تیرے کس کا کس کا جون کائنات سے تیرے کس کا تیرے کس کا کس کا</p>
<p>موم میں وہ نفع ہزاروں کو نکال دیا رہک ہر وار پر شمشیر قضا کرتی تھی</p>	<p>جنگ سر کردون میں تیرے چو پھر پایں حضرت کے دینی ہر کس کا</p>	<p>دیر کس کا کس کا کس کا بر چکی کھا کر کس کا کس کا</p>

<p>۱۳۵ تو فتح و فتح گئے سب جان شور و خفا دل و جان فتح و فتح جان بہن و بھتیجی کی فتح و فتح جان کریا و شوق کو فتح و فتح جان</p>	<p>۱۳۶ پوچھنا نہ تیرے دوست کی فتح و فتح جان سوز و غم کی فتح و فتح جان پوچھنا نہ تیرے دوست کی فتح و فتح جان کریا و شوق کو فتح و فتح جان</p>	<p>۱۳۷ کو دین و جہنم کی فتح و فتح جان بال و کعبہ کی فتح و فتح جان در و دیوار کی فتح و فتح جان سب کی فتح و فتح جان</p>
<p>۱۳۸ ہم نے دانا و شہر فتح و فتح جان برج و چھوٹے دن و چھوٹے دن</p>	<p>۱۳۹ مقام کر دل کو پکارے فتح و فتح جان اوٹھو ہم آئے ہیں لاشہ پہ فتح و فتح جان</p>	<p>۱۴۰ اب نہیں صبر میں دیتی ہوں کمالی خلق اہل شہر و شہر ہیں میری کمالی خلق</p>
<p>۱۴۱ پوچھنا نہ تیرے دوست کی فتح و فتح جان سوز و غم کی فتح و فتح جان پوچھنا نہ تیرے دوست کی فتح و فتح جان کریا و شوق کو فتح و فتح جان</p>	<p>۱۴۲ مقام کر دل کو پکارے فتح و فتح جان اوٹھو ہم آئے ہیں لاشہ پہ فتح و فتح جان</p>	<p>۱۴۳ کو دین و جہنم کی فتح و فتح جان بال و کعبہ کی فتح و فتح جان در و دیوار کی فتح و فتح جان سب کی فتح و فتح جان</p>
<p>۱۴۴ دہل فتح جو میدان میں ہے کوگو اوس رات کی یہ قاتل کھم کوگو</p>	<p>۱۴۵ پہلے وچھم مر اتر وٹے غزال کیا گر پڑا خاک پہ چھوڑے تو یا مال کیا</p>	<p>۱۴۶ ماتے پر وچھم قاتل اوسے تو یا ہے میری کہ یہ مصیبت کا قاتل تو یا ہے</p>
<p>۱۴۷ دہل فتح جو میدان میں ہے کوگو اوس رات کی یہ قاتل کھم کوگو</p>	<p>۱۴۸ پہلے وچھم مر اتر وٹے غزال کیا گر پڑا خاک پہ چھوڑے تو یا مال کیا</p>	<p>۱۴۹ ماتے پر وچھم قاتل اوسے تو یا ہے میری کہ یہ مصیبت کا قاتل تو یا ہے</p>
<p>۱۵۰ اوتھو کوگو ملک مرادل سے میں کوگو اے کوگو کی آن میں دم نہ بھل جاتا ہے</p>	<p>۱۵۱ اوسے کوگو کی بی بی وہ اس کوگو کی ہے حسب طرح کوگو کی فرزند کو مان کی ہے</p>	<p>۱۵۲ جاہ و رونے کی کہ بکس بھی ہو شاد و بھی ہو نہ تو مانکے مری ہو تو بھی ہو شاد و بھی ہو</p>

<p>عاشق پہنچنے سے پہلے فوت ہونے لگا لاش کو ڈال کے گھر میں چھپا دیا دیکھ کر پھر پوچھا کہ یہ کون سا سہیل ہے جس نے یہ کیا کیا</p>	<p>عاشق نے روتے ہوئے تاج پڑھنا شروع کیا لاش دارا کو سنبھال کر دیکھ کر پوچھا کہ یہ کون سا سہیل ہے جس نے یہ کیا کیا</p>	<p>عاشق پوچھا کہ یہ کون سا سہیل ہے جس نے یہ کیا کیا چاندی چھپا کر دیا سہیل کے ہاتھ میں</p>
<p>لاش گھونٹ سے اور تروا کر کواؤں کو فاطمہ راند کو رند سالہ بچھاؤ بھینا</p>	<p>شرم سے منہ بھی اندر نہ کر دیا بید کی طرح سے سر تا بہ قدم کانپتی تھی</p>	<p>دیکھتی ہو نہیں جو منت مجھے دکھلائی ہو بد نصیبوں کو بھلا موت کہیں آئی ہو</p>
<p>عاشق نے بی بی کے ہاتھ میں پوچھا کہ یہ کون سا سہیل ہے جس نے یہ کیا کیا</p>	<p>عاشق نے شرم سے کہیں نہ نکلا راند کو خاک تم اس چاند سے بھرا ہوا</p>	<p>عاشق نے کہیں نہ نکلا خاک سے کہیں نہ نکلا</p>
<p>لاش لیجاؤ تم اب مرے کو میں جاؤنگا اپنا منہ فاطمہ کہہ کر کونہ دکھلاؤنگا</p>	<p>یہ مجھے چھوڑ گئے خاک اوڑھ لے کر کیا بنایا تھا دلوں میں راند بنانے کے لیے</p>	<p>بدتر از موت ہو مجہ راند کا بیٹا صاحب کس طرح کا لو لگی کہیں کا رندا پتا صاحب</p>
<p>عاشق نے یہ کہیں نہ نکلا ماتے کا منہ مارا دلوں میں</p>	<p>عاشق نے کہیں نہ نکلا ماتے کا منہ مارا دلوں میں</p>	<p>عاشق نے کہیں نہ نکلا ماتے کا منہ مارا دلوں میں</p>
<p>مادر کا منہ مقتول کو پڑسا دیا راند بیٹی کو ذرا اچل کھلا سا دیا</p>	<p>وجہ آرزو کی کیا تھی جو منہ مڑ گئے آپ جنت کو گئے جھکو بیان چھوڑ گئے</p>	<p>سر عریان پہ ردا لاکے اوڑھا دیا فیتہ آپکی ہو کہ مٹھرا دیکھا کون</p>

<p>مثنوی فرس غامس کباب تو جی غافل عالم روئے غلبے تو منم برادر سودا حق سے یہ دیکھو غافل عالم</p>	<p>مثنوی لاش و دھڑکا چرخ گوی مدد رافاے باکے بس باجی کا دو بیاد کا جو انو بنے ہو باجی کا دو اب پستی میں تیرا دور کا دو</p>	<p>مثنوی بچہ جو نہ جھجھکا کھانڈاں فختر اس طرح غافل کا دو سے نہ پست سے نہ پست فغانی ماتے تو لاشی انو سے یہ دیکھو باجی</p>
<p>جیتے جی بس اسی غم میں مجھے دھڑکا ابن زمر اہی کی مداحی سے ادا کا</p>	<p>والا حق میں کس طرح کہیں فرماتے ہو ساد پرست تھی دولہا کو بہنوئی ہو</p>	<p>دل کا پیر کو لی ارمان کھلے دیا ماٹے یہ جوڑا بھی تھمتے بدلے دیا</p>
<p>مثنوی کجب تک کہ تو غافل عالم لیکن سسکتی کہ بن نے دیکھا آؤ تو کل آؤ اگر کو مدد دیکھا ماش آئی تو دیکھو دھڑکا دیکھا</p>	<p>مثنوی کچھ یہ اودھی سر سے اودھا کا اودھ دھڑکا تو دھڑکا نہ نہی ہو کچھ چھو سیکے سر سے کبیر دیکھا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مثنوی ماننے کا کہ جو نہ جھجکا کھانڈاں پیدا کیا کھنڈہ و سر سے کچھ کچھ صاحب اس کے بچانے سے کچھ کچھ رہے جب باور غافل کا دو کچھ کچھ</p>
<p></p>	<p>یہ نشانی تین میں سوختہ تن دیتی ہوں اپنے سر کی تھیں چادر کا تن تھی ہوں</p>	<p>رسم دنیا کی ہر ایسی بکس و عننا کی پہنو صد گئی رائے و مکی پر ہو مکی</p>
<p>مثنوی اجاب کا چرخ بر بابر غم ہو کیا خوب بھانڈے چین عالم ہو سینے میں کھلے میں گل مانع غم گر حسی سے حق تو نہیں شہنشاہ</p>	<p>مثنوی کھلے تیرے پیر کی پستی کی چھاتیان پستی تیرے پیر کی آؤ تیرا دیکھو پستی تیرے پیر کی چھاتیان پستی تیرے پیر کی</p>	<p>مثنوی کھلے تیرے پیر کی پستی کی چھاتیان پستی تیرے پیر کی آؤ تیرا دیکھو پستی تیرے پیر کی چھاتیان پستی تیرے پیر کی</p>
<p></p>	<p>کو لکھو کو مان دو لکھ چلائی گا گر یہ فاطمہ زہرا کی سدا آنے لگی</p>	<p>بیتے کو کسی جگہ میں بھاؤ مجھ کو ایک کالی کھی لکے بھاؤ مجھ کو</p>

<p>۴۰ کے لئے لاکھوں سے چھین چہ چلائے گلزار شہنشاہی میں ہوا کی بارش کے لئے لاکھوں سے چھین چہ چلائے گلزار شہنشاہی میں ہوا کی بارش</p>	<p>۴۱ آمدہ آفتاب کا صبح کا سماں خاک کی فانی موتی و مدینہ کا سماں دور و کجی سے شہر کا سماں خوش فانی موتی و مدینہ کا سماں</p>	<p>۴۲ خاک کی فانی موتی و مدینہ کا سماں خاک کی فانی موتی و مدینہ کا سماں خاک کی فانی موتی و مدینہ کا سماں خاک کی فانی موتی و مدینہ کا سماں</p>
<p>تھا چرخ اختری پہ یہ رنگ آفتاب کا کھلا ہوا جیسے بچہ لچل چل میں گلاب کا</p>	<p>بہر گل پر نیلے سر کوہ طور بھی گو یا فلک سے بارش باران لوز بھی</p>	<p>پہاڑی جو بھی پہاڑ اتریں رن کی ساحل سے سرنگین بھین موہو دریا کی</p>
<p>۴۳ پہاڑی جو بھی پہاڑ اتریں رن کی ساحل سے سرنگین بھین موہو دریا کی</p>	<p>۴۴ پہاڑی جو بھی پہاڑ اتریں رن کی ساحل سے سرنگین بھین موہو دریا کی</p>	<p>۴۵ پہاڑی جو بھی پہاڑ اتریں رن کی ساحل سے سرنگین بھین موہو دریا کی</p>
<p>کھا کھلے اوس اور بھی سبزہ پہرہ تھا موہوئے دامن صحر اجمرا پہرہ</p>	<p>رو کے چہ بھی نہر کو استیلا کا سبزہ ہر شاخ شک بھی کھیتی قول کا</p>	<p>سہا مستعد تھے قتل شہکشات پر طوفان آب تیغ اوٹھا قافران پر</p>
<p>۴۶ وہ صبح نور و مدھو کا وہ سبزہ پہرہ وہ صبح نور و مدھو کا وہ سبزہ پہرہ</p>	<p>۴۷ وہ صبح نور و مدھو کا وہ سبزہ پہرہ وہ صبح نور و مدھو کا وہ سبزہ پہرہ</p>	<p>۴۸ وہ صبح نور و مدھو کا وہ سبزہ پہرہ وہ صبح نور و مدھو کا وہ سبزہ پہرہ</p>
<p>واٹھے دیکھ باغ بہشت نغم کے ہر سو روان تھے دشت میں بھوکے کیم</p>	<p>دھوتا خادل کے داغ خمیں لالہ کا سردی جگر کو دیتا خا سبزہ کھار کا</p>	<p>خاک کا کوا کو فخر نے پیر کے وہ برجھیا ان بھین رن میں شہر کے</p>



<p>۱۱۷          ہاں کہہ دے کہ جو حلقے کے ماننے          چاہتے تھے وہی چاہتے تھے تو ان ماننے          و پسینہ بن بادشاہ وہ عالم کا جان          دہر لکھتے تھے کہ تو میر تقی میر</p>	<p>۱۱۸          رشید کے اضطراب نہ ہو کر          فرمایا ہی بہن میری الفت میں غار          یاد آج حسین کو اس وقت کا کپڑا          لیکن میں کیا کروں نہیں کچھ اور</p>	<p>۱۱۹          تو میر تقی میر نے کیا اسے اور اسے          بولتا بلاتین لیکے وہ خدشاہ کی          چھٹی میں تھی یہ لکھا میر تقی میر کا</p>
<p>۱۲۰          ہرگز کرینگے پاس نہ احمد کی آل کا          رہتی بہ خون بہا لکے زہر کے آل کا</p>	<p>۱۲۱          واہ اپنے قول کا ہر دم خیال ہو          بھین حسین مجھ صادق کالال ہو</p>	<p>۱۲۲          رونا نے سبب بہن امیر نور پور کے          مرنے چلے بہن آپ مجھے گھر میں چھوڑ کے</p>
<p>۱۲۳          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          غلے میں لکھا کہ میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>	<p>۱۲۴          چہن میں جو زبان سے کہا کہ کچھ ہم          کہا تھیں میر تقی میر کا          حلق اپنا نہ فرما کر میر تقی میر کا          اس کے تھیں میر تقی میر کا</p>	<p>۱۲۵          معلوم ہو گیا کہ نہ اب میر تقی میر کا          چھٹی میں لکھا کہ میر تقی میر کا          میر تقی میر کا میر تقی میر کا          میر تقی میر کا میر تقی میر کا</p>
<p>۱۲۶          کہہ دے کہ میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>	<p>۱۲۷          اب ہاتھ اور تھا وفا طمہ کے نور عین ہے          ہو گی کبھی نہ وعدہ خلائی میں ہے</p>	<p>۱۲۸          فرق میں محکوم جیسے کہ راقبول ہو          اچھا سدھارو گھر راقبول ہو</p>
<p>۱۲۹          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>	<p>۱۳۰          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>	<p>۱۳۱          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>
<p>۱۳۲          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>	<p>۱۳۳          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>	<p>۱۳۴          کہیں نہ کہیں میر تقی میر کا          لکھی میر تقی میر کے ہاتھ میں</p>



<p>۱۰۰</p> <p>اس فوج بنی کہ ایک شہر ہو سکے مرا جہاں جاوے جو جسے ملک بکیت منت پر اوک غرض کی کجی سلطان کی مہم چھوڑ چھوڑے گا شہر سے سنگدہ</p>	<p>۱۰۱</p> <p>کھسکے ہوئے شہر میں تیرے پیر گو یا تیرے پیر شہر سے نہ بھل کا نہ غرض نہ غیظ نہ غلظت تھے وہاں کا نہ غرض نہ غیظ نہ غلظت تھے وہاں</p>	<p>۱۰۲</p> <p>فغان اختتام علمدار تھے لہذا ان کا جس جہاں کے تھے وہاں سوارانہ طور پر لڑا وہاں گروہ جھمکے گا وہاں پر اس اندک کا شکوہ</p>
<p>۱۰۳</p> <p>باہن ابھی تو کشتہ تیغ دو دم کرین ہم نچوڑے یا تو نکو او سکے فکرم کرین</p>	<p>۱۰۴</p> <p>نوس برس کا سن تھا مگر کیا لیر تھے تھے بھی نیر حق کے گھر لے کے شیر تھے</p>	<p>۱۰۵</p> <p>دل کا پتہ تھے دیکھ کے بتو د لیر کے گو با سپاہ خام تھی پتے میں شیر کے</p>
<p>۱۰۶</p> <p>باہن ابھی تو کشتہ تیغ دو دم کرین ہم نچوڑے یا تو نکو او سکے فکرم کرین</p>	<p>۱۰۷</p> <p>دو دن تو تیرے پیر کا عقل ماضی تھے باور پتہ پتہ عقل آپس میں لیتے تھے کہ پتہ پتہ عقل پتہ پتہ عقل پتہ پتہ عقل</p>	<p>۱۰۸</p> <p>اک سو چلنے نکلنے پر تھا طلبہ روشن تھے جیسے چوڑا نور و شرف نیر بر سر کا تھا ابھی وہ غیث تھے تھے جیسے چوڑا نور و شرف</p>
<p>۱۰۹</p> <p>پھولا ہوا چین تھا امام احم کے ساتھ تھا ماشی جوانو کا غنیمت علم کے ساتھ</p>	<p>۱۱۰</p> <p>گھر سے طلب کیا تھا اسی اعتقاد پر لعنت خدا کی مذہب ابن زیاد پر</p>	<p>۱۱۱</p> <p>جرات نثار ہوئی تھی اوس سرفروش پر شملہ چھا تھا سب عمارت کاوش پر</p>
<p>۱۱۲</p> <p>اندسے ففیف جلوہ ابن زینب رکھی زینب کو حق نے باطل سے کس شان کا کھڑے تھے وہاں سب کی ایک جگہ پر ایک جگہ</p>	<p>۱۱۳</p> <p>نہاں تھے سکو سا فرستہ وفا یہ ظلم غریب پر کیا ہے بہت بچا کے باہم پر اس کو کیا جدا خدا کی عین کا ہو چکے ہیں باور</p>	<p>۱۱۴</p> <p>ملا زول تو لے کے دست خالی بن لے تھے خون بہا بیگمے ہم اس زانی بن ماصل تھا لڑکے کو بد بینا صفائی بن انقر کی نوکھا تھا انگنٹا کھائی بن</p>
<p>۱۱۵</p> <p>کیتی لڑائی ول لوٹا دہل گئے نیر سہم کھانوں کے چلوئے مل گئے</p>	<p>۱۱۶</p> <p>ایسی کجی وکیل پہ آفت پڑی بہن سینہ بن ہم کہ لاش بھی اسٹل گڑھی بہن</p>	<p>۱۱۷</p> <p>ساعد فروغ دیتے تھے تارنگہ کو و کھلائی تھیں ہتھیلیاں آئینہ ماہ کو</p>

<p>مرثیہ لشکر سے تیرے جہاں سے تیرے جہاں سے چلے میں کہنے تیرے جہاں سے کیا کلام نہاں رہا نہ نام دربان فوج نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>	<p>مرثیہ راہی کو عدم سے جو جہاں سے تیرے جہاں سے کلے دنیا کو تو تیرے جہاں سے کیا کلام ماں نہ تیرے جہاں سے کیا کلام کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ بامداد میں لکھنے لائے اوٹھا کتب نہاں رہا نہ نام دربان فوج نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>
<p>مرثیہ ہو شاق جو خلق میں جہاں سے تیرے جہاں سے کیا نہاں رہا نہ نام دربان فوج نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>	<p>مرثیہ اولیٰ میں صفیں جہاں سے تیرے جہاں سے آخر زمین پہ ہر جہاں سے کیا کلام کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ اولاد اپنی آج کے دن گرجا ہو گئی میں قاطعہ کو مشرین کیا نہاں رہا نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>
<p>مرثیہ لکھا جو جہاں سے تیرے جہاں سے کیا نہاں رہا نہ نام دربان فوج نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>	<p>مرثیہ لکھا جو جہاں سے تیرے جہاں سے کیا نہاں رہا نہ نام دربان فوج نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>	<p>مرثیہ لکھا جو جہاں سے تیرے جہاں سے کیا نہاں رہا نہ نام دربان فوج نہ نام میں پہلے چلے کیا ہوں بنا دل کے نام</p>
<p>مرثیہ افتادہ خاک و خونین وہاں سے تیرے جہاں سے بان کچھ رفیق باقی تھے لو کچھ عمر تھے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ رہنے بہن کے یہی کو تیرے جہاں سے صف ماتمی بچاؤ کہ لائے اب انکے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ جاری بہن انکے خون مری تیرے جہاں سے زمین کے آگے جانہیں سکی جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>
<p>مرثیہ بوقت خاتمہ زلف کا ہوا تیرے جہاں سے تھے جہاں سے تیرے جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ دور جہاں سے تیرے جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ کھڑک رہا جو تیرے جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>
<p>مرثیہ ماتم ہو احرم میں امام جہاں سے تیرے جہاں سے تیرے جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ زمین مگر نہ رو کی ادب کا امام کے چپ رہی کچھ کو با تیرے جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>	<p>مرثیہ گھیرا یہ وطن کو عہد کی سپاہ نے منہ دیکھتے یہ کیا تیرے جہاں سے کے کلام تیرے جہاں سے کیا کلام</p>

<p>۴۴۴ سید علی امام دوعالم کے توفیق پاؤں کوں ان کو عیاش سے سوا صفت کے نہ تھا چاہا ہونہ وہ وطن لہجہ سروا کے لکھنے تو قیامت ہوئی کیا</p>	<p>۴۴۵ بھجی اگر نگینے بھجنا سو رات رکھ لکھنے تیغ بھجی لکھنے پیر آمان دلا کر شہید کیم کی عین تیر زیر قدم میرا بولتی مہم میری عین</p>	<p>۴۴۶ تم بھجی کچھ اپنے باپ کا سہم کر آفتابین آج میری خیر خیر دشمن کو بھجی خداوند کو اپنے یہ روئے صلو کر دے عین کو بلا دے کی جو روئے</p>
<p>۴۴۷ تم بھی خجل رہو گے سدا جہ کے سامنے شرائیک حسن بھی محمد کے سامنے</p>	<p>۴۴۸ کیا دخل ہے آگے جو وہ شہسوار ہوں عباش ہوں کہ اکبر علی قاری ہوں</p>	<p>۴۴۹ راضی رہنا ہے حق پہ بصدار زور ہو حیدر سے ہم تول سے ہم فرو ہو</p>
<p>۴۴۹ جو مرد بیادہ دین درگاہی قافلہ کچھ لینے کیا بھی وصیت جو حکمو یاد جلدی دو لکھن کے سدا رہا میرے بچا قربان ہو چکا ہے بھی مافی کو مراد</p>	<p>۴۵۰ جو کس نے کمر بھجائے وہ لکھن میں آکھو عین اکھڑو کچھ دینا ان میں وفا ہو جو کس نے بنا دی نہ ان کی اس سب سے غریزہ شہدائے حق تاس</p>	<p>۴۵۱ واہ قتل ہوئے عیاش کی کمر صد سے شوق جا لکھنی پیر کی کمر اکہ خاخواہ استوار گئے اگر مقاہت ہے شہید شہدائے حق جو</p>
<p>۴۵۲ بیابان عین بر آئی ہر اک آرزو میری اب وہ کرو کہ عین رہے آبرو میری</p>	<p>۴۵۳ بستی تمام لنگائی ویرانہ ہو گس شادی کا کھ جو تھا وہ عمر خانہ ہو گیا</p>	<p>۴۵۴ وہ مستعد ہیں خلق کر کے وہ اٹھے ہم کیلے ہیں لاش اوٹھ کر کے وہ اٹھے</p>
<p>۴۵۴ مادر کے ننھ کو دیکھنے بواہ گھٹنے اسے پیچا پیچا پیچا بدین وقت کارزار جانبین مراد ہوں تو چاہی کہین شہر رضت ہی وہ دین تو ہو گیا تپا تپا</p>	<p>۴۵۵ کسی کو عین جہاں نہ رہا کب تلو دریل رہی ہو چو چاک چاک اس زندگی پر صیغہ زد نہ چاک اب کوئی دم میں دلبر کو لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۶ سکھو تو عین گلزار نہ تیغ کیابین فراہ جاکھ کی صلیب کیابین رضت کو تو فوج سے عین کرو جو جو بھل گیا تو کمر</p>
<p>۴۵۷ رہنیں چلے تھے مرے کو پہلے ہی سب سے ہم رو کا چپائے کہ نہ سکے کچھ ادب سے ہم</p>	<p>۴۵۸ آلی تباہی ال بھی کے جہاز سپر سر عہد شامیو کا امام حجاز سپر</p>	<p>۴۵۹ صاحب بہن سپر دعوں اجل کو سشک لکھنا کی بولی ہو مشکل کو حل کو</p>



<p>۱۵۵</p> <p>گفتگو کھٹ پنا کے کہو کھاؤ تو بخ کا کھو پس بندہ سب کیلئے کہ ہوتے ہیں تے دو آگے نہ پڑیں ہتیلیاں اقل کا ہر روز اگر کس چوں لیا تو تے ملتا کیا ضرور</p>	<p>۱۵۶</p> <p>صہبہ نے کلام تو سنا گیا دیکھو چہ بی چلی کہ کلام تو سنا گیا منہ پر دو دو کھینچا ڈالیا سنا گیا تو بوش بجا دین چہ نہ بوائے کیا گیا</p>	<p>۱۵۷</p> <p>میں کون ہوں اہل جہاں کہ گئی تھی نہ جہاں راستی میں مان بھاری تو جاؤ گا ناں گھر تو اجاڑے ہو چکا جھکیں کو اب بساؤ بہجیایا بجا رند لے لے کا غم کھاؤ</p>
<p>جینے کی اس چمن میں خوشی و سکون ہو بلبل جو گل کی شکل نہ دیکھے تو موت ہو</p>	<p>دو لکھواتی بات شا کر آہ کی صورت بتائے جاؤ ہمار بناہ کی</p>	<p>مسکن کرینگے زمین تن پاش پاش پر ہم بھی خیر ہوئیگے صاحب کی لاش پر</p>
<p>۱۵۸</p> <p>صاحب جہاں علم کے سب سے بڑا ہے ہم یوں ہیں صلیب کہ سر تہ ہر جہاں ہے ایسی نڈاری میں اچھوٹے کی کب پوچھی کہ تھی ہر موت گوری جان بجا چوٹ ہے</p>	<p>۱۵۹</p> <p>کے وقت اب نہیں کہہ سکتے تھے چھبھی کھا کھا کے ملے کہ کس کس تھے پس اب کھا کھا کے ملے کہ کس کس تھے سو گئے نہ چھپا کے جھپن کس تھے اچھا پسوں کہ تھے ہو چھاؤں کس تھے</p>	<p>۱۶۰</p> <p>یہ تین ہیں تے روئے تھے کس جانار بل میں نہا کر یہی صدا آئی اکیبار مان لے گیا اشارہ کہ اس کبیر گھنڈار موقع نہیں ہر دیکھ کا اڈھو ہر مان</p>
<p>رستہ ہو پر نظر کہیں وقفہ در امنو منزل بہت کڑی ہو یہ جلدی رواں</p>	<p>اک رات کی بنی پہ چھاویں چاہیے اسی شمع بزم مہر و فایہ میں چاہیے</p>	<p>کیا جانے ہو گا قبر میں کیا حال باب کا جی لگ گیا عروس کی باتو نہیں پکا</p>
<p>۱۶۱</p> <p>الدم کی بھی تھی تو جانی کر تھی کیا کیجئے نصیب میں خاصہ نہ واق لالی اجل کی کہ گریاں سکو عراق ہو تو زبانے کچھ نہ رہ جائے اشتیاق</p>	<p>۱۶۲</p> <p>وفا کیا کہیں جو نہ ہو میں نہیں نہا ب کی دھجائی کی نیچا کی اس مجان میں کوئی دم کے صبا نہیں وہ حق پس سو نہ چھاؤں کو سو آپ بھی پاس</p>	<p>۱۶۳</p> <p>قولے الوداع اوٹھا دے حسن میرم مٹوئی وہ بزم وہ محبت وہ حسن غل پھلپھل کر لے گی کہ رات کی دھج اوس وقت سب دھجکا کھا کھا خیر</p>
<p>چسپی یو میں رہو گی تن پاش پاش پر کیا نہیں بھی کرو گی نہ وہ لٹکی لاش پر</p>	<p>وارث ہو کون پھر جو گلے رکھا کٹ گئے نہم کیا کرو نصیب ہمارے اوٹ گئے</p>	<p>جالی جو اب برات مرے تو نہ ل کی رخصت ہوئی بیوزن ہووے کے لال کی</p>

<p><b>حصہ</b>          چاہو کہ کھائے کو زمین پر چوک ماحہ          نو میں نے دو چھوٹے سبب سبب بگاڑو          دنیا میں باگہ رستا فتنہ کی یہ سبب          دور آئیں ایک چاہوں یہ بھی فتنہ</p>	<p><b>حصہ</b>          چاہیے دل غافل سے جبر و جبر کی کیا          روئے مثال ایندیشہ آسمان و غار          ترا سنو دینے ہو گئی روشن مضلہ          تکیہ کہ قیاس کی گم و مہو اسوار</p>	<p><b>حصہ</b>          دندان عید انور سے پنا گوئی فتنہ          براق اس قدر ہیں کہ برکت کو چاہ          ان سے مقابلہ کی نہیں افش و کج و غاب          بیہوش ہو چکی جو فتنہ براختی</p>
<p>مجھے نہ اب کوئی کہ دولہن کی عمر یہ نہ          کل تک نہی ساس آج سے اسکی کینہ نہ</p>	<p>دو لکھ کے نوز رخ کی ضیا جرخ نگ گئی          جو لان کیا فرس کو تو یحییٰ چمک گئی</p>	<p>حیران ہو چشم حور ظہور اککا و یکھ          دانادو و پڑھے ہیں نور اککا و یکھ</p>
<p><b>حصہ</b>          کچھ دیکھو کہ چھوٹے ہیں سبب          دیکھا کہ دیکھو کہ چھوٹے ہیں سبب          بس کہ پڑا قدم چہ یکہ و دو خضال          چھوٹے فتنے حرب بھی برونہ الجال</p>	<p><b>حصہ</b>          چھوٹا چھوٹا گم دین دہن نہ          نہ کہ پڑا قدم چہ یکہ و دو خضال          بولے عدد کوئی فتنہ نہ پنا          نوز فتنہ فادری کی بھی فتنہ پنا</p>	<p><b>حصہ</b>          عالم کیا کون ہو کہ پڑا قدم          ہم چھوٹے ہیں سبب          سے کرا چھوٹے ہیں سبب          سے کرا چھوٹے ہیں سبب</p>
<p>چلا کی مان کہ سبب پیر نہ روکیو          پیر نے دی صدا کہ پیر اور نہ روکیو</p>	<p>آندری چمک رخ پر آب و تاب کی          سہرہ بنا ہوا کہ کن آفتاب کی</p>	<p>شہرہ ہر حرب و ضرب شہ خاص و عام کا          سکھ ہو شجرت میں ہمارے ہی نام کا</p>
<p><b>حصہ</b>          پنا کہ اسکو چھانی سے چھانی          پیار سے خط ارادع بھی پیر کی گئی          پیشہ میں برسنزل آتی کجانی          تہہ کہ چھوٹے ہیں سبب</p>	<p><b>حصہ</b>          کیون و صفی لعل سبب چھانی          کہ دین فزان کو قدر کر شنائے ب          نہ کہ پڑا قدم چہ یکہ و دو خضال          بولے عدد کوئی فتنہ نہ پنا</p>	<p><b>حصہ</b>          حیدر را امیر عرب شجہ خف          فرغ غم دین معین سولان مسلف          رادی جناب قاطعہ فتنہ اس کی          حیدر را امیر عرب شجہ خف</p>
<p>کچھ ہم نہیں جو راہ ہو خبر کی دھار پر          ہر دم خدا کا فضل ہے اس خاکسار پر</p>	<p>ترک ادب ہو اسکی ثنا اس طریق سے          دھونا زبان کو چاہیے آب حقیق سے</p>	<p>میں بارگاہ دل حسن فتنہ خضال ہوں          ہر سے جو نہیں ہوا اسکا لال ہوں</p>

سینکھو اور کچھ کچھ لال

<p>مشرقیہ تاریخ ارکینا کی سپہ سالاری جو پھر و قہر نام گلزار خانہ کے لئے جو پھر و قہر نام والہ اندازہ سکھانے کے لئے جو پھر و قہر نام تاریخ کی کتاب کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>مشرقیہ تاریخ مطالعہ ابن سفلو کو نام و رسم میں لکھیں عزیز سلج ارزق شانی کھڑا لکھیں اوس کی کتاب کے لئے جو پھر و قہر نام تو جاکے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>مشرقیہ تاریخ کھاچا چاچے کے لئے جو پھر و قہر نام دیشمن تو آل کاک کے لئے جو پھر و قہر نام بولانیا کو دیکھنے کے لئے جو پھر و قہر نام بان جاکے لئے جو پھر و قہر نام</p>
<p>جان اوسکی ہر زمین جسکو نہ جا کہ جلدی ہیلو میں ہر صراط کے لئے جو پھر و قہر نام جسکو نہ جا کہ جلدی</p>	<p>رکنا کو جو پھر و قہر نام جسکو نہ جا کہ جلدی جسکو نہ جا کہ جلدی</p>	<p>رہو او قبر میں جسکو نہ جا کہ جلدی بہو ہ بنا دو دفتر سبدر رسول کو</p>
<p>مشرقیہ تاریخ تاکا و فوج شام سے تیر نام نیز سنان و نیز و نیز و نیز قائم ہی کے لئے جو پھر و قہر نام اصا چو چو کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>مشرقیہ تاریخ کے لئے جو پھر و قہر نام تو آب کے لئے جو پھر و قہر نام نیز اس کے لئے جو پھر و قہر نام نیز اس کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>مشرقیہ تاریخ پہلے چو چو کے لئے جو پھر و قہر نام تو آب کے لئے جو پھر و قہر نام نیز اس کے لئے جو پھر و قہر نام نیز اس کے لئے جو پھر و قہر نام</p>
<p>پیدل تو اوس قطار کے لئے جو پھر و قہر نام دو دو سوار کے لئے جو پھر و قہر نام ایک ایک کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>فرق ہیگانہ سیری کے لئے جو پھر و قہر نام لڑکے کے لئے جو پھر و قہر نام تو آب کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>خلعت ملیکے جاوے جسکو نہ جا کہ جلدی سراسر کا نذر دیکھو پتھن ہر شام کو</p>
<p>مشرقیہ تاریخ وہا لیں اور جھینا کے لئے جو پھر و قہر نام لاسی جو پھر و قہر نام جہان اس کے لئے جو پھر و قہر نام جہان اس کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>مشرقیہ تاریخ وہا لیں اور جھینا کے لئے جو پھر و قہر نام لاسی جو پھر و قہر نام جہان اس کے لئے جو پھر و قہر نام جہان اس کے لئے جو پھر و قہر نام</p>	<p>مشرقیہ تاریخ وہا لیں اور جھینا کے لئے جو پھر و قہر نام لاسی جو پھر و قہر نام جہان اس کے لئے جو پھر و قہر نام جہان اس کے لئے جو پھر و قہر نام</p>
<p>آگ کی ہستی اجل کو بھی اس طرح مر گئے کھوڑ و نہ بن چڑھے رہ اور پھر گئے</p>	<p>بہیو نکو میر سے پھر کہ جہا ر و ن و لیں جنگ آرمین سو میں صفدر بن لیں</p>	<p>کام کے لئے جو پھر و قہر نام پنشنی پر ہو کوئی تو مدد کو بکار لے</p>

<p>۵۸۵</p> <p>بیکار کو روئے کے لیے عجب وہ خبر سے آواز دی نہ پہنچ کر فی التیاریہ العظمیٰ جانو بجی جو برا دہنی سزا عجب ہے</p>	<p>۵۸۶</p> <p>چلچلی سے چھوٹا کر عجب تیرے بلبلان تیرا ن تیرا شام کے چلانی یہ خان بچتی ہے کہ کب قتل اجل سے کی جان کھلا وہ تیرے تیرے کہ سنبھالے اس خان</p>	<p>۵۸۷</p> <p>جاسم سے غفران کے عجب کچھ کے لیے ہوا اعدا و دشمن کے عجب بڑے کچھ کے لیے ہوا کاغذ پر جس عجب سب سے حفظ کرے کار روزی و سراسر جل کر دہنی سزا عجب ہوا</p>
<p>۵۸۸</p> <p>جڑ موت کچھ شفی کو نہ اوس دم نظر پڑا انکھیں کھلیں تو دھڑکتے تیرے نظر پڑا</p>	<p>۵۸۹</p> <p>اکدم میں دی شکست کھاکو ثواب لے غل غفافس کی تیلیاں توڑیں عجب لے</p>	<p>۵۹۰</p> <p>دشمن کو اپنی ضرب طمانچہ قضا کا ہو اکولی وار کر جو ارادہ و غاکا ہو</p>
<p>۵۹۱</p> <p>چھپا سہا در سووم اوسکا کتبہ نہ تائے جو وہ گر کر ان سر کر اچھڑ بان بہ حفظ دست بداشتہ ہے سب سے منہج و دھم کو تو شہرہ بالا بچا ہے</p>	<p>۵۹۲</p> <p>کسب سے کہ کر عجب بہ عکس و بین کھلا او دھڑکتے تیرے بلبلان نیز کے کو توں ہوا اس غور و غم کی اب روئے بلنگاہ میں تو راہیں ہیں</p>	<p>۵۹۳</p> <p>پیشانی سے کی گئی تو کھار شہرہ ہا چلے تیرے تیرے بلبلان کا جو را شہرہ ہا کھانکے تیرے تیرے بلبلان کا جو را شہرہ ہا چلے تیرے تیرے بلبلان کا جو را شہرہ ہا</p>
<p>۵۹۴</p> <p>یون دو کیا عمو دوسرنا بکار کو صبر ح تیغ تیز اوڑا دے خیال کو</p>	<p>۵۹۵</p> <p>ہمراہ اوسکے تیغ بھن سو سوار تھے اور اس طرف مدد کو شہرہ ذوالفقار تھے</p>	<p>۵۹۶</p> <p>یون قطع او گلیاں ہوئیں اوس تیرے جیسے کوئی فلم کہے شاخیں و دخت کی</p>
<p>۵۹۷</p> <p>نہ تیرے اوسکے تیغ سے جو کھار شہرہ ہا قیاس حکم سے اول خود دوسرے عجب ہے</p>	<p>۵۹۸</p> <p>نیز کے کا دار نے لگا جب نہ بیکار جلی سا کو نہ لگا وہ کھار شہرہ ہا</p>	<p>۵۹۹</p> <p>اک نامہ میں کہ گئے تیرے دست ہا بولے کہ میں کہ گئے تیرے دست ہا</p>
<p>۶۰۰</p> <p>لو تا وہ کیا کہ تیرا اصل کا نشانہ تھا اک نامہ میں نہ سر تھا نہ بازو نہ شاہ تھا</p>	<p>۶۰۱</p> <p>یہ سیکے اوسنے ڈھال کو چہرہ پہ گولیا پتلی کو بھیا کی شاخیں پر و لیا</p>	<p>۶۰۲</p> <p>چلے جو کھینچنے کے سرکش کو تاک کے رستم کی رو چھپ گئی تو دیکھ غاک کے</p>

[illegible]



<p>۱۰۰ سہرے کے چولہے بچا کر کھانے کے لیے چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا یہ عقد کا دم نہ ہوتا تھی مگر کھانا میں لگا کر کھانے کے لیے لیا</p>	<p>۱۰۱ سہرے کے چولہے بچا کر کھانے کے لیے چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا یہ عقد کا دم نہ ہوتا تھی مگر کھانا میں لگا کر کھانے کے لیے لیا</p>	<p>۱۰۲ سہرے کے چولہے بچا کر کھانے کے لیے چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا یہ عقد کا دم نہ ہوتا تھی مگر کھانا میں لگا کر کھانے کے لیے لیا</p>
<p>۱۰۳ اوتھون ہمارے دل پر شہر کے سامنے عورت کی موت ہونے پر شوہر کے سامنے</p>	<p>۱۰۴ جہاں میں ہم کبھی بچھا کر لیا مضبوط ہو کر وہ بچے ہو کر آئے ہیں</p>	<p>۱۰۵ چھتے نہیں ہزار میں ہو کر لے کر یہ تو نہیں ہو کر کھانے میں لے کر</p>
<p>۱۰۶ فوجیں اور دعا کا چلنا ہوتا ہے کے لیے اور کھانے کے لیے لیا</p>	<p>۱۰۷ چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا دست اعلیٰ تر ہے اور کھانے کے لیے</p>	<p>۱۰۸ چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا فائدہ ہو کر کھانے کے لیے لیا</p>
<p>۱۰۹ ہر اوکھی فتح ساتھ ہو نہیں جس میں سرمہ کیا ہو دیکھو کھانے میں لے کر</p>	<p>۱۱۰ حضرت نہ جیل کیلگی ہو مارینگے ہم بچے نلے آبرو کر لگی یہ تیغ دوم بچے</p>	<p>۱۱۱ گم ہوں جو نور میں تو آنکھیں چھڑا کر تاریت ہوا جھلم سے کہ منہ کو چھپائے ہو</p>
<p>۱۱۲ فوجیں اور دعا کا چلنا ہوتا ہے کے لیے اور کھانے کے لیے لیا</p>	<p>۱۱۳ چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا دست اعلیٰ تر ہے اور کھانے کے لیے</p>	<p>۱۱۴ چائے کی پیالی پر پڑا کر لیا فائدہ ہو کر کھانے کے لیے لیا</p>
<p>۱۱۵ دیکھیں بلند کون ہو اور دست کون ہو کھانا لگا اچھی کہ زبردست کون ہو</p>	<p>۱۱۶ اوتھون ہمارے دل پر شہر کے سامنے عورت کی موت ہونے پر شوہر کے سامنے</p>	<p>۱۱۷ چھتے نہیں ہزار میں ہو کر لے کر یہ تو نہیں ہو کر کھانے میں لے کر</p>

<p>علاء</p> <p>پیر کیس کیس میں جو غنا و دولت محبوب سا بیولک پہچاؤ وقت کا زور پیر کیجئے گا نہ تو خوش اور نہ بد گر نہ بد سے کا وہ حال کاش تو پہنچ جاو</p>	<p>علاء</p> <p>کیونکہ تیغ و تلوار کے بیچے ہیں بیٹا بیٹا تو ہوتے ہیں لے لے چا پنا صلت سے نہ ہو اس کو کسی سے تو ان دونوں باؤں کو جو کچھ کچھ</p>	<p>علاء</p> <p>تو وہ شکر شکر کیا را وہ منزل کیا ایک ساقہ تو تیرا بھی عارف غیا تو وہی فرشتے کے حضرت علیؑ میں جو بھی ہو طفل لری قلعہ کیا</p>
<p>لوگوں کو نہ تو صبر نہ بھائی بن منہ پھر تا بھی کو مار ڈالا یہ چون نے شہر کے</p>	<p>آئے دو اسکو تو تیغ ابھی دم بھر ہی ہے گھوڑا نہ بد مزاج ہو پڑی جی رہے</p>	<p>کچھ جسے کہ تیرے فہرست کن بنیں دو ایک سے لڑیں یہ ہمارا جہنم بنیں</p>
<p>علاء</p> <p>جان کی جو مصروفی کے مال کے تو کہ دیا دے تو ہی اچھا حال ہے پہچاؤ اور باقی ہم میں اور میں خدا چھوڑا فرس کو تو کچھ نہیں جانے</p>	<p>علاء</p> <p>تو اس کو نہ کون تو جیت چکی و کھلا ہے جو کھلا دل کی گیدھو صلت میں تو کنگ قید طاوور و کھلا کھرب تیغ تو کچھ کچھ</p>	<p>علاء</p> <p>تیرے مال کے جانب تو کچھ نہیں دو کھلے کس کے صدای کیجئے گھوڑا آگہ تیرے تیرے کنگے تو جو فرس پر اور تیری آگہ نہیں</p>
<p>تنگ لگے صفوں سے جوان سب لڑے ہوئے عباسؑ نامدار قریب آگہ دے ہوئے</p>	<p>ابرو پہ بل ہوا گھونٹے لگھیں لڑی ہو کجاری زہر وہ پینے جو چوٹیں کڑی ہو</p>	<p>ضیم نہیں پیشہ اسد فدا الجلال کے کیجیو سنا کے وارڈ اور یکم جمال کے</p>
<p>علاء</p> <p>تو نے عرض کی کہ بت دو جو پیر پہچاؤ کہ پاس یہ کھلی کیا نور فدا ہو تو میں شہر ہی تیرے کے اویز تو جس کو پاس اتنے زور و کم کھو نہ ہو</p>	<p>علاء</p> <p>بیٹا تو غیب خانے دیا جو کچھ گوئی یہ تو تم تو مجھے میں جا سکوں ہر ارم کی طرح سے چلا اب سب ان کو و کچھ تو دیکھتے کا فقط یہ زور و زور</p>	<p>علاء</p> <p>تو کہنے لگے چھوٹے سے نیچا کوئی جکھی لگی تو بڑی بجا دی کہ الامان اس بند باندہ کو جو فرس کچھ کہان و شدہ لگی ڈانڈ بڑے تو خان سے تو کچھ</p>
<p>ہر شیا جان ہم کو دم کارزار ہو جانا ہو اب کہاں یہ کھار اشکار ہو</p>	<p>خیل میں جتے سنا پڑے دستے نہیں کرتے میں جو بہت وہ برستے نہیں</p>	<p>بل کیا کہتے کہ زور ہی موزی کا گھٹا گیا خاک کا اڑ رہے وہ اخی لپٹ گیا</p>





<p>۱۳۱۱</p> <p>بھینچے جو شاہ فوج چو چکے وہ فقار بجلی گری رہی بڑیکے لشکر کا ایک بار اوس غنیمت میں عین جگہ پر پہنچے مجاہد بھیلے لکھو دھوکے کی بجائے</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>بھینچ رہی تھی انھیں علیحدہ نجات بڑی بھینچ رہی وہ قریب اوس مالو اتار تیر تو نہ بڑے تھے تو خانیج کمان پر بیکہ تمام فوج کا تھا ایک جان پر</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>لکھنا چاہتے تھے میں بگڑو اور پکے یوں تھے آئے تھے تیر دندہ چھپکے آئے بجلی اور دھوکے سے جو کھولیں گے صحت کو چھپکے آئے تیر پر وار لگے</p>
<p>بھاگ کر میں خون سے رگی زمین لال ہو گئی دو دھولکی لاش گھوڑے پامال ہو گئی</p>	<p>یوں رہ چھیاں تھیں چار طرف اوس کچا جیسے کرن نکلتی ہو گرد آفتاب کے</p>	<p>منہ سرخ تھا کھلے ہوتے تھے زخم سینے کے تکر ہو چکے تھے قہرے پسینے کے</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>دیکھا اعلیٰ کے گر گئے تیرا اہل خانہ سوچے ہوئے تیرے پیر اور بیٹے کا دعا دے لیتے تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیجان ہو آسمان کے آگے دیکھا جان</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>غش میں تھا قوس پر چوہ غنیمت یار کسی شوق پر ایک گر لگا دوسرے ایک چوہ لگی جو بیٹے پر جگہ ہو اگلے گر تھے اس پر کہ گر رہا کچا</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>کالہ رسلے تھے کمار قتل کیا دیکھا عین قتل میں آرا مگر کیا چوہ بڑا چوہ تھا تیغ و سربو بھیم کیا پورا آئے سنبھلے تھے لڑو ادا مگر کیا</p>
<p>جب لاش اونٹنی شہر لے تو چوہ اٹھان سب چاند سے بدینہ سموکے عثمان تھے</p>	<p>طاری کی تیغ کھا کے بھارت لہام کو فریاد آسمان جب آ غلام کو</p>	<p>بان پند ہو کے آنکھ کھلی جتنی دیر میں سو کر بڑا کو تو گئے اتنی دیر میں</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>دیکھو یہی بولتے لاش جو سلطان کا چراغ اٹھایا تو دیکھی کاغذ سے دھوڑا لاش کے پاؤں تلے تھا کوئی لکھوئی جادو کس کی تلے تھے عیاش</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>موتے بچا استفادہ ادا کا صاف دور سے تھے عین جا بقتل تیرے کھڑے آئے تیرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو اس پر چلی ہو تو پیر کیا</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>تو کھڑے رہا وہ چوہ کچا ماہ روئے تھی فوج تیرے اور چوہ بولے لکھ کر تھم چاہیے سحر سیر کیا نہا اور بل رہی تھی کہ افسانہ کیا</p>
<p>لشکر تھیں دونوں دھاک میں نصیب کی تھی سرخ پر بڑی تھیں سہر کی ہریان کی تھی</p>	<p>چٹائی مان اگر مری مٹی اور دھوکے اسی بھائی دوڑو بکے روٹی لکھو گئی</p>	<p>علی تھا کہ روند ڈالا ہر لشکر کے باغ کو مان غازیو بوجھا دوسرے کے چراغ کو</p>



<p>لاش اودھ سے لیکے طے شاہ کے لے دور سے اودھ سے اپنے تالوں کے فخہ خانی آگے لے کر کھلے سر میں آج جو حین میں نوبہ راٹھو لو جو حین</p>	<p>چکر کے غنیمت لگی سر اوہ گوار افغان چکر کے خاک میں غنیمت پونہ کتنے لگی لپٹے کے سکھ کے جا بھار جو کہ بدین بدھاؤ نہ ہو کر بوجھ</p>	<p>لاش کے کھنکھارے لے کر حضرت کے کھنکھارے لے کر پیشی سے سر کو غش ہوئی جا بھار جادو سے بدیا اور کھلے دو کھنکھار گروہی بین لائی رہی کھنکھار</p>
<p>چھپ جائے جس سے دور کا نام ہو جاو دو لکھ دھن کے لینے کو آتا ہو جاو</p>	<p>وہ کہنی تھی کہ جاگ کے تقدیر ہو گئی بی بی نہ بکرو وراثت کہ بدین راٹھو ہو گئی</p>	<p>جلائی مان یہ کر کے تن ہاش ہاش پر قاسم بنے اودھو دھن آئی ہاش پر</p>
<p>بنہین کہ عین دن کے تھوڑے اب دیکھا ہو چکے ہیں ہاش پر رضعت ہوں جلد کا کہ لائی ہو چکے ہیں جاگے ہیں ساری راٹھو لے کر کھنکھار</p>	<p>چکر کے غنیمت لگی سر اوہ گوار افغان چکر کے خاک میں غنیمت پونہ کتنے لگی لپٹے کے سکھ کے جا بھار جو کہ بدین بدھاؤ نہ ہو کر بوجھ</p>	<p>لاش کے کھنکھارے لے کر حضرت کے کھنکھارے لے کر پیشی سے سر کو غش ہوئی جا بھار جادو سے بدیا اور کھلے دو کھنکھار گروہی بین لائی رہی کھنکھار</p>
<p>دلپرست فراق کی شمشیر سے عافیت کہو دھن کے کھالے جہیز کو</p>	<p>کیسی دھڑا دھڑی سی یہ مان کر گئی دوڑو پھو پھی جہان کثیر کہ گزرتی</p>	<p>کروٹ تو نہ کہ مان کے جگر کو قرار ہو اس پھینے کی نیند پر امان نہ ہوا ہو</p>
<p>لاش حسن لکائی ہوئی ہے چکر کے غنیمت لگی سر اوہ گوار افغان چکر کے خاک میں غنیمت پونہ کتنے لگی لپٹے کے سکھ کے جا بھار جو کہ بدین بدھاؤ نہ ہو کر بوجھ</p>	<p>لاش کے کھنکھارے لے کر حضرت کے کھنکھارے لے کر پیشی سے سر کو غش ہوئی جا بھار جادو سے بدیا اور کھلے دو کھنکھار گروہی بین لائی رہی کھنکھار</p>	<p>لاش کے کھنکھارے لے کر حضرت کے کھنکھارے لے کر پیشی سے سر کو غش ہوئی جا بھار جادو سے بدیا اور کھلے دو کھنکھار گروہی بین لائی رہی کھنکھار</p>
<p>وولہ کی لاش آئی ہو سے کو توڑو سند اولٹ دو جگر کے پر کو چھوڑو</p>	<p>زخمی بھی ہو شہید بھی ہو لے پد بھی ہو دو لکھ نام کو بھی چھی کا بے بھی ہو</p>	<p>بولی نہ تھی حجاب کے قصہ وار ہوں اب حکم ہو تو لاش پہ اوٹھ کر شہار ہوں</p>

<p>۱۰۰۰ جو دل طلبیہ و خجین کا چرخ پر گرا کر مزارِ سخن چوب کبک کی برباد رہا زبان سوال نہ کی کہ نہ بند ہوئی خوش گنجی کہیں حاضر خواب رہا</p>	<p>۱۰۰۰ کلمہ شمس خواب غریب غریب کجا ہے شوقِ حسیہ غریب غریب کجا ہے شوقِ حسیہ غریب غریب اوس کے کلمہ غریب غریب</p>	<p>۱۰۰۰ اوپر دل خوش اور خوش کل و خوشی آج سے بیاہی کیا کہے رونا و گریہ کی پتھر کو کیسا خاک و غریب</p>
<p>۱۰۰۰ کھلی ہیں مالکِ فقر کے سانسِ غریب بقا دان سے سبکات برباد رہا لگا کے آتشِ قلب جگر کا کل دو آتشِ سرور و برون کا رہا</p>	<p>۱۰۰۰ نہرین روان ہیں فیضِ شہرِ قدس کی پیا سو پو پو سبیل ہو نذرِ حسین کی غبارِ چہرہ شہرِ قدس خواب رہا نامِ شب گھر آفتاب رہا</p>	<p>۱۰۰۰ چھوڑا دوطن کو لاش پر رونے کے واسطے دولہانے تھے قبر میں سونے کے واسطے صاحبِ ستارہ و خجین کا رہا یکس کوں کہ قبراہ کا رہا</p>
<p>۱۰۰۰ جھوٹی ہر کوئی دل انہیں میں جاگ کہ کبھی آگ سے دوزخ میں جاگ سوزِ غم نہ رہی جلا رہا آہو کج کنون لگا بجا رہا نکاح کو بن جلا رہا اس بہ نذرِ حسین کی بجا رہا</p>	<p>۱۰۰۰ اگر رات تو بس اتنا شب برباد رہا سلاخی ریش میں جب تک صفا رہا خدا کا قدرتی کا عتاب رہا عدو خلی کا ہمیشہ خراب رہا حمار شیشہ دل کو توڑا رہا یہ طرف وہ بر کسبین کا رہا</p>	<p>۱۰۰۰ ماں مہمی یوں نہ ہو تا ہو شادی ہوئی ہو اک شب کی رائد و لہا کو کب لکھ روئی ہو کیون نہ دلاوے کو آوازِ شہرین اس بہ نذرِ حسین کا رہا نہ کہیں فاطمہ سوتی ہیں کج رہا ماں کو گریہ و زاری کا رہا شہر کو بھی غلی پر شہر بون کو بھی پرساد و مہم حسین کو بھی</p>

<p>عجب انجمن سر بلند علم کا علم ہوا فوج غنا پر سب لیا جب سر ہوا چرخ زبرد جی اپنے لے لیم ہم ہوا چرخ پر سات بار قصد حق نشہ ہوا</p>	<p>عجب انجمن سر بلند علم کا علم ہوا فوج غنا پر سب لیا جب سر ہوا چرخ زبرد جی اپنے لے لیم ہم ہوا چرخ پر سات بار قصد حق نشہ ہوا</p>	<p>عجب انجمن سر بلند علم کا علم ہوا فوج غنا پر سب لیا جب سر ہوا چرخ زبرد جی اپنے لے لیم ہم ہوا چرخ پر سات بار قصد حق نشہ ہوا</p>
<p>دیکھو نہ تھا علم جو کچھ اس ننو کا دو لون طرف کی فوج میں غل غلاو کا چراغ بھار عجب لشکر ابن زیاد پر غل غلاو دھے ہیں شیر الہی ہماو پر</p>	<p>دیکھو نہ تھا علم جو کچھ اس ننو کا دو لون طرف کی فوج میں غل غلاو کا چراغ بھار عجب لشکر ابن زیاد پر غل غلاو دھے ہیں شیر الہی ہماو پر</p>	<p>دیکھو نہ تھا علم جو کچھ اس ننو کا دو لون طرف کی فوج میں غل غلاو کا چراغ بھار عجب لشکر ابن زیاد پر غل غلاو دھے ہیں شیر الہی ہماو پر</p>
<p>وہ شان ادس علم کو عجب کمال نخل شری کے گلے سے کھائی کمال خیمہ پستان نما خیمہ پستان غل غلاو دھیں حور کچھ کچھ کمال</p>	<p>وہ شان ادس علم کو عجب کمال نخل شری کے گلے سے کھائی کمال خیمہ پستان نما خیمہ پستان غل غلاو دھیں حور کچھ کچھ کمال</p>	<p>وہ شان ادس علم کو عجب کمال نخل شری کے گلے سے کھائی کمال خیمہ پستان نما خیمہ پستان غل غلاو دھیں حور کچھ کچھ کمال</p>
<p>سیر لہر اگرد تھی کوثر کی موج سے طولی ابھی وہاں گہر چھر سے کہ اوج سے کیا رفعت نشان سعادۂ نشان تھی ساتھ میں جبر نشان طولی کی شان تھی</p>	<p>سیر لہر اگرد تھی کوثر کی موج سے طولی ابھی وہاں گہر چھر سے کہ اوج سے کیا رفعت نشان سعادۂ نشان تھی ساتھ میں جبر نشان طولی کی شان تھی</p>	<p>سیر لہر اگرد تھی کوثر کی موج سے طولی ابھی وہاں گہر چھر سے کہ اوج سے کیا رفعت نشان سعادۂ نشان تھی ساتھ میں جبر نشان طولی کی شان تھی</p>
<p>نچو اوجھلے ناخبر کہتا تھا بار بار عالم میں یحییٰ کی بڑی بڑی بار بار پیشہ نبوت انجمن کے قدم پر بار بار سکون مہذب دست ہو ہو ہو ہو بار بار</p>	<p>نچو اوجھلے ناخبر کہتا تھا بار بار عالم میں یحییٰ کی بڑی بڑی بار بار پیشہ نبوت انجمن کے قدم پر بار بار سکون مہذب دست ہو ہو ہو ہو بار بار</p>	<p>نچو اوجھلے ناخبر کہتا تھا بار بار عالم میں یحییٰ کی بڑی بڑی بار بار پیشہ نبوت انجمن کے قدم پر بار بار سکون مہذب دست ہو ہو ہو ہو بار بار</p>
<p>اندر سی چمک علم بو تراب کی مار غل غل غل غل غل غل غل غل اسٹون بہشت ملے ہیں مولائے نام سے ہجرت کرو حسین علیہ السلام سے</p>	<p>اندر سی چمک علم بو تراب کی مار غل غل غل غل غل غل غل غل اسٹون بہشت ملے ہیں مولائے نام سے ہجرت کرو حسین علیہ السلام سے</p>	<p>اندر سی چمک علم بو تراب کی مار غل غل غل غل غل غل غل غل اسٹون بہشت ملے ہیں مولائے نام سے ہجرت کرو حسین علیہ السلام سے</p>

<p>۱۰ بھلے مصطفیٰ کا کہنا کہ چال صیحہ میں ہوا فوٹ گیسو بیٹیاں بیب فطرت میں ابودین نے چال یا فوٹ دیکھ کر گریں غم میں ہوا چال</p>	<p>۱۱ جہاں ناسور بھی جیج کا چال نازان ہر جگہ دوش منور تھمہ کا عجب جوت تھمہ کی کال ہاتھ کا دل حسرتیں کا جوت کال</p>	<p>۱۲ ایک ایک ملک جرات و تنکا باج کیون غم میں ہر چشم غم ہر عجب و غزال رنگ گلشن کی نگاہ وہ عجب و غم میں کہ اختر کی نگاہ</p>
<p>۱۱ اک گل پر بیان ہزار طرح کی ہر رگو مہر و کیسے قدرت پروردگار مہر و کیسے قدرت پروردگار</p>	<p>۱۲ کیونکر نہ عشق ہر شہہ گردون جناب کو حاصل ہیں سیکردن شرف اکش کو</p>	<p>۱۳ دیکھا تو دل کو توڑ کے ہر جیج کھل گئی ابرو در اجول گئے تلواریں گئی</p>
<p>۱۳ نہ دل شمع جیج کو کس شمع جگہ جگہ شمع جیج کو کس شمع یزین شمع جیج کو کس شمع یزین شمع جیج کو کس شمع</p>	<p>۱۴ اوس کو تو کیجھتے دتے جیج سراج آسمان و زمین نور عجب ایک دم عجب عجب خسر عجب علیٰ ہم نام ہم نام شمع عجب</p>	<p>۱۵ وہ شمع شمع شمع شمع یتیم شمع شمع شمع شمع چہرہ وہ شمع شمع شمع شمع سب شمع شمع شمع شمع</p>
<p>۱۴ سخ کی بلا میں رہی ہر بیان کھری سر سخی ہر کھری ہر بیان کھری</p>	<p>۱۵ جہان زبان شمع ہو ذکر اک میں گو یا کھری ہر ختم زنگاہ میں</p>	<p>۱۶ اک اک رسول حق کی کج جراح تھا جسیر علی نے کی کج ریاضت و دماغ تھا</p>
<p>۱۵ مہر میں عجب شمع جیج کی شمع کس شمع شمع جیج کی شمع انفرد میں شمع شمع جیج کی شمع مہر میں شمع جیج کی شمع</p>	<p>۱۶ کیا فوج جیج کی شمع ایک ایک آبرو عجب شمع عزیز اردو میں شمع شمع وہ شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۱۷ اک شمع شمع شمع شمع سراج شمع شمع شمع شمع سراج شمع شمع شمع شمع سراج شمع شمع شمع شمع</p>
<p>۱۶ مستعلیٰ میں جگہ و جہل پوچھو مہر میں شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۱۷ فوج میں کوئی سماں جیج کی شمع وہ شمع شمع شمع شمع</p>	<p>۱۸ آفکے آگے لطف ہر تیغ آزمائی کا آج آب دیکھ گناہ شاعری کا</p>





<p>۱۳۱ بہرے کر کے نہ تیرا کامات سے نیز جو کوئی ملانے لگا آتے بان سے نظر کی جا پا رہو آسمان سے نظر کی جا پا رہو آسمان سے</p>	<p>۱۳۲ کے چوٹ کے کو سوچو جو چوٹ میں رہا ایک بدل میں رہو چوٹ وہ نہ ہو جا پڑے چوٹ وہ نہ ہو جا پڑے چوٹ</p>	<p>۱۳۳ سیرت سے کو سوچو چوٹ بہرے صیب نہ تیرا حاضر ہے ایک سے فرمایا نہ تیرا بھی بن آمادہ سفر اجا پڑے صیب کو ایک ایک بناو</p>
<p>۱۳۴ اگر شور و حال نہ کیا ہو حیات کو لاشوں نے جل کے پاٹ دو نہ فرات کو</p>	<p>۱۳۵ بہرے میں سرکشی بہ سو اران شام کی اک تیر کی بات عاتے ہیں نہ غلام کی</p>	<p>۱۳۶ بہرے ساقی کو جو قدم آگے برہا نیگا وہ بار بار صدف میں دی پہلے جا نیگا</p>
<p>۱۳۷ نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر</p>	<p>۱۳۸ چوٹ کے کو سوچو چوٹ کتنے ہیں چوٹ کے کو سوچو چوٹ باز نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر</p>	<p>۱۳۹ نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر</p>
<p>۱۴۰ سوکے نہ چرو غامین جو بزم کے قدم کو جاگرو در پردہ میں اس علم گرم سے</p>	<p>۱۴۱ کس قدر کی نظر سے لعین کو تیرے میں چوٹ کو سوچو غمناک آسمن شیکے ہیں</p>	<p>۱۴۲ بہرے ساقی کو جو قدم آگے برہا نیگا وہ بار بار صدف میں دی پہلے جا نیگا</p>
<p>۱۴۳ نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر</p>	<p>۱۴۴ چوٹ کے کو سوچو چوٹ کتنے ہیں چوٹ کے کو سوچو چوٹ باز نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر</p>	<p>۱۴۵ نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر نہ تیرا کام ازادان نامور رو کے گل کو سوچو الیا باہر</p>
<p>۱۴۶ باس ادب سے غمنا کو ملے ہو میں یہ شیر خدا کی گود کے پائے ہو میں یہ</p>	<p>۱۴۷ مشتاق ہیں وہ پیاس میں بیٹھنے لگے ڈر کر کہ مر نہ جائیں گلے کاٹ کاٹ کے</p>	<p>۱۴۸ یوں جا کے روئے اوئے تن پاش پاش پر جس طرح بجائی روتا ہے بجائی کی لاش پر</p>

<p>۵۲۳</p> <p>حالی ہوا وقت ہم فریقوں کا جب کیا کلیاں پس نہ تھے ہم سر پران کہیں لگا غنیمت و کجا بھی جہاں ہوا تیرے ہوتے آپ کا جو جابجیاں بھی دھما</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نہا چھوٹے چھوٹے تھے غصہ و جھڑپ نہا چھوٹے چھوٹے تھے لڑائی کے منہ نہا چھوٹے چھوٹے تھے کھانسی کا تھن نہا چھوٹے چھوٹے تھے کھانسی کا تھن</p>	<p>۵۲۵</p> <p>پہچان چھوٹا تھا امین وہ نہیں حضرت خضیعت ہر آن تھے ہمیں ماں مہینا تھے کہ موت نہ دے تو کھینچا اگر مہینا قتل ہوئے تو کھینچا</p>
<p>۵۲۶</p> <p>اڑکے کے جو یک بیک کئی ہاتھوں نے کھو گئے گھروے حسن کی طرح کھینچے کے ہو گئے</p>	<p>۵۲۷</p> <p>یہ وقت آبرو ہو بڑی تیرہ وہ کہ کرو ٹال بھائیو امام کی اپنے درد کرو</p>	<p>۵۲۸</p> <p>سب چل بسے تھی تو علی پاشا رس گئے ستروں میں اکیر و عباس گئے</p>
<p>۵۲۹</p> <p>تھی قہر تھی عقیدت تھی کھینچ کا زار تھی قہر تھی عقیدت تھی کھینچ کا زار تھی قہر تھی عقیدت تھی کھینچ کا زار تھی قہر تھی عقیدت تھی کھینچ کا زار</p>	<p>۵۳۰</p> <p>اور تو پوچھو اور دھوکو پوچھو پوچھو ساحل کے پاس فوج کا دریا بیکار جب باب اوٹھا فوج کے دریا بیکار باب کے دو بابا فوج کے دریا بیکار</p>	<p>۵۳۱</p> <p>بناظر و لاش و نواہ تکینہ اکبر کی چیمبر سے لپکتے لگا کاغذ کی لاش و نواہ تکینہ پیلو سے آتے رہتے ہوئے چیمبر</p>
<p>۵۳۲</p> <p>فتح و ظفر تھی مثل حالی اختیار میں تجے میں تھا وہی جسے تاکا ہزار میں</p>	<p>۵۳۳</p> <p>ٹان صفدر و نشان تربت فوج شام کا بیٹو نکو پاس چاہیے بابا کے نام کا</p>	<p>۵۳۴</p> <p>تھی بہ بات جوش بکامین زبان سے قاسم کے ساتھ جانیئے ہم بھی جہاں سے</p>
<p>۵۳۵</p> <p>کھینچے ابدان عدد اصف شکن دھلا دیے حالی کا دانی کے سبب نہ سر تھے سو چوین جو ان پلین لاشوں پلین گری تھیں پلین</p>	<p>۵۳۶</p> <p>دولت پر کیا لاشی ہو اور کبھی بجا جینے لگا آہ میں چاہیو کھانچ عجائب عرض کرتے تھے اونیہ</p>	<p>۵۳۷</p> <p>پہچان اس سے پہچان تھے کبھی جیبا تھے تو ایک فوج پہ چلیے کھینچ طغائی کا چوٹ گیا بھینچا جہاں سے اب جلی تو جیبا کا بھینچا</p>
<p>۵۳۸</p> <p>آنکھوں میں پھر دہری تھی یک ذوالفقار عباس و اویتے تھے ایک ایک لک</p>	<p>۵۳۹</p> <p>اب باب کی جگہ شہ حالی مقام میں صدف نہ کس طرح ہوں کہ ہم فلاں</p>	<p>۵۴۰</p> <p>حسرت ہو کہ بیخون تے پاش پاش ہو بہلو میں ابن عم کے ہماری بھی لاش ہو</p>

<p>۵۴۴</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>	<p>۵۴۵</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>	<p>۵۴۶</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>
<p>روئے کو کوئی دوست نہ دیا اور سر جانے ہوا          فرزند باپ تیری ہو برادر سر جانے ہوا</p>	<p>تم پہلو ہا میں تھے جہ بیکیں سنبھل گیا          بچہ خاتمہ ہر جسم سے جب دم نکل گیا</p>	<p>جان و جانم پر کاشوشی دل سے تو تھی          عیاں اس نامہ از موت تو موت تھی</p>
<p>۵۴۷</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>	<p>۵۴۸</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>	<p>۵۴۹</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>
<p>دیتے ہیں جان اہل وفا نام کے لیے          بائیں ہیں کیا یہ راتھ اسی کام کے لیے</p>	<p>عمر میں بھی بڑی قلیل کم ایسے نہیں          دو لونو نکا پر شباب یہ مرنے کے دن ہیں</p>	<p>صدے وہاں سے دل سے حسن کا چل کی          رونے نہیں دیا مجھے ماتم میں بھائی کے</p>
<p>۵۵۰</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>	<p>۵۵۱</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>	<p>۵۵۲</p> <p>میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں          میں نے تجھ کو دیکھا ہے جس طرح تیرے دل میں          ہے وہی طرح ہے میرے دل میں</p>
<p>ہم تم کو گھٹن ہنسی سے جاننے          اچھا ہماری لاش کو اگر کھڑا دیکھتے</p>	<p>سرت پت سے گل ہوں تو دل کا عیاں          اندھیر جو قبر پر پے چراغ ہو</p>	<p>قائم رکھے خدا کے نشان ہیں          مالک ہی ہیں گھر کے بیٹن کی جان ہیں</p>

<p>۱۱۱</p> <p>اچھے خدمت آج لافتنے کیل خفے میں جہول جلتے ہو جیسا بار پیا آج میں قدم پہلے ہو لادہ غدار مے اذن جنگ ستر اوٹھا لگا نکلا</p>	<p>۱۱۲</p> <p>جھٹکے تیرے گرو ویکر اوٹھا نکلا جھٹکے تیرے گرو ویکر اوٹھا نکلا جھٹکے تیرے گرو ویکر اوٹھا نکلا جھٹکے تیرے گرو ویکر اوٹھا نکلا</p>	<p>۱۱۳</p> <p>تو نے وہ مورسے جو تھے پھیل بوجھ کر کا زمین پس کی کی کی اندھی بہت غلط تھے قند لجال کاجی دین کو کھو پھو پھو پھو</p>
<p>۱۱۴</p> <p>افیا نہر نجل ہون رسالت مآب سے پہلے مر ونگا اکرم عالی جناب سے</p>	<p>۱۱۵</p> <p>خود دیکھ کر یہ حال پھر امون بن گیا ملنے گئے مہن خیمے میں ناموس سکا</p>	<p>۱۱۶</p> <p>منہ زرد ہو کے رہ گیا مہر نوجوان کا دشت بنو وکیمت بنار عضران کا</p>
<p>۱۱۷</p> <p>صوفی علی کا راج کا اکبر کو کجا دیکھ کر نہ سہی پیکر کو دیکھ نور گاہ پاؤں تھے پر کو روکے او آفتاب دین بہ انور کو دیکھ</p>	<p>۱۱۸</p> <p>تھے آگے آگے تھے خاتم عالم نور ہو دھندلے تھے تارک عالم تنبوئے گھاٹ روک لو آؤ دیکھ رہ سحر کر ہو فقر کا اوسکا عالم</p>	<p>۱۱۹</p> <p>اوش گلیا اس کو کج وصفایں تیرے اوس شمشیر نوئی کوئی فوج تیرے میں اب یہاں کجا عالم سکھان ہوئی تیرے</p>
<p>۱۲۰</p> <p>پہلے رھا طے ڈوبت ٹیک نام ہون آقا یہ شامہ اڑو ہواور میں غلام ہون</p>	<p>۱۲۱</p> <p>دیکھو مجھے رہو کہ روائی ہو شیر سے چھوٹے گی مشکو نہیں ترالی دلیر سے</p>	<p>۱۲۲</p> <p>حملہ غضب ہوا زوئے شاہ حجاز کا لنگر نہ ٹوٹ جائے زمین کجہاز کا</p>
<p>۱۲۳</p> <p>شہرے کہ نہ تھے خدمت اچھے بیچے رھتے حرب نہ آئے کو چاہے فوت میں ہم جہیں کہ مر رہے چاہے انچا سیکر نہ آج کا کر مل آئیے</p>	<p>۱۲۴</p> <p>دل تیرے سپاہی کستے ہی تھے کلیں تیرے شال پیچو اتان پر کلب بل بل میں اوسط تھے پھر گئے اوپر ساحل تیرے نہ تھے کجاری راخو</p>	<p>۱۲۵</p> <p>وڑتے تھے تیرے کلب گدو اس طرف جہاں تھے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۲۶</p> <p>روزہ کو پیتے تھے سر دیکھ لیجے چو کو اور ایک نظر دیکھ لیجے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>پچھے مہین جھنن یہ تارا طمعیان ہو دیر با جو بارہ ہوا وادو لکھوان ہو</p>	<p>۱۲۸</p> <p>بجائے تھے نیزہ باز روائی کو چھوڑ کر خیمہ کھل گئے تھے ترالی کو چھوڑ کر</p>

<p><b>۱۷۷</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>	<p><b>۱۷۸</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>	<p><b>۱۷۹</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>
<p>بہرے تھے زردخون سے چمکد کمال کے                  فام و منہ چھپانے تھے گوشت گھٹا                  کھنکھارے تھے گوشت گھٹا                  کھنکھارے تھے گوشت گھٹا</p>	<p>اسنو بہا بہا کے نہ پانی کا نام لو                  واسن و قبا کا بھٹے سے مانتوںے                  واسن و قبا کا بھٹے سے مانتوںے                  واسن و قبا کا بھٹے سے مانتوںے</p>	<p>پرو چاس میں سب سے تھک کے ماتم سے                  دنیا میں کچھ کو کام ہو بازو کے ماتم سے                  دنیا میں کچھ کو کام ہو بازو کے ماتم سے                  دنیا میں کچھ کو کام ہو بازو کے ماتم سے</p>
<p><b>۱۸۰</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>	<p><b>۱۸۱</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>	<p><b>۱۸۲</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>
<p>طاقت سے ہیں بھرے ہو بازو و دل کے                  خبر کشا کا زور و پختہ میں نہیں                  خبر کشا کا زور و پختہ میں نہیں                  خبر کشا کا زور و پختہ میں نہیں</p>	<p>کیا کہتے ہو سدا کہتے تھے مٹوڑ کے                  بھیتا کہ دھڑلے سے بھلی کو چھوڑ کے                  بھیتا کہ دھڑلے سے بھلی کو چھوڑ کے                  بھیتا کہ دھڑلے سے بھلی کو چھوڑ کے</p>	<p>بیکس ہوں گمان ہنیں سریر ہنیں                  میں اپکا غلام تو ہوں گوپ نہیں                  میں اپکا غلام تو ہوں گوپ نہیں                  میں اپکا غلام تو ہوں گوپ نہیں</p>
<p><b>۱۸۳</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>	<p><b>۱۸۴</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>	<p><b>۱۸۵</b>                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے                  اس صفت میں جو صفت غلطی سے                  ہو جائے اس کو جوڑ دینے سے</p>
<p>پٹا کھڑا ہے جاکر گریبان کے ہو                  رونی ہو سو کی شکل سیکھ لے ہو                  رونی ہو سو کی شکل سیکھ لے ہو                  رونی ہو سو کی شکل سیکھ لے ہو</p>	<p>عاشق ہو دلبر رسد و الحلال کے                  باز و قوی نہیں ہیں ز کے لال کے                  باز و قوی نہیں ہیں ز کے لال کے                  باز و قوی نہیں ہیں ز کے لال کے</p>	<p>موقع نہولنے کا بہ نہ بول سکتی ہو                  حضرت کے منہ کو گزری انگوٹھے تکی ہو                  حضرت کے منہ کو گزری انگوٹھے تکی ہو                  حضرت کے منہ کو گزری انگوٹھے تکی ہو</p>



<p>۱۱۱</p> <p>سستی جو روکنے کی کوئی راہ ہو جگو شاہ کرتے ہیں عیاش غدار دو لڑائی کے باب میں لاجب کو اختیار کر آہ پوچھ رہیں اس وقت میں تار</p>	<p>۱۱۲</p> <p>کھول لاؤ غنڈے لادو گھوڑا کیکیا پیو نہ سکر دو تار و فرزند مہ رفا نیر انشاکے لال پوچھو بیجا م خدا غدا کی کاہی غلام کھائے گی پوچھا</p>	<p>۱۱۳</p> <p>دیکھو کہ تھوڑا دیکھو زار میں تھوڑا آواں بند سے چپ میں خنجر کی کوئی تھوڑا رہ جائے با تار اور کھڑے ہو جانے تھوڑا وہاں کوئی تار تار تار تار تار تار</p>
<p>۱۱۴</p> <p>کیسے جو روکنے کی کوئی راہ ہو اب غصہ قریب ہو کہ مرا گھر تباہ ہو</p>	<p>۱۱۵</p> <p>ایذا میں صبر صاحب بہت کام ہو سیری بھی آبرو ہو مختار ابھی نام ہو</p>	<p>۱۱۶</p> <p>سو ایسے نصیر بہت ہیں ایک آں میں صاحب رہا کوئی بھی جیا پر جہاں میں</p>
<p>۱۱۷</p> <p>ایک لڑکھا واسطہ کوئی تیر ایدا اور بر غفرت شہر تیر کچھ دل کہ تو تار وہ نظر سے تیر تیر کا وہ دبا دھتے ہیں تیر تیر</p>	<p>۱۱۸</p> <p>دیکھو چھوڑا افسوس کوئی تیر دیکھو زیادہ روتے ہو کجا میں مال میری مفارقت کا تیر کوئی خیال فانم تیر کو سر پہ ہے فاطمہ</p>	<p>۱۱۹</p> <p>کدوئی کوئی چھوٹا لڑکھا کدوئی کوئی چھوٹا لڑکھا کدوئی کوئی چھوٹا لڑکھا کدوئی کوئی چھوٹا لڑکھا</p>
<p>۱۲۰</p> <p>اک دل ہو میرا اور کئی غم کے تیر ہیں بی بی میں کیا کروں تیر کے صغیر ہیں</p>	<p>۱۲۱</p> <p>غم چاہیے نہ آہ و بکا چاہیے بھین بشہر کی سلامتی کی دعا چاہیے بھین</p>	<p>۱۲۲</p> <p>سستی ہیں یوں جیائیں جفا رائے ہوئی آواں بھی جھکا کوئی ستار ہوئی</p>
<p>۱۲۳</p> <p>جیائیں کہتے ہیں خود جیائیں ہوئے جو غم جیائیں تار تار روئے میں خود کھڑے آہ تار تار شہر کے غم ہیں کوئی تار تار</p>	<p>۱۲۴</p> <p>صفت ہے بن فاطمہ تیر دیکھو تیر نے دیکھو تیر نے کہا اکل خون جانے کجا تیر کا نام تیر کوئی تیر نے تیر نے</p>	<p>۱۲۵</p> <p>آفت میں صبر تیر میں صبر تیر ہوئے صبر تیر میں صبر تیر خلوت دل تیر تیر تیر تیر آفت میں صبر تیر میں صبر تیر</p>
<p>۱۲۶</p> <p>آؤ اکب دلبر زمر کے سامنے روئی ہیں لونڈیاں کہیں آگے سامنے</p>	<p>۱۲۷</p> <p>بوجھیں حضور کر کہ بھین کی قبول ہو صاحب یہ کیوں کہ رنڈا یا قبول ہو</p>	<p>۱۲۸</p> <p>چرخ چاہے کہ وقت پہ کب کام کر گئی چھوٹی ہو چھوٹی کی بڑا نام کر گئی</p>



<p>۱۹۱</p> <p>خاکی نہ کہد یاد مرغشاہ و دیار پسے گلے گلے شہنشاہ کب دیر ایں کی جان اس سبب فوت بلکہ یوں ہو خوشی تو خیر جانے کہ سفر</p>	<p>۱۹۲</p> <p>آیا جیو اودہ برانی سندس خا خود فلک پہ اوڑنے کو طیار بلکہ ہو تا خالو کے زلے سے غزلو کا گل غیر الہی سپاہ شہر سے کہتا تو نہیں</p>	<p>۱۹۳</p> <p>شہبے لعل کی بکریں جہان ہی گردا گرد کے خانے رخ پہلی شال ہی چلو سے راہ دینے کا لکٹاں ہی ڈرے بے خوف زمین آسمان ہی</p>
<p>۱۹۴</p> <p>بھائی ہنو تو بھالی کی مٹی خراب ہو اچھا امتحان کوج مرابا تراب ہو</p>	<p>۱۹۵</p> <p>صبر قدم کی گرد کو باتی نہیں کہی وہوٹے بھر پری نظر آتی نہیں کہی</p>	<p>۱۹۶</p> <p>سہم بدرتھے تو اعلیٰ بھی چارون ہلال تھے نقش ہم فرس سے ہزارون ہلال تھے</p>
<p>۱۹۷</p> <p>روتا ہوا چکاپنے لے وہ جبری سبار سے شکستیں کس کی جبری اک آہ سرور عجب اس نے جبری ملکے ریکڑا دکھاؤ زمین تو جبری</p>	<p>۱۹۸</p> <p>وہ زینت زینت کیا کا وہ زینت زینت سے جیسے ہو قادی آراستہ جیون چشم سپاہ دیدہ آہو جہان سرعت نہ تھی کہ بھولتے تھے چو کوئی نام</p>	<p>۱۹۹</p> <p>وہ دبیب و طاوت خانانہ و شلب نظر ایا تھا جسکی حالت سے آفتاب وہ عجب حق کہ تکیا زعفران و آب صورت میں نور و فخر و تاج</p>
<p>۲۰۰</p> <p>سرسرے سدا ہی دوش تلک لگ کر پڑی پاکو کے پاس خاک پیش کھا کے گر پڑی</p>	<p>۲۰۱</p> <p>جادو تھا معجزہ تھا بری تھا ظلم تھا پاکہ نہ تھی ریزہ میں امن کا جسم تھا</p>	<p>۲۰۲</p> <p>صورت میں سارے طور و کمالی کہیں سنگوت بھاری ہو کب دیکھے وہاں کے کہیں</p>
<p>۲۰۳</p> <p>نگار و شہبہ سے باہر کس کی توڑ کر کوئی فتح سپاہ شہر کی جڑا نہ لے برقع کے پوسہ تنج دو کیم نظر نہ چوے ماتم نظر نہ قدم</p>	<p>۲۰۴</p> <p>یہا قدم رکھیں خیر لال نے غلین کی کو شہر سے جو ہلال نے پہنچی جو صدر زین کو ضیا تو خیال نے وہ کوئی کیا فرس بن خیال نے</p>	<p>۲۰۵</p> <p>نہیں چھوڑت کس میں وہ چکر و کس گھوڑے کو تمام اٹھا کے آواز دی کس کچھیں صفیہ جی جو چھوڑا میں نہیں نہیں کہ نہ چو جاہ کی جو نہیں</p>
<p>۲۰۶</p> <p>خونید کا حلال لگا ہونے گر گیا اقبال سر کے گرد ہما بکے بھر گیا</p>	<p>۲۰۷</p> <p>کس ناز سے وہ رنگ غزال متن چلا طاؤس تھا کہ سر کو سوچو چہ چلا</p>	<p>۲۰۸</p> <p>رو کیا جو وہ موت کے بجے جن آس گیا بہت جاؤ سب کہ شہر ترائی میں جا گیا</p>

[illegible]

<p>۱۱۱ آنحضرت کی کہ اجل کا بیل بخت پیش فرمایا ہے وہ رسالہ نام جلیب سا مگر فرس پر گلیاں ششہ کی موت جاوے تو حق تعالیٰ</p>	<p>۱۱۲ منہ چھوٹے سپاہ کے تین تاج کیا پانے مان گئے اسے مارا دے کیا باقی رہے نہ راجہ کی تودیں کیا کیا اگر سے دم ہو پادشہ کی کیا</p>	<p>۱۱۳ غور جو اصداس گیسو پر جب کیا گوشے کی حالت دور گئے کیا کیا بکیر جہان میں جا کر ہے نہ کیا نیز دل کو دیکھ کر کیا کیا</p>
<p>اس غول پر کبھی بھی کبھی اوس قطار پر پڑتا تھا ایک شمع کا سایہ ہزار پر</p>	<p>اس پر بھی تنگی من و لیسکین درمی توئی گو باغی لگ پڑتے ہیں اوسے بھری ہوئی</p>	<p>اگر سے فرق گردن و سر بھی ہم نہ تھے کشتہ کا دگر کیا ہو کہ تیغ و نہیں دم نہ تھے</p>
<p>۱۱۴ وہ تیغ کی جیک وہ تیرپا لڑکی مخفی کی اس شہید کی ذوق لڑکی شکوہ سوادین شہر دلدل لڑکی صلو بن شان سب اسد و گاری</p>	<p>۱۱۵ بیک خان کا نام اس پر کیا نام پوچھا وہاں تو طوفان شہر کیا نام آئی اجل اوٹھا جوئی مارا دیا کیا نام شیر خدائے شہید مارا دیا کیا نام</p>	<p>۱۱۶ کسی طرف نظر نہ لگے اجل بھی کچھ شے تیغ سے اسے جلیب اجل بھی رمز یون چکر آ کر اشارت سین اجل بھی نثار بھی گلوئی طرف بر اجل بھی</p>
<p>چہ تون وہی غضب وہی بے باکیان ہی بھیرتی وہی تیرپٹ وہی چالاکیان ہی</p>	<p>باز وہی آئی تیغ و دو دم شانہ گان کے پہونچے کو بھی قلم کیا و تہا کاٹ کے</p>	<p>ایسے جری سے کسکو مجال مصاف بھی یون پھر کہ صف کی صف کو جو کلاں بھی</p>
<p>۱۱۷ نوراہ موچو جھوٹا دھوکہ بھی نوا فریبی تیرپٹینے میں تیرپٹ بھی یون فلک پر گرا کے بغیر بھی چھپے چھپا کر کھیلے ہوئے تیرپٹ بھی</p>	<p>۱۱۸ فلک کا مثل برقیں کی کیا بھی دور دور سے تیرپٹ تیغ فضلان بھی انہی نہ ایک چوٹ نہ اوسے نہ لیا بھی کا فی تیغ سب تو تیغ و دور کی کیا بھی</p>	<p>۱۱۹ جل جبر کا تیغی و دلدل مارا بھی دور سے جھانکے تیغ و نوا فریب بھی سر نہ لیا تو تیرپٹ کیا مارا بھی جکھی گئے تو تیرپٹ چھپا بھی</p>
<p>تھی نہر کی نگاہ غضب کا جلال تھا آسمین بھی تیغ تیغ جہر بھی تھا</p>	<p>آواز شجرت میں گیسو و بزم کی بھی اگر کارم تمام و پنہن کی بھی</p>	<p>جلای روح تیغ پیر کی شکل جہلو بولی اجل اب اوٹھ کے تو پتہ نہ جہلو</p>





<p>۱۳۱۰ وینا جو اکھٹے ہونے پر غم و غصہ فانوں میں سے ہر ایک کو قابلِ غم و غصہ کس دہشت جو منہ پر ہے کہ جان بچا ایک چوڑی منہ پر ہے کہ جان بچا</p>	<p>۱۳۱۱ گرمی سے قحطی میں جان بچا آب تو بار بار غم و غصہ کو جو کوئی بچا آج کے دن غم و غصہ کو جو کوئی بچا کرتا تھا سچ کو جو کوئی بچا</p>	<p>۱۳۱۲ جین بک کے طرف کوئی آنا تھا سچ کشتہ کشی یا غم و غصہ کو جو کوئی بچا جہاں بار بار غم و غصہ کو جو کوئی بچا جانبے بک کے طرف کوئی آنا تھا سچ</p>
<p>۱۳۱۳ بس رہنے گاہ چھین لیا سب کچھ نیشنوں نے جو زبان کہا تھا وہ کچھ</p>	<p>۱۳۱۴ یہ ایش ابرو میں اچھی فوفی ایش بانی پیا تو نام وفا ڈوب جا لیا</p>	<p>۱۳۱۵ یہ اس جہاں کے کی جانب سے ٹوڑو بان بچھو رہے تھے کہ سچ کو جو کوئی بچا</p>
<p>۱۳۱۶ لب تشہیر میں جان بچا سچ جانب پر اچھی تو تھا سچ کو جو کوئی بچا بزرگ سے بچھو رہے تھے کہ سچ کو جو کوئی بچا سچ کو جو کوئی بچا</p>	<p>۱۳۱۷ وینا سے سب کچھ کو جو کوئی بچا آج کے دن سچ کو جو کوئی بچا یوں ڈوب کر تھا تھا وہ سچ کو جو کوئی بچا جانب پر اچھی تو تھا سچ کو جو کوئی بچا</p>	<p>۱۳۱۸ سکڑیاں دراز تھیں سچ کو جو کوئی بچا جانب پر اچھی تو تھا سچ کو جو کوئی بچا تلاور میں سچ کو جو کوئی بچا تلاور میں سچ کو جو کوئی بچا</p>
<p>۱۳۱۹ آقا کی لاشنگی پہ جگہ جگہ چاک نے اونکے آبِ نضر بھی ہو تو خاک ہو</p>	<p>۱۳۲۰ موج میں بھین رو پیل کی فوج کو جو کوئی بچا پرواہ سے جو اس کہ ابرو پہ بل تھا</p>	<p>۱۳۲۱ تہا سب بھالے مشکِ علم یا وفا کرے بلوہ ہو ساری فوج کا جہر وہ کیا کرے</p>
<p>۱۳۲۲ وینا سے سب کچھ کو جو کوئی بچا جانب پر اچھی تو تھا سچ کو جو کوئی بچا بزرگ سے بچھو رہے تھے کہ سچ کو جو کوئی بچا سچ کو جو کوئی بچا</p>	<p>۱۳۲۳ وینا سے سب کچھ کو جو کوئی بچا جانب پر اچھی تو تھا سچ کو جو کوئی بچا بزرگ سے بچھو رہے تھے کہ سچ کو جو کوئی بچا سچ کو جو کوئی بچا</p>	<p>۱۳۲۴ وینا سے سب کچھ کو جو کوئی بچا جانب پر اچھی تو تھا سچ کو جو کوئی بچا بزرگ سے بچھو رہے تھے کہ سچ کو جو کوئی بچا سچ کو جو کوئی بچا</p>
<p>۱۳۲۵ سیراب جیب تلک کہ شہر بھر بڑھوں منظور تھا کہ ماکھ بھی بانی سے ترفوں</p>	<p>۱۳۲۶ اور اور کے بڑھوں جو لوہے میں گھوڑے کے چاروں پاؤں دریا میں</p>	<p>۱۳۲۷ جب دم لیا تو سینے پہ سو تیر جل گئے پہلو کو توڑ توڑ کے نیزے بکھل گئے</p>

۱۳۱  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۳۲  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۳۳  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۳۴  
 جاہو چوچون مشک لیکے جو تھوڑی ہی آگ  
 اسیبا نہ ہو کہ پیاسو ملی کشتی سب باہر ہو

۱۳۵  
 کی آہ سامنے کہی نظر اکی جالی کے  
 درد و کر کہی لہر گئے پیش سے بجالی کے

۱۳۶  
 لب افراودا وہیں نہ کور کور میں  
 آنکھوں میں اشک مہوین کا کی کو میں

۱۳۷  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۳۸  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۳۹  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۴۰  
 چھوٹی جواگ پاؤں فرس کبھی بھی رگ  
 پھیلا کے ماتھ شک سکتی نہ ہو جگ

۱۴۱  
 واسرنا کہ بیکس لے بار ہو گئے  
 سرس سے پیش ماتھ تو بیکار ہو گئے

۱۴۲  
 کیا میں سفر کر دگی جہان تب اٹنگ  
 بہلانے میں حسین کہ بی بی اٹنگ

۱۴۳  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۴۴  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۴۵  
 کھنڈہ خفا دنگل کے فتنے میں بے پروا خفا  
 فرزند کو سنبھالیے یا نہ فرزند و الجبال

۱۴۶  
 لکھ کر اوتھے تریکے اوٹھ کر دھڑکے  
 جب آگ کی تو سنبھالے جانا کہ مر گئے

۱۴۷  
 پیار ہی بخاری تھے ہاتھ کو مانی ہو  
 لوٹو دھونڈھنے کو سکینہ کھلی ہو

۱۴۸  
 رکھتے خدا جہان علی کی نشانی کو  
 مین کی کر دنگی آگ کے ایسے پالی کو

<p>۱۰  <b>حصہ ۱۰</b>          چوہدری خانہ کے قریب کے راجے کے لئے دوسرے          زینہ چاندین پر گئے شہنشاہ جبر          چلے گئے پھر کے فوج سے دھارنہ          حضرت کمان بن گئے عیال میں</p>	<p>۱۳  <b>حصہ ۱۳</b>          عہدہ دربار کے لئے زینہ چاندین          گھر کے کپڑے خانہ دارانہ چاندین          طاقت بزدل بن گئے چاندین          اس کے قدم پر چاندین چاندین</p>	<p>۱۶  <b>حصہ ۱۶</b>          اگر کوئی خانہ دارانہ چاندین          برادر چاندین چاندین          مانع جو ان چاندین کا چاندین          اگر کوئی خانہ دارانہ چاندین</p>
<p>کیا کی گئی ہیں تیغ و تیغین لڑائی میں          وہ زخم کھائے شیریں لڑائی میں</p>	<p>دست نکستہ بیٹے کا گردنیں ڈاکھن          بچیا میں ڈاکھن رو سب خانہ میں</p>	<p>گرے لکین نو چاندین روضہ کا نام لو          بیٹا پدر کے ماتھو کو مضبوط تمام لو</p>
<p>۱۱  <b>حصہ ۱۱</b>          افغان بچہ کو خانہ کے قریب          عباس کا پناہ خانہ چاندین          عام آوردن نے آج شہنشاہ چاندین          کیون اگر حسین کون اوٹھا چاندین</p>	<p>۱۲  <b>حصہ ۱۲</b>          دیبا جو دست چاندین          ڈیوڑھی سے چاندین          ملاں کون قتل ہوئی چاندین          تھوڑے چاندین چاندین</p>	<p>۱۷  <b>حصہ ۱۷</b>          اگر کوئی کو خانہ کے قریب          سلطان امیر بن چاندین          چلے گئے خانہ دارانہ چاندین          فرق اگر چاندین چاندین</p>
<p>لاش اوٹکی پانچال ہوئی زخم کھٹ گئے          جنین عالمی کا زور تھا وہ ماتھو کھٹ گئے</p>	<p>دریا بہ فوج شہنشاہ مارا دلیر کو          زمین اجل نے چھین لیا کھیر کو</p>	<p>رو لیں گلے لگا کے تن پاش پاش کو          اگر کوئی پاش دھاوا برادر کی لاش کو</p>
<p>۱۲  <b>حصہ ۱۲</b>          اگر کوئی پاش دھاوا برادر کی لاش کو          آقا نامہ پاش دھاوا برادر کی لاش کو          جس سے نکلتے آقا نامہ پاش دھاوا برادر کی لاش کو          اب یہ فقط حضور کے لئے کا منتظر</p>	<p>۱۵  <b>حصہ ۱۵</b>          اگر کوئی پاش دھاوا برادر کی لاش کو          حیدر خانہ دارانہ چاندین          وہ چاندین چاندین          یہ چاندین چاندین</p>	<p>۱۶  <b>حصہ ۱۶</b>          اگر کوئی پاش دھاوا برادر کی لاش کو          راجے چاندین چاندین          بیچے چاندین چاندین          چاندین چاندین</p>
<p>بابا کے ساتھ خدمتے شریف لائی ہیں          حضرت کی والدہ کے لئے کو آئی ہیں</p>	<p>آٹا میں قرار ملی بقیہ ار کو          دیباہ روئے جاتے ہیں خدمت گرا کو</p>	<p>ٹوٹی ہوئی کمری سب خانہ چاندین کو          بچیا دارانہ سے لگا کو چاندین کو</p>





<p>ع جہاں پہنچے تیرے تیرے رازات مرد غم غیب و یاد نہ کائنات کو کہوں نے اسکے بہ بہ سب جان باجو</p>	<p>ع تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات</p>	<p>ع تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات</p>
<p>بجھتا ہر وہ جو قبر علی کا چراغ ہو جو حال ہو بجا ہو کہ بھائی کا داغ ہو</p>	<p>ہاں وہی ہو ہاتھ مرے اس کے ہاتھ ہیں میں جانتا ہوں شہید اس کے ہاتھ ہیں</p>	<p>و کھلا واسکا حال شہید نامدار کو بجھتی لگی ہوئی ہو مے شہید خواہ کو</p>
<p>ع صاحبِ حال کی شکل تیرے شہید فرات میں کھنڈ ہے تیرے شہید سب مرد و عورت تیرے شہید جہاں تیرے شہید تیرے شہید</p>	<p>ع تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات</p>	<p>ع تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات</p>
<p>آخر شہید ہوں میں جو نہ رُوں تو کیا کروں تیرے علی کو نامت سے کہوں تو کیا کروں</p>	<p>اس معرکہ میں فوج ہوں پہلے تو عید سب بھائی کے بعد یہ بھائی شہید ہو</p>	<p>رضعت میں مٹی کی ہے کہ ہو نام آجکا وہ کام ہو غلام کا یہ کام آجکا</p>
<p>ع دوسرے کا کھنڈ تیرے شہید پلائی میں تیرے شہید تیرے شہید اچھا کو توڑے دینا ہو درجہ بھلا اوسوں کے دل تیرے شہید</p>	<p>ع تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات</p>	<p>ع تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات تیرے تیرے رازات</p>
<p>رضعت کا حرف لب پہ بھی لایا بخاں کیا جسے تو یہ پہاڑ اوٹھا یا کب آئیگا</p>	<p>پہلے تھا ذکر آبِ منی کے واسطے اب جا کے پانی لاتے ہیں بی بی کے واسطے</p>	<p>پانوں نے مرقع کی کھائی کو کھو دیا چونکے واسطے ہے بھائی کو کھو دیا</p>

<p>۱۰ موتی بہ لبین لکھا موسیٰ کی کتھ کو لا دے جاکے اکی کو فانی پانی چلی مل سکے صغیر و کجاو خدا نہا نہ رات جہانین شہنشاہ کر بلا</p>	<p>۱۱ فنا یا میری گنگوار کرو تو جاو دیکھ دے جو کج بند سی جھپائی پتھر کا انچھاسکھنے خوشی عمرین روا چکیا کھلے لالی ہو جا جاو فانی</p>	<p>۱۲ پہنچے گو دین لبلا دین نش کاظم عجائب نہ جیتے دین کے سلاکم باقی رہی نہ خدایا طاقت انکھو لیٹا لپا باد عالی مست سہم</p>
<p>۱۳ موقع نہ سچی کاہر دھمکائی کا یہ چل پسرے تو کون پر پھر پھر جانی کا</p>	<p>۱۴ ثابت ہو کہ نامہ سے عمکو کو کوڑی پانی کو اب تو روتی ہو پھر ایک دو کوئی</p>	<p>۱۵ حالت جو غیر ہو گئی زمر کے جاتے کی قبر غلامی سے آئی صدائے مانے کی</p>
<p>۱۶ لگے لگے غم و غم عجب غم غم غم جانی جلا کر دے دس لاکھ لاکھ شہرہ پر لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۱۷ اجام کی خبر نہیں کچھ جانتے تھے یہ ادا دے دے دے دے دے دے دے خواب دے کار و دے اصل پر تھے دولت دے دے دے دے دے دے دے</p>	<p>۱۸ پوسم قدم پر دیکھ وہ نہیں جلا غل پڑ گیا کہ پور شاہ زمان جلا جالتے البتہ کہ رات رساں جلا نواقطہ نہ کہتے غلامی کا نشان جلا</p>
<p>۱۹ ہر وقت کہہ رہے الہ کار خیر ہوں آگے چوکے سبوں کی رضا میں تو پھر</p>	<p>۲۰ جب مشک بھر کے دوش پہ بیٹھو رکھے دریا کا سحر کہ ہر خدا آبرو رکھے</p>	<p>۲۱ سادان کس بنامین گرفتار ہو گئے ہر چھینیں یکس فے بار ہو گئے</p>
<p>۲۲ میرزا حسین علی شاہ علی شاہ وہ کہتے تھے کہ میرزا حسین علی شاہ وہ کہتے تھے کہ میرزا حسین علی شاہ وہ کہتے تھے کہ میرزا حسین علی شاہ</p>	<p>۲۳ گورن جھک کر نہ جھک کر نہ جھک کر نہ پوچھیں جھک کر نہ جھک کر نہ جھک کر نہ اصغر کو لائی کو دین جھک کر نہ بان مشک دے دے دے دے دے دے</p>	<p>۲۴ اندھ جھک کر نہ جھک کر نہ جھک کر نہ سینو نہیں دل نہ جھک کر نہ جھک کر نہ غل کو دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے دے</p>
<p>۲۵ جلی لگی ہر صغیر ناخدا کا مہر کو سولا میں اب نہ ہو لے لے غلام کو</p>	<p>۲۶ مجرم جو لب پر من شکایت بھی نہیں لیجے قسم زبانی جو کاتے دکھ نہیں</p>	<p>۲۷ آٹا ہو میں صغیر نردان لڑائی کو شہروں نے ڈر کے چھوڑ دیا ہر لڑائی کو</p>



<p>۳۲۴</p> <p>دل دل شراد برقی تجی برقی سیر ویرا بدین بھیج دشت میں کیا سو پوچھیں اسوار دم دلاستے گئے کچھ کچھ تیریا اس کا تو دم چم کے کچھ کچھ</p>	<p>۳۲۵</p> <p>لو اب سوار ہوئے ہیں عجیب وہ اسن قنب لے لیا بوسندہ لو کچھ باغ اپنے کچھ عیال پر لو آفتاب خانہ زیب پر جو جلیوہ</p>	<p>۳۲۶</p> <p>سبکے گلونین انکی غلامی کا طوق پر یہ وہ ہشہ ہیں جنکو ملک پہ فوق پر</p>
<p>۳۲۷</p> <p>سایا کا اوسکے دھوپ میں چھٹی دشت میں جلیکے کچھ کچھ گم بریں گاہ میں کچھ کچھ گم کردہ آشیان بھاغ عکاس کا</p>	<p>۳۲۸</p> <p>بختے میں حرف مان جو کچھ دشت غزال دشت قنچ سے کچھ ننگے کچھ کچھ کچھ کچھ جھوٹا کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۲۹</p> <p>سیاہ نہ بخت ہماے سعادت پہاڑ گو یا ہو کے زور میں شاہین تباہ تھا</p>
<p>۳۳۰</p> <p>وہ شہنشاہ فرس کا تو عین قتل تو عین غلطی سے بیکار کیا جب چاہو تو عالم اسی کی دیکھو مازی ہوں باوجود میں لطف</p>	<p>۳۳۱</p> <p>کھڑا اور آگے ہو گئی سرعت یہ ہے چین میں یہ قدم بدلتا جلیوہ چھوٹے قوت میں تیرا یہ ہے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۳۲</p> <p>وہ شہنشاہ فرس کا تو عین قتل تو عین غلطی سے بیکار کیا جب چاہو تو عالم اسی کی دیکھو مازی ہوں باوجود میں لطف</p>
<p>۳۳۳</p> <p>ہلے میں قلب وہ جو ہمیشہ کھڑا رہا سینہ وہ صدر تھا جو وفات سے بھرا رہا</p>	<p>۳۳۴</p> <p>خوشید کی دنیا میں سونے نشان خوت سے تھا زمین کا دماغ آسمان</p>	<p>۳۳۵</p> <p>رفعت میں پست جو صدمہ کبک در کچھ چھل چل بہر کی تھی توجہ کچھ کچھ</p>

یہ بھی ہو گیا ہوتا  
اور شہنشاہ کا کچھ  
یہ بھی ہو گیا ہوتا

<p>۱۵۱ ہم اپنا سر تسلیم نہ کرنا حاضرین عالم میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر</p>	<p>۱۵۲ کیا سخن کہ جو کہ تھا کائنات بہیشت کی کہ جو کہ تھا کائنات بہیشت کی کہ جو کہ تھا کائنات بہیشت کی کہ جو کہ تھا کائنات</p>	<p>۱۵۳ یہ ایک کا نام ہے شیخ شرفشان آواز دی زمین نے کہ باجا فغان نقل نے اخذ کرنا جی نے الامان دہشت سے خوف کرنا بسخ</p>
<p>۱۵۴ گر ہم غمناک نہ ہوں تو غمناک نہ ہوں پروا کو کیا قصور جو غیر خواہم پروا کو کیا قصور جو غیر خواہم پروا کو کیا قصور جو غیر خواہم</p>	<p>۱۵۵ نہ کہ کیا کہ اوہنگ ناپاک دور ہو یہ کیا سخن کہ سنہ میں سرخاک دور ہو یہ کیا سخن کہ سنہ میں سرخاک دور ہو یہ کیا سخن کہ سنہ میں سرخاک دور ہو</p>	<p>۱۵۶ غایت ہوا کہ چہرہ خور شہد ک گیا غل غنا کہ فوج شام کا فوج اول ک گیا غل غنا کہ فوج شام کا فوج اول ک گیا غل غنا کہ فوج شام کا فوج اول ک گیا</p>
<p>۱۵۷ یہ وہ جو کہ کائنات کی گہرین میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر</p>	<p>۱۵۸ چشمہ نام کہ کی خاطر ہے حکام ظالم نہ کہ خوار کا مینا کہ اہم ظالم نہ کہ خوار کا مینا کہ اہم ظالم نہ کہ خوار کا مینا کہ اہم</p>	<p>۱۵۹ یہ جی کہ مولا کی جیسا کہ آسمان کا پیشوا کا فوج آسمان کا کو بیابا پیشوا کا فوج آسمان کا کو بیابا پیشوا کا فوج آسمان کا کو بیابا</p>
<p>۱۶۰ گرمی سے ماتہ پاؤں غمناک نہ ہوں نہ کہ ہیں ہونٹ بھولے رہنا زرد ہوں نہ کہ ہیں ہونٹ بھولے رہنا زرد ہوں نہ کہ ہیں ہونٹ بھولے رہنا زرد ہوں</p>	<p>۱۶۱ قدرت ہر سبط کی امام جلیل کو چاہیں تو وہ سبیل کریں سبیل کو چاہیں تو وہ سبیل کریں سبیل کو چاہیں تو وہ سبیل کریں سبیل کو</p>	<p>۱۶۲ غل غنا علی کی شجہ کا سبیل دھندل جیلر کا پتہ ہے کہ خبر کی جنگ ہو جیلر کا پتہ ہے کہ خبر کی جنگ ہو جیلر کا پتہ ہے کہ خبر کی جنگ ہو</p>
<p>۱۶۳ یہ جی کہ کائنات کی گہرین میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر</p>	<p>۱۶۴ کیا جی کہ کائنات کی گہرین میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر میں خود کو جیسا کہ پس میں جیسا کہ پیر</p>	<p>۱۶۵ اقبال و فخر و ستی و آسائش و قرار اسن و امان و صبر و دلالت و قرار اسن و امان و صبر و دلالت و قرار اسن و امان و صبر و دلالت و قرار</p>
<p>۱۶۶ جیسے کہ کشنوں اگر اختیار ہو گیا جہاں ہر پاکی کا فطرہ نہ پاس گیا جہاں ہر پاکی کا فطرہ نہ پاس گیا جہاں ہر پاکی کا فطرہ نہ پاس گیا</p>	<p>۱۶۷ جاری ہر فیض فاطمہ کے نور عین کا غاصب ہر توہین ہر بھی ہر حق عین کا غاصب ہر توہین ہر بھی ہر حق عین کا غاصب ہر توہین ہر بھی ہر حق عین کا</p>	<p>۱۶۸ ہمارا فخر حق اوہین معلوم ہو گئے سب تنہا کی جگہ ہی معلوم ہو گئے سب تنہا کی جگہ ہی معلوم ہو گئے سب تنہا کی جگہ ہی معلوم ہو گئے</p>



<p>۵۵۵ غل تجا چلتی آئی ترخی اجل سپید ڈر کر اس امان کے قتل نصیب سپید دیکر صد اخروں سے دی سے بھل سپید یوں اسلامی اس سلاکت کھل سپید</p>	<p>۵۵۶ ہر دم بھی سر میں اجل کھل سپید گرتا تھا خود کھلے بیا چوبیس کھل سپید پڑتی تھی اس طرح ظفر و ترخی کھل سپید جھپٹتے جھپٹتے رہتا سپید سپید</p>	<p>۵۵۷ کویاں ترخی و ترخی و ترخی و ترخی دود و دود و دود و دود و دود و دود دود و دود و دود و دود و دود و دود آفت کا سحر کھل قیامت کی آواز</p>
<p>دریا بہیگا خود کا کنارے فرات کے دم بھر میں بند ہوئیگی کوچ بجات کے</p>	<p>ہر دل پہ اس کی شان لگا کا لفسن تمہ نہ کہیے آید نصرت کا لفسن تھا</p>	<p>اوپر کر بھی مرغ کوچ کا بچنا مال تھا جو ہم شام میں بھی کہ لوہے کا جال تھا</p>
<p>۵۵۸ دھالوئے شامیوں کو چھوٹا لگا دریا بہیگا خود کا کنارے فرات کے اسی طرح اب اس کی شہر لگا باران ترخی شام میں بیا لگا</p>	<p>۵۵۹ بسم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانند ذالفقار اگر ان قدر لاجو جو ہم میں آبرو میں صاف ستار لاجو وہ قدر وہ قدر وہ قدر لاجو</p>	<p>۵۶۰ یوں سوچو کیوں پات لگتی ترخی لگا لوہے کو کابل شہر میں لگا لگا لگا کہ نہ لگے لگے لگے لگے لگے لگے جو نہ لگے لگے لگے لگے لگے لگے</p>
<p>کشتو کھو اپنے فوج عدد و ہند لگی جنگل میں برق مقرر خود کو نہ لگی</p>	<p>اوپر سے جگہ سے جسکے اوسکیو خبر نہ کاٹے گلے ہزار کے اوڑھن تر نہ</p>	<p>ملواریں منہ چہ پائے تھیں فرود لگی دھالیں لپٹ لگی تھیں سوار و کی نہ</p>
<p>۵۶۱ چکی ترخی آمد مقرر اس کی اس کی ترخی تو قیامت بیا لگی پہلے سے رنج مگر گردن بیا لگی فوج میں بیا لگی ترخی بیا لگی</p>	<p>۵۶۲ بیا لگا بیا لگا بیا لگا بیا لگا دھالوئے شامیوں کو چھوٹا لگا ناخن کی گئی تو ترخی بیا لگا گر ترخی سحر کو قدر لگا لگا</p>	<p>۵۶۳ ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی دو ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی ترخی</p>
<p>باڑھ اس غضب کی واردہ اش ترخی دشمن کو اوسکا گھاٹ کن راجھا لگا</p>	<p>کشتو کھو دھو دھو دھو دھو دھو دھو رہی پہ نکل تر تر تر تر تر تر تر</p>	<p>کشت ترخی ایک غزب میں دھو دھو دھو شہر ترخی سب کہ موت لگا لگا لگا</p>



<p>جمع یون خنجر خنجر سے خنجر خنجر میں جب کہ اپنے پیر کا خون ہے اوٹھا اور خنجر سے سپاہ قتال نہ لے لے زین جی سے تو اسی فوج کے پیر</p>	<p>جمع یزید کو لانا ہوا اگر کوئی بی بی وہایت فخر حق طرف پر مدخل کہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ مبارک سر پر آئی کہ دست اجل</p>	<p>جمع ہر دست تھا رفتہ رفتہ جاؤ تو کھار و بیکار آئی تھی سوخت جا پڑا یہ لیے کہ بار بار اسوار پر طرف تو نڈار درسا دار میل ہی لیے تھے یہی فوجی شہر علم</p>
<p>جمع ہشتا بھی جو جہاد میں حق کا ولی کہیں عباس بھی پٹن جو پٹے میں غلی کہیں</p>	<p>جمع دو ٹکڑے طول میں جو دم امتحان ہو غل تھا کہ معنی پیر طوطا عیان ہو</p>	<p>جمع کیا انہری سپاہ قتال اشرفین ہو غل تھا چلو کہ فوج کی بھرتی سفرین ہو</p>
<p>جمع جب پیر الی کا ہنس چھٹا صف آئی صف پر کھڑے ہو کر اب کیا پیر صہب کدورت انون کے چلے قدم ہے یہ سوار کے</p>	<p>جمع راکت تھی در نہ چلی نہ ڈھال ہو چرت تھی فوج خفا کو اس جاں حال ہو بالا تھا راستی میں قاتل و سلا مال ہو خوہر فروزی کے بھی تھے اس کا مال ہو</p>	<p>جمع نیکو کج تھے پیر سے با ادب نشان نیکو پیر بھی تھے سلائی تھے نشان اوٹھا خفا شور سے تھے پیر نشان نوشتہ ہو پیر کے نشان</p>
<p>جمع حملو کے بعد تھے یون انوار کے انگڑا کی شیر لپٹا ہر جسے ڈکار کے</p>	<p>جمع چشمک یہ دم بدم تھی کہ سرکش لیل چلے بن جھک کے وہ جو خبر اصل</p>	<p>جمع آفت پیام ہو باون تھے کیا سپاہ کا سکے پیر ہو مذب علمد ار شاہ کا</p>
<p>جمع آتش فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ ہاوک کمانے دو کمان اور کیا پیر فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ</p>	<p>جمع کوئی فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ مقتل بھی نہ تھا فتنہ فتنہ فتنہ قہر جان تھے فتنہ فتنہ فتنہ میر کے تھے فتنہ فتنہ فتنہ</p>	<p>جمع حب اوٹھے تھے فتنہ فتنہ فتنہ نکو کیا پیر فتنہ فتنہ فتنہ آباد دھوا کا فتنہ فتنہ فتنہ سکھ گرا پیر فتنہ فتنہ فتنہ</p>
<p>جمع سارے عتاب تیر غم نے پری سر پیکانیں نہ سری تھی نہ پیکان سری</p>	<p>جمع نہی کہ کسب ہو نہیں اک خو غلہ تھا زخمی تھے نہ کسب کو نہیں اشرف غلہ تھا</p>	<p>جمع سیدی چلی کہ سیف صف کا زار پر گھوڑے گرتے پیر نہ پیر پیر</p>

<p>۲۵۶ کے جسے جو تیرے نہ تھیں جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے</p>	<p>۲۵۷ کے جسے جو تیرے نہ تھیں جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے</p>	<p>۲۵۸ کے جسے جو تیرے نہ تھیں جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے جس کے کہ نہیں جو تیرے جو تیرے</p>
<p>وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>بالی سے اس فرس چھپے جیسا بتایا ہو سبز اب کس طرح بسرہ سبز اب ہو</p>
<p>۲۵۹ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۰ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۱ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>
<p>۲۶۲ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۳ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۴ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>
<p>۲۶۵ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۶ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۷ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>
<p>۲۶۸ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۶۹ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۷۰ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>
<p>۲۷۱ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۷۲ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۷۳ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>
<p>۲۷۴ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۷۵ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>	<p>۲۷۶ وہ ہے چھپا ہوا نہ پھر نہ وہ نور صاف جس نور ہے پہنچے اوٹھائی وہ صاف</p>

<p>بہت چوین در آواز نغمہ سیرین غریب ہو گیا بن عجیب دارایاگر جو برابر است اک لعین بالہ سے کھلے کئے اگر باز دست پیرین</p>	<p>دیکھو جو فرشتے قاتل چو نظر مارا کبھی شیر دلا دیکھ کر چشم پر چو چکی نہ آکھو اکھ دل و آہ جگر پوچھو جو کہ ہے چو ہم سے کس بھلاؤ دیکھو</p>	<p>دیکھو جو ہے بلبل کے سہیل مان مان مٹی مٹی مٹی مٹی مٹی جلدی کسی کو بھیجیے بلبل کو دیا بگڑے عین</p>
<p>دگر گز گاہ کی کہ آہی یہ کب ہوا اک نام نہ رہ گیا تھا سو وہ بھی جدا ہوا</p>	<p>جوش غضب دین خاک پر بیٹھے تھے نیست گو یا ہو شکستہ انچشم دلیر سے</p>	<p>مرد جاوگلی اگر او نہیں جہت نہ پاؤنگلی کیونکر چھی کو ملے یہ صورت و کھانگلی</p>
<p>خند جو ہو گیا غم شاہ و بیخ عجیب اس مورے بھر کا کای دانتوں سے پڑی شک و خوف تباہ محبت سے پڑی بزرگوار اصبہا</p>	<p>شاخوں سے سات کج گریہ پامو ریتا پتھر خطر کے چلے آپ قیدیو آواز دیا کہ آئیے شاہ بیکچرو سرن سے کات لیتے کیے پتھر</p>	<p>حضرت آقا کا کرنے کا عین ماگہ وراثت ہو گیا بیکچر کا عین اس جہل سے کہ کئے تھے بلبل و عین کس سے کو آقا کا کج بیکچر</p>
<p>گھوڑے سے ڈگمگا کے بعد یاس گریہ پانی کے ساتھ حضرت عباس گریہ</p>	<p>خوین ترپ ترپ کے یہ غیور رہ گیا حد مہ یہ ہو کہ حسرت و دیدار رہ گیا</p>	<p>مشتی و پانہ گھاٹ سے آگے و پس کیا گھر کے کچھ نہ دین مارا ہر گھر کا</p>
<p>اچھو چھو کر حضرت عباس گھٹنے سے نیچے شک و خوف تباہ بجک کر زمین پاؤں جو بھلاہ باہم گر زکران عجب سے پڑا سر پر ہر</p>	<p>کھلا صدمہ لے کر عمار کا گورنگے میں سنسلیان بھین کا پھر کا رنگ اور ابو آرتا عرفین کی عوض شہر سے تھے سے بھوکو کو</p>	<p>پوچھو تھے چھوچھو گیا بازو بھوکو افقار وہ وہ قاتل ہو گیا ہر آئے ہیں بیان ہوچھوچھو کر کے ہر پانچ ہند ملک میں ہو چھوچھو</p>
<p>گھڑے ہو اگھر اسد و الجلال گھا سرباش باش ہو گیا چیدر کے لال کا</p>	<p>شاید خبر نہیں ہو امام غنیو رکھو آقا پد رکھا رہے ہیں تنہو رکھو</p>	<p>وینا سے آج اوٹھ گیا حامل نشان کا کشتا ہو سر ترالی میں کوہیل جو ہن کا</p>



<p>مرثیہ نہی بجائے جس حد تک ممکن ہو نہی پناہ دے کہ نہ سبھا لگا گیا کلینچے جو باؤں خاتم لباب سے چلائے کہ مولا کی آنکھیں چلن کر</p>	<p>مرثیہ غریب دین لکھیا لکھیا جاتا سیدھی نونو کا یہ کھلے ہاتھ تازہ ہو آج دانغریات ہاتھ گاما گیا چھری سے جڑا ہاتھ</p>	<p>مرثیہ جوانی کی لاش بھائی نے دی جی جی اگر ایسا دل کہ نہ کھلے تو کیا بولے یہ جو کچھ بول کے عجب اگر سب بچا تو قبلہ عالم ہو چکا</p>
<p>خویش رکھو نہ چھپاؤ یہ کیا واردات ہو کچھ سوچنا نہیں بہن دن ہو کر رات ہو</p>	<p>عجائب اس کیا جہان کے ہم گزند کے محسن ہوا شہید محسن آج مر گئے</p>	<p>صدقہ ہزار جان امام عینور کے تھکوا اوٹھا کے گرد پہرہ حضور کے</p>
<p>مرثیہ جہاں تک پہنچ سکو نہ کہ مولا دیکھو ہم سر تک سب کچھ کھانے فقد انجی ہم کی لاش کو سنانے اگر تیرا وہ بکرا اٹھلے لے لے</p>	<p>مرثیہ دل کا معاملہ بکرا کو تیرے چہرے زندہ ابھی ہیں حضرت عجب شاعر تکبر اپنے زنا پر تو رانی قریب تر</p>	<p>مرثیہ خفیلے کچھ کہنے لگے نہ خفا خفا عجائب تلکونے میں تیرے ہر خیال اگر بے جا جان کہو تو دل کھال صفر سے لے لکھ لے کہ لکھو تو لکھال</p>
<p>پہرے اتار دوں بچن کی طرف تھکاوٹ سر پہنچا چلو دکھائے ناٹھ چھوڑ دو</p>	<p>مردم اوٹھنا گیا جب پاش پاش کو چلیے حرم میں لیکے ہشتی کی لاش کو</p>	<p>اگر امرا گپ پاش روح و دل گئی آپ آئے کہا کہ دولت کو نہیں مل گئی</p>
<p>مرثیہ ہمارے قتل کی خبر پہنچ کر یوم وفات حضرت چکر چکر یہ ماتم نہایت تیز رہی ہے میرا کیا کہان ہے داغ بوبہ رویہ</p>	<p>مرثیہ صدمہ قریب لاش کے تختہ کین عجائب جان بلب لباب کے نہی پناہ دے نہ سبھا لگا گیا اگر تیرا وہ بکرا اٹھلے لے لے</p>	<p>مرثیہ سوا لائے دل جیسا پتھر دگاری اباؤ آؤ نہ بدل سوار ہے خونم کھڑے ہیں راہ میں خیمہ کھڑے عجائب قاتل کا نظارہ</p>
<p>میرا الم قبول کی جا کی سے پوچھیں صدمہ جوان بھائی کا بھائی سے پوچھیں</p>	<p>دو کوہ غم کے دل پہ جو اک گر پڑے پہلو میں لاش کے شہرہ ہر ارگر پڑے</p>	<p>خدی کلار باندھے ہیں تاقونہ پور کے آئے ہیں یاغ خلد سے ناٹا حضور کے</p>

<p>۱۱۱۱</p> <p>کیا بندہ پوری عزت و قدر و شرف لاکھوں برس کی نسبت پیرائیں کو چھوڑ نہیں دے جس کو چھوڑ کر جان ناز و نفوس اور عقافت نشانہ دار</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>کوچے کے منہ میں آگ کی بجائے کیا اسی شان و آواز و جہان میں ہے خدا میرا کوئی جو طرف گامزن لب فرزند قاطعیت سے خبردار کرند</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>چاہے شرف ہی کی غلامی کا امیر نہیں اس کے لئے ان کے لئے ہی شرف جس کو چھوڑ کر جان ناز و نفوس اور عقافت نشانہ دار</p>
<p>کیونکر نہ ایسی مرگ پہ نازان غلام ہو بہر مقام نزع جسے سرھلے امام ہو</p>	<p>گر منع بھی کریں تو کیا نہ چھوڑ دیو عمرہ نثار باب کو تنہا نہ چھوڑ دیو</p>	<p>پیر سائیں میں شہید کا دیے کو اے میں یہ سب تمھارے بھائی کے لیے کو اے میں</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>روئے لگے یہ کیسے عیاں تشریف فرمایا نہ نہ روتے کو یہ نہ پیرائیں کی عرض اب بدلے کچھ ہی جان ناز انعم کہ کہ آپ کیلئے بن یا شاہ نامدار</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>یہ کیسے پائے شاہ کا جانب پر چلیا کلپے لو جو جی ہوئی آگ کو کو کو تکلیف نذر سے خون کے قطرے اھو لو کس پائیں جس حسین کی جی آفریں</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>اوپر لکھ کر کیا حضرت شریف میں انقلاب دہائی کی پیرائیں جو کہ مراد شریف مراد شریف خود کشد از عاشق صلوق و فنا</p>
<p>تو اورین کھینچ کھینچ کے لٹ کر جو آئینگا اب کون ہی جو قبائے دین کو پائیگا</p>	<p>منکاجری کا ڈھل گیا بھائی کی کو دین بھائی کا دم کھل گیا بھائی کی کو دین</p>	<p>بھائی کا کاپا سفر ہو امین آپ مر گیا پکے مرے پیٹ پر ہوت باب مر گیا</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>کیا نہ لکھی ہو موت سے اولیائے نام بائیں کو چھوڑ کر بہت نہیں جان غلام گدا ہو تو ہم کی اولاد کا بھی جان غلام سوچو ایسی آجی کو کہ جو پیرائیں</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>چاہے کہ کوئی شہ کے سلطان کی جھنڈ فرزند پیرائیں کے عیاں تشریف کبیں ہو حسین کی پیرائیں وہی صد اعلیٰ کی پیرائیں</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>باز وہ فکر ہے ہو گیا تو کی مری و کہیں اور وہ حسین کی پیرائیں اب پیرائیں کون کی پیرائیں و اصرار زہری مری کی پیرائیں</p>
<p>پاؤنگا اب کمان میں امام غیور کو جی چاہتا ہی ہے کہ چھوڑ دے غور کو</p>	<p>فرزند خاتمہ راہ پیرائیں غلام تھا جو حال ہو گیا ہے کہ پیرائیں غلام تھا</p>	<p>کیون مجھے نہیں پیرائیں پیرائیں سب جس سے کہتے تھے وہ تو میرا پیرائیں</p>

حاصل  
 چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 تو مگر گریہ کی فتنے قلب پاک  
 چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 تو مگر گریہ کی فتنے قلب پاک

حاصل  
 اور از چرخ طلی کا یہ لکھی کہ ہو سپ  
 تو جا کہ میں تو ہوں گریہ کی لکھی  
 تو جو رہی بغیر غم نہ ہو چکے  
 دھون غلام نہ کہ دھون غلام نہ

حاصل  
 صد سے نئی علم کی چو کہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے

پتور جو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 چلائی فاطمہ کہ سہی تو سہی نہ

صد سے جہان میں نہ بدر کی خطیم  
 اک سو گوار رائے اور دھون غلام نہ

پید انھی ہر قدم پر علامت نشان آتی  
 پید انھی ہر قدم پر علامت نشان آتی

حاصل  
 چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 تو مگر گریہ کی فتنے قلب پاک  
 چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 تو مگر گریہ کی فتنے قلب پاک

حاصل  
 اور از چرخ طلی کا یہ لکھی کہ ہو سپ  
 تو جا کہ میں تو ہوں گریہ کی لکھی  
 تو جو رہی بغیر غم نہ ہو چکے  
 دھون غلام نہ کہ دھون غلام نہ

حاصل  
 صد سے نئی علم کی چو کہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے

آیا وہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 دیکھی چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک

انکھی ہولی بھی تیغ و سپر بھی دلی کی  
 پر خون نہ سمنہ رکھی بھی تیغ و سپر بھی

کوئل کیوں فرس کر باک نہ ہو چکے  
 سر پر گریہ نہ دلا بیکر جاک

حاصل  
 چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 تو مگر گریہ کی فتنے قلب پاک  
 چو کہ گریہ نہ دلا بیکر جاک  
 تو مگر گریہ کی فتنے قلب پاک

حاصل  
 اور از چرخ طلی کا یہ لکھی کہ ہو سپ  
 تو جا کہ میں تو ہوں گریہ کی لکھی  
 تو جو رہی بغیر غم نہ ہو چکے  
 دھون غلام نہ کہ دھون غلام نہ

حاصل  
 صد سے نئی علم کی چو کہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے  
 چو کہ چھین چھین نہ ہو چکے

ہو کہ ابھی سے رشتہ الفت کو تو دلا  
 کہیں میں انکھی لاش کو بیکر جاک

خادم بہ ہنہ سر پہ آنا ہو اس طرح  
 دل کو لوگ لائے ہیں مجلس میں چو کہ

پانی کو جو مدھار سے تھے وہ غمیں نہ ہو  
 آمان اوڑھو خاک کہ ہم نے بدر ہو

<p>حاصل چو را اولٹ کے نیچا قصہ دی صلہ اگر چہ را اولٹ پر سے نیچا کا زرا لائے ہیں گھر میں رشک عاشق کہ بلا ماں کے تیرا دین عجیب اس بادشاہ</p>	<p>حاصل بیابا چو چکر پڑی چو لال بجھار ہے جس میں کی ہر ہونج کمال پڑی چو چکر کے چو پیا خوش حال پڑی چو چکر کے اطفال خرد سال</p>	<p>حاصل بجھ چو چکر پڑی چو لال سوفت نامہ اوٹا کے علم کی پلاں چو کے چکر پڑی چو پیا خوش حال ماں کے تیرا دین عجیب اس بادشاہ</p>
<p>موت آئی اونکو پاسو کی نقدیر سو گئی ہر پر علی کی چوٹی ہو رہا ہو گئی</p>	<p>فق ہو گیا سسکتہ کا سنہ سالوں گئی پھیلا کے شمع باقم علم لپٹ گئی</p>	<p>جنگل بساوا ہاشم والا کو چوڑ کے صاحب کہ ہر چلے آقا کو چوڑ کے</p>
<p>حاصل حق میں خستہ گیتے بی بی خبر راٹو کے دل لٹ کے نہ تو گئے کلب ماں کا صف پڑ چو کی کوئی نغمہ افش کھلے گری پڑی کوئی کھوا کھانہ</p>	<p>حاصل نغمہ اس علم سے چھپا ہے نصیب کا چراغی تھی کہ گئے ہو رست چھا اس خون جوت علم کے میں قلم خفا مشک کیوں دبا تھا یہ سب جو پھیلا</p>	<p>حاصل صاحب سکتہ جان بکلی بی بی خبر کلمے زبان کے دیکھے آستو سبیلے مدھنے گئی چو کی کوئی نغمہ قربان جادوں سنک بھر کی لکھی</p>
<p>ہر پر کاغذ اس سسکتہ اوچھل پڑی جھلے سے بال کھولے دولہن بھی کھل پڑی</p>	<p>بابا اکیلے ہو گئے آفت گذر گئی ہر پر یہ بانی مانگنے والی نہ مر گئی</p>	<p>افس کے دل ہی کے سنا فی خباب ہے صادق ہیں آپ وعدہ خلا فی خباب ہے</p>
<p>حاصل اکٹھ کے گاڑ دیا جین عالم کھولے سر و خون علم کے زانو بدو قلم خستہ پڑا ہے بیٹے کے زانو بدو قلم پور پیا ہے بھائی کو روایا بیچ</p>	<p>حاصل افندہ سے دلکش دانش کی کجوبی قلبان آسمان میں کو بھی تھا عین جاد پڑی تھی نہ چو کہ تھے سنہ حسین خستہ تھی مانتہ خواہ سلطان حسین</p>	<p>حاصل کل تھی سما گئی آج تو جیو کو کو بون بیوہ ہوں جان بلیجین غریب کون جان تھی میں آپ نو ہوں جان بون بان تازی نو ہوں کو کھو گئے کون</p>
<p>جیتے رہے تھے اس الم و پاس کے لیے رند سالہ لاؤ زوہر عباس کے لیے</p>	<p>نگر سے تھے تیغ غم سے دل سو گوار کے حکم حیا یہ تھا کہ نہ رونا پکار کے</p>	<p>جنگل میں چھوٹے بے رحم تھے مانتہ تھام کے بیٹے ہیں آپ امام کے بھائی امام کے</p>

<p>۱۳۱۱ والی کسان ہر مذہب کو ایک جہاں اس کر بلائے لوں کیا جگہ ملے ایکھٹے کام کیا جو خدا کو ادا ہے میری ہوئی پسند کیا دینا ہے</p>	<p>۱۳۱۲ میرے غم کو جیسے کہ دم و دم تم کو ملتا ہے غم میں جانتے ہیں ہم موسم خوار جو کوئی نہاں نہ رہے گر کہ تو نہیں بھاری جا لیا کا لیم</p>	<p>۱۳۱۳ ہر کس کو غم کیسے کہ جھٹکے گئی نہم کہ کیوں نہ میں نہ غم نہ ہو ان راہوں میں نہ غم نہ ہو والی مجھ بلایا کر دنیا اور دین</p>
<p>۱۳۱۴ کیا او کی زندگی جسے وارث ہے پاس ہو میری بھی قبر ان کی تربت کے پاس ہو</p>	<p>۱۳۱۵ کل ہم ہیں اور خیر و شہر و زمین اسکا بھی غم نہ ہو کہ بچے صغیر ہیں</p>	<p>۱۳۱۶ کیا راہ و رسم پر ہی دینے زشت ہیں لوٹدی تو قید خانہ میں جہاں بہشت ہیں</p>
<p>۱۳۱۷ آج کہ حکم ملے کی شادی کو نہ ہو خود کو ملے حکم سب کیا ملا باجہ سے ملے آئے سے پاس ہو خج جی جی آندو ہیں عہدہ وہی ملا</p>	<p>۱۳۱۸ کسی غفلت آج کر تو خیر کی حال بچو کی اب نہ قلندر نوذی کا و خیال جانی خج کیے باو کی بیاں کیا حال اوتے نہ ہو گسٹ میں کھلے کی حال</p>	<p>۱۳۱۹ کیونکہ کہوں کہ آپ میں معرود نہ ہو میری جی جگہ قابل قاتل نہ ہو زنا حکم کہیں کہ غفلت دوزخ میں کیا پانی پانی جی کہ میری شہید کی جی</p>
<p>۱۳۲۰ صدقے شہ کے جو طیار ہم ہو صاحب نہیں خبر پر علم دار ہم ہو</p>	<p>۱۳۲۱ اب وصل کے دن نہ میں اشتیاق کا کیونکہ کر ٹیگی دشت میں راہیں خرق کا</p>	<p>۱۳۲۲ ہر دم خبر خواہ سے منہ موڑے نہیں ساتھی برائی ہو تو اسے چھوڑے نہیں</p>
<p>۱۳۲۳ میں بلابین کیسے ہیں از تنہیت کا آج کا اور کھو سلامت رکھے خدا سورافین بخش عدا را با وفا ہوئے سب حسیں کی کر شفیقت</p>	<p>۱۳۲۴ صاحب نہیں تو سنوئے کی مانتا کا دیر کا قرب سوزش کی جگہ میں اور آپ کی شہید کی جگہ کب نہ خالی دیکھ کر گریں جگہ</p>	<p>۱۳۲۵ میں نہ کہ کو موٹا و طریق و فانی عدتے گئی میری او کوئی اسرار نہیں کیونکہ غم صبا نہ سوا فانی ہو انہیں میں جہاں میں تو ناخوشی اور ناخوشی</p>
<p>۱۳۲۶ کیا کیا نہ از میں ہیں امام غیور کی رے او تم بھی جا کے بلابین مہنور کی</p>	<p>۱۳۲۷ ترشپوں نہ کھڑج کہ ٹی واردات ہو صدقے گئی فراق کی یہ پہلی رات ہو</p>	<p>۱۳۲۸ دیتی ہوں واسطہ میں تہ مشرقین کا والی مجھے بنا ہے صدقہ حسین کا</p>



صاحب نجیب سکنی پندار صاحب نجیب مصیبت نگو جستن کشته بیدار نگو ماست ناله و فریاد	صاحب سبکی پندار و بدو پندار بجای که کلام کس بجای میں بس خدا کو یاد کر	صاحب سبکی پندار و بدو پندار بجای که کلام کس بجای میں بس خدا کو یاد کر
---	--	--

چپ تم ہو نہ خاک ہر دنیائے زشت مجلو جی اپنے پاس بدلو بہشت میں	انجام کار سب کے لیے مرگ گور ہر لی بی خدا سے کیا کسی بندے کا زور ہر	جلو بہ مزار پرمولا کے نور کا خاک شفا میں قبر پر صدقہ حضور کا
---	---	---

سلا بنا تو تھی سہرا کی کھانیاں خجی جی سہرا کی کھانیاں سلا بنا تو تھی سہرا کی کھانیاں خجی جی سہرا کی کھانیاں	سلا بنا تو تھی سہرا کی کھانیاں خجی جی سہرا کی کھانیاں سلا بنا تو تھی سہرا کی کھانیاں خجی جی سہرا کی کھانیاں	سلا بنا تو تھی سہرا کی کھانیاں خجی جی سہرا کی کھانیاں سلا بنا تو تھی سہرا کی کھانیاں خجی جی سہرا کی کھانیاں
--	--	--







<p>عجب شمع خاموش ہوئی جیسے نور سرمہ کے آگے صدف شہادت کے طلسم روشنی سے جو مراثی جا کر شہر ابر غم کے دل عباسی بھل جاتی تھی نالہ</p>	<p>عجب سخن سنانا نہ تھا عالم کلمہ سخن کے ماتم میں ہوا اور بیان فونہ کے ماتم میں ہوا اور بیان گو کہ آگے تھی پتیلی سرسبز بزم نزدیک یہ نظارہ جو عباسی بزم</p>	<p>عجب کمر والی سے وارث کمر کا جگر کمر سے کمر سے کمر سے کمر جگر کمر سے کمر سے کمر سے کمر جگر کمر سے کمر سے کمر سے کمر جگر کمر سے کمر سے کمر سے کمر</p>
<p>کہتے تھے کہ رخصت کا بہانہ نہیں ملتا سب جاتے ہیں مرنے نہیں جاتا نہیں ملتا</p>	<p>دل ہل گیا سینے میں رنڈا لپے کی جبر سے گھبرا کے جو ادھی نور دالگر کی سر سے</p>	<p>شمشیر گلے پر مرتد دھرتے ہوئے جاؤ جاتے ہو تو جو ہر فتح کرتے ہوئے جاؤ</p>
<p>عجب قتل ہو اسید سمیر کا دل کھا جا چکا تھے خون شمع کا دل شہید چرخ لاش کے کوہ و کوہ کی جی مر اور فوجیوں کی جی مر</p>	<p>عجب اس کے کہن کا سو فتنہ خدیا رونی تھی اور فتنے سے کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی کس کی</p>	<p>عجب شمع جگمگ کر رہی تھی نور کا اور یہ بچے رحال سے اس کی کس کی جینا ہوں ابھی سے جو کیا حال دنیا بند ہے کہ بے کافی بے ادب کا سلیا</p>
<p>تھا سوچ کہ بچاں ہو افرید حسن کا سر شہید دیکھا نہیں جا لگا دو لہن کا</p>	<p>سرمہ دین ہوئی ہوں سبھا لہجے بی بی دند رنڈا لپے سے بجا لہجے بی بی</p>	<p>گونا ہوں اداس میں تہ نشہ گلو کا دوسرا تہ اسوف میں زخم آ کی بکا</p>
<p>روئے ہوئے عباسی شمع کا کچھ خیمے میں راہ رنڈا لپے کا کچھ لاٹھو نہیں لٹا آئے اسے جیسے شہید کا سب کسما اب عباسی کا بسا دھڑوہ</p>	<p>عجب صحن میں قہقہے سنوئے کھنکھار ڈیو دیو کی بکھرے روئے شمع کا کچھ کھنکھارے کھنکھارے کھنکھار عباسی کے قدموں پر لڑائی کا کچھ</p>	<p>وہ فدا اگر مہم میں تو نہ دین جان نہ زادی کی خداس سے کچھ نہ جان کچھ نہ جان کچھ نہ جان کچھ نہ جان کچھ نہ جان کچھ نہ جان کچھ نہ جان</p>
<p>لو صاحبو تشریف لے جائیں عباسی نئے تیغ میں دھج کے جاگن عباسی</p>	<p>چلائی تھی منہ بوڑھی سے سوا صاحب ان قدموں کے منہ بچے چوڑا صاحب</p>	<p>گو سب جین وہ شہادت سے عزیز ہو کر تم ہاں ہو قدر اپنی کینز و کینز ہر ابر</p>



<p>۱۷۸          جاورچو وطن د جو پورا نا کو به پناهم          جو اپنے فریاد باخدا و دین کے کربانم          کاٹھے ہو اوجھا یا علم کرام اسلام          سقائے عدم پر کیجئے گا ہوا نام</p>	<p>۱۷۹          شب شمس جو چاکر کیا تے چاکر          ودیو کلاس حال کوین کیا کونچ          بین عاشق عجب اس مٹھی          تیرا کج کو روئے جہاں تے لکھیا</p>	<p>۱۸۰          چال سنگا کپکپ سے سار          گولہ کے کوا طرب ہو سب صبح          آنا ہو کو نہ اندھا کباب          مان خاں یوسفے جو دیا کافا</p>
<p>۱۷۱          مشہور میں غنچا رشید شاہ زمین ہون          پر دو دم تو بخشو کہ ابھی لشکر دین          کہتے تھے تشفی ابھی میری ہین جاتی          سپہ جرات سے لگ جاؤ کہ سیری نیشانی</p>	<p>۱۷۲          جہاں تیری شکر کو کھجنا ہو علم          کر تے ہیں گانے کو کیم شکر          صوفی سخی صوفی صوفی          جہاں یون فایہ نہیں دے لے لے لے لے</p>	<p>۱۷۳          جہاں تیری شکر کو کھجنا ہو علم          کر تے ہیں گانے کو کیم شکر          صوفی سخی صوفی صوفی          جہاں یون فایہ نہیں دے لے لے لے لے</p>
<p>۱۷۴          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۷۵          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۷۶          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۷۷          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۷۸          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۷۹          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۸۰          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۸۱          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۸۲          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۸۳          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۸۴          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۸۵          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۸۶          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۸۷          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۸۸          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۸۹          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۰          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۱          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۹۲          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۳          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۴          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۹۵          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۶          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۷          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>
<p>۱۹۸          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۱۹۹          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>	<p>۲۰۰          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں          صفت میں صفت میں صفت میں</p>

<p>۳۰۸          اس سمت زید پویش سوار فکرت کے          منت اٹھکدین بانہ لے انھوں نے          تو کہ کوئی شمشیر لگی گرز سب بھلے          اور تیس ہزار اکیلیات جو جیون والے</p>	<p>۳۰۷          ابو کی کا تو نہیں عجیب دل کا ختم          بیوہ سہتی ہے رات بیکو نو نوین بچہ          اکملہ ایسی کہ صورت زلفا اس پر صبر تھا          میر سے فریاد ک دل میں کھنکھاتا</p>	<p>۳۰۶          ہر ضرب دین غم تھا کہ بیتکلیہ صفات          مفضل کی زمین ہو گئی غمی غم و شوق          جیو کچا وہ جیو کچا تو جیو اہم گئے کہ          گردنے سرو جیو تہ جان کھینچ گیا</p>
<p>کو سون ہی دھوڑ سپہ شام ہو اٹھا          اک پیاسے کی خاطر یہ سر انجام ہو اٹھا</p>	<p>دل سہم گیا سینے میں مہر و شمن جا کا          تھر رہی تھی سر کے چلہ تھا کمان کا</p>	<p>وہ قابض روح جسد اہل جنت تھی          عباس کی شمشیر کے قبضے میں فضا تھی</p>
<p>۳۰۵          ریب چمن خاواہ سرور فانی          عمارت جو سر شمع شمع کی روشنی          شمن اسب کہ نظر سے ہے شمع کی روشنی          موشی اوستہ دیکھتے ہوئی موشی</p>	<p>۳۰۴          نغمہ خفا کمان اس سپہ شام خفا          عباس دلدادہ میر نام خفا          جو فخر الی میری مصداق خفا          نیزہ جو میرا سوتا کا پیغام خفا</p>	<p>۳۰۳          لڑتا ہو اہو کچا سپہ سالار خفا          نغمی نغمی مہم میں اور شمع موش          دیا جو نذر آتا زلف کا ہوا جوش          یاد آئی سکتی تھی ہوئی جلیقہ فانی</p>
<p>خود شمن نے شمع آن کے فرسوسے ملا تھا          ہر عضو بدن نور کے سانچے میں مچھلا تھا</p>	<p>لوتن جگر صاحب شمشیر دوسر سون          ہشتیار کہ میں شمشیر انہی کا پس سون</p>	<p>تھی خشک زبان پیاس کی گرمی شمع          آگ کی جو ہو اسر و نوجوان آگ کی تن میں</p>
<p>۳۰۲          نغمی غمناک زینہ و ہشتابی انور          ہوا وہ درخشاں ہے جیسے دیکھتے شمع          نغمی شمع میں سر شمع سے ہو گئی شمع          اور جلوہ گری میں کھنکھاتی شمع</p>	<p>۳۰۱          فرنگی سے تھی نغمہ بادی نے بادی          لکھو شمع کو جو چھپا اور کھلا کھو شمع          ہر وار میں سر گزرتے گزرتے بگ خزانے          چلنے میں زیادہ تھی روان آب دانی</p>	<p>۳۰۰          جیو کچا کہ سیر کر اوس میں شمع          لہر ایا جیو کچا تو ہوا دل نہ دیا          پیاسے تھے جو جھوڑے گھر میں شمع          شمشیر کے کو کچا کہ شمع شمع</p>
<p>بچپن سے جو سر گرم عبادت وہ جوان تھا          سجدے کا نشان صاف ستارا سجدے</p>	<p>جیسے مڑی نازل ہو اقمرا و پر خفا          نغمی نغمی کی ضرب کہ طمانچہ خفا کا</p>	<p>اسو ار جو نے پیاس بھجائے ہوئے کھلا          شمع پانی سے گھوڑا جی اٹھائے ہوئے کھلا</p>

<p>۵۵۱</p> <p>سوار سے فرار کیا بیٹھ گھڑی کو رستے پر پہنچا ہے موت سے فرار ہو کر مستکی سے ایک ایک کی کھانسی ہو کر رہی ہو بانی شعلہ ہوتے تھے کھر رہی ہو</p>	<p>۵۵۲</p> <p>مہر و سکہ کے کما ادا سدا کے جانی مہر و سکہ کے دودھ سے تھکے تھکے دانی چرب پیوین آب کو تھکے تھکے دانی مگر تھکے تھکے دانی</p>	<p>۵۵۳</p> <p>مٹھان سے شکر کی بجی جون اس کی پیٹ غم غم اکوین لپٹا تھکے تھکے پیٹ رہنے میں بوجھا تھکے تھکے پیٹ میتے پر کھجی تھکے تھکے پیٹ</p>
<p>دل سینے میں بیتاب ہو پیا سوکے الم مشکبہ سبھا لون کہ لڑوں فوج سے چار انگین نہونگی فرس شاہ ام سے</p>	<p>ناخبرہ کیا کج کے اگر فوج سے چار انگین نہونگی فرس شاہ ام سے</p>	<p>سب صورت غریب بدن چھن گیا اوکا چار انگین نہونگی فرس شاہ ام سے</p>
<p>۵۵۴</p> <p>گھوڑے کے کما ادا سدا کے جانی نہیے تھکے اس فوج سے تھکے تھکے جانی خفت نہ تو جان پیاں سجا کر تھکے تھکے جانی اور اس پوجی تھکے تھکے جانی</p>	<p>۵۵۵</p> <p>جہاں سے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی</p>	<p>۵۵۶</p> <p>آفتاب سے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی</p>
<p>نہ بانی پہ صفحہ سو اہو میگا آقا طاقت ہی نہونگی تو کیا ہو میگا آقا</p>	<p>جون شیر اور دھار دھار تھے عباس تلوار میں ہی پٹی تھیں جو دھار دھار تھے عباس</p>	<p>مہر و سکہ کو دیکھا دیتے تھے عباس بانی کے لیے جان لدا دیتے تھے عباس</p>
<p>۵۵۷</p> <p>جہاں سے تھکے تھکے جانی سب اہل و عیال تھکے تھکے جانی مہر و سکہ تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی</p>	<p>۵۵۸</p> <p>آفتاب سے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی</p>	<p>۵۵۹</p> <p>آفتاب سے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی تھکے تھکے تھکے تھکے جانی</p>
<p>تو پی لے اگر نہرت شمشاد دہنی ہو اب ہم ہیں یہ ابنوہ ہو اور ترقی نہی ہو</p>	<p>تلوار تو اوسکی صف ادا کی طرف تھی اور آکھ خیاں شہ والا کی طرف تھی</p>	<p>بجالی کو مدد کے لیے پہلے میں شمشاد لاشہ غلی اکبر کالے تے میں شمشاد</p>

<p>سب جانیاں غیب سے کھلتی ہیں بلبل وہ دنیا پر کھلتی ہیں غیب میں چلتی ہیں وہ پائیں کو ابلجہ جوی سی خوش لبغبت ہیں بنائے ہیں پائے کاں کو</p>	<p>مہم خفے خفے میں عیش پہنچا لے چکا اکتیر کی تو جو خبر ہے فرمان ہے نہ بدست خطرات کو کوہ کا چکا پہلے سونے قبل کیا خاک کا چکا</p>	<p>سہ سب جانیاں غیب سے کھلتی ہیں بلبل وہ دنیا پر کھلتی ہیں غیب میں چلتی ہیں وہ پائیں کو ابلجہ جوی سی خوش لبغبت ہیں بنائے ہیں پائے کاں کو</p>
<p>کہتی ہو محکم کرنے کو امان ہیں کوئی ہو ہو مرے بابا کو چہ تان ہیں کوئی</p>	<p>سجدے ہی میں دنیا سے سمر گزھاں مشکیزہ لیے چھاتی تلے مرے عباس</p>	<p>کہتی ہو محکم کرنے کو امان ہیں کوئی ہو ہو مرے بابا کو چہ تان ہیں کوئی</p>
<p>مہم جو شمع جی گویا ہے عجب شمع اور دوسرے کہ لائے سحر چھاتی لے غنار غیب کی طرف جذب ہے پھر کہے رسوا داہرت و درت ارکانی شانے پیکار</p>	<p>مہم جامہ کہو سبیل بیک اپس جاگوار مر سبت ہی اس مرثیہ کی مطلع انوار گر بکشتہ فانی ہو چکا غم زمین زند ہاں ہی بن سحر خیزن عیاں سن عمار</p>	<p>کہتی ہو محکم کرنے کو امان ہیں کوئی ہو ہو مرے بابا کو چہ تان ہیں کوئی</p>
<p>دو طرف راست نظر کی کہ یہ کیا ہفت تکوار سے بان دوسرا باز و پھر جاوڑا</p>	<p>فیاض و عالم میں انیس غم باہن سب سنگھین آسان میں وضع و کھن</p>	<p>کہتی ہو محکم کرنے کو امان ہیں کوئی ہو ہو مرے بابا کو چہ تان ہیں کوئی</p>
<p>مہم خفا کا کھانا کھانا شوق چھاتی خفا کے کھانے کو کھانے کی نقاب کیونکہ سے آرا کاں پہ جو غیب سے کھاتی پہنچا لے چکا</p>	<p>مہم خفا کا کھانا کھانا شوق چھاتی خفا کے کھانے کو کھانے کی نقاب کیونکہ سے آرا کاں پہ جو غیب سے کھاتی پہنچا لے چکا</p>	<p>کہتی ہو محکم کرنے کو امان ہیں کوئی ہو ہو مرے بابا کو چہ تان ہیں کوئی</p>
<p>منہم باؤں پہ مل مل کے فدا کرتے ہیں شہر و کلبہ جاتے تھے جہاں تھے عباس</p>	<p>منہم باؤں پہ مل مل کے فدا کرتے ہیں شہر و کلبہ جاتے تھے جہاں تھے عباس</p>	<p>کہتی ہو محکم کرنے کو امان ہیں کوئی ہو ہو مرے بابا کو چہ تان ہیں کوئی</p>





<p>۴۱ خداوند عالمی قیاد بآب و خاک خویشید بر سر مردم طغیان و عطا ثابت قدم جاودہ استیم و فنا شمس خیز او طغیانی شیر خیز</p>	<p>۴۲ کیا حسن کی کیا عیب کی کیا نیکی کیا زور کی کیا وید کی کیا نیکی حق تعالیٰ او کے سر پر ہے عیان مرغضو کی خوبی با لطافت فکر ان</p>	<p>۴۳ نشان جهان او کے متوسل ہے زنجیر و بند الیہ کہ افلاک میں توبہ دور الیہ کہ کوہ گردان مثل چاه رعاب الیہ کہ توبہ و عقیدہ اس آفت</p>
<p>۴۴ کس شوق سے صد قے ہو فرزند می قربان علمد الحسین ابن علی کے</p>	<p>۴۵ شیدوں ہی پہاقریزہ دار و کئے کالین ذکر فدو قامت سے قیامت پر جانین</p>	<p>۴۶ حسن الیہ کہ نور گمانہ زرد و سیاہ یوسف کے گاہی بازار بیان سر و ہوا</p>
<p>۴۷ سقاے صفا و کوس پر کیا کج دل شربت بجانے کیسین پر کج پچاہہ کج کو شریک بنائیں خدایان کا فدا نہ رہی نے کیا آب روان کا</p>	<p>۴۸ اشک نے چھٹی و عجب نام کو تیار کیا قدیم کی تپا اور قدیم کے لیے وہ مشکل لاطن جو میل کیسی نہیں بایضرت عجبائیں کسما چہ نہیں</p>	<p>۴۹ ساقی و اور شریک کا پیر جزا پر ہو سگھام غلام و پور منہج او کی کلیہ در اقبال و طغیان اور آپ نہ رہی کی طغیان کا پیر</p>
<p>۵۰ تھے پیاس سے لب خشک پر دریا کا پتلا وہ کر گیا دنیا میں جو کچھ حق و فاقہ</p>	<p>۵۱ اعجاز کو کہ امت اسے کیسے توحی ہو بیدار ہو ویشل علی عقدہ کہ توحی</p>	<p>۵۲ یا دور ہو تو الیہ ہو جو صفہ ہو تو الیہ عاشق ہو تو الیہ ہو برادر ہو تو الیہ</p>
<p>۵۳ افندہ سے اقبال ہے عورت و فوج ارضا کو زینت عورت باز و فوج سربازہ قدیم و کرامت کی نصیب زینت نام و فاقہ نامی ہیں صفت و فوج</p>	<p>۵۴ عین کا خوشی کی فوج میں فوج چو گام آغاز ہو اور شریک کا فوج پاسے برکت اور الف اول اسلام ہو سیدین سعادت پانچ نام کا فوج</p>	<p>۵۵ تجلیں محمدیہ فدا ہے حق حیدر الکوہی او سی طوت سے حق حیدر حضرت اکبر ہی پاسے حق سے حق حیدر جون سائیں فدا ہے حق سے حق حیدر</p>
<p>۵۶ پیر اسو شاعت رخ گفام سے اوکے شیر و نلک جگر کا پتہ ہیں نام سے اوکے</p>	<p>۵۷ یہ اسم مقدس موسیٰ علیہ السلام اعلیٰ ہو کہ نہ کرے شریک اسے علی</p>	<p>۵۸ فرز نلکے جان و تن شمس عیسیٰ قوت ہو مری اور مری شمس عیسیٰ</p>

<p>۱۱۰ اور کتنے تھے تو انھیں غنیمت اور کتنے تھے یہ بندگانِ عالم جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک</p>	<p>۱۱۱ کیا تھے یہ بندگانِ عالم کیا تھے یہ بندگانِ عالم کیا تھے یہ بندگانِ عالم کیا تھے یہ بندگانِ عالم</p>	<p>۱۱۲ سیدانِ شہادت میں جو ملک وان گاہت پر اور مہر جو ملک پہرہ بھر یہی ہے خیاں شہر پانی نہ دے دن ہو یا سیر</p>
<p>۱۱۳ کتنے تھے نشانی ہر اچھڑکے وحی کا یہ بہت مرقع میں یہ حضورِ علی کی</p>	<p>۱۱۴ یہ اچھڑکے کے پیارو کا مکان ہو یہ عرشِ معلیٰ کے ستاروں کا مکان ہو</p>	<p>۱۱۵ عجائب کو بانی کے نہ ملنے کا الم بجائی کی بھی غمی فکر سکینہ کا بھی</p>
<p>۱۱۶ کتنے تھے یہ بندگانِ عالم کتنے تھے یہ بندگانِ عالم کتنے تھے یہ بندگانِ عالم کتنے تھے یہ بندگانِ عالم</p>	<p>۱۱۷ بہت تھے یہ بندگانِ عالم بہت تھے یہ بندگانِ عالم بہت تھے یہ بندگانِ عالم بہت تھے یہ بندگانِ عالم</p>	<p>۱۱۸ جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک</p>
<p>۱۱۹ پروانہ شمع رخ شاہِ شہر بلبل کی طرح سے گل زہرا پر</p>	<p>۱۲۰ تقریباً تھے یہ عظیم تھا عجائب علی کو سحر کے قہر ہاں زینت تھے کسی کو</p>	<p>۱۲۱ ہمراہ کسی کو نہ ومان لاؤنگا میں بھی کچھ کہنا ہو تہا ترے پاس آؤنگا میں بھی</p>
<p>۱۲۲ جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک جس کو یہ تھے شاہِ مہر جو ملک</p>	<p>۱۲۳ پہل تھے یہ بندگانِ عالم پہل تھے یہ بندگانِ عالم پہل تھے یہ بندگانِ عالم پہل تھے یہ بندگانِ عالم</p>	<p>۱۲۴ سکھ رہے تھے شاہِ مہر جو ملک سکھ رہے تھے شاہِ مہر جو ملک سکھ رہے تھے شاہِ مہر جو ملک سکھ رہے تھے شاہِ مہر جو ملک</p>

<p>۵۱۹</p> <p>اگر چہ تیرے چہرے پر شادمانی ہو مگر تیرا ہفتہ لے کر کیوں لے لے ہفتہ نہ جو کہ تیرے ہفتہ کو یہ آگے کی جان اوسکا بھی بس ہفتہ ہوا تو قیام</p>	<p>۵۲۰</p> <p>فرار کے پیش عمر سحر کے شاہ سجدا بہت او سکویہ سجدا بہت شاہ جنت میں کی امام چہرے سید شاہ بزار کے لگے لکھار قمار شاہ</p>	<p>۵۲۱</p> <p>نہ کہ تیرے چہرے پر شادمانی ہو لیکن یہ نہ گاہ کہ تیرا چہرہ انداز کی سوار و غدار کی ہفتہ وہ دھرتی پہ تیرے اور یہ تیرے چہرے</p>
<p>۵۲۲</p> <p>ہم ساتھ نہ کیوں کر ہوں کہ حضرت کی طرف باطل کی طرف وہ نہ تو ہم حق کی طرف ہیں</p>	<p>۵۲۳</p> <p>روکین سپہ پر چہرہ و نہ الضاری نے اور سینہ سپہ کر دیا عباس علی نے</p>	<p>۵۲۴</p> <p>تھا شہ کا یہ مطلب کہ نہ بجائی سے جا رہی اور انکو تیرا تھی کہ اٹھا یہ ہندوستان</p>
<p>۵۲۵</p> <p>عالم کی طرف لگے سب سجدے نہ تو ہم دین میں بھی تیرا ہوں اور کی عرض خدا کے تیرے قدر ہو کر اوسکا بھی تو یہ تیرے غلام اور ہم</p>	<p>۵۲۶</p> <p>بازار اجل گرم خطا ہے لگی تلوار مارتے گئے سوا کے وقیان و قلا چھوڑ کر گئے موت سے نہ بتر لگا تلوار لے کر قتل کا کار</p>	<p>۵۲۷</p> <p>پیشانی پہ تیرے چہرے کی ہفتہ یہ جو تیرے چہرے کی ہفتہ کی ہفتہ فطرت پہ تیرے چہرے کی ہفتہ یہ جو تیرے چہرے کی ہفتہ کی ہفتہ</p>
<p>۵۲۸</p> <p>کس طرح جلو میں یہ ہوا خواہ نہ ہوئے حضرت کا غلام آپ کے ہر اہوئے</p>	<p>۵۲۹</p> <p>بیجان ہوا او دل پہ بھی جو میدان میں اک دھڑکا کیر کے رشتہ الکا میں</p>	<p>۵۳۰</p> <p>قاسم کی طرح دل و غم تیرا بھی ہینگے اب منہ کے یہ شکر خدا کی کہ کینے کے</p>
<p>۵۳۱</p> <p>افت پر عالم کے یہ تیرے چہرے فرما کہ تیرا ہی تیرے چہرے اوسوقت کہ ان کو گایا تو اسوقت جب دہج کر گیا تیرے چہرے کا کار</p>	<p>۵۳۲</p> <p>روئے تیرے چہرے کی ہفتہ اور تیرا ہی تیرے چہرے کی ہفتہ نہی عرض کیا او خلف اختیار یہ تیرے غلام آپ نصرت کا کار</p>	<p>۵۳۳</p> <p>تیرے چہرے کی ہفتہ کی ہفتہ فرما کہ تیرا ہی تیرے چہرے یہ تیرے چہرے کی ہفتہ کی ہفتہ یہ تیرے چہرے کی ہفتہ کی ہفتہ</p>
<p>۵۳۴</p> <p>یہ جو ہم اہل کے تیرے چہرے تواریں چلنے کی تو سپہ کون بینگا</p>	<p>۵۳۵</p> <p>سپہ فوج گئی جانب کو شہر سے سولا اب دیکھتے خدام کے بھی جو میر سولا</p>	<p>۵۳۶</p> <p>منگو اتھو تیرے شاہ سندھ کی یہ غل ہو کہ ہتی کی زمین کرب و ہلا کی</p>

<p>۵۱۰ دو جہان اور ایک جہان بے سوسے اس طرح مگر کسے نہیں سبیل پر چلے کیا اور ہر سو فکرت کیا بے سوسے ترہی کی صدا یاں چلا آقا کی کوئی</p>	<p>۵۱۱ اے دل کی جو کہتی و صبر و ادب فریاد و غم و غم و غم و غم بجز لا دوسری شے کو دیکھنا یہی شہر کیسے کی سکتی تھی</p>	<p>۵۱۲ بولا کوئی کہ کیا شہر تھی سر و قدر ارباب شہر تھی نہت جگر شاہ ولایت کی تھی فجہ شہر ابرار کی زینت کی تھی</p>
<p>روئے میں کئی بار دم سر و بھرا نوسن تو کہ فریاد میں کیا در و بھرا</p>	<p>۵۱۳ عیا سہل پہر کو کہہ تم آج گر گیا مے مشک بچہ نہ تھی خالی نہ پھر گیا</p>	<p>آفاق میں یہ جاہ و شہر کس لیے لایق یہ علم کے ہر علم اسکے لیے</p>
<p>۵۱۴ نہنکے سر سے سنگار یہ بول فاقہ خاکی نہتے کو کی گریہ ہو گیا سب کو پوچھنا کہ کیا ہے یہ دنیا سننا ہوں کہ تھا کیا پس یہ دنیا</p>	<p>۵۱۵ یہ درخت جو فوج میں غل گیا گھوڑے کو اور اتار دیا اور علمدار کانٹے پر تو مشکل علم و نام آدمین کے آں بندہ جیہ کر گیا</p>	<p>۵۱۶ صفت کی طرح دل و شہر نہا ہم شہر کوست خورہ یہ شہر کوست چون شہر خرافت خیر نہ تھی مظلومی تھی یہ شہر کوست</p>
<p>دنیا سے وہ مظلوم سفر گئی ہوگی روئے کا یہ غل ہو تو وہی مگر گئی ہوگی</p>	<p>۵۱۷ جب تیغ کچی تھکے لشکر میں پڑ گیا کس کا یہ کچھ کہ جو اوسٹ پڑ گیا</p>	<p>اجلال محمد رخ زیبائے عیان سب شان سرزگوئی سرایعہ ان کی</p>
<p>۵۱۸ نہنکے لگا نہ صبر نہ نیند نہ ہر صبر و صبر و صبر و صبر آقا کی صدا کہے برادر کی جو صبر ہو یا جو اس صبر کی جو صبر</p>	<p>۵۱۹ نور تجھ عیاں تیس صبر و ادب نور شہید نظر وادب و ادب سید ان بلا خیر وادب و ادب ہیبت عیاں یہی صبر و ادب</p>	<p>۵۲۰ اسکے قد و قامت کا شہر نہا یاتی یہ کمان سر و گلستان روانی شاہ اب کی جس صبر و گلستان شہرین یہی صبر و گلستان</p>
<p>یہ وجہ نہیں ہے میں یہ روئے کا غل معتشوق سے عاشق کے جدا ہو کا غل</p>	<p>۵۲۱ دندانے بخشا تھا عجیب رعب نظر کو حقا انکم ملنے کا نہ مقدور شہر کو</p>	<p>شوق اسکی قد مہبوسی کا ہر صبر کیا ویکوتا ہر شہر سے جھک کر زینت</p>





۴۴۰  
پانچ سو سالہ اور حکومت و پندرہ  
سالہ کی حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۴۱  
اور دل کی حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۴۲  
تو کیا ہو گا کہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۴۳  
جاگیر بھی ملے گی اور حکومت بھی ملے گی  
دولت بھی ملے گی اور حکومت بھی ملے گی

۴۴۴  
رہتی ہے بندھا جائے گا اور حکومت بھی ملے گی  
صحن کا بستر گھر سے پہاڑ اور حکومت بھی ملے گی

۴۴۵  
مرکز بھی شہر دین میں مری جان رہے گی  
جہاں پہ مری روح بھی قربان رہے گی

۴۴۶  
کیوں آپ اور حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۴۷  
عجیب شے ہے یہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۴۸  
روشن ہو گا کہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۴۹  
نہ ہمارے نہیں بغض و حسد کو کسی سے  
ہو کہ تو خداونہ جو جس میں ابن علی سے

۴۵۰  
میں عاشق شہید پیروں میں ابن علی سے  
سرتن سے جدا ہو یہ نہ جہاں سے جہاں سے

۴۵۱  
تخت پر یہ منصب باوجود کہ نہیں ہی  
پھر خاک ہو دیا میں جو پیش پیروں ہی

۴۵۲  
فرزند کو اگر کہے کہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۵۳  
اس قدر شہادت کا حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۵۴  
حکومت علی گڑھ کی حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی  
پانچ سو سالہ حکومت علی گڑھ کی

۴۵۵  
احمد سے نہ حکم دے نہ نہ حکم دے  
پہاڑ سے فاطمہ کو فوج کرے

۴۵۶  
واقعہ میں کیا رہے سے اولاد علی کے  
ظالم مرے منہ پر یہ سخن نے اولاد کے

۴۵۷  
کچھ حشمت ظاہر کی ہیں چاہ نہیں ہی  
وان دولت دنیا ہی تو یہ دولت دین ہی

<p>صع تجربہ تو نہیں ہو سکتا نہ پڑھ نہ لکھا نہ جانی نہ علم نہ کس کی زبان ہو گی روانی آپ دہشت شکنی کے ہم ہاں تھے نہ دوست نہ پانی یہی بیوقوفی کے ہم ہاں تھے نہ دوست نہ پانی</p>	<p>صع وان شمر و ملکہ میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی یاں خبیث کی توبہ بھی نہ ہو تھی نہ تھی نہ تھی خبیث کے قریب ان کے ان تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے علا یہ کہ تو توں کے تھے نہ تھے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>صع بویا یہ سیکھنے کی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی روئے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی اوستے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی عباش نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>دربا کی طرف تیغ بیکو کر جو جھکنے جوں سیل نہزارو گئے نہرو کے نہ تھے نہ تھے</p>	<p>اس فوج میں فرزند امیر خجبت آیا عباش علی دار بہاری طرف آیا</p>	<p>اس صدمے سے تھا سا کلیم مرثیہ ہی میں پیاس بھی بھولی ہوں یہ عمر کا فانی ہی</p>
<p>صع غیر اذہ عالم تو کیا دہلی دن بھی بیٹا میر اسوار کی تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ میر آئی ہو بیٹیاں بلوے نہ تھی نہ تھی نہ تھی زود میر کی جگہ سے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>صع الکثر سے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کاذب نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی پاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی وہ جو اس سید را را دور نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>صع کھیلنے سے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی توق نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی گھیب اہی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>آقا کا نہ دون ساتھ میں ایسا نہ تھی نہ تھی نہ تھی زمین کی وہ لوٹدی میں غلام نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>بھائی سے کنار اکبھی بھائی فکر کیا عباش علی مجھے برائی فکر کیا</p>	<p>قوت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی عباش بھرت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>صع فرزند امیر مراد شہر نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی چوچ نام امیر علی افغان نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی زود میری نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی سار اکھ نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>صع ناموس نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی زینت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی گئے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کیا باجی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>صع پہن روی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی سردار نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کیا نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>سہو جان گرا ہی سرست نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی عباش علی دفتر نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>ہر دیر سے اس شہر سیاں لکھن میں وارث نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>فدیہ ہوں میں اوسکا جو محمد کا مخلص نہ تھی نہ تھی میر ہی بھی سعادت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>

<p>۱۲۴ جانی کو وہ پکارا نہ دینا چاہی ہو کیا عاشق کو بھی مستحق سے کہہ کر چلا یہ رنگ عکس کو جو گمانہ گوارا نہستے تو دل سے جانے تو اس کے چلا</p>	<p>۱۲۵ اگر کسی شخص سے کہہ داری ادا ہو باندھو کہو کہو دل کی تیار لگاؤ نہ شکر کے خیر نہ ہو میدان چلاؤ میتا بہ ہون او راں فیہ کیا بناؤ</p>	<p>۱۲۶ پیشے تو فوادہ عجائب تار نہ جسے چلا نہ سلیان نہ سہا مان کہتی چلی چلی چلی چلی لکھ کر ہے کہتی چلی چلی چلی</p>
<p>لیکن فلک اس طرح سے کرتے نہیں دیکھا بجالی کو کہ بھی بجالی سے پھر نہیں دیکھا</p>	<p>نہے پانی کو دریا کے تار کے گھاس دیکھ آؤ تو لڑتے ہیں کہ تار کے عیاش</p>	<p>عجائب کی ہر چیز عجب روتی ہوئی بچے کہ بھلا ماتم سے کیوں کوئی ہوئی</p>
<p>۱۲۷ اس سچ میں نہ جانی سچ کی سچ اس کا بھی نہ تھا ہوش کب گری باور سچ نہ تھا دل نہ تھا سلسلہ اند دھڑکا تھا کہ اب کیا گشتے آئے اند</p>	<p>۱۲۸ نہت سے موفی جانی ہو نہت کی نہت سے موفی جانی ہو نہت کی نہت سے موفی جانی ہو نہت کی نہت سے موفی جانی ہو نہت کی</p>	<p>۱۲۹ تھا وہ سچ جو ہم اچھا نہت مفود اے سچی سرور عجب تیار کہتا تھا وہ مستور سچ جو ہم تیار کہوں اس کا جو ہے وہ سچ جو ہم تیار</p>
<p>یار بہ سنو نہیں کہدا ہو گھاس یہ غل ہو کہ بجالی پہ فدا ہو گھاس</p>	<p>وہ تقریر انداز ہی مرد و خدا ہو شکر کے دشمن سے علاقہ متحین کیا ہو</p>	<p>بابا تو مرے ہوئی تے سرور بہا صدق ہو جاؤ نگاہیں وہی علی اصغر بہا صدق</p>
<p>۱۳۰ جو چوچا کے غنیمت و فضل کیلئے کیا وہ جو کوہین نہت بھر دیتے نہت آرا کا نہ اسید بر آرا تہا آتین ویا سکتی عظمیٰ نہت</p>	<p>۱۳۱ نہت کے لالہ کا نہت سے نہت نہت کے لالہ کا نہت سے نہت نہت کے لالہ کا نہت سے نہت نہت کے لالہ کا نہت سے نہت</p>	<p>۱۳۲ نہت کے لالہ کا نہت سے نہت نہت کے لالہ کا نہت سے نہت نہت کے لالہ کا نہت سے نہت نہت کے لالہ کا نہت سے نہت</p>
<p>اکھل جائے کہ عاشق تھانہ مرد و لکا شہر ہو جہانیں مروت کی وفا کا</p>	<p>نہ صاحب شمشیر ہو فرزند علی ہو وہ کام کرو فاطمہ کی حسین ہو</p>	<p>ہم اہل مروت ہیں وفا ہم ہی ہم سرکات کے رکھ تے ہیں وفا ہم ہی ہم</p>

۴۶  
 کہو غنیمت کہ جو کمال دیا تو  
 بیتی تھی بائیں ہنر غلاموں کی  
 نہ جو کسے نہ تھی تیری بائیں  
 صدقے تیری جبر ان کے ہیں تو کیا

۴۷  
 یہ غل جو شہناز و جہ عجب کمال  
 سرخی کی مولیٰ عادت ہے جس پر ہزار  
 پر دست سے لگی دیکھنے کا وہ ہنر  
 دیکھا کہ علم ارستہ پر عمل پائی تالی

۴۸  
 تھا جھوٹو کہ ہوتا تھا جھوٹا  
 حضرت نے کیا منہ کر ادا لے لیا گیا  
 دشمن کی کلمہ کو تو نہیں کہیں  
 کیا وہ جو عجب کمال ہے تیری

۴۹  
 گھر میں چلو کیوں تھے سے تھڑے ہو گیا  
 رکتے نہیں جب غیظ میں تھے تیرے ہو گیا  
 کہو غنیمت کہ جو کمال دیا تو

۵۰  
 سب کہا لو دیکھو وہ غاسر کہ وفا ہی  
 بھالی کو علم ادا نے چھوڑا تو یہ کیا ہی

۵۱  
 اب دیکھو کہ وہ کس کے وہ غا کہیں نہیں  
 جو حق پر غلامی کا ادا کرتے ہیں عجب کمال

۵۲  
 نعمت کو کرا کر سنا سنا یا پھر  
 یہ کہو غنیمت کہ جو کمال دیا تو  
 بیتی تھی بائیں ہنر غلاموں کی  
 نہ جو کسے نہ تھی تیری بائیں

۵۳  
 سب کہا لو دیکھو وہ غاسر کہ وفا ہی  
 بھالی کو علم ادا نے چھوڑا تو یہ کیا ہی

۵۴  
 تھا جھوٹو کہ ہوتا تھا جھوٹا  
 حضرت نے کیا منہ کر ادا لے لیا گیا  
 دشمن کی کلمہ کو تو نہیں کہیں  
 کیا وہ جو عجب کمال ہے تیری

۵۵  
 عجب اس کا رتبہ شہر دلگیت ہو چو  
 قدر اوکلی وفاداری کی شہیت ہو چو

۵۶  
 چھوڑی ہو علم ادا تو وہاں کمال  
 سردار کیا فوج کا بھر فوج کمال

۵۷  
 لاکھوں میں وہ تہا نہیں یہ ہونڈی ہو چو  
 صدرے لگی کچھ کیجے دعا بھالی ہو چو

۵۸  
 کیا ہوتا کہ کہتے ہو اگر کہتے ہیں کہ  
 نہ تھے ہو واری ابھی سب کمال دیا تو  
 بان در عطا دار و دھڑ دھڑ سے نہ تھے  
 نگاہ ہو اسو سب ان صفات جنگاہ

۵۹  
 کہتے تھے کہ تھے تھے تھے تھے  
 سادہ اس کے مہم کر تھے تھے تھے

۶۰  
 کہتے تھے کہ تھے تھے تھے تھے  
 سادہ اس کے مہم کر تھے تھے تھے

۶۱  
 لو غیظ میں فرزند امیر عرب آیا  
 تلوہر علم ادا نے کچھ غیظ آیا

۶۲  
 عجب اس کا رتبہ شہر دلگیت ہو چو  
 قدر اوکلی وفاداری کی شہیت ہو چو

۶۳  
 عجب اس کا رتبہ شہر دلگیت ہو چو  
 قدر اوکلی وفاداری کی شہیت ہو چو

<p>۵۸۶ محبوب فاسن بن شکر خورشید بین او کسی عشق کے شعلے نہ ہو فراتے ہیں ان کو کہ ہیں جیسے اور جیغ و گریہ نہ ہو</p>	<p>۵۸۷ بان درن خاوار و در فوج بہو بہو چاہیہ شہزادہ کی چو گرہ سے سب فوج کی سقاے سسکین کی گھٹا ہو</p>	<p>۵۸۸ نہایت محبت نہ دلو سواران جنگار جوڑے ہو تو کو کجاؤ نہیں کی نڈار تلوارین او دل پاؤ نہیں کھنجر صاف جھجھکیوں والی جی تو نہیں</p>
<p>عباس سے سب ساکن فلک و زمین راضی ہو خدائچین پاک خوشی ہیں</p>	<p>تلوارین جنگی یقین علم سرخ کھیلے دولا کہ جوان ایک سے رول کو تیلے</p>	<p>غل تھا کہ علم ارحسین آئے نہ پاس سقاے حرم نہ رنگ جالے نہ پائے</p>
<p>۵۸۹ کس کھمبون اسم پر جو کھنجر افسوس جھجھکیا پر سرور و برادر وہ افکار جیسے ہیں جیسے جالی کی فہمت پر فدا سب کی</p>	<p>۵۹۰ صیغہ کز شب بیکو فادائی کلا جلی سدا پر طرف اعدا وین بیا سب تیں چاہا تیغ علم رکھ لیا ہر ملک اسوتے لئے اسوتے لیا</p>	<p>۵۹۱ جھانسی پجارت کیم آئے ہیں جبار نیوارا ابیاب او فحلے ہیں جبار تنگ اسدا دتہ دھلے ہیں جبار پاکی ہے نہ ہے جلتے ہیں جبار</p>
<p>دو روز کی اس بھوک کے اور پاس شہید وفاداری عباس نے</p>	<p>وہ فرق پہ چکی کہ اہل سر کھینچی دریا کا گیسے ہویش تھا جانو کی بڑھی</p>	<p>مان دیکھیں ذرا تیغ شردم کو تو روکو دریا کو تو روکو کاہو پہلا جھکو تو روکو</p>
<p>۵۹۲ اوتے کسانے نہ ہو تو کھنجر عباس غلام آجیا ہو کھنجر کھنجر نہ ہر ایک کے ہنجر مہر و جہد سب کے ہنجر</p>	<p>۵۹۳ اگر کے تیغ کے آواز ہو تو کھنجر سب کے کینے ہو تو کھنجر کھنجر کے کینے ہو تو کھنجر جانبین جیسے ہو تو کھنجر</p>	<p>۵۹۴ اپنی عیب نیلے غازی کے صفائی سب صاف تھی وہ جو کہ تیغ صفائی اگر تو ظفریت شاہ خفا آئی جون سبیل فنا ہو نہ کی صفا آئی</p>
<p>دنیا میں رہیں آپ سلامت ہو عباد عباس سے سو ہو میں صدق ہو عباد</p>	<p>ہنگام و غاشیر کو ٹوکا ہو کسی نے گر تری ہو لی جلی کو بھی روکا ہو کسی نے</p>	<p>شعلہ تھی شرارہ تھی فدا تھی باہمی شمشیر تھی یا برق تھی یا قدر تھی</p>



<p>۱۹۱ جون مریخ گزینہ ان سہوئی فوج تھی اعدائے کیا کھٹ سے دیکھ کر وہ ڈوب رہے تھے جھوٹا جنگی کار سوار کو چوچے کے عمارت مارا</p>	<p>۱۹۲ چوڑے تختے بنائی سکھتے تھے تو دیبا سے رے اور کیا شکر کیا دریائے جلابی کھڑی ہو گئی سردار کی جھنجھکی</p>	<p>۱۹۳ نیکو بیگم کے کانا اور کھجور پہنچات ہیں لیٹے علی آتے تھے جابو تولوں کے وار اور سپہ سالار ہیرات کے شادان سے ظلم</p>
<p>اکدم میں نہ بیدل نہ سوار و نگار تھا خالی دھین دھین دشت سمنے سے بڑھا</p>	<p>نہ تیر نہ شمشیر کے پھل لے آئے وکا اعدائے نہ رکنا پہ اہل آئے وکا</p>	<p>ہمت کے سبب پہنچے ہے قاتلہ زینا پر جب مشک چھدی گر پڑے عباس میں</p>
<p>۱۹۴ سکھتے سکھتے کو جو دریا نڈا جون شہر زاری سے وہ بانی ہو گیا سچھی ہم اس باجی دریا نڈا پائیس فلک باغ فلک اور نڈا</p>	<p>۱۹۵ کیا نہ دلتے فلک کو کیا بچا گو چلتے نہ سپہ سالار چھپا تو جب کہ کبھی دامن زندہ اور سپہ سالار وہ نہ لگا پینے پر جو شک چھپا</p>	<p>۱۹۶ پانی جو بہا شکست اتنی کج باری چلے کے کہ لے سکھتے سکھتے کج باری نہیں دہل ناخ بچا لے لے ماری شکر کیا حضرت کے شکر کی باری</p>
<p>ہوئی تھی چکا چوندیہ ہر وہین جھک تھی درباکہ جابو وہین سدا وکی چمک تھی</p>	<p>پانی کے لیے خون میں تر ہو گئے عباس ملو اور جب آئی تو سپہ سالار عباس</p>	<p>بجائی کا جو حدسہ دل مصطفیٰ اٹھایا غش کھل کے گسے تھے مگر کب لے اٹھایا</p>
<p>۱۹۷ اندر سے نکلتے تھے عباس دربابین ملا ان کے اک حسن دریا جہاں سے بانی ہوا آئینہ کا تھا ظہر مر اس اوس جابو کھڑے ہوئے</p>	<p>۱۹۸ مظہر عالم جابو کھڑے کاجی ملان دو تو کھڑے کاجی ملان کاجی ملان یہ کیا ادھر کا اور دھڑلے ملان نشہ کجی گسے کجی ملان</p>	<p>۱۹۹ چلایا یہ توتیب انھیں جو گیا بجائی کے المین میں جو گیا عباس کجا ز جہاں سے کجا گیا چوہہ ہوئی یہ کجا گیا</p>
<p>پریشانی شام سے مغرب تھے عباس کے نہر میں اور پانی سے کھڑے عباس</p>	<p>مجرع مختار تیرے جانی کجی تھی اسہر کجی وی زوہی صف کجی تھی</p>	<p>اسہر کجی کہ حضرت سے کجا گیا عباس لو صاحبہ کجی جو فداسہ کجا گیا</p>







<p>۴۱</p> <p>جس کا خدا کا نام نہ لے کر نہ ہو اس غور کا کہ نہ دین کے استغفار سقطتے ہیں یہی غرق خون ہوا سید نبی میں اور تلامذہ میں ہوا</p>	<p>۴۲</p> <p>تکلیف نہ دینا دین میں نہ ہو مسلمانانِ مخلصین کا نام نہ ہو امید اور ہمتی باس کا نام نہ ہو افراد میں عید ہی تو قہر کا نام نہ ہو</p>	<p>۴۳</p> <p>کسی کو کہ نہ لے کر نہ ہو کافر ہی نہ ہو دین کے استغفار اسلام کے ہی نہ ہو اسلام کو سلام کجا کجا کجا کجا کجا کجا کجا</p>
<p>دو بالہ میں چاند نہ مشرقین کا خالی کیا اجل نے بھرا حشر سیکن کا</p>	<p>کمر بن کے ہو کھا زمانہ مہال پر کیا وقت پر گیا تھا مگر کے لال پر</p>	<p>کسی چھینکے روز عداوت ہندو پر ہم دور ہیں حوۃ نہ قیامت ہی دہر</p>
<p>۴۴</p> <p>یاد رکھو کہ جہان میں اس میں جنگل میں گھر لے کے کوئی ہو لینا مان باہر سے جا کر لے گل پر ہر چو لا جلا جا کر لے گل پر ہر</p>	<p>۴۵</p> <p>مرا جوان بھائی کا اولاد میں پیشا نہ دل سے نہ تھی نہ دور دور لہذا اصفیٰ بن بکے ہو جنگ پر سینے سے سو گار کے دے ہو ہر</p>	<p>۴۶</p> <p>بہشتی طور نام نہ لے کر نہ ہو اب وہ طہر ہو نہ دور دور دور اگر کھینچیں نہ تھی نہ دور دور پھر کھینچیں نہ تھی نہ دور دور</p>
<p>جہاں کچھ چھوڑا کہ نہ مشرقین سے اب لو جو ان پسر کی ہر نہ جہان سے</p>	<p>نرسے میں اون کے سبب نہ مات نہ تھا مشراب میں جس کے بالی کا ویا گناہ تھا</p>	<p>و دشمن ہے نہ ایک نہ مشرقین کا اوس دن غلام سوگ ل و تارین سیکن کا</p>
<p>۴۷</p> <p>طاقت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی صبر سے نہ اجاں کا تھرا گیا وہ پہاں اجاں سے لب کو نہ تھی نہ تھی سقا کر کے تھون میں نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۸</p> <p>پاپس انجین میں کا دسلان کا قرآن سے ہو قوت نہ تھی نہ تھی باتو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی بیکار و بدضال نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۹</p> <p>اعلا و دلے دین میں نہ تھی نہ تھی ہوئی کہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی بیشاں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی کیا نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>حم گ کہ میں نہ خوش خصال کی نقدیر شگلی اسد و الجبال کی</p>	<p>پیدا تھا کہ نہ تھی نہ تھی نہ تھی ساوات فتح ہوئے تھے لور و کھجک</p>	<p>حان پاپ کے لیے تو اجل کا پیام ہو دشمن بھی روئے لے ہیں نہ ہر نام</p>



[illegible]

<p>۱۰۱۰ اگر شمع تجارتی قدر نہیں تو سیکھو اس شمع کا از بند نہیں کوئی خدا کو وہ موسے کے جیسے کوئی احمد رسول کے پیچھے نہیں پہنچتے نالی پیچھے نہیں</p>	<p>۱۰۱۱ اگر تیرا رنگ اور گلیاں سنتے ہی کلیم کا عرش بڑھ جوتے شہسب کے گلاں فرزند اجندہ ہیں جیسا کہ کلیم اکبر تو یہ جھوٹا کا ادنیٰ اگر نظام</p>	<p>۱۰۱۲ اقتل کروں سلطنت عالم کا دیکھیں ہوتوں بگڑتے و جباب سرمسبز ہزار اہل عالم جباب ڈروں گا دنیا کا یہ فقط اوقاب</p>
<p>اگر کوئی نہیں دیکھتے فخر سے نہیں پاک کو اگر عیاں ہے انہیں قدموں کی خاک کو</p>	<p>اس امر سے فزون کوئی نہ مندی نہیں اٹاکے بعد موت یہ یہ زندگی نہیں</p>	<p>چھوٹا پار سے باب کے پیار کہاں ہیں جب آسمان منو تو ستار کہاں ہیں</p>
<p>۱۰۱۳ بچنے کا اب ہوشی ہو دنیا کا ہوشی جہول کہ ہوشی آپ تم ہوشی نہیں چھپ چھپ شے ہے اگر تو صدمہ ہی ہوشی چلنے تو رے یہاں غدار اسباب</p>	<p>۱۰۱۴ بند سے مزار سے قیام حضور دنیا میں اور آپ ہوں اس کی کھنڈ روشن ہو جو زبان اس کی دھماکے ہو دورہ مہر کہ یہ نور قلم سے جلوں</p>	<p>۱۰۱۵ مہر سے حضور کی غلام کوئی سبب بخیر مہر میں اس جہاں میں درجین و دور اچھے نہ خطا و کرم پر غیبی ہو دریا اگر نہ ہو جہاں کی سبب غیبی</p>
<p>دولت ہمارے شان شہلی بھی دیکھتے طفنی تو دیکھی حسن جوانی بھی دیکھتے</p>	<p>ظلمت زدوں سے خلق شہدین کی دلانہ دینا زمین آفتاب نہیں ہو دولت</p>	<p>سب خلق شاہ دین سے طلب کار عیون جب نوح عرق خون ہو کشتی کا لون</p>
<p>۱۰۱۶ چلو چلو کہ نہایت مانع جہاں تم آخر کی عمر میں ہم تو جوان ہو تم مقامان رہے جا رہے کہ احسن کا تم مرنے کے بعد باب کا نام و نشان</p>	<p>۱۰۱۷ روشنی نہیں کی کہ امام زمان سایہ جہاں روشن ہو وہاں جاں جہاں جہاں باغ حسن زمان شیرازہ جہاں کون و مکان</p>	<p>۱۰۱۸ چیز نہایت کی کہ وہ جو دنیا کی چیز کہاں ہے علم اور خون ملک و جہیز غیر دن لے آج بہت صبار کہ پوچھیں چیز ہے جسے باندھی ہو تلوار کیلے</p>
<p>اگر ہم نہیں تو خانہ زہر امین ہم ہوں اب زندگی بھی ہو کہ دنیا میں ہم رہوں</p>	<p>فردو کی استری ہم جو دفتر کشا ہوں کیونکر تھے جہاں اگر ناخدا ہوں</p>	<p>اب بچیں کا خانہ ہر کوئی آن میں پھر بھی یہ عمر کہ کبھی ہو گا جہاں میں</p>



<p>۴۱۱ مولا باغ نام جو کہ فرزند کیدام خیر ہے میں طبعی سہم و سہرا بانی نام تہا بیان ہو جو کہی خوش کن علام اسنو مہر کے لئے شاہ شہ نام</p>	<p>۴۱۲ فکر چکے فیض سے نام نہ تو ل انجین دیکھیں ہوں یہ مہر کیا سنتی ہو کن کہ شاہ کے واسطے پوچھیں کہ کوئی فیض میں ہو نہ</p>	<p>۴۱۳ کچھ نہ سہم کیلے جو کہہ کر دگار اچھا چہ بن نظر نہیں نام مال کار پورہ اوٹھ کے شہر چو داؤدہ دیوہ طبعی تو انجین ہے میں بدشاہ نام</p>
<p>۴۱۴ کرتے ہو رحم حال بہ ظالم باب کے کچھ کون ساتھ دیگا مرا بعد آپ کے</p>	<p>۴۱۵ طبعی نہیں بچو چو کی نہ ہر پائے گا آپ جب دم بکل چکے تو طبعی آپے گا آپ</p>	<p>۴۱۶ دامان ابن قاطع ہے بہ نام چاہیے مشکل ہو جب توقعہ کہ کشا ساتھ چاہیے</p>
<p>۴۱۷ فکر چکے چلے رات خبر نہ دین گردن چکے سہم و سہرا فرزند چو ہو چاہے خبر نہ دین چو چو کا زین نہم کہ اس کو کہتی ہیں یہ زین چو</p>	<p>۴۱۸ طبعی ہے کہ کہنے لگے شاہ جو کہ کیون گفتگو چو چو کی سنتی ہے کہ فارس کے عورتوں کا دل اس وقت نہ مانگی اچھا رضا نہیں اور سہو چو</p>	<p>۴۱۹ زمین چو چو اس کھڑی چو چو اکتہ کار ہے پاک اوچین اگر کفر جلدی کیلے کیلے کجاری وہ خوش مدت چو چو اس لئے ہے چو چو</p>
<p>۴۲۰ لوگو بلاؤ اکبر کو سرف جمال کو کیون رہیں اتنی دیر لگی میر لال کو</p>	<p>۴۲۱ اونکو ہوا اور فوجیں کچھ چال ہو رحمت وہ دیکھی مرنے کی جگہ چال ہو</p>	<p>۴۲۲ خوش ہو مکہ رہی ہر رسالت مات کی دیوڑھی میں روشنی ہو سرا آفتاب کی</p>
<p>۴۲۳ طبعی ہے پس یہ چو چو کی طبعی ہے جان پس چو چو کی طبعی ہے غرض کہ کچھ ہو کہے پس کو چو چو کی</p>	<p>۴۲۴ اسناتے چو چو کی انکھ مارنے شہر کی صفت کا لالہ بتلیے لگے چو چو کا آسمان سب کو چو چو کی</p>	<p>۴۲۵ اکتہ نے کی یہ غرض کہ کچھ ہو صفت کو لے لے آیا ہوں اس تو نام نہم نہم چو چو کی وہ شہر نام کو چو چو کی</p>
<p>۴۲۶ کہتی ہیں چو چو اب چو چو ہم ہر آئینکا نکھو لگی خود اگر غلی اکبر نہ آئینکا</p>	<p>۴۲۷ تم زندگی ہو دفتر شہر لکھ کی کیسی رضاؤں تو دعائیں میں یہ کی</p>	<p>۴۲۸ رو نام اسنا تھا تو کھ لکے آئے ہو مدت کو ہوں کہ غم مرے بھائی کو لکھو</p>

<p>دوستی میں ان کے دوستوں کی طرح خدا کے فضل سے ایک اور دوست پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>	<p>خدا کی رحمت سے ان کی زندگی میں ایک اور نور پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>	<p>خدا کی رحمت سے ان کی زندگی میں ایک اور نور پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>
<p>سوزش نہ وہ ہی جگر و دل کے لئے گو یا ہمارا گلی نہ مردہ بارغ میں</p>	<p>اوٹھ جاؤ نہیں جہاں کیا کے سامنے میرا گلہ کالے منہ والا کے سامنے</p>	<p>کیا لطف زبیرت و فوج و نصرت کا مل گیا بابا او دھرتے گئے کہ او دھرم مکمل گیا</p>
<p>بیت الشرف میں آج بھی راز و کھوج سے بولے یہ اس کی مثال جو کہ جو بھی ہے اس کو کون چھوڑ جائے</p>	<p>آمان قیامت آئی جو جانی و مال اس جان بیا جان کا اور عقل و مال</p>	<p>خدا کی رحمت سے ان کی زندگی میں ایک اور نور پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>
<p>سب گھر شمار حسن کا شہر کیجیے لئے کا طور ہو کوئی نہ سیر کیجیے</p>	<p>گھر لوٹ بیٹے محمد کی آل کو رو کو خدا کے واسطے زمین کے مال کو</p>	<p>اسان ہر جہر دل پہ اگر اختیار ہو وہ کیجیے کہ فاطمہ سے اکٹھا چار ہو</p>
<p>خدا کی رحمت سے ان کی زندگی میں ایک اور نور پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>	<p>خدا کی رحمت سے ان کی زندگی میں ایک اور نور پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>	<p>خدا کی رحمت سے ان کی زندگی میں ایک اور نور پیدا ہوا جو ان کی زندگی میں ایک نور بن گیا</p>
<p>میں باؤن پر گر اسوں پر نہ شرم نہ ہوا گھر میں حسین آخری نصرت کو اکھڑا</p>	<p>حق بھی ادا ہوئے نہ تہ نہ خصال کے خوب آبرو و حضور نے دی ہو کہاں کے</p>	<p>پیشو نہیں کہو سیدنی ہر خدا کا بتلائیے کہ اپنے زمین سے کیا کیا</p>

بجی آج بھی نورانی





<p>بہارِ وفا و غنیمتِ جہنم و جنت مرد و دیو و سب پر سب پر سب پر سب انجمنِ باغِ غنیمت و گلشنِ عریض دعائے کائنات و رایتِ شاد و قبول</p>	<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>	<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>
<p>شادی سدا آمین چمنِ اردو گلزارین دوستِ عزیزِ انجمن و دوستِ ہوشیارین</p>	<p>بس قطع ہو گئی جو توقع تھی آپس انتظار وین برس میں کچھ تو ہوا</p>	<p>یہ دل لب کہ غمِ ہر اب رزمِ گاہ کا امان کفن پہنچاؤ یہ خلعتِ ہر سیاہ کا</p>
<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>	<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>	<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>
<p>خانِ دل تو جاہِ ستارہ کہ دمِ جہدِ انون کلمِ آئینِ عزیزِ تویہ کہ یوں کر خدا انون</p>	<p>کئے کی جان اگلو کا نار ایسی تو تھا بابا کی زندگی کا سہارا ایسی تو تھا</p>	<p>برہم کر چکی جو قبلہ دین کے سلام کو نہرِ پادِ اسطرح کہ غش آیا امام کو</p>
<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>	<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>	<p>حکایتِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات بہارِ حیات و حیاتِ حیات ایک کیمیا و حیاتِ حیات</p>
<p>خونِ گھٹکیا امامِ زمانِ زرد ہو گئے اچھا کہا مگر مہرِ شہن در ہو گئے</p>	<p>یہ آفتاب اب کوئی دم میں خروپ رہی دو لہا بنا کے مرنے کو چھو تو خوب رہی</p>	<p>اس کہ ملا میں کوئی کرب و بلا نہیں کشتی وہ مدال جو پہنچا لا پہلا نہیں</p>

<p>۱۷۴ ملک سے ملنے والے جو کچھ ملے میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>	<p>۱۷۵ آپ نے میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>	<p>۱۷۶ میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>
<p>نور پاہول تو تھوڑا تو کچھ نہ تھا سرمہ کھانہ پالنے سے قدم پر اہام کے</p>	<p>الکجا سے بہ غوغا غلغلے بہین مدت گذر گئی کھٹکے سے ملے بہین</p>	<p>قدسی دو دہشتہ تھے جہر کے نور پر گھوٹے پہ آپ تھے کہ غلی تھی طور پر</p>
<p>۱۷۷ کعبہ میں آ رہے ہیں میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>	<p>۱۷۸ میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>	<p>۱۷۹ میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>
<p>الف ہنہیں یہ پاس رسالت مآب ی ایسی سعید لال کی خدمت ثواب پر</p>	<p>گو نہ خفیٰ قریب مگر دست رس نہ تھا تم خوب جانتے ہو کہ بابا کا لہجہ تھا</p>	<p>یچلی کی زرق برق بھی ساز و براتی پر غل تھا چڑھے ہیں احمد مرسل برقی پر</p>
<p>۱۸۰ میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>	<p>۱۸۱ میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>	<p>۱۸۲ میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو میرزا فتح علی خان کو</p>
<p>طاقت تھی جس کی کو وہ وقت کا میں تو بہ جان ہوں کہ دہلاؤ دہلاؤ گئی</p>	<p>انکے قدم میں جو کوئی دستگیر ہو السیا نہ ہو کہ دختر مٹا اس ہو</p>	<p>ملق بہین یہ کیسے نہ مرثیہ کے دیکھو ملے ہوتے ہیں دو جہنم کے</p>

<p>۵۷۲ سلسلے کے عود و غیرہ اشارت ہے جنگل کے سنگ پر بیٹھ کر مشکب کی حلقہ جو وہ فاقہ سنگ تیار سنگ کا اسے سنگت کیا افتاد ہے</p>	<p>۵۷۳ ایک سو بیس دن زخمی ہو کر یوسف جو پہلے تو جیل گئے تھے افزون پر ایک روز فقیرین زیادہ ہو کر غریب کیسے دراز</p>	<p>۵۷۴ ابو یوسف کی بیوی کی خوشنود صانع نے ایک لمحہ پر کھینچ کر پا پھیل جانے کی تے کب بزم کیا متصل کر گشت سے گھر</p>
<p>۵۷۵ بہرین میں جو گیسو کے بیج قلاب سے خفی پر کج ملک شب قداس حجاب سے</p>	<p>۵۷۶ ابو نظر پر یہ شب معراج ہو گئی حیرت زدہ تو کم ہوارات برہم گئی</p>	<p>۵۷۷ مدن کھینچے تو بھر کشش انکی بیان ہو قربان ہو لاکھ بار تو طائرستان ہو</p>
<p>۵۷۸ پیدا ہوا زلف و گوشت و خون کا کھارے قلاب میں سب سوار پر لطف عید و شب قدر میں ایک یہ طرف تو پہونچا خطا پہونچا</p>	<p>۵۷۹ کون زلف کی فنا میں ہو گیا تکھیا ہوا بیان ہو تو صفحہ پر تغذیہ سب سے فضل حکم کے خلاف باریک اس نقش کی ہیں آج</p>	<p>۵۸۰ خدا وہ بھون و وہ بین و قنار تا بندہ ایک چاند کے چھپے ہیں وصال مطلع پر صاف غور سے بنائیں خیال نظر پر دوس کا ابو پر جو خیال</p>
<p>۵۸۱ رستہ نہ بھول جائے مسافر بھون میں اک شب کا فاصلہ یہ وقت شرم و غم</p>	<p>۵۸۲ فکرین رسا میں جنگی ہوا بھی پہونچ رستہ تو بال بھر کا دور لاکھ پہونچ</p>	<p>۵۸۳ خون میں یہ نوہ ہمہ تن لاجواب ہے دیوان حسن میں ہی بیت انتخاب ہے</p>
<p>۵۸۴ معراج مصطفیٰ کی یہ توفیق نیاز اسکو کیے اندھ کے کاجا ناگر یہ زلف و رخ و نظیر الدلیں لوط یہ خضران حلقہ کا وسیلہ ہے</p>	<p>۵۸۵ دخو ذوق اکبر پہ چاند سی چین پر تو سے کیے فیر و مناسپ زمین قرآن کا کج مطلع نور قلاب میں آؤ نہ طلب پہ غیاس میں</p>	<p>۵۸۶ آج آسمان حسن و شرف و خلعت ابو یوسف وہ بلال تو پیدائی آفتاب منظور شمس و قمری کا سو حساب بان کی چلیں باغ و فلفل ابن یوسف</p>
<p>۵۸۷ دن جسکا ہر سعید مبارک وہ دن ہے ظلمت کو لے گیا تو پھر آب حیات ہے</p>	<p>۵۸۸ اوسکو جو اس چین کے برابر دیکھنا پھر اپنے آئینہ کو سکندر دیکھنا</p>	<p>۵۸۹ باریک بین سمجھئے مطلب ایس کا اوتیس کا وہ چاند ہی پہاڑ میں کا</p>





<p>۱۰۰          کیا بلبل چاکر کس لب طافہ پر          یہ کھٹکے سیات کسوں کی زبان تو          خود مہر حق سے لے کے فصاحت پر</p>	<p>۱۰۰          پشیمان کی ماہ راج کا جو پتہ نہ ملے          پھر مری کر جان بانی کی طرح          گر کے ہیں کاتب کاتب سے تو اور          لشکر میں نے قضا کی تو اور</p>	<p>۱۰۰          ملو دین تو بلا سونے کی بجائے          بڑے بلا بلا کے سوار اور          بان اسی کمان کے شوقدار زبان و          فرزند قاطعہ کے لب کا لبو</p>
<p>۱۰۰          اجماد پر زبان بلاغت نظم میں          قرآن کی ساری شان پر انکے کلام میں</p>	<p>۱۰۰          غل تھا عطر کا سر اسی لائیں جو زور ہو          اس کے نگاہ بد سے جو دیکھیں تنگور ہو</p>	<p>۱۰۰          گریز احمدی کی جبا کبھی دنیا سنو          انعام پھر وہ دون جو کسی نے دیا سنو</p>
<p>۱۰۰          مشکل پر وصف کو تو ترانہ نکال          غواطل جبرشن دکھا اب کچھ کمال          اس طرح میں صلیب کے چولے کا خیال          خود دیکھا مہربان سے ہر قاطعہ کمال</p>	<p>۱۰۰          دیکھو تو نہ صفت و ملک پر نشین          سب جو ہیں کی کوئی کی ضربین          سب جو ہیں کی کوئی کی ضربین          سب جو ہیں کی کوئی کی ضربین</p>	<p>۱۰۰          لایعین اس کے لئے باقی وہ تیر          سمجھے کہ اسلف پر طرہ و طوق          دریا چو کپڑا ہو ایلے سے بندوبست          جیوے بلان فوج ستم شکیلین</p>
<p>۱۰۰          قبضے میں آسمان کے خزانہ میں کے گنج          منہس ہنس کے بیدار ہیں در شین گنج</p>	<p>۱۰۰          وقت ادب پر مانع سے تیغ و سپر ہو          اے رسول دور کے غم نہ پھر ہو</p>	<p>۱۰۰          جنگل تھا سب سپاہ بجوم سپاہ سے          کوسوں چھی ہوئی تھی نرا کی نگاہ سے</p>
<p>۱۰۰          آج دو وقت کا فتنہ کھلے گا          زور ان کا تو نہیں شب لاف کا          گھوڑا تو فتنہ تو مستحضر العور کا          سب سے بجا ہو تو ازاد و آزاد کا</p>	<p>۱۰۰          کھلا لگا ہے قہر زاری میں شوق          بولے کہ یہ اس کی تیر و کباب جو          تہذیب اس جوان سے اور فتنہ کا جو          کھوئے ہوا آواز کیا زبان غلام جو</p>	<p>۱۰۰          اس طرح پھر کے شے سے وہ جان          اوختا ہو جیل کے کسے پر کج زور          پاپ سے آئے تیر اور وہ سے جوالا          دہشتے باغ رکھ کر کما جالی</p>
<p>۱۰۰          کیوں شور ہو نہ انکے قدم کے تباہ          ہمیں سے قہما ہو اہو سفینہ تباہ کا</p>	<p>۱۰۰          پیارا ہی بسیر پر مشرف ہیں کا          خوش ہو کہ خاتمہ ہوا فوج حسین کا</p>	<p>۱۰۰          دیکھا نگاہ قہر سے ہر تاجار کو          گویا خدا کا شیر ہو جس کارزار کو</p>

اس میں اگرچہ

وفاقی

<p>۱۱۵۱ اندازتہ نسیب ابو خوافی نثر جھجھک کو خفا نسیب ان میں صلیح جباتی ہوئی تھی صلیح غلات مثال بر چونچلے تھے صلیح میں پوچھا تھا اونچے</p>	<p>۱۱۵۲ نیز فتنے لگنے لگے ڈرتے جیو صفا سے پوچھ کے بیان کی تیغ تبار سب کا نظریں کو ننگی برفا تھا وٹنے حکم کے جو الف ہو گیا</p>	<p>۱۱۵۳ کالمہ جلی بیان دو صلیح نکلے دو صلیح میں گرم ہو گیا سب کے آئی ایک جھجھک کے سر نہ چھوئی اونچے سے ایک کو نکلے</p>
<p>۱۱۵۴ غل تھا کہ سب عالمی کا جلال اتھکا ہے فقہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار غل تھا کہ سب عالمی کا جلال اتھکا ہے فقہ ہر اک رجز کا نہیں ذوالفقار</p>	<p>۱۱۵۵ غل تھا کہ سر بلند ہو وہ بھی بہت ہے اکیر نے دی صدا یہ نشان ٹھکے غل تھا کہ سر بلند ہو وہ بھی بہت ہے اکیر نے دی صدا یہ نشان ٹھکے</p>	<p>۱۱۵۶ سالم تھے غل فدیہ نشان نثر نہ حق دونوں مدفوعین ایک کی گرد نہ تھا سالم تھے غل فدیہ نشان نثر نہ حق دونوں مدفوعین ایک کی گرد نہ تھا</p>
<p>۱۱۵۷ منہ کہ جو نسل علی آسمان ہے نہرا کی یونان زین کہ ریکل کہ کاج سینو میں دل ہے تو صفوں نشان ہے کیا سنو کی کا خاکہ بین میں باج</p>	<p>۱۱۵۸ فرات سے کہیں کی سب کی حکم بجائے لگا فتنے انار سب کی حکم سرخ و خوش کی وہ فتنی حکم کس بقا کو نہ تھی بیان سب کی حکم</p>	<p>۱۱۵۹ برہمن تھے یون کہ نثر جیو جلیج پتے تھے دل کہ آبر سب کی حکم باق اور تھے کوئی حکم جلیج باز نہ تھے صلیح کی حکم جلیج</p>
<p>۱۱۶۰ گردن نہ اونکی اوٹھتی تھی جو سر بلند ہے انداز سے رعب لٹھ فنیوں کے نثر گردن نہ اونکی اوٹھتی تھی جو سر بلند ہے انداز سے رعب لٹھ فنیوں کے نثر</p>	<p>۱۱۶۱ دل دل کی جال جو وہ جلیں بابو کا تھا جلی کی تھی جو تیغ کو کھوڑا ہوا کا تھا دل دل کی جال جو وہ جلیں بابو کا تھا جلی کی تھی جو تیغ کو کھوڑا ہوا کا تھا</p>	<p>۱۱۶۲ جو اونچی دو چار ہوا صاف جاب تھا فولا و موم مسم سب کی حکم جو اونچی دو چار ہوا صاف جاب تھا فولا و موم مسم سب کی حکم</p>
<p>۱۱۶۳ بوسن لٹش اب جو نثر نثر پیشی ہو گئی گھٹا کی طرف جو نثر لاکھوں تھے بڑا ایک اوکھو اور نثر نثر ار تیغ تو لٹھ سے سب کی حکم</p>	<p>۱۱۶۴ کہنی تک آئے جواوٹ کی تھی کس زب زب کا تھی نثر کی تھی کہنی تک آئے جواوٹ کی تھی کس زب زب کا تھی نثر کی تھی</p>	<p>۱۱۶۵ تھی استخوان نشان سب کی حکم وام زبہ تھا سب کی حکم تھی استخوان نشان سب کی حکم وام زبہ تھا سب کی حکم</p>
<p>۱۱۶۶ یون خندہ رو گیا وہ جری زنگا ہن جاتا ہر جسطرح کوئی اپنی سپاہ میں یون خندہ رو گیا وہ جری زنگا ہن جاتا ہر جسطرح کوئی اپنی سپاہ میں</p>	<p>۱۱۶۷ افزون تھی اونکلیوں کی ضابطہ کو جھکے میں روشنی تھی کھلائی کے دوست افزون تھی اونکلیوں کی ضابطہ کو جھکے میں روشنی تھی کھلائی کے دوست</p>	<p>۱۱۶۸ اوت کا کاٹ قہر کا خم منہ ملا کا تھا سب رنگ و رنگ فریت ٹھکے کا تھا اوت کا کاٹ قہر کا خم منہ ملا کا تھا سب رنگ و رنگ فریت ٹھکے کا تھا</p>



<p>۱۳۱ بل لکے تلوں کوئی لی بجا کر ہو نہا پسند خاک کے لب پر دھیر کچھ جو تیغ بستی زندی اور دھرو آہل سون چسے وہ باہی نظیر</p>	<p>۱۳۲ چشم و تیغ کا وہ گاد و گاد بجا کر آتش کی جاوین کی کین حجاب بیل خلی کہ پسی کے حکم کے کچھ نیتری باہن زہن زہن کے کچھ</p>	<p>۱۳۳ پیر اٹھان کو تو دشنام و حرات دیں چلے تھے سب کی کشت چاہو کو قادوری ش حکم قضایہ حب تہد سکے آئے تیرے چلے اسفند</p>
<p>چھوڑا سوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اک شور تھا کہ کھائی مچھلی نہنگ کو</p>	<p>جو ہر سے اسکا جسم جو اہر گاد تھا گویا گے مین حور کے ہیرے کا ہار تھا</p>	<p>پیتا سے علم تیرین برسوں گزاریا کے بس پھیکڑ و چڑھے ہوئے چلے مار کے</p>
<p>۱۳۴ تعب و تپ و تپ و تپ و تپ و تپ گر دیا تپ کی تپ تپ تپ تپ تپ یون تھا زین کے تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ</p>	<p>۱۳۵ پاسی بھی خون بھی کی اور تپ تپ من شاہ کی گیسٹا تپ تپ تپ تپ بج بھی اتر بھی خزان بھی سا بھی تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ تپ</p>	<p>۱۳۶ یزون کے بند بظلم و بھیان و نیم نیل فلم زبان و زبیرسان و نیم پار تپ تپ کے ہوئے گزراں و نیم ظفر سے اک تپ تپ بولان و نیم</p>
<p>۱۳۷ ہر اک کند دام بلا مین اسیر تھی واگن امان کی طرح کمان کو شیر تھی</p>	<p>۱۳۸ ہالی نے اسکے آگ لگا دی جو کمان اک آفت جہان تھی لگائے بھگمان</p>	<p>۱۳۹ سالم تھا پیش آئینہ تیغ جو نہ تھا شکر مین کونسا تھا وہ کیا جو نہ تھا</p>
<p>۱۴۰ فطرت پہلے کی فطرت سے کیا پہلے تھی کوتی تھی آج بہ آہل مری تھی نئی فطرت مری کہ کیا فطرت عباد فطرت پہلے تھی یہ سب بانی تھی</p>	<p>۱۴۱ کرتھی پمال صفوں کو جرتی تھی دشمن سے تھا سپاہ شقاوت کا تھی نیچو کو باہ نہ اس سے سپاہی تھی پیار تھی سے لاک تھی اسکو چھو تھی</p>	<p>۱۴۲ دفعہ جب بھی صفت تھا فطرت تھی چکی جو بقیہ صفوں کی بدل تھی دشمن پہلے صفوں کو اس کے کھڑی تھی سکھنا مین کو کہ مارے بھگت تھی</p>
<p>۱۴۳ پامال کر کے یون اچھین یہ مد تھا پھر سے بسی طرح جنگ بند سے شیر خدا پھر سے</p>	<p>۱۴۴ سکے پڑے تھے اکبر غازی کی جھکے ہو دیا بھی دہ گاتھا مین جہن خستہ</p>	<p>۱۴۵ ہو دیا بھی آہل تیغ سے بے پروا مطل تھا کہ تو فرما سکے ہاں ہاں</p>

<p>۱۳۱۱</p> <p>گویی بلادی غمخوارم درین گهی بیک سو کو خفت باری کو بگئی پاچه چوبی ساحل کو چرت گرداب کو بیک سو چپ پنهان</p>	<p>۱۳۱۲</p> <p>جیب کز سندیانست و بان نابست نه چو بود کدم آید گمان گمان چهارین چوبلیان تو فلکست نه گمان گم گم باریک سو سے آسمان گمان</p>	<p>۱۳۱۳</p> <p>ملواری جوار نو گمراہی بجای منزل و من اور غریبی میں غمخ کچھ اس میں اور اس میں مطلق غمخ دو کلمہ اسکو فاصلہ نہ تو غمخ</p>
<p>۱۳۱۴</p> <p>گھر امن کا جو بحر میں نایاب ہو گیا کانپن یہ مچھلیاں کہ جگر آب ہو گیا غل تھا وہ آگ دیکھا اس را دیا کہ بلوں دیکھیں نہ زما نہ من جسے ہو گے پانی</p>	<p>۱۳۱۵</p> <p>عزت میں نہ سنا زخم سوزی آکھن میں کھنکھانی کو جو سوزی من سے مری کی بونہی کو جو سوزی خجاک دوی اوپر تو دم کو سوزی</p>	<p>۱۳۱۶</p> <p>تھا اس گرو دین بدلاؤ انتہا تاکہ اٹھا جو نام کی جانب سے آں غبار بولانی فوج سے عمر سعد نا بکار جیسی لکے نہ پونہ کی کار</p>
<p>۱۳۱۷</p> <p>چشمہ ہی یا محیطی شرطی کہ نہری اسے گواہ ہم میں کہ زہر اکامہری گھوڑا نہ کیے تخت سلیمان روانہ تھا اسکے لیے تو جنبش رگ تازا نہ تھا</p>	<p>۱۳۱۸</p> <p>بار بار جلوہ دکھل قائم و مرتب منکین پر ز آجیو دم خورد گریہ حلقے بلیوں لکھلیا جیسے کمانے سے آتش فوج او با فاک سے</p>	<p>۱۳۱۹</p> <p>بلبل تھی غصہ کی صفا زانہ دیکھ لکھ شہر نشینان کھیا دین کوہ شہید دارے خود از دہ تھے غارت بلبل مشت کے چھپکے کا کوسا دین</p>
<p>۱۳۲۰</p> <p>اک نور تھا کہ لگی کائنات میں ریتی پو مچھلیاں تھیں سمندر فرت میں یون فح ساتھ ساتھ تھی اس اموار جیسے پیادہ چلتا ہی آگے سوار کے</p>	<p>۱۳۲۱</p> <p>قامت سے شان مروتی اسکار ہی سمجھے یہ سب کہ خوش رہے رست سوار ہی</p>	

۱۳۲۰

سمندر لیک جانور  
بلبل موشی  
آگ میں پیدا ہوتا ہے  
احد گ میں رہتا ہے  
اصاگ ہی اسکی  
غذا ہی مچھلیاں  
پانی میں  
ریتی ہیں  
گمراہی تھیں  
سکن بدل گئے تھے  
سمندر فرت  
رست سوار  
قامت ہی وہ



<p>۱۳۵ وہ خود جیکوڑ یکے دیکے جگمگاتے کیفیت شکر غلیظے کے گھونچے جگمگاتے نقال و بفرانج و مہیب و سیر درون تکاش غلیظہ اشک بھی تو تین تین</p>	<p>۱۳۶ بولاشک فوج لالہ کے سے بڑے مال نوشہ میں جو ہے صفت شکر بڑا مال نیشہ نہ کہ لکھ پینے کے کچھ لال لفظ جان و جبر میں کچھ نیل</p>	<p>۱۳۷ آباد لاکھ خشت و مسجد و قبر و زیاد نیشہ صلیبی نے کہا یا علی مدد نیشہ صلیبی نے کہا یا علی مدد نیشہ صلیبی نے کہا یا علی مدد</p>
<p>تبع و سائید شک زریان و گیو تھا کئے کو آدمی پر حقیقت میں دیو تھا</p>	<p>سر پر ہو کون تم خدا پر وفا نہیں اسپر کہ تین روز سے پانی ملا نہیں</p>	<p>دریاے موج خیر پر تھے وہ جاب تھا زہرہ شقی کا انگہ ملائے ہی آب تھا</p>
<p>۱۳۸ عبادہ بندہ پر کسے غرض کیا بیان آپ کے کیا کہانی تیرے ہو تو جیوان نیشہ میں پہلاک بوز و دیوان سرور کا زاری ہو کو نہا جوان</p>	<p>۱۳۹ ناری کی لگ لگتی سر کی کام بوز لگتی و کدو سے شکر پیہ کام کھجور کی لگ لگتی سر کی کام کریں جو تیرے پڑا کا سیر کی کام</p>	<p>۱۴۰ بھڑکے جا کر جو سخیلا وہ بھڑکے بوتے پھسل کے علی اکبر غبور آدمی وہ شکوہ و غمی وہ کمر و زور گر جا تھا اس قدر تو نہا تھا غبور</p>
<p>عباش ہر کہ فاطمہ کا بوسہ میں ہی کی عرض اس غم کی کہ بن حسین ہی</p>	<p>بید کیا ہی نام ہزار و نو مار کے اتر دلا اب فرسے لڑو کا اتار کے</p>	<p>سرسن میں پہاڑ کے سخیلا نہیں کبھی نخل ہر زور بھول نہا اتار نہیں کبھی</p>
<p>۱۴۱ کاش کہ میں جیسے دوست غلام نامہ کاش کہ میں جیسے دوست غلام نامہ کاش کہ میں جیسے دوست غلام نامہ کاش کہ میں جیسے دوست غلام نامہ</p>	<p>۱۴۲ نات کو تیرے لکھ لکھ کو تیرے نات کو تیرے لکھ لکھ کو تیرے نات کو تیرے لکھ لکھ کو تیرے نات کو تیرے لکھ لکھ کو تیرے</p>	<p>۱۴۳ مفتد بہ چہ کی کہ میں غلام نامہ مفتد بہ چہ کی کہ میں غلام نامہ مفتد بہ چہ کی کہ میں غلام نامہ مفتد بہ چہ کی کہ میں غلام نامہ</p>
<p>اشعار و ان پیال ہر سچ حساب میں سنہرا بھی خود ہی یانے شباب میں</p>	<p>لوٹا کیا فوس کی جو بالک سے بھیم برصفت میں غل ہوا کچلا منہ میں</p>	<p>دیکھ نہ راستی کا مزاج ادائی میں سبقت کسی پہ ہم نہیں کرتے لڑائی میں</p>

<p>۳۳۴          سب جانتے ہیں علی کی شان          سر کربن کی سب سے بڑی شان          علم کے سرور میں ان کی نورین بان</p>	<p>۳۳۴          جلال نبی زادین راجت کے لئے          نیز سے کسی جا پہنچنے کے لئے          پہلے ہی کیجیگا فتح اس لئے</p>	<p>۳۳۴          شان زلف و شاد منہ و زبان          پیر غنی میں شہزادان کا شان          سرکش خلیفہ کے سر کی شان</p>
<p>۳۳۴          مدح علی رسول خدا کی زبان پر          لاسیف و لافنی کی صدا آسمان پر</p>	<p>۳۳۴          کم تھے نیر بھی زور میں گروہ زیاد تھا          نیز سے کے بسد بند کا توڑ انکو ایسا تھا</p>	<p>۳۳۴          قربان زور و ضرورت نصرت نشان کے          کھل کر قفا سے بندہ گئے باز و کان کے</p>
<p>۳۳۴          زمین میں بھی دعوت گزرا          نبی کی طرف سے پیاری کلمت خدا          آمد و کوچی کیجیگا بھی اس کی طرف</p>	<p>۳۳۴          لکھا تیر نام سے لی تھا شعلہ          تھرا سے خود ان سے صد لکھ          بجائے کے اپنے تیر کی جانب سے</p>	<p>۳۳۴          نام نہ نہیں تیر سے نہ آواز کی کہ          نیز آواز کے شہزادوں کی کہ          بیسکڑ اور مہم بھی اس کی</p>
<p>۳۳۴          ساکن تیر آتش فرقت میں جلتے ہیں          شعلے تری تلاش میں باہر نکلتے ہیں</p>	<p>۳۳۴          باتا کہ ہر یہ تیغ سے جاے اماں تھی          دیکھا جو غور سے تو شان کی بان تھی</p>	<p>۳۳۴          سہا یہ دل کہ نگاہی سو فی کی جان پر          تارک زمین پر تھا لوکان آسمان پر</p>
<p>۳۳۴          تو لا تھی نے تیرے ہمکار کا دم          آئینہ دوش پہ لکھی باقرین پر          زیادہ سے زیادہ سے چلا تر</p>	<p>۳۳۴          بالاسے سو جو داند لو لیا دھونڈ          کہو سے تیر دھونڈ کے بند          چھپکی نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۳۳۴          مان اور عید میں روائی دیکھانے          پیر کا بین زور و شو جوانی دیکھانے          بان اور بان سیف بانی دیکھانے</p>
<p>۳۳۴          گزرا سحر میں کیجیے سے چھوڑا          گھر سے سب زمین پر لایا تھ لوٹ کے</p>	<p>۳۳۴          گردش بھی ہاتھ کی نہ بڑھ کے کچھ دیکھنے          حلقے کھلے تھے جو وہ اشارے میں دیکھنے</p>	<p>۳۳۴          تلو این کچھ گیندیں رم تیغ آزمائی ہو          آفت پاسو کے یہ غضب کی لڑائی ہو</p>

<p>۱۳۱۱ اس شمع بادشاہ خجستہ شعلہ بار ہو اس سوسا رستم کا رزار ہو اس برق کج کوئلے کے گردن کے بار ہو اس سیدین نامہ دوزبان دوزخ کا ہو</p>	<p>۱۳۱۲ عاری بن بنغین شمشیر کا شمع گل بین چرخ قمر و فشان شمع کیا سحر ساری بن عریان شمع کیا مورو کی بساط سبکیا شمع</p>	<p>۱۳۱۳ کشت کشت وار تازی بزم و دیسیہ پیرانی شمع کبدین مانی بن پناہ رواہ وہ پخت دل ضیفہ ار جنگ غلام ملک شجاعت کے بار ہو</p>
<p>۱۳۱۴ مان معرکہ ہر بن کے روالی بکڑ نہ جا چو شین نئی ہوں سب کوئی زمین کو نہ جا</p>	<p>۱۳۱۵ آہو کا اور شیر کا انداز اور ہی حقاکہ اور ہی اعجاز اور ہی</p>	<p>۱۳۱۶ زیبا و برق شعلہ فشان شمع کے لیے تین لکے واسطے ہو بہ ہن تین کے لیے</p>
<p>۱۳۱۷ تان غازیو کھانا ہون فقیر کی غل ہو درود کا عوض شوروادہ تولے و شمع ادھر سپر شاہ دین پناہ آواہ نیر او دھری وہ رو سیاہ</p>	<p>۱۳۱۸ دو جلیان سی کوئلے کی پناہ دھالوئے پڑتے اور پڑتے پناہ طاووس آہن برن پناہ چیلو پناہ لشکر کرکے پناہ کہ یہ جرت ہو پناہ</p>	<p>۱۳۱۹ اس دوپہ کی دھوپ تین کوئلے کی دو جلیان سی کوئلے کی تین کوئلے کی جسٹ بین شمع تین پناہ پناہ شعلہ شمع تین پناہ پناہ</p>
<p>۱۳۲۰ دو نوٹو معرکہ میں تین شمع کی باکین اوٹھی ہوئی ہن کمیت شمع کی</p>	<p>۱۳۲۱ غالب ہی ہن گو وہ قوی تر کیو سے غل ہی کہ لڑتے ہن بیدار دیو سے</p>	<p>۱۳۲۲ رخ پر ہر اس کچھ دم جنگ وجدل تھا نکو اصل رہی تھی بہا برو بہ بل تھا</p>
<p>۱۳۲۳ دو شمع او دھری خلد برین کا پناہ کشت او دھری لالہ شمع و گلین شمع کا فر او دھری شمع پناہ شمع حسب بر او سطوف شمع شمع شمع</p>	<p>۱۳۲۴ بڑھتی شمع شمع شمع شمع دب دب دب شمع شمع شمع شمع یون انفر زن شمع شمع شمع شمع یہ اضطراب جنگ میں عالم شمع شمع</p>	<p>۱۳۲۵ لکھتین بہ آکر تانغا ڈالاکم کوئلے لیکن کمان چرخ کمان شمع کمان او جھک سبکی بر جو اوٹھے شمع شمع بہتے شمع کمان شمع شمع شمع</p>
<p>۱۳۲۶ باطل چلا جس اتنے کہ حق کا ظہور ہی جہ ناری وہ ناری پھر نور نور ہی</p>	<p>۱۳۲۷ محلے نو دیکھ رخ سے جھلم کو اوتا کر اور سیاہ آنکھ نو شیر و ناکہ</p>	<p>۱۳۲۸ سچ کہتے ہن ہر اس میں کیا نور جس سچے میں شیر کے ہو تو کیونکر نکل سکے</p>

<p>محلہ</p> <p>شاگرد کا سپہ سالار اور دوست مکدوت اور دوست کے لئے چار مہینے میں جسم تو خوش فضا کا سار اچھا ہوا بخار رہے کی طرح</p>	<p>محلہ</p> <p>ملکوار روک کر یہ کیا اور اللہ رحمہ نہ لے نہ تو ہو گا کہ ہم بھی ملکوار روکے کا نہ تھا اگر یہ مقام بہتر ہے یہ نہیں ہے پانی کا مہینے کا</p>	<p>محلہ</p> <p>سیراب ہو چکا جو وہ سنگان کے کی غرض کیجیے یہ چچی پانی سے علق فرمایا شہنشاہ بن شہنشاہ کا جو آب جیات ہو تو یہی نہ ہو نہ لے</p>
<p>محلہ</p> <p>تاب و تو انکو حرب میں مارا ہوا تھا وہ ترغ زبانی زہر کا مارا ہوا تھا وہ</p>	<p>محلہ</p> <p>فیاض ہیں کریم ہیں ابن کریم ہیں دشمن پر رحم کرتے ہیں ہم وہ ہم ہیں</p>	<p>محلہ</p> <p>دوسلے دیو سے بہن چشمہ کو شری چا میں یہ آب نہر خاک ہے اپنی نگاہ میں</p>
<p>محلہ</p> <p>خالی زمین میں مونی پڑھتی تھی منہ کو چھوچھو کر کے شفی کا تھا خوب ملو کر اوٹھنے لگا یہ شہنشاہ شہنشاہ اور عیدین اجل کی ہر</p>	<p>محلہ</p> <p>فندان استغنیٰ ہے لب نہیج گلداز پوشہ کر زبان طعن سنگان کی کاوار آواز دی کمان نے زبانی شہنشاہ سوفار سے صدای کہ سرش میں</p>	<p>محلہ</p> <p>دو چار گاہ جو دور سے دیکھا یہ بھرا ای صبار رسول کے عرش کا سیراب سب سبیں کے گویا شہنشاہ</p>
<p>محلہ</p> <p>مہلت ابھی ہو ترغ و سپر کہ سب حال باقی ہو کہ ہوس تو اوت بھی کمال</p>	<p>محلہ</p> <p>ہو خوف ضرب ترغ سے طالب پناہ کا بولی سپر کہ بھر گیا ترغ رو سیاہ کا</p>	<p>محلہ</p> <p>کیونکر نہ صبر و شکر میں ایسا کمال ہو کیونکر نہ ہو کہ ساقی کو شہ لال ہو</p>
<p>محلہ</p> <p>بولا سپر کو فرق بہر کو وہ بیخود چلتا ہوتا ہے ہو چکا ہے ہر کیل سیدان کو ہونا کا کو کہ کلسور چھوڑی کر اس کیلے میں ہر کیل</p>	<p>محلہ</p> <p>لے آیا آب سلت غلام صدف پانی پر گر پڑا وہ کو شہنشاہ کی پتیا ظالم نے سامنے جو سیاہی لگا لگا ہے پہلے سے شہنشاہ کی کج بلو لکھو</p>	<p>محلہ</p> <p>شہنشاہ کے شہ کو صدف کی کلسور منزل اسد شکار ہے آیا وہ شہنشاہ نغور کیا کہ اوگ بزل شہنشاہ مان اب تو نازہ دم ہوا شہنشاہ کی</p>
<p>محلہ</p> <p>ہر چند ہاتھ دھوئے ہوں اپنی جہالت مہلت ملے تو لی لون میں پانی فرات</p>	<p>محلہ</p> <p>ترخیا جو قلب شہم کے سامنے چھوڑ اوٹھا دھوا ان جگر سے کہ آئینہ</p>	<p>محلہ</p> <p>ہنسا ہو کیونکر نہ ہو جس کو تو نہ پانی تو لی چکا ہو میں اب ابرو نہ کو</p>

<p>۱۸۱ عکس میں پڑا وہ جتنا دیکھ کر رو کے سارے وار بھانسا کھپ لہر اسی تھی فرق پر وہ مہاجی ظن مارا جو باغ و بہار کی کوئی تریہ</p>	<p>۱۸۲ فرما یا شہنشاہی اور علی اکبر چچا میں کیا دنوں نہیں ملایا لی بچا کو شہید شہید حق کو تھار ابرو اٹھا مظاہر میں اپنے نہایت کریم</p>	<p>۱۸۳ آگے آگے چھوچھ سے لشکر کے بار بار مابین راہ تہنوں میں من مو گیا فکا ابا اوسط میں آپ ادھر چچا غل جو دھار اب آئے نہ پائے تار</p>
<p>۱۸۴ چھوڑ اسوار کو نہ فرس کو نہ تنگ کو اٹ شو رتھا کہ کمالی مچھلی ہنگام دو عالم کے راز جو بدوہ پہلو جیکر پر اوٹھ کے پیکر کے لالاک</p>	<p>۱۸۵ روٹی بھری ہوئی تین علی علی علی روٹی بھری ہوئی تین علی علی علی راڈ وکے روٹے کو شہید نے گھوڑا اور کے فوج میں دو باجو</p>	<p>۱۸۶ نہرے ملا دو سینے کو ڈونکو پیر کے کشتہ کرو وہیں علی اکبر کو گھر کے روکھا خام فوج ناک نہ نہ کی گھوڑا اور کے فوج میں دو باجو</p>
<p>۱۸۷ افلاک سے گزر گئی ساونت کی صدا اکی خدا کے عرش سے ہمت کی صدا دیکھ کر حشرین کی جانب سے دیکھ کر حشرین پر عجبیہ میں شجاعت</p>	<p>۱۸۸ سب طور تھا وہاں جہاں بڑھا جلد نہ تھے غضب تھا نہ آقا قلب جو جہاں کے جہاں اور خوف گھر کے آگے ہنسنے پر آگے بڑھتے</p>	<p>۱۸۹ لاکھوں سے معرکہ میں کوئی یون لڑا نہیں غل تھا کبھی عرب میں رن رن پائے نہیں کہ دو دنیا بنی صدائے جہاں کے دو باغ و بہار میں شہید کی</p>
<p>۱۹۰ موت آئے اب تو روح کو اٹھانے کبھی دعا کہ جلد شہادت نصیب ہے دیکھ کر حشرین کی جانب سے دیکھ کر حشرین پر عجبیہ میں شجاعت</p>	<p>۱۹۱ یوں حمد و رتھے تیغ روتی قطار پر جاتا ہر شہید جس غزائے کوئی ڈار کہ دو دنیا بنی صدائے جہاں کے دو باغ و بہار میں شہید کی</p>	<p>۱۹۲ رہنمائی تو بھی جو ہو اوہم بھی ہو رہا افسوس میں ہی ہو کہ بابائے دوزخ کہ دو دنیا بنی صدائے جہاں کے دو باغ و بہار میں شہید کی</p>



<p>۱۹۱ تکامل پس کے شیناں سبھی چھا چکا حسرت سے شمع کی کھنڈا اوس ہزار نور کا کھنڈا ہو گیا ہے ایک ارباب جو کچھ کہے ہو کچھ نہ</p>	<p>۱۹۲ سینہ توڑ دیا تو خیالی تیرج چھوٹی تھی اگلے ہاتھوں نے منہ چھو انکا ہوا اتنا پسید ہو گئے ہیں نہایت جیسے ہوئے تھے کوئی</p>	<p>۱۹۳ ہو چکا ہے جاگن اجودہ آتش دینا سیاہ ہو گئی شمع کی کھنڈا دور سے اگلے ہاتھوں کی جاوے لہ میں آئے جگر کو تھلے ہو قتل گاہ میں</p>
<p>اوڑاؤ کے طے جو کرتا بخار اہ نواب غل غل تھا کہ پر خدانے دیے ہیں عقربہ</p>	<p>تڑپا تا تھا جو کچھ دیکھتا تھا نہ کان خسلا تھا کہ دم نکلتا ہو کر پل جوان کا</p>	<p>چاروں طرف جلال میں جاتے طرح بچے کو کھوئے شہر تڑپا تا ہو جطرح</p>
<p>۱۹۴ تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے نہی ہوئے تھلے تھلے تھلے تھلے دو تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے رہتے تھلے تھلے تھلے تھلے</p>	<p>۱۹۵ چاروں طرف تھلے تھلے تھلے ابن نہ کیا تھلے تھلے تھلے ہم میں کی تھلے تھلے تھلے بکس تھلے تھلے تھلے تھلے</p>	<p>۱۹۶ دو تھلے تھلے تھلے تھلے تھلے ہم میں کی تھلے تھلے تھلے خفا کی تھلے تھلے تھلے کھنڈا کی تھلے تھلے تھلے</p>
<p>مجموع شیرج میں تھا اوس جو ہم نیز سے پہر نیز کھا ہے جو ہم جو ہم</p>	<p>کر دے نہ کوئی علی الکر گذر گئے دیکھو تڑپا تا ہیں کہ شہر گئے</p>	<p>تشویش تھی کہ ماور الکر تھلے خسے بہت فاطمہ باہر تھلے</p>
<p>۱۹۷ تھلے</p>	<p>۱۹۸ تھلے</p>	<p>۱۹۹ تھلے</p>
<p>گلوے کبد کے خون کے وڑیرو نہیں گھوڑ پیہ یا علی ولی کہے رہے</p>	<p>جو حملہ ورم تھا شیخ دوم نوان کے دم توڑتا ہو اب وہی مچھول کھل</p>	<p>آباد گھر حسین کا تاراج ہو گیا خورشید و پہر سے غروب آج ہو گیا</p>

<p>۱۰۱ بیا صحت پاپا کہ در دھو دھو چو پست پست عین جوانی بیا و حسن کوئی خندان فراق بیا چو بیا جان کنی بیا و تو بیا</p>	<p>۱۰۲ دیکھا کہ جسم تیرے میں بیا دم بیا کہ بیا بیا بیا منہ رکھ منہ بیا بیا بیا سب بیا بیا بیا بیا بیا</p>	<p>۱۰۳ مرے کی جسے فصل بھی اسے فضا کی وا حسرتا کہ میرے سے وفا نہ کی</p>
<p>۱۰۴ یون قافلے سے جو شاہ کی بیا سب بیا بیا بیا بیا بیا</p>	<p>۱۰۵ بولو تو منہ سے کہ میں بیا سو کھی زبان دھکا کہ بیا</p>	<p>۱۰۶ کاک صدا آتی کہ بیا بیا اوتھل ناخ فاطمہ زین بیا</p>
<p>۱۰۷ غیرت میں کوئی بیا بیا وا حسرتا کہ بیا بیا</p>	<p>۱۰۸ جان بیا بیا بیا بیا اوتھو صبر بیا بیا بیا</p>	<p>۱۰۹ درد جگر میں نہ اجل کا بیا عیدار دیکھو تو سا فروانہ بیا</p>
<p>۱۱۰ خیر آگے آگے جاتے ہو تم اسرا تو گو ہم شکستہ پاہن پر سرخدا تو</p>	<p>۱۱۱ سید سے بغض ہو سپر بدھقان کو گیہر سے بہت ہیں خون کے پیکار کو</p>	<p>۱۱۲ دور سے تیرے بیا بیا واسن غائب تیرے بیا بیا</p>
<p>۱۱۳ بھلا نہ اب جی نہ تاتے مراد جی تیرے بیا بیا بیا بیا</p>	<p>۱۱۴ کروٹ امام میں کی بیا کو لا جو نہ بیا بیا</p>	<p>۱۱۵ نرم پاجو دل تو لحن جگر سے بیا روحی فدا کی کہ بیا بیا</p>
<p>۱۱۶ گھر جبکہ دم سے بدوہ سعاد و شاک قدرت خدا کی پر چہ بیا بیا</p>	<p>۱۱۷ انیٹی زبان تو بھونٹ بھی بیا گہر میں گرم پوہل بھلے بیا</p>	

<p>۵۱۴          اس غل اوچھڑے کے ہونے کی وجہ سے          اس سناخ کی بدولت رائے کو مٹا دیا          چھوڑ کر دیکھنے کی زبان دورین پر</p>	<p>۵۱۵          ہر کہہ کر تو گھبراہٹ والے لالہ          جاکل میں ہے چلے کب کے کب کے          کہ خاک پر تیرا پرورش کیا          کہ جس نے کھنڈے پر وہ فوس</p>	<p>۵۱۶          ای بیچ دار کیسوں والے شکر          ای یادگار کیسوں والے شکر          ای سگبار کیسوں والے شکر          ای بیچ چار کیسوں والے شکر</p>
<p>۵۱۷          آفت میں ایک کو خبر دست و پا نہ تھی          سر پر کسی کے مٹی نوکسی کے روانہ تھی</p>	<p>۵۱۸          پیٹھ کی بین کہ کے بن باش باش          بٹھلا دو ماتم تمام کے لکڑی لاش</p>	<p>۵۱۹          دہا سپاہ ہو گئی رستہ بہاڑی          جیگل اب سا ہوا ہر اکھر اوجاڑی</p>
<p>۵۲۰          سب کی بوجہ میں ایک بیٹھ جاکھل          غم خاک میں دو شہر کی بوجہ میں          سید تھی زینب کی تربیب بوجہ میں          چلائی تھی کہ غور سے اسے بوجہ میں</p>	<p>۵۲۱          لونا اجل نے میرا بوجہ لکھ کر غنیمت          خونین و بوبو دیا سدا غنیمت          بونہر سے کیا شہر بوجہ لکھ کر غنیمت          برچی کی اس غنیمت</p>	<p>۵۲۲          ای بے گلبدان اگر بوجہ میں          ای بے گلبدان اگر بوجہ میں          ای بے گلبدان اگر بوجہ میں          ای بے گلبدان اگر بوجہ میں</p>
<p>۵۲۳          وہی ہوں واسطہ میں رسالت بناگا          رستہ کوئی بنا مے مجھے قتل گاہ کا</p>	<p>۵۲۴          اس عمر میں یہ گل جو ابی کا جھل ملا          بستی مری لٹی تھی کب ابی جھل ملا</p>	<p>۵۲۵          لاکھوں سے سوکر پیش آفتاب میں          دوو کی پیاس لے تجھے مارا سناپ میں</p>
<p>۵۲۶          کہہ چوٹا نہ بچھ قتل گاہ کا          زنجی کو جین شہر وہ جھل ملا          حسین چھاپا قندہ مادل کی          پو شہر وہ جھل ملا</p>	<p>۵۲۷          ای بے خوش نیل تھی ابی جھل ملا          ای بے خوش نیل تھی ابی جھل ملا          ای بے خوش نیل تھی ابی جھل ملا          ای بے خوش نیل تھی ابی جھل ملا</p>	<p>۵۲۸          وہ بھینچ جی کی تھی ابی جھل ملا          مان صدف جی کی تھی ابی جھل ملا          کھانجا کا قندہ مادل کی          جی بھینچ جی کی تھی ابی جھل ملا</p>
<p>۵۲۹          مانکا پیام کہہ اوستہ دیکھ کوئی ہوں          اپنے مرادوں والے کو لینے کوئی ہوں</p>	<p>۵۳۰          عاشق کے دل کو صبر کمان ہر فراق میں          گھڑت مکھ پڑی ہوں سر اشتاق</p>	<p>۵۳۱          غربت میں شوق سے شہر الکاسا          جگر ٹھکا کے پرد میں بابا کاسا</p>



جہاں پہنچاں غم کا رونا  
 غم العنت کرتے ہیں  
 جی کے مال سے تیرے لئے  
 یہ اعلیٰ درجہ کی  
 یہ وہ شہر جو ان کی  
 یہ وہ سید کی جو  
 اگر کوئی شہر چاہے  
 اسے اس کو مال کی  
 حکیم فاضل تیرے  
 خدا کو تیرے  
 خدا کا کارنامہ  
 خدا کا دوسرا  
 جو ان کا ہے تو ان کے  
 جی کے مال کی خاطر

جی کے مال سے تیرے لئے  
 یہ اعلیٰ درجہ کی  
 یہ وہ شہر جو ان کی  
 یہ وہ سید کی جو  
 اگر کوئی شہر چاہے  
 اسے اس کو مال کی  
 حکیم فاضل تیرے  
 خدا کو تیرے  
 خدا کا کارنامہ  
 خدا کا دوسرا  
 جو ان کا ہے تو ان کے  
 جی کے مال کی خاطر

جہاں پہنچاں غم کا رونا  
 غم العنت کرتے ہیں  
 جی کے مال سے تیرے لئے  
 یہ اعلیٰ درجہ کی  
 یہ وہ شہر جو ان کی  
 یہ وہ سید کی جو  
 اگر کوئی شہر چاہے  
 اسے اس کو مال کی  
 حکیم فاضل تیرے  
 خدا کو تیرے  
 خدا کا کارنامہ  
 خدا کا دوسرا  
 جو ان کا ہے تو ان کے  
 جی کے مال کی خاطر



<p>۴۱          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          دل کو لگا کر تیری خوش طبع کا داغ          آجھو کانوں کو تیرا نور طبع کا داغ          مرزا جوان بیٹے کا یہ جو جگر کا داغ</p>	<p>۴۲          ہر دم بیکار نہ تھے کہ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          مرزا بیٹے کا یہ جو جگر کا داغ          آواز دوشیزا کے پیچھے میرٹھ</p>	<p>۴۳          بیٹا بیکار کو بہت بے خبر ارٹوں          بیکس بیوں بیوں بیوں غیب کا داغ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          خوف میں مبتلا ہوں بیکار کا داغ</p>
<p>یہ حال ابن فاطمہ کے دل سے چھپے          زخم جگر کے درد کو گھائل سے چھپے</p>	<p>اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ</p>	<p>بولو پیر سے نشہ دانی کا واسطہ          صورت دکھاو اپنی جوانی کا واسطہ</p>
<p>۴۴          جب جرجی کھائے گھر میں زین کا حال          فرزند فاطمہ کا روضہ کی لہجہ          مرزا کا جسم یک بین خوشی کی لہجہ          جلیانے تھے شہید ہوا با بے حال</p>	<p>۴۵          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ</p>	<p>۴۶          صدف سے پیر شہید کو شہید کی لہجہ          باغ حبابا میں آؤ پیر شہید کی لہجہ          فاش و نامردی اس دور کی لہجہ          روروں کے کیوں نہ دروغ کی لہجہ</p>
<p>تھامے ہوتے کلچے کو گھر آجے تھے          اک اک قدم پہ پھوڑیں کھا کھا کرتے تھے</p>	<p>اکہر سب بھال کو کہ نہایت ضعیف ہیں          بدیٹا ابھی جو ان ہو تو ہم خوف ہیں</p>	<p>اک داغ خیرت خلق سے جانے کا گلیا          ارمان مانگو بیاہ د جانے کا گلیا</p>
<p>۴۷          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ</p>	<p>۴۸          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ</p>	<p>۴۹          بیٹا بیکار کی لہجہ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ</p>
<p>دیکھی جو کوئی لاش تو گھر کے گھر سے          جلدی کبھی پہلے کبھی غش کھا کر پڑے</p>	<p>فرزند فاطمہ کی جھین پیچہ رسم کہ          اے میرٹھ میرٹھ میرٹھ میرٹھ</p>	<p>طاقت جو تھی بدخون وہ میرٹھالی لگا          اب تم ہماری آنکھوں کی مینائی لگا</p>

<p>جی چاہتا ہوں کہ چھوٹے بچوں کا ہونا میں پر رکھنے کیسی خوشگوار دیکھوں پونے لمبے ہونے چاہئے کہ خیر بچوں</p>	<p>میں نہیں کہوں صدق الہی میں درود دل سے کہیں چاہوں چال کر کہ آج کو ہے چھوٹے بچوں</p>	<p>آقا زینبین حسین اچھی خانہ میں گو یا زینبین چو چو سے اور انجمن میں پاس تھیں روڑ کا وہ آقا چاہوں</p>
<p>اکبر کے سے لپٹو تو بابا کو کل پڑے اب ہر یقین کہ منہ سے کچھ نکل پڑے</p>	<p>اکبر جو ملے تو خیر جانے گا سہیل ورنہ ترب کے خاک میں ہو جائے سہیل</p>	<p>سو کہتے تھے ہونٹ پیاس کی کچھ نہ پانی لیکن طلب اس کی زبان آفتابہ پانی</p>
<p>اکلی جی طرف سے نہ الگ کی جی اگر کوئی بجا نہ نہ نشہ کر لیا سچائی کے حال پر اب حکم کا جی</p>	<p>کتنے تھے اہل ظلم کیاستبدانہ حضرت کے نور سے تھیں تھیں تھیں اس نور ان کو آیا تھا تھیں تھیں</p>	<p>چوچہ بی بی کی بونگہ سنی ہے رہو اس سے جدا ہوا ہوا ہوا گھبراہٹ سے تھیں تھیں تھیں</p>
<p>برچی بستی کی کھلے وہ پیار اگد گھلا اس فوج شام چاندی سا کہ ہر گھلا</p>	<p>دو بار گئے گئے وہ خانہ جی بھلا گھوڑا کسی طرف او لیکر نکل گیا</p>	<p>مانند شیر جو ہوتا تھا فاش زین پر ہوندرین شہک ہی تھیں لہو کی بون</p>
<p>ای عالم کیان ہر انجمن میں اوسکی ناش میں میں میں میں اب خطیب بہت ہوں بیچتا ہوں</p>	<p>میں وہ چہن تھا وہ چہن سبیل سے کیسی بھول چلا شیر زبان شکستہ نہ لے</p>	<p>برچی کے ساتھ چلے نکل آیا تھا ماں گل سخن کی قبا ہون میں ملا ایک ہاتھ میں اک ہاتھ میں</p>
<p>کیا قتل کر کے جاہ میں لاشہ کر لیا کیا زہر خاک بر سر قمر کو چھپا دیا</p>	<p>جہے اوس کے حق لشکر میں ہوں پان کے جی لوگ اوسکی ہوا پی</p>	<p>پہنچا گل بہ تر تو دم اوس کا رک گیا ہاتھوں سے دل کو قلم کے گھر چھپ گیا</p>

<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال تھا وہ پو پو صفحہ میں عظیم الشان تھا آزاد وال اوسے چوبدر کس ل تھا بانی محمدی کا وہ قاتل نہ تھا</p>	<p>سکھو ایکا ہے شہنشاہ عالم مہنگل منصف تری آوازے تار دوڑے گئے جواں پالان بفر دیکھا کہ غش پڑا دیوین پو پو</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ دی بال بال تھا وہ پو پو صفحہ میں عظیم الشان تھا آزاد وال اوسے چوبدر کس ل تھا بانی محمدی کا وہ قاتل نہ تھا</p>
<p>یہ داغ دل حسین کو پہلے پہل ملا برجی سے اوسکو مار کے کیا ٹکڑا ہوا برجی سے اوسکو مار کے کیا ٹکڑا ہوا</p>	<p>دیکھا اوسے کاتو دل تھر تھر گیا اتکھوتے پنچے شہ کی اندھیرا گیا اتکھوتے پنچے شہ کی اندھیرا گیا</p>	<p>اب والدہ سے تائب قیامت فراق ی مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ی مادر کے دیکھنے کا بہت اشتیاق ی</p>
<p>سوراس الم سے کھینچے بیکریا میں لگ گیا تباہ ہوا کھرا و جریا کسی بنو جان ضعیفی میں ہے کھینچا گیا سب بی بی کی زب سے کاٹنے لگا گیا</p>	<p>لش سے دوڑے لٹے لٹے لٹے لٹے کاخی زمین تریب کے جو کی آہ درد جلالت نے تھے نہ غم کج جی کا پیش اوال ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل ل</p>	<p>شہ کے کما کھری پو پو پو پو پو پو آؤ میں سے جلوتی تھیں اوسے پو پو فرزند کو جو لیکھا قاتل کا لال سے جی میں پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>صدقے گرد پدر کو اب اوس نو پو پو تلوار لاکے پیر دو خلق حسین پر تلوار لاکے پیر دو خلق حسین پر</p>	<p>میں دیکھتا ہوں باؤں میں گری گری اٹھارو بن برس میں بیکر پھر گری اٹھارو بن برس میں بیکر پھر گری</p>	<p>جلالت شاہ دین کہ جہانے گزر گئے مادر کو دیکھنے بھی نہ پائے کہ مر گئے مادر کو دیکھنے بھی نہ پائے کہ مر گئے</p>
<p>اب جان بلب بون آج شاہ بلب وہ غصیب کو کھینچے کلشن بلب حسرت ہے کہ وہ بلب بون و بلب</p>	<p>تقدیر کی ہے جو آج بلب بلب وہ غصیب کو کھینچے کلشن بلب حسرت ہے کہ وہ بلب بون و بلب</p>	<p>اب جان بلب بون آج شاہ بلب وہ غصیب کو کھینچے کلشن بلب حسرت ہے کہ وہ بلب بون و بلب</p>
<p>آلودہ خون بھر اہوا چہرہ گردے فہل سالوٹا ہون کلچے کے درے فہل سالوٹا ہون کلچے کے درے</p>	<p>بدلے عصا کے مانع میں بیٹے کا ہم ہو ہر آرزو جانے سفر ہو تو سا ہم ہو ہر آرزو جانے سفر ہو تو سا ہم ہو</p>	<p>دو جانب میں خون کی اتھری لگا ہین سہرا تو جین دکھ کے کو قتل آئے ہین سہرا تو جین دکھ کے کو قتل آئے ہین</p>



۱۔ چمن کے شبنم ہوں جا تو کون کون  
 اوں کو دیکھ کر شبنم کی بلبلیاں  
 ۲۔ لاش سپر کو لیکے مقل میں جو عالم  
 بہاں جاوے گا اسے مین ملو کلام  
 ۳۔ لکھو چالی علی اکبر ہاں ہم  
 گوہر خضر ہاں پر رونے کو کہ سنیں  
 ۴۔ سلام کو کون کون  
 سلام زمان کو کون کون  
 ۵۔ تصویر میں تصویر میں  
 تصویر میں تصویر میں  
 ۶۔ جلد مولیٰ میں تصویر میں  
 زمین پر شہر میں تصویر میں  
 ۷۔ بہت کچھ کیا کر کے ہے  
 شامی میں اور آسمان میں  
 ۸۔ زمین سرسبز و آفتاب قیامت  
 قلم پر بہت ساریاں

۱۔ شہنشاہ کا زور نہایت ہو کر  
 جتنے کیسے قدرت کی بلندی  
 ۲۔ دکھاوے زور نہایت ہو کر  
 بہت اکبر و مسلمان  
 ۳۔ نیک و غم کی شکر کے لئے ہے  
 عجیب خلیان اخوان  
 ۴۔ کباری است ہر گراں  
 ضعیفی میں بارگراں  
 ۵۔ زمین کی جگہ جگہ کر کے  
 وہ کیوں سکھاتا آسمان  
 ۶۔ فخر و شہر میں کیا ہو  
 عجب نام اہل جہان  
 ۷۔ جگہ کے بن سرستان  
 سرخشاں اسکان

۱۔ شہنشاہ کا زور نہایت ہو کر  
 جتنے کیسے قدرت کی بلندی  
 ۲۔ دکھاوے زور نہایت ہو کر  
 بہت اکبر و مسلمان  
 ۳۔ نیک و غم کی شکر کے لئے ہے  
 عجیب خلیان اخوان  
 ۴۔ کباری است ہر گراں  
 ضعیفی میں بارگراں  
 ۵۔ زمین کی جگہ جگہ کر کے  
 وہ کیوں سکھاتا آسمان  
 ۶۔ فخر و شہر میں کیا ہو  
 عجب نام اہل جہان  
 ۷۔ جگہ کے بن سرستان  
 سرخشاں اسکان





<p>۴۱ کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارغی کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارغی کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارغی کیا خبر ہے وہ جو کہ بیاں ارغی</p>	<p>۴۲ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>	<p>۴۳ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>
<p>۴۴ صابر بھی مرثیہ ہیں وہ کیا رنج و الم اک داغ ہو اولاد کا اگلی کا غم</p>	<p>۴۵ سب دکھ ہوں پہ خالق بیدار کی داغ اپنا کسی بجائی کو بجائی نہ دکھا</p>	<p>۴۶ اک کوئی نہ مانا جانے والے ہو دھون محبوب جو ان گود کے ہائے ہو دھون</p>
<p>۴۷ جان نہ لے لکھا ہے وہ دم نہیں لیا جان نہ لے لکھا ہے وہ دم نہیں لیا</p>	<p>۴۸ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>	<p>۴۹ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>
<p>۵۰ دولت بڑی بیٹے کا اور بجائی لکھنا السنہ کیسے موت ہی تمنا کی کاجینا</p>	<p>۵۱ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>	<p>۵۲ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>
<p>۵۳ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>	<p>۵۴ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>	<p>۵۵ مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون مرثیہ زبانی فزون</p>
<p>۵۶ بہر صوفی نگران گلشن اولاد کو دیکھ بر چھی او سے لکھی ہو شمشاد کو دیکھ</p>	<p>۵۷ منظوم سے باغ انفس سر کا پوچھو گر پوچھو تو سبیل سے مراد رکھا پوچھو</p>	<p>۵۸ حین غم جاں گاہ میں مشکل ہو بشکا بھڑکا کیجیو نہ نہیں دل ہو بشکا</p>

۱۰  
بن خاں شہین زبیر و علی و حسن و علی و حسن  
اور سانشہ کو غوغا میں لے کر گئے اور  
والت کو سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۱  
مردان کو سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۲  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۳  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۴  
نہن او کا بھائی لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۵  
جو کئی یحییٰ بنین و الدہ کیا ہو  
وارث کا نام اولاد کے لئے ہے

۱۶  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۷  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۸  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۱۹  
ہو دینے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۲۰  
ابن خاں سے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۲۱  
کئی یحییٰ بنین و الدہ کیا ہو  
وارث کا نام اولاد کے لئے ہے

۲۲  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۲۳  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۲۴  
فرمانے میں لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور  
سبیل کے لئے لے کر گئے اور

۲۵  
پہنچ جاتے ہو گا ورنہ پہنچنا  
کیا بجائی کے نام میں برائیاں

۲۶  
نصیری پاس ایک چیت میں کھڑا  
تھا علی ابن کی سرے لاش پڑی

۲۷  
حضرت کے اما اب سر و بدن کو رو  
عباس کو پس و چہین فرزند کو رو

<p>عالم نہیں بن لو لاش جو کچھ کی جاوے چوہا کی تصویر کیا ہے کی جاوے بیکل نہان کی ہے کی جاوے میں خوی خستہ کی جاوے</p>	<p>عالم پتے ہی خستہ تو وقت کی جاوے منہ کو بیاہجانی کی جاوے فرز کا نہ خستہ کی جاوے نہیں خستہ کی جاوے</p>	<p>عالم صفت کی سنتے نہیں خاندان کی جاوے بازو میں ہلائی ہوں خستہ کی جاوے اوٹھو تو چھوڑ دو کی جاوے بہرہ کی جاوے</p>
<p>کس پیاس میں تہا یہ منہ روتے کر رہی کس نشان کچھ جانی پہ نشان کچھ پر رہی</p>	<p>روئے بھی نہ دیتے تھے سوچی ہو رہی حد کی گئی تھی سو سو اور سو رہی</p>	<p>ہر فرش کی جا خاک بن نہا کر کے پئے تکبہ تو دھرو چاند سے خفا کر کے پئے</p>
<p>عالم دل کھول کر رو کر تے اور کچھ کر رہی بیاو نہ خستہ کی جاوے نظارہ کھلا کر دیکھ کر رہی جہاں خستہ کی جاوے</p>	<p>عالم بہن کچھ اور کچھ کر رہی آواز کچھ کر رہی کیا کیا کر رہی کر رہی</p>	<p>عالم بہن تو عارف تھی کچھ کر رہی گر دینا کچھ کر رہی اب کچھ کر رہی کچھ کر رہی</p>
<p>کیونکر انہیں یہ نشہ دمان باہن کر رہی داوی سے کسکے یہیں مان باہن کر رہی</p>	<p>غفلت تھیں ایسی کہ کوٹ نہیں لیتے نیند آج یہ کیسی کہ کوٹ نہیں لیتے</p>	<p>بر دریس میں رہا دیکھے کسکے بیٹ معلوم یہ ہو تا کہ تم مرنے بیٹ</p>
<p>عالم دور دور سے یہ کچھ کر رہی بیچاؤ کی کمان لاشہ کچھ کر رہی سامان کچھ کر رہی</p>	<p>عالم داری میں یہ کچھ کر رہی جہاں کچھ کر رہی واری میں کچھ کر رہی</p>	<p>عالم بہن کچھ کر رہی مان بہا کچھ کر رہی نصرت کچھ کر رہی</p>
<p>تالوت بھی اوٹھو انہیں سکتا رہا کس عالم غربت میں ہو اسے ضرر کا</p>	<p>ون و محل گیا اب کو نہا کچھ کر رہی یہ نیند جوانی کی یہ پاؤں اب اہل کر رہی</p>	<p>معلوم نہ تھا یہ کہ جوان ہو کر ہو کر چھوڑا ہیں اب ویر کو آباد کر رہی</p>

<p>۴۷ کیا بھلا کہ انہو خفا و غم کا کوئی حال تھی ہوئی ہو تو نہ پوچھو زبان کا کوئی نہیں نہ دوسری دوسری جان کا کوئی ایام ہمدردی میں خزان کا کوئی</p>	<p>۴۸ بیاں ہستی و خیال کا کوئی ہیں وہ جس قدر عقل میں صفتیں ہیں سو چکے ہیں جب تک کہ ان میں نہ رہا ہو جانے نہ رہے کہ ان کی حق</p>	<p>۴۹ بڑی بی گارنگ اور گیارہ بی بی غایت ہو اسب کہ علیہ السلام سرسریکے ہاں خفا کے گریہ کا کوئی اکبر کا جو غم چوں گریہ کا کوئی</p>
<p>۵۰ و ادسی کی ملاقات کے خیال پر سوت آگے جو بیاہ کے لایق ہو گیا</p>	<p>۵۱ گر رو کی ہیں بی بیان زمرے کے ہم آگے وہیں کاٹنے کے پیر کے</p>	<p>۵۲ گو دی سے رکھا خاکہ و لبت کا لاشہ سرتنگ اوٹھی چھوڑ کے فرزند کا لاشہ</p>
<p>۵۳ بیاں ہستی و خیال کا کوئی ان کی مراد سے نہ پوچھو زبان کا کوئی نہیں نہ دوسری دوسری جان کا کوئی ایام ہمدردی میں خزان کا کوئی</p>	<p>۵۴ و حق سے جدا ہونے کے صلیب کا نہیں ہے کہ لاؤ وہیں خلعت آفر بیاں کو کوئی نہ پوچھو زبان کا کوئی نہیں نہ دوسری دوسری جان کا کوئی</p>	<p>۵۵ گر کہ قدم نہ پہ کیا اس خفا کا سرا کہ کہیں بی بی بلا جھٹکے والی کی موت نے نوٹ دی کی جبر کی کوئی چھوڑ دینے کے کوئی نہ پوچھو زبان کا کوئی</p>
<p>۵۶ برجی لگی یہ نخل ممتا میں بھل آیا خط بھی نہ بھرا تھا کہ پیام اجل آیا</p>	<p>۵۷ اب وہر کا موقع مین حاکم کی طاعت تا محرم اگر خیمہ میں آئے تو غضب</p>	<p>۵۸ وارث شہد والا کے سو کوئی نہیں میں غیر ہوں اس گھر میں مگر کوئی</p>
<p>۵۹ تو کہہ کر امان کو جو بیاں تو کہہ کر امان کو جو بیاں تو کہہ کر امان کو جو بیاں تو کہہ کر امان کو جو بیاں</p>	<p>۶۰ کہ فرشتہ وہ پہاڑی اونٹن کے کہ فرشتہ وہ پہاڑی اونٹن کے کہ فرشتہ وہ پہاڑی اونٹن کے کہ فرشتہ وہ پہاڑی اونٹن کے</p>	<p>۶۱ بیاں جو بیاں اس کی کوئی بیاں جو بیاں اس کی کوئی بیاں جو بیاں اس کی کوئی بیاں جو بیاں اس کی کوئی</p>
<p>۶۲ ساتھ اپنے مزار بہت کالہ لگے وہی ہر دم سے مٹی بھی نہ دیتے گئے وہی</p>	<p>۶۳ ستیا بہ سخن صاحب شمشیر سارا جو چاہیں کہیں قتل ہو شیر سارا</p>	<p>۶۴ ان قدموں سے چھوٹی تو کہہ جا کی ابکی جو ہوئی قید تو مر جا کی</p>





<p>۵۴۴</p> <p>خدا کی کشتی میں غرق ہو کر خفت ملے گی تیرا جو کشتی میں ہو جائیگا تو کشتی اور جہاز کی کشتی کھینچ کر کوئی بوجھ نہ ہو جائیگا</p>	<p>۵۴۵</p> <p>خدا کے نام کی طرح مسافر کا گناہ نہ رخصت نہ زاد نہ رہ نہ مدد کار وہ جو کشتی پر کشتی وہ کشتی کی کشتی وہ کشتی کی کشتی وہ کشتی کی کشتی</p>	<p>۵۴۶</p> <p>خدا کے نام کی طرح مسافر کا گناہ نہ رخصت نہ زاد نہ رہ نہ مدد کار وہ جو کشتی پر کشتی وہ کشتی کی کشتی وہ کشتی کی کشتی وہ کشتی کی کشتی</p>
<p>گر غور سے دیکھا تو بھروسہ نہیں کم دینا بھی مرقع پر عجب شادی و عہد کا</p>	<p>غفلت سے اوکھوت کا دھوکا نہیں کم دریش ہی وہ راہ کہ دیکھا نہیں کم</p>	<p>سمجھا کہ ہر اک اند کو آنا نکل آئے لاشہ لیے یا مرثیہ والا نکل آئے</p>
<p>۵۴۷</p> <p>کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا</p>	<p>۵۴۸</p> <p>کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا</p>	<p>۵۴۹</p> <p>کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا</p>
<p>سلطان بھی کشتی کے لیے محتاج ہو گیا لاکھوں گھر اسی طرح سے تاراج ہو گیا</p>	<p>سردار دیکھ کر کیسی ویاہر ہو گیا سوئنگے کد میں تو کوئی پاس ہو گیا</p>	<p>عادی بن کر کشتی کے لیے محتاج ہو گیا مار سے تھے یوں تیرا کشتی کے لیے محتاج ہو گیا</p>
<p>۵۵۰</p> <p>کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا</p>	<p>۵۵۱</p> <p>کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا</p>	<p>۵۵۲</p> <p>کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا کشتی میں غرق ہو کر مسافر کا</p>
<p>زندہ ہو اگر کشتی بھروسہ نہیں کل کا کشتی کا ہر اک واقعہ کشتی اجل کا</p>	<p>کیا قبر میں ہو بیگا خبر آہ نہیں ہی زندہ ہیں ابھی اور کوئی ہمراہ نہیں ہی</p>	<p>فرمایا کہ لا یا ہوں چھوڑ کر اسے مان اسی خاک خبر دار مرے راجہ جان</p>

<p>مرثیہ برائے چوپہ بیضاغت پر جاری راحت است و یکجہ کہ یہ راحت پر جاری اٹھارہ برس کی ہی دولت پر جاری</p>	<p>مرثیہ سینے کا ملبہ جگہ ملا فرز زار غم پر نشین جگہ ملا اسی خاک عجیبہ پر نشین جگہ ملا خانہ کا سلیجان نشین جگہ ملا</p>	<p>مرثیہ جانی دنیا میں کس جی آجنگا زندہ دنیا میں کس جی بولنی خدا رکھو اگر کس جی ہی کو اس راحت کی خبر بھی</p>
<p>مرثیہ تربت کی جگہ جا یہ حیا کی خاطر خاطر سے سری کچھ مہمان کی خاطر</p>	<p>مرثیہ جدت اس فہم کے پیر مرگہ میں رونی مرگہ میں ہوا اندھیر مرگہ میں</p>	<p>مرثیہ نہ مہر کا پس پانی سے محرم مرگہ خون چھپ چھپ کے نواسے کا بیگہ</p>
<p>مرثیہ سب قدر ابرو لگا اچھ نکلتی بن جا بیگہ محلے آبادی ون چلتی ہر سہو پ میں بیان اسی شہ پر آشوب رتھالے ادا</p>	<p>مرثیہ سن گئے بہر درد کلام شہر کہتے ہیں نہ نقل کی زمین جا پیدا ہوئی آواز کہ اس غم کے دار لال انجیاں سوئے طالع</p>	<p>مرثیہ سب کج بن بیچ کی ات کی تباہی طوفان ہوا ادا جو اختر سے جا سب بد بین حضرت کی غم سے جا مجید ہوں بن اسی بے خبر جا</p>
<p>مرثیہ شیرین سخن و گلبدن و غنچہ دہن لازم ہر ترجمہ کہ یہ محتاج کفن</p>	<p>مرثیہ ہوں رکھو نئی آرام کس نو نظر کو مان چھانی بہ جہ طرح سلائی کو</p>	<p>مرثیہ بر باد یہ ناری ہوں تو کچھ دہن قایت ہوا حضرت ہی کو مشط و دہن</p>
<p>مرثیہ نہم کو بیگاہ بے بیچ کہ ہر جا نہم کو بیگاہ بے بیچ کہ ہر جا نہم کو بیگاہ بے بیچ کہ ہر جا نہم کو بیگاہ بے بیچ کہ ہر جا</p>	<p>مرثیہ ہر کس کی جا بیگاہ لال و دل مولا کس جی پین نہوئے علی ہر صدف کو زبان اور یہ کو ایک تو دولت جانی میں با سب کج</p>	<p>مرثیہ کروٹ میں اگر کوئی جی زار تباہ شق ہوں تو اچھی صبح بے جا ایک ایک کو مہر غار میں کھول جا اعد کا زعفران میں جا</p>
<p>مرثیہ اچھا دسجہ کے نظر آئنگے تھے ہزار مانے کے شہا پائنگے تھے</p>	<p>مرثیہ لبنی عوض اس قتل کا بیدار کو جبریل اسین مجھے روکا ہیروئے</p>	<p>مرثیہ طوق امش سوزا کے ہوا اورنگ قارون کا خزانہ تو ہوا ویر تہ ہون</p>

<p>۱۰۱          حلتی سیر کیا کہ تو نہ ہو دور و نزدیک          غافل اور غافل نہ ہو وہ دانہ و نفع و دام          در سب دل عالم کی اسیر کی جاوے</p>	<p>۱۰۲          یک کلمے سے موت جلوہ خانہ بینا          قائم چلین جیسے پورا اور نقش انگینا          پورے سے کچھ چار و نہاب زمین پر          پورے دیا فقر نے کھاب شب و بیدار</p>	<p>۱۰۳          حضرت کے کیا بندے پر فضل الہی          سب حکم میں ہیں ماضی و مستقبل          سب کی تقدیر ہی کسی اولیٰ شاہی          پان مان مجھے منظور زمین و آسمانی</p>
<p>۱۰۴          ہستی کو تو دیکھو کہ عجیب و شان ہے          شہر چہرے کے یہ حسن کے لشکر کاٹا ہے</p>	<p>۱۰۵          جبریل و سرافیل سپرداری کو آئے          اقبال و چشم خاشیہ برداری کو آئے</p>	<p>۱۰۶          سہل الہی و سحر اخص کو لے ادلی کی          وہ لوح کی امت تھی یہ امت ہر نبی کی</p>
<p>۱۰۷          کجا چون سنستے دو دو مہر و مہر          مانع نے او وانی عجیب نور کی دیوار          آفت خانہ سے باد گل باد میں اظہار          بابر الف ماہ دو ہفتہ ہر سنو دار</p>	<p>۱۰۸          ہستی یہ کیا کی کہ نہ ہے عزم و عزم          بن نہاید اقل نہ سے تا تم ہر سیر          چہرے عقی وادہ جو ان کی کمان          پیرانے اندر دلی زری نہ کی کمان</p>	<p>۱۰۹          یک کلمے سے فتنے انگینہ کی کمان          کچھ عرصہ کو تب آئی ہوا اور کی کمان          فتنے سے کہ اس کی سب سے لو کہ          ہو حکم تو اس فتح کا قلعہ ہر اوج</p>
<p>۱۱۰          خوشبو سے گلستان ارم میں ہر چہر کی          گویا ورق زہرہ کلی گل کی دہری</p>	<p>۱۱۱          گھوڑے پہ شہادت کی ہوتی تو کمان و تیر          محبوب خدا ساتھ ہیں سترنگ جلیں</p>	<p>۱۱۲          تن روح سے خالی ہوں ہر ملک سے جاوین          آندھی اچھی ہوں اس کے فکر کے یہ حلین</p>
<p>۱۱۳          آئی تو خانے و درخان جو ان کی          نقشہ یہ ہے شہر میں ہر دہانہ و پانہ          ہر جگہ انگینہ کے ہر سونے کی طرح          ہر جگہ ہر شہر کے ہر سونے کی طرح</p>	<p>۱۱۴          ہنسی کی پیر سے خار زمین و آسمان          رخ او خطا و فساد میں مونا و جان          ابر و زمین کہ ستر ستر کی کمان          انگینہ زمین چھکین پیر و شکر و پان</p>	<p>۱۱۵          ہر کفر نفس سرور کو نہ بجا          پانی بہ زمین میں ہو پیر و پان          ان کا رینج خاک کیا کھر کو سر آہ          بر باد ہو است بے گوارا زمین و آسمان</p>
<p>۱۱۶          ہنستے میں جو چہرہ جانا ہر عسل کا فک          بجلی بھی ترپ جاتی ہر اتون کی چمک</p>	<p>۱۱۷          دیکھے سے کہ کیوں ہوش اور بیدار          اکھین نہیں آہو کی یہ بیورہ میں اس کے</p>	<p>۱۱۸          مشکل نہیں کچھ سہل ہر سب لو خدایں          کھاٹے نہیں ہر چہان اس گرم ہوا میں</p>

<p>دل کو آگ لگوان کی صفائیں بنائیں مہتاب کو جو عجب گلی ملنے کا ارمان گو کہ جمال شب اول پر گریبان شائستہ نشان اسحق پر غلامان</p>	<p>مطلع چند ننگ لگتی سرکار جینی رہی جو جنت کو انصار جینی خالی افاقے ہو اودار جینی ماگیا دریا چلبہ آری جینی</p>	<p>حکم افروز تیرا چہرہ نورانی روشنی نہی رخ مہر جینی زلف تیرے نمایان تھی بربانی تو تیرے تلخ سنبھلے بے غریبی</p>
<p>حیران ہو نظر دوش مہارک پہ کمان ہو باقوس میں خوشید جہا تاب نہان ہو</p>	<p>نہ مونس باور نہ مددگار تھا کوئی ہمراہ نہ پیدل تھکانہ سوار تھا کوئی</p>	<p>نعرہ تھا کہ مین مہم و نشان اب جہر ہوں رہ باد میں سب میں اس حق کا پھر ہوں</p>
<p>حکم ہو جا باز فتنے شکر کہ تلخ نیشن پڑتی ہو سدا تو پہ چپے نظر مہن گم حسن کا سینہ ہو تو نشتے پادشہ طالع ہو کف دست سے ہر کمر مہن</p>	<p>حکم اوستی تھی مولا عجب شکر نشان نصو غم دور در سر ایسے عیان تھی منجھندہ دغا نیلے تھے لب و لہجہ تھی نورانی ہوتے مانتھو بنی گنہگار تھی</p>	<p>حکم دو نور کے دریا جو ملا تھی کبار میدار کیا اقدار نے عجا و شہسوار وہ شمس و قمر تھے خدا کے پہنچا پہنچا جی بھیلے بنجور مطلع انوار</p>
<p>ان مانتھو تھے ہمدست کہن جو نہیں ہو خوشید کے پنجے میں بھی یہ نور نہیں ہو</p>	<p>نسبت ہو مہم نوسے قدر است کہ مہم کو مانتھو تھے رکابوں کے سبجلا ہو قدم کو</p>	<p>روشن ہو شرف خلق پہن دو نور کے ہو میں اختر تابندہ ہوں اون شمس قمر کا</p>
<p>حکم گشت دہ سے بلا قدر بالائے مبارک دشمن ہو اب وصف قدر مبارک نعمت ز شفا نقش کف پائے مبارک جاکندرا اکلا ہو وہ ہر جا مبارک</p>	<p>حکم تو تیرے چہرے کی باری خون تھی تیرا سر اس تھی باری ننگا تھو تیرے اس زکستے و غافل تھی صلح ہے کہ جس کی دلہا کی ساری</p>	<p>حکم وہ تھل تھل تھی کی اصل تھوت وہ تھل تھل تھی کی برون فلایت وہ تھل تھل تھی کی خضیعین تھی وہ تھل تھل تھی کی شام تھی کی برون</p>
<p>وان آنے میں سچ کو ملک عرش پرین احسان یہ کھین باونکے میں سر پرین</p>	<p>معلوم یہ ہوتا تھا کہ جھوٹا مہم آجانی تھی کچھ نو نلی مہم خدا بن</p>	<p>میدہ بھی اوسی کاہلوان وی کاہل تھی شہید مہم تھی اوسکے میں ہوں کاہل تھی</p>



۴۵۲  
 مین غزل شیرازی خندان  
 بانی بود ملک و عجاوین  
 کازین بنین غزل غافل کی باقی  
 کوثر و توغایان بر پشت دران

۴۵۳  
 تو غزل شیرازی خندان  
 نو فریب می خنج جی خندان  
 کوز میران گن با گن  
 تو غزل شیرازی خندان

۴۵۴  
 حجازین تامل و ادب  
 حجازین تامل و ادب  
 حجازین تامل و ادب  
 حجازین تامل و ادب

۴۵۵  
 بکے دست ہون عنایت ہون  
 کھو و نہی تم من امانت ہون

۴۵۶  
 بخشا نہ انور می کسی با تو  
 سب بخلو کہ لیا مرگ مفاہت

۴۵۷  
 آمدین بہادر کی سنجی عجب چاہی  
 نہ شیر ترائی مین نہ جنگل مین

۴۵۸  
 فرزند ارشد شجاع ازلی  
 پینج وہ جو سر پر پینج

۴۵۹  
 پینجی ای ای ای ای ای  
 اور پینجی ای ای ای ای ای

۴۶۰  
 گاہ میدان مین گاہ مین  
 دیکھا زار و جہر

۴۶۱  
 کیا منہ ہو وادار اسکار کے  
 جبریل کے پر چلتے مین اس برق دوہرے

۴۶۲  
 کاتاجتے بھر کب آویار آسرخ  
 دیکھو کہ زبان مین تو مین دو ایک مین

۴۶۳  
 بڑے لگی اعدا بہ جو ضربت شہ مین  
 خم ہو گئی ضربت سے کہ گاو زمین کی

۴۶۴  
 غزل شیرازی خندان  
 غزل شیرازی خندان

۴۶۵  
 پکاٹے نصف آٹھ گن  
 زور اس کسی کا نہ کرو نہ چلیگا

۴۶۶  
 بچکی شرب اسب جلا و رکھائی  
 اور اکھ مہرک فخر کو جو

۴۶۷  
 گرد و نہ نہ چھوڑی زمین سے  
 تم کہ ہو پر روح امین سے نہ کی

۴۶۸  
 زور اس کسی کا نہ کرو نہ چلیگا  
 جہدم یہ چلیگی کوئی افسون نہ چلیگا

۴۶۹  
 تیر ایک طرف تیر فغان ایک طرف  
 تیر ایک طرف جمع تھے تیر ایک طرف

سید عیسیٰ خاں  
 سید عیسیٰ خاں  
 جول ۱۲  
 بجی دہ کو ۱۲۵

چاندی

<p>۱۷۱ جگہ کی صفت برق جو شیشہ لاند انداز و طاقول کے سب قدر انداز گوشے میں چھپا سہ کے ساتھ انداز میں چھپنے کے لئے صفت نور انداز</p>	<p>۱۷۲ سب سے پہلے تو نظر و خیرین زینت لال لال گوئی کے چورنگ اور خیرین مول لال لال تلوار کے بھلے ہو و نکور لال لال صفر کے درخ و خیرین لال لال</p>	<p>۱۷۳ جس وقت جگہ کی وہ بیکار و خیرین جو جگہ کی تھی وہ بیکار و خیرین جو جگہ کی تھی وہ بیکار و خیرین جو جگہ کی تھی وہ بیکار و خیرین</p>
<p>۱۷۴ گجہ کے جلے کہ ہم اور تیر کہاں کے خود اہل خطا چھنس کھٹو نہیں کہاں کے</p>	<p>۱۷۵ خون من اعدا سے نہیں لال ہوئی تلوار کلید در اقبال ہوئی تھی</p>	<p>۱۷۶ ہم سنا رسد ایتھے تھے جاگو اہل آئی ہر صف میں یہ تھا شور کہ جاگو اہل آئی</p>
<p>۱۷۷ تھے موت کے جگہ کی جگہ کی تھے موت کے جگہ کی جگہ کی</p>	<p>۱۷۸ کیا تاب جگہ کی کوئی لال لال کیا تاب جگہ کی کوئی لال لال</p>	<p>۱۷۹ جگہ کی تھی کوئی لال لال جگہ کی تھی کوئی لال لال</p>
<p>۱۸۰ سب بند کھلے باغ شمشیر فصل باغی کوئی رستی ہو گدہ عقدہ کشت</p>	<p>۱۸۱ آگ کو نہیں چکا چونکہ جگہ کی منہ ڈھانہ تھا ہر ایک سید و سید</p>	<p>۱۸۲ آفاق میں ثانی بنیں اس برق دور کا شمسیر تو یہ باتم بد اندکے لہ کا</p>
<p>۱۸۳ جگہ کی تھی کوئی لال لال جگہ کی تھی کوئی لال لال</p>	<p>۱۸۴ پہنان تھے نیدہ میں جو لال لال صاف اور حیدان جو لال لال</p>	<p>۱۸۵ جگہ کی تھی کوئی لال لال جگہ کی تھی کوئی لال لال</p>
<p>۱۸۶ نہم کو تو بس تیغ سرور کے لگے تھے تاری سبھی رستے پہ جہنم کے لگے تھے</p>	<p>۱۸۷ وہ تیغ زہر پوٹوئی کیا فوجیہ تھے در پیلہ گرتے برق تو کیا فوجیہ تھے</p>	<p>۱۸۸ بدست سنگاروں کے دست لال لال ہر ضرب میں سرور کے دست لال لال</p>

دراویجی جگہ کی لال لال  
دراویجی جگہ کی لال لال

<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>	<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>	<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>
<p>چرا ہے اس کا بھی کہ ظلم جان ہی طالب جو امان کا تو لے لگا امان ہی</p>	<p>مان ظلم رسو لو نہ بھی مہر چہ ہوا ہی پانی تو کسی پر نہیں یوں نہ ہوا ہی</p>	<p>تھا شور کہ دھڑکی بھی گرفت میں کی ہی لوٹی ہوئی کشتی کہیں پانی میں تھی ہی</p>
<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>	<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>	<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>
<p>جرات کو تو دیکھا پسیر خدائی مطلوبی بھی اب دیکھ غریب خدائی</p>	<p>یوں باغ کا شجر و نمبر پسیر لکھا شش ماہ پسیر قتل ہوا پسیر لکھا</p>	<p>پیرو انہ بھی فاش کیا امت بد کا مشہور و عالم میں کرم ایک جہ کا</p>
<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>	<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>	<p>محل</p> <p>ان کا جو کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا وہ سب کچھ اپنے غم و غصہ میں لیا</p>
<p>کبر ہے جو سب سر نہ تہ گلوں کے ہر نرم سر چھتے لگے قوارے لوگوں کے</p>	<p>ہوتا ابھی نازل غضب اس سنگین ہوئی بہ زمین چرخ بہادری خزانہ</p>	<p>حضرت میں بھی خوب سے شہنشاہ عریک کھٹا نہیں اس غینا کا کیا آج سب کے</p>

<p>۱۱۰</p> <p>تیرہ کے چھان تو غم ہے ان کے چہرے تلاوار سے غم ہے لگے ہر چہرے غم ہے چہرے غم ہے ہر چہرے غم ہے ہر چہرے غم ہے ہر چہرے</p>	<p>۱۱۱</p> <p>کتنی ہی بیان کرتے کرتے تیرہ جاویدین جاویدین نہی سے اٹھا تاخیر کتنی ہی نہی سے اٹھا تاخیر کتنی ہی</p>	<p>۱۱۲</p> <p>ان کتنی ہی ان کے چہرے ساواں کے چہرے کتنی ہی چہرے کتنی ہی چہرے</p>
<p>دھارین بھین بھو کی رخ پاک نہیں پرست ہو سکتے کئی تیرہ بن پرست ہو سکتے کئی تیرہ بن</p>	<p>کیون رو کئی ہلو تیغ و تبر کا رہو اسے گرتے ہیں بدر جانے رہو اسے گرتے ہیں بدر جانے</p>	<p>اس وقت اگر رو کو گم ہو اجھا میں تھیں لوگوں سے اجھا میں تھیں لوگوں سے</p>
<p>۱۱۳</p> <p>ہر ایک کو غم ہے غم ہے کتنے کتنے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے</p>	<p>۱۱۴</p> <p>اس غم میں بھری غم ہے غموں میں غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے</p>	<p>۱۱۵</p> <p>ہر ایک کو غم ہے غم ہے کتنے کتنے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے</p>
<p>تیرہ بازووں پر غم جو ہمیشہ ڈوبی ہو میں تھیں مجھ بیان ڈوبی ہو میں تھیں مجھ بیان</p>	<p>نہ غم ہی لعین کا ادھر آئیں جی چھک مرے منظر میں جی چھک مرے منظر میں</p>	<p>فریاد میری سنگے ٹپ جاتے زخمی بھی جو ہونگی تو زخمی بھی جو ہونگی تو</p>
<p>۱۱۶</p> <p>ہر ایک کو غم ہے غم ہے کتنے کتنے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے</p>	<p>۱۱۷</p> <p>ہر ایک کو غم ہے غم ہے کتنے کتنے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے</p>	<p>۱۱۸</p> <p>ہر ایک کو غم ہے غم ہے کتنے کتنے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے غم ہے</p>
<p>گھر کے ہر اک کام یہ گری بسل کی طرح لوتی بھری بسل کی طرح لوتی بھری</p>	<p>رہو اسے گر کر شہر والا جیتے ہیں ابھی بھر کر جیتے ہیں ابھی بھر کر</p>	<p>یہ قافلہ سید ان میں جا بابا کوئی غم تک میں آنے بابا کوئی غم تک میں آنے</p>

۱۸- شہزادہ جہانگیر

حاصل  
مرثیہ صدا شہزادہ جہانگیر  
نزدیک تخت خیمہ بیخالی کی بجائے  
کس قریب سے لگا سینگے ہم لگا  
گھوڑے سے لگا اٹھا کہ نہ فرتا نہ پرتا

حاصل  
یاں کی سہشتی دہلیک میں  
وان اٹکیا کس نے سر سے سرور  
خاموشی میں کس نے چہرے کی  
تاج کشہ کس کا علم کس کا علم

بابی  
دل عالم شہزادہ جہانگیر  
یوسف دلفان نہ لکھ لکھا  
میرزا جہانگیر زکریا جہانگیر  
میرزا جہانگیر جہانگیر

تھا دھیان کہ مل کیون اگر سیکھتہ  
بجر ک نفیس سر و کما مائے سیکھتہ

جب تک کہ زمین بد فلک سر میر کا  
میر کر مین کیون نام شہزادہ جہانگیر

بابی  
یوسف دلفان نہ لکھ لکھا  
میرزا جہانگیر زکریا جہانگیر  
میرزا جہانگیر جہانگیر

حاصل  
اوسلم سیکھتہ بیاض کلاں  
جلالی کہ امان مجھے بابائے  
کچھو کچھو کہ اس وقت بھی جہانگیر  
آدم میری وقت نہیں بابا جہانگیر

بابی  
کیا میر شہزادہ جہانگیر  
کس عورت شریف امام غازی کا  
بجو کائناتان ویکھے جہانگیر  
نیرب پیر سر کی غازی کا

بابی  
یوسف دلفان نہ لکھ لکھا  
میرزا جہانگیر زکریا جہانگیر  
میرزا جہانگیر جہانگیر

گرے ہو یا غوغا سے جگر عاف مہیا  
کس دروسے بابائے مرانام مہیا

بابی  
جب بی بی بی بی بی بی بی بی  
نیرب پیر سر کی غازی کا

بابی  
یوسف دلفان نہ لکھ لکھا  
میرزا جہانگیر زکریا جہانگیر  
میرزا جہانگیر جہانگیر

حاصل  
کچھو کچھو کہ اس وقت بھی جہانگیر  
آدم میری وقت نہیں بابا جہانگیر  
جلالی کہ امان مجھے بابائے  
کچھو کچھو کہ اس وقت بھی جہانگیر

بابی  
جب بی بی بی بی بی بی بی بی  
نیرب پیر سر کی غازی کا

بابی  
یوسف دلفان نہ لکھ لکھا  
میرزا جہانگیر زکریا جہانگیر  
میرزا جہانگیر جہانگیر

جلالی سیکھتہ کہ جگر جہانگیر  
بی بی مر کا کلا کلا کلا کلا

بابی  
جب بی بی بی بی بی بی بی بی  
نیرب پیر سر کی غازی کا

بابی  
یوسف دلفان نہ لکھ لکھا  
میرزا جہانگیر زکریا جہانگیر  
میرزا جہانگیر جہانگیر



<p>۴۱ جب بخین آمد آری سلطان قتل خود راے نور سے دشمن بنی امامہ بنو سپاہ بھائی رج جناب فاطمہ زہرا علیہ السلام</p>	<p>۴۲ عقبتہ کین غصت و الحال دیار ملک شیر کو مارین حال تو کبوتر جیسے چمکیا اوسکا لال سید انبیا اوسے سے نہ بول</p>	<p>۴۳ غل خانہ حسنین شہ شہ دیو جانیہ شکوہ نہابی دلاوری نبوت پر منکار و عیب غصتی کسی حال پر جو کہتے اسے شہ</p>
<p>نبین کھنچی یا مونسے خیر کل پرو خیر خدا مراد سے باہر کل پرو</p>	<p>بدر واحد کار اسے عالم کو یاد خیر کی ضرب آج تلک ہم کو یاد</p>	<p>قابوین ایسے شیر کا آماجھال لڑنا تو کیا کہ اکھ ملائحال</p>
<p>۴۴ یہاں تو قیامت کی شہ یہاں تو قیامت کی شہ یہاں تو قیامت کی شہ</p>	<p>۴۵ کالم سوار زینہ و کونین کالم سوار زینہ و کونین کالم سوار زینہ و کونین</p>	<p>۴۶ کالم سوار زینہ و کونین کالم سوار زینہ و کونین کالم سوار زینہ و کونین</p>
<p>شیر خدا کے شیر کے آل کا وقت یان غازیو یہ جان لال کا وقت</p>	<p>کچھو نہ پاس یہ کہ امام زمانہ یان ای کمان کٹو یہ بخار اٹانہ</p>	<p>یہ فیض ہے رخ طفت بو تراب ذرت ملاست ہن نظر آفتاب</p>
<p>۴۷ اسکا نہ وہ جان کچھو کہ لا کون حکایتی قضا و قدر و جان کچھو</p>	<p>۴۸ یہ در تحاکات میں کچھو طبل و غلام چھو چھو چھو</p>	<p>۴۹ یہ در تحاکات میں کچھو طبل و غلام چھو چھو چھو</p>
<p>رکتی نہیں وہ تیغ جو بر جا گوہ پر نازل خدا کا تیر ہو اس گروہ پر</p>	<p>اند رعب فوج ستم تھر تھر لگی چہرونہ رو بہا ہونے زدنی لگی</p>	<p>سجدت کے بہ لٹان میں چلی طوس صاف اول نخل میں دیدہ جانا کونہ</p>



<p>۴۷۵ کشتی کے لئے چاہئے کہ وہ جہاز کے لئے باندھ دیا جائے کہ نہ تھوڑی نہ بڑی جگہ پر نہ لگے کہ نہ چھوٹے نہ بڑے</p>	<p>۴۷۶ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ چاہئے کہ وہ جہاز کے لئے باندھ دیا جائے کہ نہ تھوڑی نہ بڑی</p>	<p>۴۷۷ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ چاہئے کہ وہ جہاز کے لئے باندھ دیا جائے کہ نہ تھوڑی نہ بڑی</p>
<p>شعبہ کا جو کام ہو اسے نہیں لے کر دیکھ کر نہ لے کر دیکھ کر نہ</p>	<p>ہر روز کے لئے ہر روز کے لئے لالی ہنگ بھر شجاعت کو دلاؤ</p>	<p>دل و دہر اہل کفر و مفسدین کی حکومت خدائی طرح خطا سے بری تھی یہ</p>
<p>۴۷۸ کامست سنون میں جو کچھ میں نے کیا ہے اسے نہیں لے کر</p>	<p>۴۷۹ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ</p>	<p>۴۸۰ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ</p>
<p>کس کو کہ میں نے جو کچھ بہر تیا یہ ہیں ثبات ان کے</p>	<p>ہر تو فکس ہو چہ نہ شاہ زمیں کا ہر چار ائینہ ہے بیان بخش کا</p>	<p>اوس کو بیکاری میں بند نہ بجلی ہو گویا وہ تو دریا پہ موج ہے</p>
<p>۴۸۱ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ</p>	<p>۴۸۲ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ</p>	<p>۴۸۳ جو کچھ زبردستی سے کیا جائے وہ کچھ نہیں چلے گا جو کچھ</p>
<p>ہر فرق پر رسول کے لئے دیکھو قرآن ہوا زل و آفتاب کا</p>	<p>اکجا دھوان ہو فاطمہ زہرا کا مکڑا ہو آفتاب پہ ابر سیاہ کا</p>	<p>اس پر مقابلہ کو نکلتا نہیں کوئی حرے تو سیکڑوں میں بچتا نہیں</p>



<p>۴۵۳</p> <p>منصور زبانی بجاں عفو ابو داس غیب کی قدر کیا نیک کی حق شان کہ خورشید زنگی سویا زبان کھلے شکار انجلی</p>	<p>۴۵۴</p> <p>زبانی کھلے اوس چلے شاہ جہاں ویدا دیو اوسم تر اسرا رب ان باتم چہ سہ اوسنے کیا بان شائے کسانے کیا باجم</p>	<p>۴۵۵</p> <p>جگہ جودہ تو تیرے جگہ جودہ در آئے دروغ نیندین جگہ جودہ جان لگین اودھ جگہ جودہ چاہان بلند شو اسو کر دودار</p>
<p>مانتا عمر و مسر کہ آراسے رزم تھا گھوڑے شاہ دین کو گرا دین پھر تھا</p>	<p>بیکار دست کفر بہرست لعین ہو نیزہ تو ماتم دین کیا ماتم آستین ہو</p>	<p>سرخ پر بہرام دو عالم نہ لے تھے اک تیغ سے جواب ہزار کلو تھے</p>
<p>۴۵۶</p> <p>نہایت نام موت جگہ جودہ آرے بوجھا مسند کو دودہ دار آواز دی اجل کے قافل لکار شاہ تیغ جگہ جودہ</p>	<p>۴۵۷</p> <p>مولا کمان کش جگہ جودہ دشمن نہ دیو گاہ حکم جگہ جودہ گسٹے گاہی کسکے جگہ جودہ گشتو نوبین جگہ جودہ</p>	<p>۴۵۸</p> <p>وہ تیغ جگہ جودہ صیوف نام اوٹھا جگہ جودہ دشمن جگہ جودہ جگہ جودہ</p>
<p>افول گرفتہ شہر سے ہم رلے واکھن نیزہ یہاں کی فوج کے سب بچا ہن</p>	<p>جو ہم گیا وہ تیر اجل کاٹ نہ تھا ترکش بخاندان نمی نہ بانو نہ تھا</p>	<p>غل تھا صفونین زربے امینک ہن روکین کسے کہ تیغ دین جلی کے دھوکا</p>
<p>۴۵۹</p> <p>پوئی سے دس لکھ جگہ جودہ بچھے سب کیو گیا چاقے لے کر شہر سے لکھ کو خاتم کبھی دین تلوار کھلا نہ زور دین شہزادہ و قفار</p>	<p>۴۶۰</p> <p>حقیقت میں کو قدر انداز گئے چلے جگہ جودہ میں لکھ جگہ جودہ جوبین شہر دانی تیغ دین جگہ جودہ وہاں دین لکھ کے پیرے وہ جگہ جودہ</p>	<p>۴۶۱</p> <p>آمین دین عرق تیغ جودہ دین جگہ جودہ خود اوتے تیغ جگہ جودہ زربے جگہ جودہ جگہ جودہ</p>
<p>ساعدا سے ماتم ماتم سے نیزا کھل گیا گھٹنے زمین پہنک کے گھوڑا سنبھل گیا</p>	<p>سرخ خطا شعار و کوکھا تو کئی فکر تھی نیرو کھا ہوش بخاندان کھا تو کئی فکر تھی</p>	<p>گر گر کے مرکبوں عذو ماتم ملے تھے اسنولہ کے جسم زہرہ سے نکلتے تھے</p>





<p>۱۰۰          چلیاں تھی یہ باتھنئے مختلف ہو کر          کیوں تھی یہ باتھنئے مختلف ہو کر          اسے عوفیہ بھر اور جوہری سے بھلائی          ایسا سوہیہ بھلائی اور صفا کا یہ</p>	<p>۱۰۱          ہاکی صدارت کے جاری ہو کر          امان پوچھی یہ باتھنئے مختلف ہو کر          بھلائی سے بھلائی ہو کر          کیوں تھی یہ باتھنئے مختلف ہو کر</p>	<p>۱۰۲          چشم سیاہ گیس شملہ طبعان          فاکر وہ کیا کہ یہ سب بھلائی          وہ کوئی اور گل وہ جوہری سے بھلائی          سوہیہ بھلائی اور صفا کا یہ</p>
<p>۱۰۳          کٹا ہر ایک حلق کی گھر اور ہرے میں          یہ کہ یہ تیر کے کلے پر ہرے میں</p>	<p>۱۰۴          اس یکسی میں کام نہ بھلائی کے کوئی          فکلی ہو تو تو فرست اور گھر میں جاؤں</p>	<p>۱۰۵          زلفین اور میں ہر اسے تو کوئی ہو کر          گوہر ملا جو کان کا بھلائی چمک گئی</p>
<p>۱۰۶          نقش میں امان جو بہن کی سبھی          گردن اوٹھ کے بولے کہ بھلائی کیا</p>	<p>۱۰۷          رو کر سیاہ کر تھی وہ سبھی          اور بھلائی میں کیا بھلائی ہو کر</p>	<p>۱۰۸          وہ چاند گلا وہ سبھی ہو کر          گردن اوٹھ کے بولے کہ بھلائی کیا</p>
<p>۱۰۹          شمشیر میں ہوتا ہے میں جو اس میں          تو گھر میں جا کر میں سے بھلائی کے بھلائی</p>	<p>۱۱۰          ہر دے میں کمال کہ کیا کوئی تھے          مائیں جو بہن تھیں تو بچے بلکتے تھے</p>	<p>۱۱۱          نوحہ بازو نہ کہتے ہاں ہم باؤں میں          دوڑا چا کو دیکھتے تھیں تو بھلائی چھوڑیں</p>
<p>۱۱۲          نقش میں امان جو بہن کی سبھی          گردن اوٹھ کے بولے کہ بھلائی کیا</p>	<p>۱۱۳          راوی نہ تھی کہتا ہوں میں          فکا اوٹھ کے بولے کہ بھلائی کیا</p>	<p>۱۱۴          چلیاں مان میں جو بہن کی سبھی          گردن اوٹھ کے بولے کہ بھلائی کیا</p>
<p>۱۱۵          اوٹھ اوٹھ کے جب زمین شمشیر میں          ہر والے کی طرح سمجھن گردن میں</p>	<p>۱۱۶          رزارو غنی میں فروں آفتاب          کاو نہیں سب کے بل سے تھے اضلاع</p>	<p>۱۱۷          لوہر کے دیکھو میں سے باہر کھلی ہو          اچھا نہ آؤں میں بھی کھلے سر کھلی ہو</p>





سہ  
 اسی بن سے ہم اب تادوم فرم کر چھوڑے  
 سہ  
 جلی بیان کنی خدیں کیوں اور نہ پوچھو  
 سر پہ وارث نہ رہے قید ہو کر چھوڑے  
 سہ  
 لاش افسر پر کہا بانو نے لالان سے  
 چھوڑ دینے مری چھاپائی سے دم چھوڑے  
 سہ  
 آگے جھلک رہی کیا باب کا پیرا باب  
 مان سے اس عمر میں بی بی چھوڑے  
 سہ  
 خوشنیا آن کے صغر اکبر چھوڑے  
 نرسے روئے نرسے بونے لکھوڑے  
 سہ  
 وہ بہت ہی تھی کہ مان پاپ چھوڑے  
 اوس سے روئے کہ سوداگران لکھوڑے

شاہ کرتے تھے کہ طاقی اللہ علیہ السلام  
 دامنِ فیضِ نیرِ دربارِ محمدیؐ میں  
 قطعاً تھا کوئی سند نہ تو تھے جہاد  
 پہنچا پیدائشِ بریں بائیں بوبکرؓ کو  
 ہوا کہ کچھ دیکھو کہ یہ میرا بیان  
 اور کچھ جینا ہی کہو تو میرا پیر  
 شاہ کرتے تھے رفیعِ کج چنگا گویا  
 یہ دعا مانگو کہ ایسے کہ کوئی  
 اصغرؑ نہ کہ کاکاؑ نہ کہ ویران جو  
 فتنے دور ہوئے خدا کا رب بچے  
 کان کے درد کی بالی سائیں  
 کمر کے درد کو ہاتھوں سے گھوم لیں

[illegible]



<p>۴۱ جب اتنی افسوس کی تھی کہ سب بیاہن ایسے نہ ہو سکیں خیر سے نہ ملے تو کس طرح جینے کے سبب نہ ہو سکیں</p>	<p>۴۲ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۳ جب جاتے تھے سب گھر کے لئے اتنے تھے وہ مگر جو بھینچنے کے لئے اتنے تھے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>۴۴ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۵ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۶ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>۴۷ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۸ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۴۹ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>۵۰ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۱ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۲ اب پاس نہ بھائی نہ بھینچنا نہ بھینچنا سو داغ اور اک دل یہ بھائی بھینچنا کون سے کون سے کون سے کون سے</p>

<p>۱۰۰ ان بالقیل فی زینت کافران اور کلمہ چھوڑ دینا نہ جی تو نہ صلیب بنی تو نہیں</p>	<p>۱۰۱ تو مین نہ بلیدین نہ ان کی مانی کس طرح چھوڑ دینے کے لیے فوتانے سے سب بے ہوش ہو گئے</p>	<p>۱۰۲ رومانہ سے کج سے زور داری کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری</p>
<p>ہم خلق پہ لین تیغ ستم دشت بلامین نہ رنج اسیری کا سہوراہہ صدامین</p>	<p>دینا مین رہن لاکھ برس آپ سلامت کس جاتی ہوں مین کمران یا لپٹ</p>	<p>ہوں لاکھ ستم رکھو نظر انہی خدا پر اس ظلم الامضاں کو اب روز جزا پر</p>
<p>۱۰۳ مین اور ستم آن دھتے مین پیا پیا نہ صلیب و خاک و پودین نہ جی تو نہیں</p>	<p>۱۰۴ اس تاجی بزرگوں مین ستم اور شہادت نہ صلیب و خاک و پودین نہ جی تو نہیں</p>	<p>۱۰۵ کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری</p>
<p>۱۰۶ ملن باب سخی کیسے خیمت کو تم بھی امت کی شفاعت مین شرک کو تم بھی</p>	<p>۱۰۷ بچپن سے کبھی شہر مین بچہ دہی نہ ہوا سو مرنے کو تم جاؤ مین بلچھی ہوں مرن</p>	<p>۱۰۸ بجا مین جیب جی سے گز جا لگی مرن حضرت نے کہ مابذھی تو جا لگی مرن</p>
<p>۱۰۹ مان صلیب و صلیب مین کلمہ نہ تھا کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری</p>	<p>۱۱۰ ان کی جاتی صلیب و صلیب مین کلمہ نہ تھا کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری</p>	<p>۱۱۱ کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری کلمہ چھوڑ دینا تو اوار داری</p>
<p>۱۱۲ جو کہتے ہیں ہم اسکو کو اگر ورنہ شدید کواست سے نہ پرا اگر ورنہ</p>	<p>۱۱۳ اعدائی لڑائی سے نہ دریا لگی مرن کٹو لگا تنگ سے مرن لگی مرن</p>	<p>۱۱۴ مرنت بھی کرونگی مین قدم بھی لگی سرتنگے مرن قید مین اندرون پھر ونگی</p>

<p>۴۱۱ اس راہ میں گن گنت کیلئے چھین جا رہا ہے اس سے نو سو تیس بردا جو نہ بیا تو جسے کہ کو چھینا باز جو جو بد عین بہر دعا تھا تو چھینا</p>	<p>۴۱۲ پس اس کے لئے تیرے سب بار فرمایا کہ کیا حال ہے تیری بار و قار پیشانی تھی جو تھی تیرا کچھ نہیں ان باتوں کے لئے تیرے کچھ نہیں</p>	<p>۴۱۳ خدا ہی سہی کہ کیا حال ہے تیری کیا جو جو تیرے نہیں گن گنت فرمان کی تھی تیرے کچھ نہیں تیرے کچھ نہیں تیرے کچھ نہیں</p>
<p>سقبول بہن عجز پر درگاہ خدا میں بند خواہاں ہر خدا کے گلزار خدا میں</p>	<p>پیغام جو دینا ہو سو دو وقت سفر ہم بھی وہیں جاہن جہان تیرا سفر</p>	<p>بچتالی ہوں لیون آگے دلبر کو خدا کی مان یہ تو ہر فقیر کہ اکثر کو رضا کی</p>
<p>۴۱۴ تو تیرے لئے کیا ہے تیرا کچھ نہیں تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے</p>	<p>۴۱۵ تو تیرے لئے کیا ہے تیرا کچھ نہیں تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے</p>	<p>۴۱۶ تو تیرے لئے کیا ہے تیرا کچھ نہیں تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے</p>
<p>درد رہی ہو گئی قبر میں بھی جاؤ گی سب ہو گا مگر تلو کمان باؤ گئی جالی</p>	<p>بہنو نے تو خیر سے ہو گئی تھی ہم تھی قدر ہماری تھی اکثر سے تھی ہم</p>	<p>لب خشک تھے خار و نیلہ کنو تھی رضعت کے نہ ملے یہ تھا ہو کے جانے</p>
<p>۴۱۷ تو تیرے لئے کیا ہے تیرا کچھ نہیں تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے</p>	<p>۴۱۸ تو تیرے لئے کیا ہے تیرا کچھ نہیں تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے</p>	<p>۴۱۹ تو تیرے لئے کیا ہے تیرا کچھ نہیں تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے تیری جی رہی کہ تو خدا مندر تیرے</p>
<p>اک داغ اوٹھا باہر جو ان بیٹے کے غم اور دوسرا گرتا ہوا اس پر تمکا</p>	<p>نہا نہیں باؤ سے جدا ہو گئے اکثر حضرت کو بھی ماتو نے کچھ نہیں</p>	<p>ان قدموں نے جھٹے کا فریہ نہیں لے وارث نے اس کا حبنا نہیں</p>

<p>۴۴۴</p> <p>رو کر حضرت کے اسوہ و سیرت پر و ان کی خلق پر مودت و محبت پر جو جو کچھ کہیں گے وہ سب سچ ہے جو جو کچھ کہیں گے وہ سب سچ ہے</p>	<p>۴۴۵</p> <p>ایک دنیا کا سدا بہار و نیکو ایک دنیا کا سدا بہار و نیکو ایک دنیا کا سدا بہار و نیکو ایک دنیا کا سدا بہار و نیکو</p>	<p>۴۴۶</p> <p>ملتا ہوا خود دیکھا تو مشکل میں تھا ملتا ہوا خود دیکھا تو مشکل میں تھا ملتا ہوا خود دیکھا تو مشکل میں تھا ملتا ہوا خود دیکھا تو مشکل میں تھا</p>
<p>۴۴۷</p> <p>جس نے کہا کہ تو رو کر جلائی ہو یا تو اگر نہ آئے مجھے شرم آئی ہو یا تو اگر نہ آئے مجھے شرم آئی ہو یا تو اگر نہ آئے مجھے شرم آئی ہو یا تو</p>	<p>۴۴۸</p> <p>اک دولت والا جو خالق تعالیٰ کی سودہ بھی بے خوف میں شومہ پیو کی سودہ بھی بے خوف میں شومہ پیو کی سودہ بھی بے خوف میں شومہ پیو کی</p>	<p>۴۴۹</p> <p>کیونکہ نہ شرف ہو مجھ سے اندر دوس انہ لے پیو نہ کیا آل عباس سے انہ لے پیو نہ کیا آل عباس سے انہ لے پیو نہ کیا آل عباس سے</p>
<p>۴۵۰</p> <p>جس نے کہا کہ تو رو کر جلائی ہو یا تو اگر نہ آئے مجھے شرم آئی ہو یا تو اگر نہ آئے مجھے شرم آئی ہو یا تو اگر نہ آئے مجھے شرم آئی ہو یا تو</p>	<p>۴۵۱</p> <p>رو کر کہا باقیوں نے یہ فرمانہ حضرت کو دینا کی دولت میں حضرت کا دیو اس کا کہہ دینا کے کوئی افضل نہیں اقبال بخاریر کہہ دینا کی اہلیت</p>	<p>۴۵۲</p> <p>و نہ دینا کی سب سے بڑی چیز ہے قانون قیامت نے دیکھا ہے گنہگار کے سر سے دینا کی چیز ہے گنہگار کے سر سے دینا کی چیز ہے</p>
<p>۴۵۳</p> <p>کس منہ سے کہو گا کہ سہم کر گئے اکبر جیتا ہو حسین ابن علی مر گئے اکبر جیتا ہو حسین ابن علی مر گئے اکبر جیتا ہو حسین ابن علی مر گئے اکبر</p>	<p>۴۵۴</p> <p>کس کی جو بولی ہو تو کچھ فرمیں کہ سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو</p>	<p>۴۵۵</p> <p>اب رائد ہو بولی ہو زمر و علی کی لشکر مرادوش محمد کا ملکین ہو لشکر مرادوش محمد کا ملکین ہو لشکر مرادوش محمد کا ملکین ہو</p>
<p>۴۵۶</p> <p>کس کی جو بولی ہو تو کچھ فرمیں کہ سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو</p>	<p>۴۵۷</p> <p>کس کی جو بولی ہو تو کچھ فرمیں کہ سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو</p>	<p>۴۵۸</p> <p>کس کی جو بولی ہو تو کچھ فرمیں کہ سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو سرتاج مرادوش محمد کا ملکین ہو</p>

۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶
پہلے میں تو غیب سے تھا خواب دیدہ تو خدا کا فضل و مہر ہر عازم فرس وادبے کا سافر سب ظلم اور غنا جو پیر و مروری ظلم	پہلے میں تو غیب سے تھا گر نہ تو جھجکے کہ جو وہاں تھا وہاں جس کا کہے ہفت نے کیا اور کو پہلے فریاد کہ تو دیکھ تو اسی سبب قمار	پہلے میں تو غیب سے تھا جس دم نظر اسے ماسر لوگ ستان کو لانا نہ کوئی حرف شکایت کا زبان کو
۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹
۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲
۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵
۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸
۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱
۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴
۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷
۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰
۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳
۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶
۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹
۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲
۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵
۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰
۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳
۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶
۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰
۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳
۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶
۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰
۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳
۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶
۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰
۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳
۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶
۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰
۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳
۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶
۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰
۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳
۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶
۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰
۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳
۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶
۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰
۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳
۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶
۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰
۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳
۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶
۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰
۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳
۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶
۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰
۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳
۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶
۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰
۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳
۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶
۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰
۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳
۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶
۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰
۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳
۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶
۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰
۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳
۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶
۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰
۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳
۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶
۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰
۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳
۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶
۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰
۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳
۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶
۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰
۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳
۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶
۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰
۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳
۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶
۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰
۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳
۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶
۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰
۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳
۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶
۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰
۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳
۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶
۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰
۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳
۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶
۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰
۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳
۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶
۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰
۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳
۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶
۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰
۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳
۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶
۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰
۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳
۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶
۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰
۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳
۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶
۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰
۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳
۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶
۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰
۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳
۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶
۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰
۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳
۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶
۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰
۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳
۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶
۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰
۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳
۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶
۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰
۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳
۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶
۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰
۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳
۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶
۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰
۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳
۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶
۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰
۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳
۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶
۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰
۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳
۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶
۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰
۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳
۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶
۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰
۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳
۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶
۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰
۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳
۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶
۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰
۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳
۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶
۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰
۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳
۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶
۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰
۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳
۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶
۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰
۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳
۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶
۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰
۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳
۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶
۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰
۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳
۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶
۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰
۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳
۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶
۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰
۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳
۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶
۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰
۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳
۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶
۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰
۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳
۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶
۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰
۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳
۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶
۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰
۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳
۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶
۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰



اس شان و جا و عظمت کا رتھ میں  
میدان میں جو پوچھا تو تعجب و حیرت میں  
نخل لب سوفا کا ملائے خوش  
اچار و موہا ایک کا انداز فراموش

کے دید و حق پہنچا کفایت میں  
پوچھ کر سب سلا بھیجے ایک کھینچا  
ہر نقطہ منزل عارف کا سلا  
ہر دوسرے عجیب رتھ بنانا کھینچا

۵۴  
نور گلشن تنہا سے خوش  
نخل بھی اٹھائے بھجانا خوش  
اور سنا ہمیں نخل خوشخوار دی کہیں  
سینہ پر وہ آئینہ کھینچا میں

برہمن سے قدم کئے گئے فوج اچھین  
غیرت کو عالم چھین گئے فوج بعین

گردش بہ کبھی جبرج جھانکے ہو کبھی  
اکٹھو ایسی کبھی خواہیں آئینہ کبھی

بوسہ کے لیے بھینا اچھین  
اسرار الہی اسی سینے میں بھین

۵۵  
نہایت سے اوتار سے غافل  
دشمن بھی جو کچھ کئے کئے غافل  
غل خانہ تار و نسف قدرت خلاف  
میری یہ سب ان طاقت و سرور بجا

۵۶  
تا بندہ جو نہ سب جہاں خوش  
بکلی ہی ایک جانی ہو میدان میں  
آئینہ کو طاقت کا دس نہیں کھینچا  
چشمہ شفا و دین بھینچا

۵۷  
دور دراز سے پہنچا  
پارالم وقت عکس سے بھینچا  
پیشانی است پر کھینچا

کس حسن سے شکل نہ لگ کر کبھی  
گو یا ورنہ نور یہ تصویر کبھی

حاضر کبھی دیکھ بھین اس حسن  
کیا ایک سے دو آئینہ میں نور

کھینچنے کی پروا نہیں میدان و غامض  
کس خبر سے مارا قدم راہ خدائیں

۵۸  
پیشانی روشن ہو کر میدان میں  
ظہور دین کیسے سے غلامی میں  
اور اس کو فوج قادیان میں  
نہایت سے کھینچا

۵۹  
اس آئینہ دین کو کھینچا  
پیشانی کو کھینچا  
اور اس کو کھینچا

۶۰  
کھینچا  
بھینچا  
اور بھینچا

پیش صف مرگان کو کی کیا سب  
بھیر جائیں تو اک بل میں کھینچا

اوصاف ہوں کیا ورنہ اچھین  
یہ جو سننے والے میں کھینچا

محتاج سپردہ میں جھین جان کا ڈر  
بان سامنے تلوار سے بھینچا



**حصہ**  
 اوس آفتاب میں جو تیرے چہرے پر  
 بہت سے تھیں علو و جلال  
 تھا مضمون سے چونکہ میں نے  
 گویا کہ سب سے بڑا شمس

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

**حصہ**  
 اسی ہونے میں تیرے چہرے پر  
 اسی ہونے میں تیرے چہرے پر  
 اسی ہونے میں تیرے چہرے پر  
 اسی ہونے میں تیرے چہرے پر

پانی جو نہ مانا تھا شہ کون و مکان  
 سو کے ہوئے تیرے چہرے پر

پانی کو نہ شہ کون و مکان  
 حال اس کا کسی صلاب اولاد گھٹا

راضی ہونے میں تیرے چہرے پر  
 پیر تیرے چہرے پر اس پانی سے دریا سے پلا دو

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

سب مرنے پانی ہی مظلوم رہا  
 اک در حالہ خیر و مظلوم رہا

پانی کو نہ شہ کون و مکان  
 رقعہ تر آئی ہو جو کہ ہے نام شکل

پانی کے نہ ہونے کا شہ کون و مکان  
 تقصیر کیا اس کی گنہگار تو میں ہوں

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

**حصہ**  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر  
 کھلتا تھا کہ جو تیرے چہرے پر

عربان ہو سر جاگ کر بیان کی  
 مرد کی طرح ہاتھوں پہ اٹھ کر کوئی

پانی کو نہ شہ کون و مکان  
 اس کو کی سدا کی ہو لپس میں

پانی کو نہ شہ کون و مکان  
 فرزند مرا ساقی کو شر کا ہو

<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>	<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>	<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>
<p>مارو اسے آغوش دل و جان کی بچہ بھی نہ باقی رہے اولاد نکلی</p>	<p>زخمی تھا بد شکل پر خونیں بھری بازو میں تو بیکان تھا گردنیں سر</p>	<p>صابر تھے پہ اٹھل شہ والا کھل گئے نزدیک پہ تھا منہ سے کچا نکھل گئے</p>
<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>	<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>	<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>
<p>فرزند ہی یہ شہر الہی کے بس کا لیو بگا جو ان لوگوں کے عیوش خون بد کا</p>	<p>شہر روئے گئے چہرے سے چہر گو ملا کر وہ بروہو اسری آگے نہ لو پھر کر</p>	<p>ماتھے سے سر جاک گرائی نہیں جانی صورت تری ہی میں جہاں نہیں جانی</p>
<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>	<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>	<p>مرثیہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے اپنے دل سے کہا کہ</p>
<p>چلا گئے تھے میچم کہ یہ کیا کرنے ہو بار بچے کو جو تھکا تو نکال کر لے ہو بار</p>	<p>میا حشر بنو نکلین کے نہ اے نہ اے آرامت ہو لو بن کر سو نکلین کے نہ اے نہ اے</p>	<p>میں کو اور اٹھ کر کوئی تو ہو کر یوں مشرین اندسے نواد کر دے</p>



۵۴۰  
 سکنہ بیان ملک جودن علی شہیدانی  
 ویا الیہم ویا جی مان پائے دانی  
 رونے کو جو تیرے اوتھے سو دانی  
 خون بہا بہا دوتے باو سو دانی

۵۴۱  
 بان لکڑا اور ادین زرا آتش شہیدانی  
 مائونے بکھڑونے صفین دانی  
 تلو شری جیسے نقرہ سحر دانی  
 بھی کانت دھماکا دانی

۵۴۲  
 فارادسا کوئی کوئی سکنہ شہیدانی  
 جگہ چھوچھو جی لکڑی دانی  
 گہ فرق پائے پائے دانی  
 سب قطع ہو جاوے غلامی دانی

بڑی تھی نظر فوج پر شہیدانی  
 رو با رو ہونے غصے میں جھکے شہیدانی

نیز کے کھلے میں جو رستم دانی  
 اک ماتم میں بس ماتم ہی نہ رہی دانی

جس پر گئی ملے دو کے پھرنے نہیں دانی  
 بجلی کو بھی اس طرح سے گئے نہیں دانی

۵۴۳  
 ملے ملک جودن فوج شہیدانی  
 اوتھانے تہا اس لکڑی دانی  
 تلو کو چھوچھو تلو دانی  
 تلو کے لیے غصہ دانی

۵۴۴  
 چار آتش دہن جو زرا آتش شہیدانی  
 کشتے تھے کشتے کشتے دانی  
 چار آتش دہن جو زرا آتش شہیدانی  
 کشتے تھے کشتے کشتے دانی

۵۴۵  
 سطح قلم کے اوس شہیدانی  
 منور و نہ یق غصہ دانی  
 ملے کو چھوچھو تلو دانی  
 تلو کے لیے غصہ دانی

۵۴۶  
 سوز دہن علی ماتم میں اس شہیدانی  
 بان روح امین تمام لے طبقہ دانی

۵۴۷  
 ضرب اوس کی کسی سے نہ زکریا دانی  
 اوسری جو زرا لکڑی دانی

۵۴۸  
 غل تھا نہیں لکڑا کوئی شہیدانی  
 تیغ ایسی نہ دیکھی نہ کبھی تیغ دانی

۵۴۹  
 سوز دہن علی ماتم میں اس شہیدانی  
 بان روح امین تمام لے طبقہ دانی

۵۵۰  
 اوس سوز دہن شہیدانی  
 سوز دہن شہیدانی

۵۵۱  
 کیا ضم غلام لکڑی میں شہیدانی  
 اوس غصہ دانی

۵۵۲  
 سوز دہن علی ماتم میں اس شہیدانی  
 بان روح امین تمام لے طبقہ دانی

۵۵۳  
 خونیں بنو بدن غرق بھی دانی  
 ہمنے تھے جیابو نکی طرح خود دانی

۵۵۴  
 میدان ترم لکڑا کوئی شہیدانی  
 خون علی ماتم میں اس شہیدانی



[illegible]

**صلو**  
 افسوس نہ ہو گا کہ امت کو شادمان  
 اب بھی اگر چین تو فرج کے جان  
 مانا جائے پس اگر از انجین کیا دیا

**صلو**  
 فرات کے گھوڑے سے دست بردار  
 سب ٹوٹ پڑے دوش و رخسار  
 پلٹے لگین تلواریں سرسور وین  
 بجائی پلگین بوجیان اور جیون

**صلو**  
 خاموش امیں ایک ہی جگہ  
 اوس طلق کا اور شمع کا احوال غیبی  
 ہر دہانہ لانا مری خوشی کا سبب  
 اوقات طلب کہ کچھ جس کی طلبی

امت کا سفینہ تو ڈوب یا نہیں جاتا  
 فرزند و تلو کو یا انجین کو یا نہیں جاتا

سج گوسرہ یک جہا طاعن حق میں  
 خورشید زمین دُوب گیا خون کی نفی میں

کیا کچھ نہیں حضرت کے قصدِ ملاہی  
 تصنیف کا تیری گہرا شک صلاہی

**صلو**  
 ہر دم کو کچھ ہے ہر جگہ  
 زینہ نہ چلتا ہے نا لب جہیز  
 نہ کو کھانیا میں نہ تو کھانا ہے  
 نہ کو چھوڑا ہے کچھ کچھ

**صلو**  
 چلتا ہے ہر جگہ کون فوج کا کچھ  
 طلق بس ہر جگہ ہے فوج کا کچھ  
 وہ سینہ جو بوجھا ہوا ہے  
 نہ کھڑا ہوا ہے نہ کھڑا ہوا ہے

**رباعی**  
 آکھو ہر جگہ سے شری رہتی ہے  
 اٹھو کئی رہا منہ پوری رہتی ہے  
 دونوں ایک جہ میں ہیں ہر جگہ  
 یان سارے میں ایک جہ پوری رہتی ہے

وہ گھوڑے کو دیکھیں کے وفا کرنا ہر شہید  
 جہاد نہ شہید اور اگر ناہر شہید

جس خلق کے بوسیدے زمرہ کھلی  
 فریاد ہو کا نا اوسے خیر شقی نے

**صلو**  
 کمر خن خانہ کی سیانہ  
 اور رو کے کچھ ہے کچھ ہے  
 زنا بصد و کردار  
 ہے ہر جگہ ہر جگہ

**صلو**  
 سب جلتے ہیں شمع میں ہر جگہ  
 جہاں کو کو رو دینے جہاں کو دینا  
 یان درہ کھڑی پٹی پٹی  
 دکھائے اوستے کھائے کھائے

**رباعی**  
 اٹھو نہیں نہ تو کھانا نہ شادمان  
 جہاں کو کو رو دینے جہاں کو دینا  
 یان درہ کھڑی پٹی پٹی  
 دکھائے اوستے کھائے کھائے

جنت کو چلے شہر میں کھڑے ہیں  
 اب ہمدی نادہی کچھ کچھ ہے

شہر دینے ہو زمین دلیکے آگے  
 بجائی کا کھاکٹ گیا ہر جگہ آگے

نہاں شد

تقریر و لیسر نوکر سرخامہ معدین علوم و لجنہ فنون شہناظر اجانس ال عبا  
مراجہ جگر گشتہ رسول الثقلین مولوی سید اصدق حسین صاحب مصلح ملازم مطبع

گلشن مین صبا کو جستجو تیری ہے۔ بلبل کی زبان پہ گفتگو تیری ہے۔ ہر رنگ مین جلوہ و تری قدرت کا  
جس بچول کو سوگوئے مختار ہوں بو تیری ہے۔ حمد اوس خالق یکتا کا جس نے اس مشت خاک کو کجھا خلعت انسانی  
اشرف المخلوقات گردانا۔ اور نعت اوس محبوب و سرخاتم الانبیاء کی جس نے نور ہدایت سے رہ گم کردگان و پھلائے  
راہ نجات کو پہچانا۔ اور تحیات و نکبات اولیائے طہیات اوس خاصان خدا یعنی ائمہ ہدایت کو چکی و لاہو گون پر  
فرض عین ہے۔ اگر بظہر غور دیکھو تو نجات کا وسیلہ قوی فقط غم مین ہے۔ مَن بکی علی الحسین و اکبری و ابیہا کی  
وجہ بہت کہ البختہ سپر دلیل ہے۔ اس سوجت و حمت کا منکر لاریج خسرو دلیل ہے اگرچہ مصائب المہبت  
علیہم السلام مین صدمات کنا بین تصنیف مین لیکن جو طریقہ مشرقی کہ جناب جنت انتساب قدوۃ اشعار  
اضحیٰ القضا المبلغ البلاغ اکمل الکمل اجنباب میر میر علی صاحب المتخلص بہ امشب اسکتہ اندک مجتہد الفہر اوفیس نے  
کھائے وہ خارج از تعریف مین حقیقت مین کلام بلاغت نظام اوس مدوح کا ایسا سہل ممتنع ہے جس کے فہم معنی سے  
مدار کہ عقول عشرہ معترف تصور ہے۔ حسن قبول تو دیکھیے کہ مشہور مذہب و دوسری بیان رزم منسوخہ  
سحر بابل ہے۔ تذکرہ مصائب شہرِ رگ دل ہے کلمہ بکے کو انکے کلام پر ایسا کمال ہوا کہ مصداق  
تباکی ہر شخص کی نظر سے خواب و خیال ہوائی امر الفیس اور جہان وائل کیسے تو جیسا ہے بلکہ مجاہذ  
شاعری اگر خدا سے سخن کہے تو دعا ہے۔ مہین اوس شاعران گذشتہ کی لکے رو برو کیا حقیقت  
کہ وہ معروف اہل دنیا تھے۔ اور یہ عنایت خدا سے مراجع خامس آل عباسیہ الشہداء علیہ التحیۃ و الثناء تھے  
فن شاعری کو انکی ذات سے کمال ہے۔ کلام نگا گویا سحر طالع ہے۔ افسوس کہ ایسے ذی کمال کا  
سلسلہ ہجری مین انتقال ہوا۔ بِدُرَّتْ وَ اَکْثَرُ اَزْ کَانَ الذُّبَابُ اَللّٰہُمَّ اَعِزِّ ذُرَّیَّہٗ وَ اَعِزِّ ذُرَّیَّہٗ مَنْ تَوَلَّاهُ

سِرِّ الْأَكْمَرِ الْمَعْنُونِ وَأَعْلَى أَدْرَجَاتِهِ فِي أَعْلَى عِلْمِينَ اَزْجَاكِه اِنكے کلام کا اک زمانہ شتاق تھا  
اور مدت سے تمامی اہل الرائے کا اسپر اتفاق تھا کہ اگر یہ کلام معرض طبع میں آئے تو باعث تسہیل حصول  
ثواب اور باقیات الصالحات اوس محدود کام ہو جاوے جو حقیقت میں اگر کلام قدما کا زیر طبع نہ آتا تو باعث  
القرض مدحت سے مدینہ میاں ہو جاتا مگر اہل فاضل و ذلیل کا یہ پرواز ان سطح نے کمال تحسین و تلاش  
اون عمدہ عمدہ مشرق کو جمع کیا جنکو علی العموم کسی نے دیکھا بھی نہ تھا بھی اُن کہ چار ملکہ و نمین یہ کلام  
فصاحت نظام طبع ہوا۔ اور واسطے صحت ان مشرق کے اس ہیچ ان قلیل البضاعت پیر و نبی و علی  
سید لصدق حسین رضوی کو منضم کیا پس حتی الوسع اس کسٹرن نے انکی صحت میں ہٹا ہٹا تمام کیا اگرچہ  
اختلاف نقول سے ناچار سی ہو اور ہو و خطا سے ہر فرد غیبر سر سب ملو ہی مگر تاہم انشا واللہ تعالیٰ  
کیا عجب ہے کہ کوئی مدد نہ ملے معنی اور ناموزون نہ رہا ہوا و ایک یہ بھی التزام کیا ہے کہ ہر شریک  
ہند سے طاق سے شروع اور ہند سے جفت پر تمام کیا ہے تاہذا اگر جس مرتبہ کو چاہے  
جلد سے علیحدہ کر لے اور مجبہ سر تمام جائید بخانے کی ضرورت نہ پڑے اَزْجَاكِه تمامی جلدین ابو طبع  
بسبب افراط اشفاقان ہدیہ ناظرین ہو گئیں اور پھر بھی شتاق خیر اور نکاح کم ہو اِذَا اِیہ جلد دوم ہر  
طبع فیصلہ مجمع سر شہداء اشاعت علوم و منہل نروچ فنون شمع شبستان اقبال سند نشین بزم اہل مشرق  
شہر و ملک و دور جناب منشی نو لکشور صاحب لالال بالفرج والسورہ اقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج  
ماہ اکتوبر ۱۲۸۷ عیسوی مطابق ماہ محرم الحرام ۱۲۸۳ ہجری طبع ہو کر حائل گلو سے  
منتقان مولیٰ بمنہ و کرمہ قلمی علیہ السلام

حضرت طہر۔ از منشی ظہیر الدین صاحب بگرامی۔  
مسند میں آج۔ تالیف مرزا محمد جعفر صاحب  
متخلص باوج ظلف الصدق جناب مرزا  
دبیر صاحب مرحوم اسمین جناب امیر المومنین  
علی مرتضیٰ علیہ السلام کی نہایت عمدگی سے مدح  
کی ہے قابل ملاحظہ مومنین ارباب شوق ہی  
ذائقہ مآثم۔ معروف پہل مجلس شبہ سبحان  
کیا کتاب شامل برکت و ثواب ہے جس میں تفصیل  
مصائب خاص آل عبا و دیگر شہداء کے بلا  
کے کمال روایات صحیحہ سے ذکر آل عبا  
شاخوان جگر گوشگان مصطفیٰ سید وزیر صاحب  
رضوی المشہدی الاثناعشری متخلص بہ وزیر  
نے تصنیف فرمایا ہے اگر سبب عفو جرائم  
تو یہی ہے جو کیا وسعت دامن حسین ابن علیؑ  
اس پہل مجلس شبہ کی جہاں تک تعریف کی جائے  
بجا ہے کیا خوب بیان ہے کہ کیسا ہی سنگدل  
ہو گا جب مصائب شہداء کے بلا کو اس  
بیان شیریں پر تاثیر سے سنیگا رقیق القلب  
سوم دل بن جاوے گا اور دل اسکا مانند موم  
یکسمل کر رہ جاوے گا۔

احکام الائمہ۔ فقہ امامیہ میں نہایت عام مفید  
کتاب ہے فوائد بیشمار سے بھری ہے جہاں ۲  
باب ہیں اور ہر باب میں فصلیں ہیں چنانچہ  
عنہ المعاشیہ فیہ ست ناظرین پر غولی اور  
عمدگی اس رسالہ کی خود نمکشف ہو جاوے گی کہ

عام نفع کے واسطے حاجی حسین علی صاحب  
نے کس آئین شایستہ اور ترکیب بایستہ  
سے مدون فرمایا ہے جسے دیکھا پسند کیا بڑی  
خواہش سے پڑھ لیا۔

حلیۃ العرائس۔ یہ کتاب زبان اردو فقہ میں  
اسم بامسمیٰ ہے اسمین عورات کے مسائل فقہیہ  
جو روزمرہ کے کار آمد ہیں صاف صاف  
شرح لکھے ہیں اگرچہ رسالہ مختصر ہے مگر فوائد  
عظیم بہ ترتیب میں جامع عباسی تذکرۃ الصلوٰۃ  
وغیرہ کتابین اکثر عورات کو پڑھانی جاتی ہیں لیکن  
بعض بعض باتیں اسمین آئین سے زیادہ  
ہیں اور عبارت عام فہم نہایت سلیس ہے  
اور مسائل بہت عمدہ عمدہ باسانید صحیحہ اسمین  
موجود ہیں اسکا پڑھنا عورات کے لیے کمال مفید  
ہو مصنف اسکے مولوی امجد علی صاحب  
لکھنوی ہیں۔

پہرہ حند ہندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی  
بلبل چال سابق روش کی نظم ہے اکثر اطفال  
خرد سال اور عورات کے دس میں بہتی ہے  
انسان کا مرزا اور قبر میں منکر و نکیر کا سوال  
وجواب کرنا قیامت کا آنا بہت عمدہ طور سے  
نظم ہے چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کو ان پر  
یاد کرانے ہیں جس سے مسائل میں بھی تفہیم  
ہو جاتی ہے اور روزہ نماز جو کہ اصول مذہب  
ہے اسمین صلاحیت کامل پیدا ہوتی ہے اور عمدہ



سبھی درست ہو جاتے ہیں اسی سبب سے ہر مقام پر مروج ہو اور ہر شخص اسکو تربیت اطفال کے لیے خرید کر تا ہے۔

جامع عباسی لبست بابی - اس کے حاشیہ پر ترجمہ الصلوٰۃ ہو جامع عباسی بڑی سندی کتاب مذہب اثنا عشریہ کی علم فقہ میں تصنیف ناتم المجتہدین شیخ الاسلام والمسلمین مولانا شیخ بہاء الدین کی اور ترجمہ الصلوٰۃ تصنیف قزوینی الکاملین اخوند ملا محمد باقر مجلسی ہر شامل چند ابواب پر اول باب میں طہارت کا بیان ہو دینی وضو و غسل و تیمم اور ان کے توابع کا ذکر سے باب میں نماز و احب سنت کا ذکر کہ قبیر سے باب میں حسن رکوع واجب اور نسیء مذکور ہو ہے۔ تھے باب میں روزہ واجب سنت کا ذکر

جو باوجود باب میں حج دار کاں حج وغیرہ کا مذکور و تحجیم باب میں وقت و تصدق دادا کے قرین اور بندہ اور آزاد اور کافرون پر حسب ذکر نے کا ذکر ہے تسائون باب میں زیارت حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت امیر المؤمنین و باقی ائمہ معصومین علیہم السلام و ایام مولود و وفات ائمہ معصومین کا بیان ہے و دیگر ابواب میں بقرہ مزدوری مزدوری مقاصد و نیبہ مذکور ہے۔

برادر الاسلام فی احکام الصام - یہ کتاب فیض انتساب برہان فارسی تصنیفات عالم

علوم علی و خفی حجتہ الاسلام مجتہد العصر الزمان جناب مفتی مولوی سید محمد باس صاحب کتب و سب سے ہے۔ اس کتاب لا جواب میں روزہ داروں کے مراتب اور ثواب اور روزے کے آداب نہایت مفید و لا و مفصل ترجمہ فرمایا ہے اور روزہ داروں کی شکوات اور نہایت کواکس خوبصورتی سے بیان فرمایا ہے جس کے پرستے ماہ رمضان المبارک کی غنیمت و بلاست اور روزہ داروں کی قدر و منزلت سماعت سامان معلوم ہو جاتی ہے امدادیت صحیحہ سے جناب مصنف نے ہر مطلب کا ثوب دیا ہے اور دلائل عقلی و نقلی و نصوص قرآنی سے صوم اور صائم کی غنیمت ظاہر فرمائی ہے۔

طہر السانین تصنیف جناب مولوی

سید حسین صاحب المعروف بکتاب میرن صاحب مذکور یہ کتاب مذہب امامیہ کی نہایت عمدہ ہے منہلج النجات - مع ترجمہ اردو دستاؤں کے تسکو کمال و نہایت کے ساتھ واسطے سونوئی

عوام سونین و نیدار کے جامع علوم دین مولوی غلام حیدر صاحب ابن میر سید محمد صاحب تقوی السجاسی الخاطب بسید محمد خان بہادر کے لکھا گیا ہے تہذیب اثنا عشریہ میں بے مثل جو اور علی العموم پسندیدہ جسے ایک نظر دیکھا ہزار جان سے شناسا ہو کر خرید اسے بہت اچھا سالہ ہے۔